مناظرہ تکفیر پر شاندار اور لاجواب کتاب
عجائب انکشاف
عجائبِ دیوبند
تصنیف:
حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان قادری ناگپوری مدظلہ
تقدیم:
علامہ مولانا محمد حسن علی قادری رضوی مدظلہ
باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری
مجلس اتحاد اسلامی کراچی
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی ۲

نام کتاب : تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام

ملقب بہ عجائب انکشاف

"عجائب دیوبند"

تالیف : حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ناگپور

رد مقدمہ انکشاف : مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

باہتمام : سید شاہ تراب الحق قادری

پیشکش : غلام محمد قادری

کتابت و تصحیح : اعجاز احمد حشمتی محمد اکرم آزاد مولانا منصور احمد رضوی

ضخامت : ۳۸۴ صفحات آفسٹ ۳۶/۱۶×۲۳

طباعت اول : ناگپور (مہاراشٹر انڈیا)

طباعت ثانی : ربیع الاول ۱۴۱۷ھ مطابق اگست ۱۹۹۶ء

کھارادر کراچی (پاکستان)

تعداد : ایک ہزار تقریباً

ناشر : مجلس اتحاد اسلامی کراچی

قیمت :

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلی کیشنز کراچی

نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ

ضربِ ھو

در توحید باری عزاسمہٗ

از: شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند نوری رحمۃ اللہ علیہ

قلب کو اس کی رؤیت کی ہے آرزو — جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سُو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبحانَہٗ — عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا — جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرہ ذرہ کی آنکھوں میں تو ہی ضیاء — قطرہ قطرہ کی تو ہی تو ہے آبرو
اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو — تو منزہ مکاں سے مبرّہ ز سُو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو — تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو
اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو — جن و انس و ملک کو تیری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو — بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ھو
اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا — بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدہ
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُر ضیا — نوریوں کی طرح شغل ہو ذکرِ ھو
اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہ

جل جلالہٗ

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا بریلوی

کلام الامام امام الکلام

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰے من بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابرِ اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ رحمے برحسرتِ تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھًا لِّسُوَیْعَاتٍ ذَھَبَتْ آں عہدِ حضورِ بارگہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینہ کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْنٌ دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرَقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

مُناجات

از : اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از قلم مولانا محمد حسن علی قادری رضوی

مختصر سوانحیات

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ

عمدۃ المحققین استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب ناظم اعلیٰ و متولی الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور مفتی اعظم مہاراشٹرا ایک خالص مخلص ہادی مہدی متصلب سنی حنفی بریلوی رضوی عالم دین ہیں بیک وقت زبردست عالم دین فاضل محقق و مدقق فن تدریس کے ماہر رد ارتداد و مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں ممتاز اہل قلم سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بیعت و خلافت شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت امام العلماء شیخ الشیوخ سیدنا مفتی اعظم قطب عالم مولانا شاہ آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری نوری رضوی بریلوی قدس سرہ العزیز سجادہ نشین دوم آستانہ عالیہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف سے مشرف سرفراز و سربلند ہیں ایک خالص سنی بریلوی پٹھان خاندان غوری قبیلے کے عظیم و نامور فرد ہیں آپ کے آباؤ اجداد دو صدی قبل ملک افغانستان سے پنجاب میں آکر آباد ہوئے پھر دہلی میں سکونت پذیر ہوئے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ظلم و ستم کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور بالآخر دہلی سے مختلف علاقوں میں سکونت اختیار کرتے ہوئے ناگپور رونق افروز ہوئے اور آپ کے جد امجد نے یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے والد ماجد حضرت حکیم میاں خان صاحب مرحوم ایک سچے پکے خالص الاعتقاد سنی مسلمان اور بدمذہبوں بے دینوں سے سخت متنفر تھے وہابیت کے رد و ابطال میں آپ نے قابل قدر خدمات انجام دیں انگریزی عہد میں جبکہ وہاں مولوی اپنے بل نعت انگریز کے زیر سایہ و عمل عاطفت میں پروان چڑھ رہے تھے آپ نے اپنے خانوادہ و اہل قبیلہ کو وہابیت و اسماعلیت کے طوفان بلا خیزی سے محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادے عطا فرمائے ہوئے صاحبزادے کا نام غلام محمد خان اور

چھوٹے صاحبزادے کا نام غلام احمد خاں رکھا گیا۔

حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب ۵ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو تولد ہوئے حسب دستور سب سے پہلے دینی مذہبی تعلیم کا آغاز فرمایا قرآن مجید اور دینیات کی ضروری کتب پڑھیں ازاں بعد کانونٹ اسکول میں داخلہ لیا مڈل اردو ریاضی اور انگلش کی تعلیم حاصل فرمائی اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور میں منشی فاضل کیا اسی قیام لاہور کے دوران فارسی کے ماہر و قابل اساتذہ سے بڑی عرق ریزی و محنت شاقہ سے فارسی پڑھی اور منفرد و مقام حاصل کیا اردو اہل ناگپور کی اپنی مادری زبان تھی اس میں عروج و کمال حاصل کیا اردو فارسی میں مثالی استعداد کے بعد شعر و ادب میں کمال حاصل کیا شعر و سخن، نظم و نثر سے اردو کی بڑی خدمت انجام دی آپ آج بھی اپنے علاقہ میں اردو فارسی کے بلند پایہ قادر الکلام بزرگ شاعر مانے جاتے ہیں اشرف تخلص کرتے ہیں۔

دینی تعلیم : علوم عربیہ کی تعلیم کا آغاز آپ نے خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد رشید استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب فتح پوری علیہ الرحمۃ سے مدرسہ جامعہ عربیہ ناگپور سے کیا۔ ۱۹۴۰ء میں سب سے پہلے داخلہ لینے والے مفتی غلام محمد خان صاحب ہی تھے عربی نحو و صرف کی کتابوں کی تکمیل حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ سے فرمائی ابتدائی عربی تعلیم کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب کے برادر اکبر امام النحو حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز خان صاحب فتحپوری علیہ الرحمۃ سے تعلیم حاصل کی آپ کے قابل اساتذہ میں خاص طور پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ حضرت مولانا شاہ احمد اللہ صاحب رام پوری سے ایک طویل عرصہ درس نظامی کی کتب کا درس لیا۔ آپ کی خداداد استعداد و قابلیت نے حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب پر بہت گہرا اثر کیا کچھ عرصہ بعد حضرت صدر الصدور صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ فقیہ اعظم ہند علامہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت و مصنف بہار شریعت قدس سرہ کے شاگرد رشید جلالۃ العلم استاذ العلماء حافظ ملت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث مبارک پوری مصباح العلوم جامعہ اشرفیہ کی انتظامی کمیٹی سے اختلاف کے سبب جامعہ عربیہ ناگپور کے منصب صدارت پر تشریف لائے تو دو سال تک حضرت حافظ ملت مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی اور پھر جب اہل مبارک پور نے حضور حافظ ملت کو واپس مبارک پور بلا لیا تو حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے مدرسہ دارالعلوم عربیہ ناگپور کے لئے بطور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی آل حسن صاحب سنبھلی مدظلہ العالی کو بلا لیا اور حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ نے دورہ حدیث شریف حضرت علامہ مفتی آل حسن صاحب سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اس طرح آپ حضرت علامہ الحاج مولانا ابوداؤد مفتی محمد صادق صاحب قادری رضوی گوجرانوالہ خلیفہ اعظم حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کے استاد بھائی ہوئے کیونکہ حضرت علامہ ابوداؤد مولانا محمد صادق صاحب نے علی پور سیداں میں حضرت مخدوم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا آل حسن سنبھلی سے بھی تعلیم حاصل فرمائی حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ نے ۱۹۴۷ء میں سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی۔

دینی خدمت کا آغاز : آپ کی استعداد قابلیت اور فن افتاء میں مہارت کے باعث آپ کے اولیں استاذ محترم مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب نے دارالعلوم عربیہ ناگپوری فتویٰ نویسی کے لئے مقرر فرما دیا اور دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کی خدمت آپ کے سپرد کردی اور اس کے بعد آپ کی فن تدریس میں مثالی مہارت کے باعث جامعہ عربیہ ناگپور میں دارالحدیث کی زینت بنا دیئے گئے اور منصب شیخ الحدیث پر فائز کردیے گئے۔ ۱۹۶۳ء تک آپ نے جامعہ عربیہ ناگپور میں افتاء اور دورہ حدیث شریف کی خدمات انجام دیں اور پھر انتظامی امور میں جامعہ عربیہ کی انتظامیہ سے اختلاف کے سبب ۱۹۶۵ء میں تمام اساتذہ نے جامعہ عربیہ سے علیحدگی اختیار کرلی۔

دارالعلوم امجدیہ کا قیام : ۱۹۶۶ء میں خلیفہ حضور سیدنا مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محب اشرف صاحب قبلہ نے حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان

صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالعلوم امجدیہ ناگپور قائم فرمایا اور فتویٰ نویسی و دورہ حدیث شریف کی تعلیم کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی یہاں آپ کی جلالت علمی کا آفتاب چمکا اور بہت سے ذی استعداد فاضل اور قابل قدر علماء کو آپ نے فارغ التحصیل فرمایا۔ اور بتدریج آپ کو فتویٰ نویسی میں ید طولیٰ اور مہارت تامّہ حاصل ہوئی حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ بھی آپ کے فتووں پر اعتماد فرماتے اور داد تحسین سے نوازتے تھے۔

شرف بیعت و خلافت : ۱۹۵۴ء تک آپ نے بہت سے پیران عظام اور مشائخ کرام کی زیارت و ملاقات فرمائی آپ ہر وقت بیعت کے لئے بے چین رہتے تھے دل کسی پیر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا آخر پریشان ہو کر اپنے ابتدائی استاد محترم مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ سے رجوع کیا اور استفسار فرمایا کہ حضور میں نے ابھی تک کسی سے شرف بیعت حاصل نہیں کیا حضرت علامہ مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا آپ کا یہ قول ابھی تک علماء عوام و خواص میں مشہور ہے فرمایا "مولانا اب کہاں ایسے لوگ رہ گئے ہیں جو شریعت و طریقت میں کامل ہوں سوائے حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت کے "اب وہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد تشریف لانے والے ہیں آپ دیکھئے گا آپ کا دل جم جائے گا حالانکہ حضرت فخرالاماثل مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب علیہ الرحمۃ شیخ المشائخ سیدنا شاہ علی حسین اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ کے خلیفہ خاص تھے اس کے باوجود سیدنا حضور مفتی اعظم قبلہ کی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا چند ہی ماہ بعد ۱۹۵۴ء میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف ناگپور میں تشریف لائے ہزاروں نہیں لاکھوں کی نگاہیں شہزادہ اعلیٰ حضرت کو دیکھنے کے لئے بے قرار و بے چین تھیں ان میں ایک مفتی غلام محمد خان صاحب بھی تھے جن کی بے تابانہ نگاہیں حضور شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار سیدنا مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے چہرہ زیبا کی زیارت سے مشرف ہو رہی تھیں حضرت علامہ عبدالرشید خان صاحب نے آپ کا تعارف کرایا حضور سیدنا مفتی اعظم کی نظر فیض اثر مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب کے بیقرار قلب پر پڑی اور حضور ممدوح دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمایا "مولانا کیا سوچ رہے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے حضور سیدنا

مفتی اعظم ذہن و قلب میں چھپی ہوئی کوئی تحریر ملاحظہ فرما رہے ہیں اور حضرت مفتی اعظم کو قلبی اضطراب کی کیفیت منکشف ہو رہی ہے حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب مدظلہ نے بیعت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور شہزادہ سرکار اعلیٰ حضرت نے آپ کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا اور کمال شفقت و بندہ نوازی سے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں اجازت و خلافت نامہ بھی تحریر فرما کر مرحمت فرمایا۔ اور جملہ سلاسل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی اور اپنا مقدس عمامہ شریف بھی حضرت مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب کے سر پر رکھا۔

سلسلہ عالیہ رضویہ کی اشاعت اور فرق ہائے باطلہ کے ردو ابطال کی انقلابی کیفیت۔

ع اک ولولہ تازہ دیا تو نے دلوں کو۔ حضور سیدنا مفتی اعظم کی زیارت، شرف بیعت و اجازت و خلافت کے بعد حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ کے ذریعہ ان کی مساعی سے سیدنا حضور غوث اعظم سرکار بغداد اور سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرھما کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی اشاعت کمال و عروج کو پہنچی ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک کے نصف سے زائد حصہ میں آپ کی انقلابی کوششوں سے سلسلہ عالیہ رضویہ کی اشاعت ہوئی آپ نے ملک کے مختلف علاقوں میں اہم روحانی تبلیغی پروگرام رکھے۔ آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ اپنے اثرات سے کسی خاص مقام کا انتخاب فرماتے وہاں ایک ایسا جلسہ منعقد کرتے جس کی مرکزیت حاصل ہو قرب و جوار سے زیادہ سے زیادہ لوگ جمع ہوں وہ ایسی جگہ ہوتی جو فتنہ وہابیت و دیوبندیت سے زیادہ متاثر ہوتی آپ اجلاس میں ایسے مقررین و واعظین کو بلاتے جو دلائل و براہین سے مدلل انداز میں مذہب حق اہلسنت اور مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو پیش کرتے ان کی شعلہ بیانی خوش الحانی مثالی ہوتی اور وہ فرقہائے باطلہ کا نہایت خوبصورت و دلنشیں انداز میں رد و ابطال کرتے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی عظمت، حقانیت و صداقت کا سکہ دل و دماغ میں بٹھا دیتے اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب کی کوششوں سے صوبہ مدھیہ پردیش۔ مہاراشٹر۔ آندھرا پردیش۔ کرناٹک۔ گجرات، کاٹھیاواڑ، اڑیسہ وغیرہ کے شہر شہر۔ گاؤں گاؤں۔ بستی بستی۔ تبلیغی روحانی اجتماعات

اور عام اجلاس ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ان انقلابی اور طوفانی جلسوں اور پروگراموں کے لئے آپ نے حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ کے تلمیذ ارشد فاضل محقق صمصام المناظرین حضرت فقیہ العصر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی نائب مفتی اعظم ہند مدظلہ رئیس المناظرین علامہ مفتی محمد رضوان الرحمٰن فاروقی مفتی اعظم اندور۔ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر پاسبان الہ آباد۔ حضرت مولانا سید اسرار الحق صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ دہلی۔ حضرت مولانا ابوالوفا فصیحی غازی پوری۔ حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ ناگپوری بانی جامعہ دارالعلوم امجدیہ۔ حضرت مولانا قمر الزماں اعظمی مبلغ یورپ و افریقہ رئیس التحریر والتقریر علامہ ارشد القادری الرضوی کو خصوصیت سے بلاتے اور یہ حضرات شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور امام العلماء مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قدس سرہ کے ہمراہ جس علاقہ میں تشریف لاتے ہزاروں لاکھوں کے اجتماعات ہوتے ان حضرات کے حسن خطابت اور شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم قدس سرہ کی زیارت و برکت سے ہزاروں کو راہ ہدایت مل جاتی شہزادہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لئے گاؤں کے گاؤں امنڈ پڑتے اور بستیاں کی بستیاں الٹ جاتیں اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں پروانہ وار داخل ہوتیں اور دیوبندیت و وہابیت کا برج الٹ جاتا اور نجدیت کا بستر گول ہو جاتا۔ لاکھوں انسانوں نے راہ ہدایت پائی اور لاکھوں افراد سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے حضور مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ سال کے اکثر حصہ میں ناگپور تشریف لاتے اور حضرت مولانا مفتی غلام محمد صاحب کے ترتیب دیئے ہوئے پروگرام پر علاقوں دیہاتوں اور مضافات میں جلوہ آرائی فرماتے دیوبندیت وہابیت عملاً الحمد للہ اب یہ علاقے بدمذہبیت کی نحوست سے بڑی حد تک پاک ہو گئے ہیں۔

دارالعلوم امجدیہ کی جدید عمارت : حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ دارالعلوم امجدیہ کے سنگ بنیاد کی تقریب پر جب تشریف لائے تھے ایسی رقت آمیز دعا فرمائی تھی کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی موجودہ دارالعلوم امجدیہ کی شاندار پانچ منزلہ عمارت کے علاوہ شہر ناگپور سے قدر فاصلہ پر ۳۲ بیگھ

ایکڑ اراضی پر رضا عربک یونیورسٹی کے نام سے علم و عرفان کا بہت بڑا شہر بسا دیا گیا جس میں لاکھوں کے مصارف ہو چکے اور ابھی اس عظیم منصوبہ پر کروڑوں کا خرچ ہونا باقی ہے۔ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین و شیخ الحدیث اور صدر الصدور دارالافتاء کے فرائض انجام دیتے ہیں متعدد قابل مدرسین اور متعدد مفتی صاحبان تدریس و افتاء کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ یہ عظیم رضا عربک یونیورسٹی ہندوستان کی عظیم ریلویز اور روڈ ویز کا سنگم جو دہلی، مدراس، کلکتہ، حیدرآباد دکن، بمبئی اور کشمیر، دہلی و گجرات، کاٹھیاواڑ کو ملاتا ہے سے متصل ہے۔ دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر سے اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا عظیم ترجمان ماہنامہ "سنی آواز" بھی جاری ہے جو مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت کی بیش بہا قلمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مولانا پیر سید محمد حسینی اشرفی مصباحی رسالہ سنی آواز کے چیف ایڈیٹر ہیں خلیفہ حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مجیب اشرف صاحب دارالعلوم امجدیہ کی روح رواں ہیں۔ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب مدظلہ ایک بلند پایہ محقق و مناظر اور ممتاز اہل قلم ادیب مصنف ہیں مولوی خلیل بجنوری بدایونی کے انکشاف حق کے رد و ابطال میں عجائب انکشاف آپ کی تازہ ترین محققانہ تصنیف ہے جس سے آپ کے علم و تحقیق اور فن مناظرہ میں ید طولیٰ کا پتہ چلتا ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت مفتی غلام محمد خاں صاحب مدظلہ حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب مدظلہ حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب اشرفی مدظلہ اور ان کے رفقاء کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی مثالی خدمات دینیہ کو شرف قبول سے مشرف فرمائے آمین۔ الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر اور تقدیم کا پوسٹ مارٹم

از قلم صداقت رقم قاطع بدمذہبیت سرشکن نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قیام پاکستان کے بعد دیار علم و فضل شہر عشق و محبت شہر بریلی شریف سے نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعت امام اہل سنت فارق نور و ظلمت سیدی سندی حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی صابری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کی پاکستان تشریف آوری اور لائلپور میں مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے قیام کے بعد دیوبندی وہابی لوہے ٹھنڈے پڑ گئے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گیا اور مملکت خداداد پاکستان پر حسام الحرمین شریفین کا پھریرا لہرانے لگا علمبرداران تنقیص اہل توہین کو کہیں پناہ نہ ملی عقائد باطلہ کو بے نقاب کر کے رکھ دیا گیا اور ملک کے در و دیوار درود و سلام و نغمات رضا سے گونجنے لگے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اہل سنت و جماعت حامیان مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا کسی بھی فرقہ' مکتب فکر' مذہب و مسلک و پارٹی یا گروہ سے ہرگز ہرگز کوئی ذاتی عناد و تنازعہ نہیں الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ ایک حقیقت ہے اور اللہ واحد قہار نیتوں کو خوب جاننے والا ہے ہمارا اور ہمارے باعظمت اکابر کرام کا نصب العین صرف اور صرف عظمت شان رسالت کا تحفظ و دفاع ہے۔ دشمنان صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و منکرین اہل بیت و معاندین محبوبان خدا کے لئے ہمارے دل میں کوئی جگہ نہیں مگر افسوس صد افسوس حیف صد ہزار حیف بعض فرقہائے باطلہ جن میں دیوبندی وہابی بالخصوص ایسے ہیں جو تنقیص شان الوہیت اور توہین شان رسالت کی مطلقاً" کوئی پرواہ نہیں کرتے نہ ان کو توہین و تنقیص کا رنج و ملال ہوتا ہے بلکہ وہ تنقیص و توہین پر تکفیر کا رونا روتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے اکابر کی تکفیر کیوں کی ہم کہتے ہیں وہابیہ نے ہمارے آقا و مولیٰ حبیب کبریا سرور انبیاء علیہ

الصلوۃ والسلام اور محبوبان خدا کی توہین کیوں کی اور سچ تو یہ ہے کہ توہین نہ ہوتی تو تکفیر نہ ہوتی سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت مولانا شاہ الامام احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربارہ تکفیر کمال احتیاط و تدبر سے کام لیا جن حضرات کی کتب میں توہین و تنقیص پائی ان کو خط و کتابت اور رجسٹریوں کے ذریعہ راہ راست پر لانے توبہ اور رجوع کرنے کی بار بار تلقین فرمائی بالمشافہ گفتگو کی دعوت دی بار بار وفود و تقاضے بھیجے مگر افسوس صد افسوس حیف ہزار حیف وہ لوگ اپنے اقوال کفریہ' زبان و قلم سے نکلی ہوئی توہین و تنقیص پر جم گئے اور پکے ہو گئے۔ بالآخر انہیں مجبوراً" اکابر علماء و فقہاء عرب و عجم کی تائید و توثیق و حمایت کے ساتھ حسام الحرمین کی صورت میں تکفیر کا حکم شرعی جاری کرنا پڑا لیکن افسوس کہ اہل دیوبند توبہ اور رجوع کی بجائے تاویلات کے چکر میں پڑ گئے بلکہ اس چکر میں پھنس کر رہ گئے۔ پاکستان کے دیوبندی وہابی حضرات اپنے اکابر کی توہین و تنقیص آمیز گستاخانہ عبارات پر کبھی گفتگو نہ کرتے تھے لب باندھے دم سادھے رہتے تھے البتہ شرک و بدعت کی تھوڑی بہت پرچون تجارت دبے پاؤں کر لیتے تھے عبارات کفریہ پر گفتگو کا دم خم ان میں ہرگز ہرگز نہ تھا بالآخر ان کو مولوی خلیل احمد بجنوری بظاہر سنی بریلوی مگر چھپے ہوئے دیوبندی رستم کی کتاب "انکشاف حق" ملی انہوں نے مرہم زخم جگر سمجھ کر دل سے لگائی اپنی بقا کا واحد انجکشن سمجھتے ہوئے مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی کی شدید مغالطہ آمیز تقدیم اور کسی طاہر محمود فیصل آبادی کے پیش لفظ عرض ناشر کے ساتھ لائلپور فیصل آباد سے بھارت سے درآمد شدہ اس "انکشاف حق" کو شائع کر دیا گیا ان لوگوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ اس نام نہاد انکشاف حق کے دو جواب تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام المعنی "عجائب انکشاف" اور رسالہ "شرعی فیصلہ" چھپ کر شائع ہو چکے ہیں اور انکشاف کے فریب و فراڈ کی اچھی طرح اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے جس کا جواب دینے اور رد لکھے بغیر چھپا دیوبندی رستم مولوی خلیل بجنوری المشہور بدایونی قبر میں جا گھسا ہندوستان میں اس چھپے رستم کی کتاب سے دیوبندیوں کی بگڑی نہ بن سکی تھی نہ بنی البتہ پاکستان کے بے بس ولاچار علم اور عقل سے کورے دیوبندیوں نے اس کتاب کو آب حیات سمجھا اور جھٹ پھٹ لائلپور فیصل آباد سے

اس کتاب کو چھاپ دیا ملک کے طول و عرض سے ہمیں بھی احباب نے توجہ دلائی اور مختلف مقامات سے "انکشاف حق" کے متعدد نسخے بھی ہمیں جواب کے لئے ارسال کئے فقیر اپنی ذاتی اور قلمی مصروفیات کے باعث فوری توجہ تو نہ دے سکا البتہ "انکشاف حق" کی خیانتوں اور مغالطوں پر نشان لگا کر کتاب رکھ لی کہ اس کا نمبر بھی آجائے گا مگر فقیر کو یقین کامل تھا کہ بفضلہ تعالیٰ ہندوستان میں سیکڑوں نہیں اہل سنت کے ہزاروں مناظرین و ممتاز اہل قلم موجود ہیں مولوی خلیل کو اچھی طرح چیل دیا ہوگا فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مدظلہ العالی صدر الصدور دارالافتاء جامعہ اشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور اور سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان صاحب سبحانی میاں مہتمم دارالعلوم مرکزی جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف کے مبارک خطوط سے معلوم ہوا کہ سند المحققین حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر اس کا مدلل و مفصل اور جامع جواب شائع کر دیا ہے اور انکشاف حق کے رد والبطال میں "فیصلہ شرعی" بھی شائع ہوگیا ہے اور الحمدللہ فقیر راقم الحروف کی استدعا و اپیل پر جوابی کتاب "عجائب انکشاف" کا ایک نسخہ حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب ناگپوری مدظلہ العالی نے اور ایک نسخہ حضرت علامہ مفتی محمد شریف صاحب امجدی دامت برکاتہم نے مع رسالہ "شرعی فیصلہ" ارسال فرمایا اور بدایوں شریف سے حضرت مولانا مظہر حسن صاحب برکاتی بدایونی زید مجدہ نے اپنے استاد مولوی خلیل نقلی بدایونی فرضی برکاتی کی پوری سرگذشت و مکمل ہسٹری لکھ کر ارسال فرمائی اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق مدظلہ العالی نے بھی ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ کے مکتوب میں اس نجدی وہابی برانڈ جعلی سنی کی نقاب کشائی فرمائی مولیٰ عزوجل ان سب کی عمروں میں برکت و وسعت عطا فرمائے۔ صحت و سلامتی کے ساتھ ان کا سایہ پرمایہ اہل سنت پر دراز فرمائے آمین۔ انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں چونکہ طاہر محمود کا عرض ناشر اور مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کی تقدیم شامل ہے جو انتہائی مغالطہ آمیز ہے اس لئے ان دونوں سے دو ہاتھ ہم کرتے ہیں۔ اور ان کے مغالطوں اور فریب کاریوں کا راز ہم طشت ازبام کرتے ہیں۔ وما

توفیقی الا باللہ۔

عرض ناشر ایک نظر میں : زیر تردید کتاب کے پاکستانی ایڈیشن کے صفحہ ۶۔۷ پر کسی میاں طاہر محمود صاحب ناظم اعلیٰ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد (لائل پور) کا ایک بے ڈھب سا حقارت مضمون ہے مضمون نگار نے نہ صرف اپنی اوقات و حیثیت بلکہ ضرورت سے بڑھ کر اردو لکھنے کی کوشش کی ہے مگر لفاظی میں پھنس کر رہ گیا اور توازن برقرار نہیں رکھ سکا دو چار بھاری بھرکم الفاظ ضرور دھر گھسیٹے مگر جملہ اور فقرہ بنانے سے عاجز رہا صفحہ ۷ پر اس کی اردو خوانی اردو دانی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو لکھتا ہے "علماء دیوبند کی کسی عبارت سے آنحضرت ﷺ کی گستاخی تو کیا بلکہ آپ ﷺ کی توصیف اور تقدس کا اظہار ہوتا ہے" ارباب علم و دانش اس مختصر سے ایک فقرہ سے سمجھ لیں کہ یہ بے چارہ کتنا چوٹی کا اردو دان و ادیب و اریب ہے۔ ایک فقرہ صفحہ ۶ پر اردو ادب کے سخنوروں کے لئے دعوت فکر ہے۔ "ان کی تکفیری مشن سب سے زیادہ جن علماء کے حلقوم پر چلی وہ علماء دیوبند کے سرخیل اکابر تھے" قارئین کہہ کیوں نہ دیں مکرر مکرر مکرر۔ لیکن عرض ناشر نگار باایں وصف ادب و بلاغت جہالت و غوایت و غرور رستاخیز و عمیق مطالعہ جیسی لفاظی کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہرحال مضمون نگار عرض ناشر نے اپنی گفتگو کا آغاز یوں کیا ہے۔ "اس وقت ہند و پاک میں علماء دیوبند اور علماء بریلی ہر دو مکاتیب فکر کو اہل سنت ہونے کا دعویٰ ہے دیکھنا یہ ہے کہ ہر دو فریق میں کونسا گروہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنھم کی جماعت کا پیروکار ہے" ہم کہتے ہیں صورت کا دشمن سیرت پر کیا عمل کرے گا؟ سنت کی حیثیت ان کے ہاں کیا ہے ملاحظہ ہو دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی امیر خدام الدین شیرانوالہ لاہور کہتے ہیں۔ "میں نے یہ خواہش کی کہ میری داڑھی کے بال حضرت (مولوی حسین احمد کانگریسی "مدنی") کی مبارک جوتیوں میں سی دیئے جائیں۔" (خدام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء) یہ ہے دیوبندیوں کی سنت سے محبت اور سنت پر عمل کے دعویٰ کی حقیقت کہ انہوں نے داڑھی اپنی دانست میں سنت رسول سمجھ کر رکھی ہوئی ہو گی ورنہ تو کب کی صاف سمجھ کر تو رکھی نہ ہوگی، تو سنت رسول داڑھی کی یوں تذلیل کر رہے ہیں کہ ایک کانگریسی مولوی کی

جوتیوں میں اپنی داڑھی کے بال سلوا دینے کی تحریر پیشکش کر رہے ہیں اس قسم کے بیسوں نہیں سیکڑوں حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے ہاں عمل سنت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے حقیقت و عمل کچھ بھی نہیں باقی رہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروکاری تو یہ دعویٰ بھی کھوکھلا ہے۔ جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ملعون و مردود کہتے ہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے صاف لکھا ہے۔ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ------- وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے باعث سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۳۰) گویا جو شخص معاذ اللہ ثم معاذ اللہ صحابہ کرام کی تکفیر کرے یعنی کافر کہے فاسق ملعون ہے مگر سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا یہ ہے سنت پر عمل اور یہ ہے صحابہ کرام کی پیروی کے دعویٰ کی حقیقت اس موضوع پر بہت زیادہ حوالہ جات لائے جاسکتے ہیں۔

حسام الحرمین شریف : ـــ یہ لوگ کچھ زیادہ ہی الرجک ہیں کہ اس عظیم فتوائے حرمین شریفین سے گہرے زخم اٹھائے ہیں کیونکہ حسام الحرمین گستاخانہ عبارات کے خرمن باطل پر برق آسمانی بن کر گرا ہے۔ لکھتا ہے "ان فتووں کی صدائے بازگشت مولانا احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین کے نام سے حجاز عرب کے علماء تک بھی پہنچی علماء حجاز نے نہایت غور و فکر کے بعد مولانا احمد رضا خان کے تمام فتووں کو یکسر مسترد کردیا اور اپنی بعد کی تحریروں میں انھیں دجل و فریب کی دنیا میں اعلیٰ مقام کا حامل قرار دیا۔" (انکشاف ص ۶) یہ لایعنی و لغو و غیرذمہ دارانہ گفتگو بھی کسی جواب کی مستحق ہے۔ کیا وہ چنڈو خانہ کے لاشعور و بے وقوف جہلاء سے مخاطب ہے؟ حسام الحرمین شریفین تو خود اکابر اعاظم علماء و فقہاء عرب و عجم حجاز مقدس کے فتووں کی باطل شکن کتاب ہے اس کا نام نہاد جواب بھی کسی سے نہ بن سکا تو مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے اپنے عقائد سے برعکس عقائد لکھ کر اور اپنے حقیقی اندرونی عقیدہ پر پردہ ڈال کر صاف انکار کرکے المہند میں چند علماء حرمین و حجاز کو مغالطہ دیا تھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو کہ اس کا فوراً جواب **"التحقیقات لدفع التلبیسات"** کی صورت میں دیا اور انبیٹھوی صاحب کی تمام چکر بازیوں پر پانی پھیر

دیا۔ **المہند** کا دوسرا زناٹے دار جواب مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہل سنت مولانا ابوالفتح عبید الرضا علامہ محمد حشمت علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے رد المہند ارقام فرمایا جس نے جعلسازیوں کا طلسم توڑ کر رکھ دیا الشہاب الثاقب کے نام سے صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند مولوی حسین احمد کانگریسی ٹانڈوی صاحب نے حسام الحرمین کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے دوسرا جال بنا وہ اس جال میں خود بری طرح پھنس کر رہ گئے کیونکہ اپنے اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبارتوں کی جو تاویل آج تک مولوی منظور سنبھلی سنبھل سنبھل کر اور مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی بھنگ کے کش لگا لگا کر اور عبدالشکور کاکوروی اپنی ذہانت لڑا لڑا کر کرتے آئے تھے حسین احمد صاحب کے الشہاب کی تاویلات سب سے مختلف اور متصادم تھیں ان کی ان کی تاویلات کا موازنہ کیا جائے تو بچارے مصنفین تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان پر تکفیر کی اقبالی ڈگری ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس الشہاب الثاقب کو بھی محروم نہ رہنے دیا گیا اس کا مدلل و محقق اور سرشکن و معرکۃ الآراء جواب حضرت علامہ اجل محقق سنبھل مولانا مفتی محمد اجمل قادری رضوی سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ نے **احقاق الدین علی اکابر المرتدین** عرف رد شہاب ثاقب بر وہابی خائب کے تاریخی ناموں کے ساتھ شائع فرما کر ابطال باطل کا حق ادا کردیا۔ **المہند** کے دو رد اور الشہاب الثاقب کا یہ جواب مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب کی زندگی ہی میں شائع ہو کر ان کو پہنچ گئے تھے مگر وہ بغیر جواب دیئے رحلت کر گئے اور یہ بے مثال کتابیں اب تک لاجواب ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ سیدنا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ہرگز ہرگز قطعاً "کوئی دجل و فریب نہ کیا نہ ان کو اس کی ضرورت تھی البتہ اکابر دیوبند نے تنقیص و توہین بھی کی اور توہین آمیز کتابوں کے ہر نئے ایڈیشن میں نوع بنوع تحریف بھی کی اور المہند میں اپنے عقائد پر پردہ ڈال کر سنیوں کے سے عقائد ظاہر کرکے مصنوعی تصدیقات حاصل کیں۔ تضاد اعظم لکھا ہے "مولانا احمد رضا خان بریلوی ------ نے اپنے علاوہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں پر کفر کے فتوے داغ دیئے" (انکشاف ص ۶) اور صفحہ سات پر خود ہی لکھتا ہے "مولانا احمد رضا کے فتاویٰ کو بے سوچے سمجھے تسلیم کرکے امت محمدیہ کی نصف سے زیادہ آبادی کو قرار دے رہے

ہیں "جب ساری ہی مسلمان آبادی کو اپنے سوا کافر قرار دے دیا تھا تو نصف آبادی کا کیا مطلب؟ وہ بھی جھوٹ یہ بھی جھوٹ کیا امت محمدیہ کی نصف آبادی ہیں۔

آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

مکھی پر مکھی مارنا : ہم اہل سنت اور پاکستانی علماء اہل سنت کا کام نہیں مکھی پر مکھی یا کوے پر کوا آپ خود مار رہے ہیں۔ گستاخانہ عبارات پر سیدھی سادی توبہ کرنے کی بجائے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنے مولویوں کے مصنوعی تقدس کا دفاع کر رہے ہیں اگر ان گستاخانہ عبارات پر مولانا شاہ احمد رضا خاں سے نہیں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور علی الاعلان رجوع کر لیتے تو مسلمان فتنہ و فساد سے بھی بچ جاتے اور آپ حضرات کی عاقبت و آخرت بھی سنور جاتی۔

دجل و فریب : سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا (معاذ اللہ) دجل و فریب آپ تو کیا آپ کے اکابر بھی ثابت نہ کر سکے البتہ آئینہ میں آپ لوگوں کو اپنی شکل ضرور نظر آتی اب جب دل چاہتا ہے بلا جواز دجل و فریب دجل و فریب کا وظیفہ کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔

قاضی عبدالنبی کوکب کا آخری سہارا : عرض ناشر نگار نے قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم کا بھی سہارا لیا ہے مگر جس طرح دوسرے دیوبندی مرفوع القلم حضرات کی بکثرت باتیں غیرذمہ دارانہ اور بے خبری و لاعلمی پر مبنی ہوتی ہیں اسی طرح قاضی عبدالنبی کوکب کا نام لینا اور حوالہ دینا بھی لاعلمی و بے خبری پر مبنی ہے کیونکہ جب قاضی عبدالنبی کوکب کے مقدمہ مقالات یوم رضا میں کچھ گڑبڑ شائع ہوئی تھی تو انہوں نے فوراً "وضاحتی مضمون شائع کر دیا تھا اور اس کی تردید ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ص ۹ تا ۱۱ میں شائع ہو گئی تھی اور پھر اس کو دیوبندی مصنف مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے عبارات اکابر ص ۳۸ پر دوبارہ لکھا تھا تو گوجرانوالہ سے شائع شدہ کتاب "عظمت حبیب کبریا برد عبارات کفریہ" میں فقیر راقم الحروف کی طرف سے اس کا مسکت جواب شائع ہو گیا تھا۔ مگر

بے چارے میاں طاہر محمود کو کچھ پتہ نہیں کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے۔ بار بار تردید شدہ حوالوں سے مغالطہ دینے پر قناعت کر رہے ہیں۔ اور اسی وادی میں بھٹک رہے ہیں۔

بریلوی دیوبندی نزاع کا خاتمہ : واہی تباہی بکنے جھوٹے الزامات لگا کر جعلسازیوں کے چکر چلانے سے ممکن نہیں ایک مولوی خلیل بجنوری اور اس کی کتاب کو سر پر اٹھائے پھرنے سے کوئی فائدہ نہیں انکشاف حق کے دو جوابات تو بفضلہ تعالیٰ ہندوستان ہی سے شائع ہو چکے ہیں اور انکشاف حق میں جو بیناکاری کر کے تم نے یہاں لائل پور فیصل آباد سے شائع کیا تھا اس کا پوسٹ مارٹم بفضلہ تعالیٰ اب ہمارے ہاتھوں ہو رہا ہے بریلوی دیوبندی تنازعہ کا خاتمہ بہت آسان اور بڑا سہل ہے کہ باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اور فتنہ و شر کے خاتمہ کے لئے اپنے پانچ سات مولویوں کی قربانی دے دو مصنف تحذیر الناس۔ مصنف فتویٰ گنگوہی مصنف براہین قاطعہ۔ مصنف حفظ الایمان وغیرہ ان کی گستاخانہ عبارات سے اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ اور سچا رجوع کر کے ان سے لاتعلق ہو جاؤ ان پانچ سات مولویوں کی عظمت اور مقام کوئی اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو توبہ اور رجوع کی توفیق دے تو اس تنازعہ کا خاتمہ ممکن ہے۔

تقدیم کی فن کاریاں : انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن کی تقدیم جناب مولوی ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی صاحب نے لکھی ہے یہ فاروقی صاحب بھی کوئی بے تکی مارنے والے صاحب ہی ہیں فاروقی صاحب نے اپنی تقدیم میں اپنی تاریخ دانی کے جوہر بھی دکھائے ہیں علماء دیوبند پر اولیاء اہل سنت کی رائے تو اس کا اپنا مضمون نہیں اس نے نقل ماری ہے کیونکہ یہ مضمون پہلے بھی خدام الدین لاہور۔ الرشید ساہیوال۔ چراغ سنت قصور۔ عبارات اکابر گوجرانوالہ۔ مطالعہ بریلویت مانچسٹری۔ دیوبندی ڈھول کی آواز وغیرہ کتب و رسائل میں چھپ چکا ہے اور ہم بفضلہ تعالیٰ ان کا جواب بار بار دے چکے ہیں باقی رہ گیا تقدیم کے ڈیڑھ صفحہ کا مختصر مضمون تو اس میں موصوف نے تاریخ ہند کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا ہے بڑے بڑے دلپسند حقائق پر سے پردہ اٹھایا ہے خطرہ ہے کہ لوگ اسے ابن بطوطا تسلیم نہ

کرلیں۔ ذرا موصوف کا طرز استدلال ملاحظہ ہو موصوف ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہیں
کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے اہل توہین اکابر دیوبند کی تکفیر غلط کی لیکن اپنی
ناقص گفتگو کا آغاز ۱۶۰۱ء انگریز کی آمد تاجر سے تاجور بننے کی لفاظی جھاڑتے ہوئے
سلطان ٹیپو کو شہید کروانے کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب کی اصلاحی تحریک کا تعارف
کراتے ہوئے نواب سراج الدولہ کو تصیہ افرنگ کا ہدف بناتے ہوئے شاہ عبدالعزیز
کے فتویٰ جہاد کا اظہار و بیان کرنے کے بعد ۱۸۶۴ء میں چودہ ہزار علماء کو پھانسی
چڑھنے کا ذکر کرتے کرتے غلام احمد قادیانی مردود کذاب کے عدم جہاد کے جاہلانہ
فتویٰ سے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی
علیہ الرحمۃ کی کڑی آملاتے ہیں کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ انہوں نے بھی یہی غلام احمد
قادیانی کذاب و دجال والا فتویٰ عدم جہاد کا دیا۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ فاروقی
صاحب ایک کروڑ مرتبہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر سینہ پر دم کرلیں تاکہ شیخ نجدی
دور ہو۔

ذرا غور کیجئے : امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ولادت باسعادت
ہوئی ہے ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ یعنی ۱۴ جون ۱۸۵۶ء دیکھو حیات اعلیٰ حضرت از ملک
العلماء فاضل بہاری علیہ الرحمۃ و سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا از علامہ
بدرالدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ۔ مجدد اسلام از مولانا محمد صابر القادری
نسیم بستوی مدظلہ ولادت ہوئی ۱۸۵۶ء میں لیکن حیف صد حیف کہ ۱۶۰۱ء سے ۱۸۶۴ء
تک تمام مصیبتیں اور بلائیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے کھاتہ میں ڈالی جا رہی
ہیں۔ غلام احمد قادیانی مردود نے جہاد حرام ہونے کا جو ناپاک فتویٰ دیا اور پھر معاذ
اللہ کچھ عرصہ کے بعد وہی (یعنی غلام قادیانی والا) فتویٰ عدم جہاد سیدنا اعلیٰ حضرت
مجدد دین و ملت نے دیا کاش کہ وہ فتویٰ بھی حوالہ کتب نقل کردیا جاتا تو دنیا دیکھ لیتی
کہ کسی دیوبندی مورخ و مصنف نے پہلی بار سچ بولا ہے۔ اب اگر ہم نے بحوالہ کتب
یہ بتا دیا اور گنوا دیا کہ انگریز کس کے سرپر بیٹھ کر آئے اور کس کس نے انگریز مردود
کے قدم جمائے کون کون انگریز کا دودھ پیتے اور مکھن کھاتے رہے تو پھر چیخیں اور
چنگاریاں نکلیں گی۔ اس تفصیل کے لئے ہماری کتاب برہان صداقت برد نجدی
بطالت دیکھی جاسکتی ہے جو سولہ سال سے زیادہ عرصہ سے لاجواب ہے اور نقد

جواب کا مطالبہ کررہی ہے اکابر دیوبند کی انگریز پرستی اور انگریزوں کی دیوبند نوازی
کے حوالوں پر ایک دیوار کھڑی کردی گئی ہے۔ قارئین۔ حیات طیبہ۔ تاریخ حیات
جاوید۔ تواریخ عجیبہ۔ تذکرۃ الرشید۔ سوانح قاسمی۔ مکالمتہ الصدرین۔ تاریخ
ہزارہ۔ کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی۔ مقالات سرسید وغیرہ کتب کا صرف سرسری
مطالعہ کرلیں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ۱۸۵۶ء میں ولادت ہوتی ہے کم و بیش
سولہ سال بعد ۱۸۷۲ء میں سن شعور و سن بلوغ کو پہنچے بحوالہ کتب بتایا جائے اس وقت
دیوبندی مولوی کہاں کس جگہ انگریزوں کے خلاف جہاد کررہے تھے اور حضور اعلیٰ
حضرت فاضل بریلوی کا وہ فتویٰ کہاں ہے جس کو دیکھ کر دیوبندیوں وہابیوں نے جہاد
ترک کردیا تھا اور روپوش ہوگئے تھے اور بہت سے انگریز کے ہمنوا بن گئے تھے اور
ملازمتیں اور نوکریاں قبول کرلیں تھیں؟ وہ حوالہ پیش کیا جائے تاکہ ہمیں بھی تاریخ
پر فاروقی صاحب کی عمیق نظر کا یقین ہو جائے۔

دیوبندی جہاد کا نرالا انداز : دیوبندی وہابی حضرات عموماً "۱۸۵۷ء کی جنگ
آزادی اور اپنے اکابر کے خود ساختہ جہاد کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور بزعم
خود تحریک آزادی کے مجاہدین کا ہراول دستہ ہونے کے دعویدار ہیں غالباً" دیوبندی
وہابی لغت میں انگریزوں کی وفاداری انگریزوں پر جانثاری 'انگریزوں کی وظیفہ خواری
انگریزوں کی عملداری دیوبندیوں کی اپنی عملداری کا نام جہاد ہے فیصلہ دیوبندی وہابی
کتب پر ٹھہرا ہم کوئی الزام عائد نہیں کریں گے اپنی طرف سے من گھڑت اور خیالی
بات نہیں ہوگی تواریخ عجیبہ۔ حیات طیبہ۔ تذکرۃ الرشید۔ سوانح قاسمی۔ ارواح
ثلاثہ۔ مکالمتہ الصدرین۔ مقالات سرسید۔ دیوبندیوں وہابیوں کی اپنی کتابیں ہیں
ضیاء الرحمن فاروقی صاحب سمیت کوئی بھی بڑے سے بڑا دیوبندی وہابی محقق و مورخ
مذکورہ بالا کتب کی روشنی میں ہمیں اپنے گھر بلاکر ہم سے بالمشافہ گفتگو کرلے اور حق
واضح اور روشن ہونے پر اللہ عزوجل توفیق دے تو قبول کرے ضد پر نہ اڑا رہے۔
چونکہ یہ مستقل دیوبندیوں وہابیوں کی انگریز پرستی و انگریز دوستی کے موضوع پر کتاب
نہیں ہے اس لئے ہم سینکڑوں حوالوں میں سے چند معرکۃ الآراء حوالے پیش کرتے
ہیں جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ خود دیوبندی وہابی اکابرین نے
انگریز پرستی میں عدم جہاد کے فتاویٰ دیئے ان کی لغت میں انگریزوں کی حمایت میں

مسلمانوں سے لڑنے کا نام جہاد ہے۔

انگریزی امیر المومنین : سید احمد ساکن رائے بریلی پیر و مرشد مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی فرماتے ہیں۔ "ہم (سید احمد اور ہمارے چیلے) سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا۔" (تواریخ عجیبہ ص ۹۱)

○ "لارڈ ہیسٹنگ سید احمد صاحب کی بے نظیر کارگزاری سے بہت خوش تھا دونوں لشکروں کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا اس میں تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا۔ امیر خاں، لارڈ ہیسٹنگ اور سید احمد صاحب۔ سید احمد نے امیر خاں کو (انگریزوں کی حمایت میں) بڑی مشکل سے شیشہ میں اتارا تھا۔" (حیات طیبہ ص ۲۹۳)

انگریز کا وفادار مجاہد : دیوبندی وہابی بزعم خود ہم اہلسنت کو حضرت شاہ ولی اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدثین دہلی اور ان کے علمی روحانی خاندان کا دشمن و مخالف قرار دیتے اور خود آل شاہ ولی اللہ آل شاہ عبدالعزیز بنتے ہیں اور مولوی اسماعیل دہلوی کو ان دونوں بزرگوں کے علمی و روحانی فیضان کا سجادہ نشین کہتے ہیں حالانکہ تقویۃ الایمانی عقائد و اعمال اور صراط مستقیم کی واضح لغویات کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی اور دیوبندی مولویوں کا حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدثین دہلی سے اسی طرح کوئی تعلق نہ رہا جس طرح کنعان کا حضرت نوح علیہ السلام سے اور یزید پلید کا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق نہ رہا تھا۔ بہرحال انگریزی مجاہدین تحریک آزادی کے جہاد کی بھی ایک جھلک دیکھ لیں لکھا ہے "اثناء قیام کلکتہ میں ایک روز مولانا اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا (اسماعیل دہلوی) نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار (انگریزی حکومت) پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔" (تواریخ عجیبہ ص ۷۳)

○ مولوی اسماعیل دہلوی نے یہاں تک کہا "بلکہ اگر کوئی ان (انگریزوں) پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے وہ اس (حملہ آور) سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر

آنچ نہ آنے دیں۔" (حیات طیبہ ص ۲۹۶)

مجاہدین دیوبند کے زرین کارنامے : یوں تو اب کچھ نظر آتے ہیں کچھ کے زیر صداق جہاد جہاد جہاد کا شور مچانے والے اور تحریک آزادی کے ہر اول دستہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے انگریز کے جانثار دیوبندی وہابی علماء سے بھی ملاقات کرتے چلئے اور ان کے جہاد جہاد کے بلند بانگ دعووں کی حقیقت دیکھئے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی حمایت میں رشید قاسم کا جہاد : لکھا ہے "ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (مولوی رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (نانوتوی) اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ (تحریک آزادی کے مجاہدین) بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریزی حکومت) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریزی حکومت) پر جانثاری کے لئے تیار ہوگیا .... حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے حضرت مولانا قاسم العلوم (نانوتوی) ایک مرتبہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ پار کرکے نکل گئی "تذکرۃ الرشید پہلا حصہ ص ۷۴ و ص ۷۵) یہ ہے دیوبندیوں کا الٹا جہاد جو انگریزوں کی حمایت میں مجاہدین تحریک آزادی کو باغی کہہ کر ان سے لڑا جا رہا تھا۔

○ مزید اعتراف حقیقت موجود ہے "جیسا کہ آپ حضرات (مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ) اپنی مہربان (انگریزی) سرکار کے دلی خیرخواہ تھے تازیست خیرخواہی ثابت رہے۔" (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۹)

دیوبندیوں کی رحمدل گورنمنٹ : انگریزی حکومت برطانوی کمپنی کی قصیدہ خوانی اور اپنی وفاداری و جانثاری کا برملا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں "جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریزی حکومت) کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ (انگریزی حکومت) کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا" (تذکرۃ الرشید ص ۷۳) یہاں گورنمنٹ انگلشیہ کو اپنی رحم دل گورنمنٹ ان کے دور اقتدار کو امن و عافیت کا زمانہ اور انگریزی

مجاہدین بھی یہی دیوبندی ہیں مگر ۔

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پہ اداسی ہر پھل میں داغ ہے

لمحہ فکر : ہم اہل علم و انصاف کو دعوت غور و فکر دیتے ہیں کہ کیا انگریز اتنا بے وقوف و احمق تھا کہ وہ بقول مولوی پروفیسر خالد محمود مانچسٹروی دہلی میں ولی اللہی خاندان کے علمی مراکز ختم کر رہا تھا کیونکہ انہوں نے ہندوستان کے دار الحرب ہونے اور جہاد کے فتاویٰ دیئے تھے ملخصاً" (مطالعہ بریلویت جلد اول) دوسری طرف مولوی ضیاء الرحمن فاروقی صاحب کی یہ منطق دیکھئے کہ وہ لکھتا ہے "ادھر ہندوستان کے علماء کی وہ جماعت جو خاندان ولی اللہی کے زیر سایہ تھی دیوبند کی بستی میں ایک مدرسہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے بعد اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا۔ ○۱ جونہی دیوبندی علماء نے تحریک آزادی کا علم اٹھایا مولوی احمد رضا خاں نے ان کی بعض کتابوں کی عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا۔" (انکشاف ص ۸/۹) واہ رے عرقوب عصر اور مورخ دہر آپ نے تو کمال ہی کر دیا جہاں بھر کے جھوٹ اپنی اس مختصر سی عبارت میں جمع کر دیئے اور تاریخ ہند کو پلٹ کر رکھ دیا۔ بھلا اس بات کو دنیا میں کوئی پرلے درجہ کا بے وقوف بھی تسلیم کرے گا کہ ایک طرف تو انگریز دہلی میں ولی اللہی خاندان کے جہاد اور دار الحرب کا فتویٰ دینے والے دینی مدارس کو ملیا میٹ کر رہا تھا اور دوسری طرف ولی اللہی خاندان کے وابستگان دار الحرب اور جہاد کا فتویٰ دینے والے دیوبندی مولویوں کو اپنی حکومت کے خاتمہ کرنے کے لئے دیوبند میں انگریز دشمن مدرسہ بنانے کی کھلی چھٹی دے دی تھی؟ کیا دیوبند کی بستی زیر زمین تھی؟ جو انگریزوں کو پتہ نہ چلا کہ دیوبند کی بستی میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب۔ ہماری حکومت کے خاتمہ کے لئے مدرسہ بنا رہے ہیں اور جہاد کے فتوے دے رہے ہیں اور ہندوستان کو دار الحرب بنا کر ہمارا بستر گول کرنا چاہتے ہیں۔

○۱۔ گویا مدرسہ دیوبند کے قیام کا مقصد دینی تعلیم کا فروغ نہیں تھا۔

جناب فاروقی صاحب آپ کو تو اتنی سی عام بات بھی معلوم نہیں کہ انگریزوں کے خلاف جہاد یا تحریک آزادی کا ۱۸۵۷ء ہے اور مدرسہ دیوبند ۱۸۶۷ء چھتہ والی مسجد میں قائم کیا گیا۔ تو پھر مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے ۱۸۶۷ء میں دیوبند مدرسہ قائم کر کے اور اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دے کر ۱۸۵۷ء میں دوبارہ واپس آ کر انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیسے دے دیا؟ یا یہ ثابت کرو کہ نانوتوی صاحب نے ۱۸۶۷ء میں دیوبند میں مدرسہ قائم کر کے ہزاروں علماء اور لاکھوں مجاہدین تیار کر کے ۱۸۶۷ء کے بعد انگریز کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ مگر تاریخ ہند کی بوگس سے بوگس کسی کتاب میں بھی اس جہاد کا نام و نشان نہیں ملتا دیکھو تذکرہ "مولانا محمد احسن نانوتوی" میں ہے "دار العلوم (دیوبند) کا قیام ۱۸۵۷ء میں سقوط دہلی کے بعد ------ ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء میں ------ مدرسہ دیوبند کا آغاز ہوا" ص ۲۱۴/۲۱۵

سقوط دہلی انگریزوں کا قبضہ اور غلبہ ۱۸۵۷ء کی بات ہے یہی کچھ تاریخ دار العلوم دیوبند ص ۲ پر ہے "۱۸۵۷ء کے ہنگامہ رست و خیز کے بعد ------ ہندوستان کی باگ ڈور انگریز کے ہاتھ میں جا چکی تھی اسلامی شوکت کے چراغ میں صرف دھواں اٹھتا ہوا رہ گیا تھا۔" مدرسہ دیوبند کے قیام ۱۸۶۷ء تذکرہ احسن نانوتوی قیام ۱۸۶۶ء تاریخ دار العلوم دیوبند ص ۱۳ اس کے بعد فاروقی صاحب ثابت کریں کہ اکابر دیوبند نے کونسا جہاد کا فتویٰ دیا اور کونسا میدان کارزار گرم کیا تھا؟ باقی رہی شاملی میں چار پانچ آدمیوں کی لڑائی تو مدرسہ دیوبند کے قیام سے پہلے کی بات ہے اور وہ بھی بقول مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی سرکار برطانیہ حکومت انگریزی کی حمایت میں حکومت کے باغیوں سے لڑی گئی تھی۔ (تذکرۃ الرشید ص ۷۵ حصہ اول)

دنیا بھر کی آنکھوں میں دھول جھونکنا : اور پھر فاروقی صاحب کا یہ کہنا کہ "حضرت مولانا نانوتوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے بعد اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا تھا۔" دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا۔ تاریخ کے منہ پر زنائے دار تھپڑ مارنا حقائق کو مسخ کرنا سچائی کا مذاق اڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے جو ناقابل تردید تاریخی حقائق اور واضح و روشن شواہد سے ثابت ہے

اور اکابر دیوبند کی اپنی مستند معتبر کتب چیخ چیخ کر پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ دہلی کے حقیقی اسلامی دینی ادارے تباہ و برباد کر کے مدرسہ دیوبند خود انگریز کے اشارہ پر انگریزی حکومت کی حاشیہ آرائی و ہمنوائی کے لئے بنایا گیا اور بڑے بڑے ذمہ دار ارباب حکومت انگریز افسران و حکام مدرسہ دیوبند کا معائنہ کرتے رہے اپنی خوشنودی اور فرحت و مسرت کا اظہار کرتے رہے ہیں ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ اس موضوع پر خود اکابر دیوبند کی اپنی کتب سے حوالہ جات کا انبار لگا سکتے ہیں چند ایک حوالے ملاحظہ ہوں۔ ○ "(مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (انگلشیہ) کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ (برطانیہ) کو شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔" (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۲۴۷ از مناظر احسن گیلانی مصدقہ قاری طیب مہتمم مدرسہ دیوبند و مولوی حسین احمد صدر و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند۔ نوٹ یہ کتاب دیوبند کے زیر اہتمام شائع کی گئی ہے۔

انگریز لفٹیننٹ گورنر کا معائنہ دارالعلوم دیوبند : مدرسہ دیوبند کے ایک سابق مہتمم "مولانا محمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ان تمام اندرونی بیرونی صدمات و حوادث اور ان ناگوار واقعات کے بعد جو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کامیابی و شہرت مدرسہ (دیوبند) کو حاصل ہوئی وہ سر جان ڈگس لاٹوش لفٹیننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا بغرض خاص معائنہ مدرسہ دیوبند آنا تھا۔۔۔۔۔۔۔ ۶ر جنوری یوم جمعہ کو ٹھیک دس بجے دن کے براہ ریل نزول اجلال کیا" (روئیداد مدرسہ دیوبند ۱۳۲۲ھ ص ۷ و حالات مولانا ذوالفقار علی دیوبندی ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۳۵)

انگریز لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد مسٹر پامر کا معائنہ مدرسہ دیوبند

۳۱ر جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد انگریز مسمی مسٹر پامر نے اس مدرسہ (دیوبند) کو دیکھا تو نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لیکر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار

(انگلشیہ) نہیں بلکہ موافق سرکار و معاون سرکار (برطانیہ) ہے" (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷)

انگریز گورنر سرجیمز مسٹن کا مدرسہ دیوبند کا معائنہ : "ایک مرتبہ صوبہ متحدہ کے گورنر سرجیمز مسٹن نے دارالعلوم (دیوبند) کا معائنہ کیا۔" (مصدقہ قاری محمد طیب قاسمی مہتمم مدرسہ دیوبند تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۲۸۹ جلد ۲)

لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب بڑی بہادری اور دلیری سے لکھ رہے ہیں مولانا قاسم نانوتوی نے مدرسہ دیوبند کے قیام کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا تھا گویا کہ مدرسہ دیوبند تعلیم دین کے لئے ہرگز ہرگز نہ تھا انگریزی حکومت کا خاتمہ اکابر دیوبند نے غالباً" اس طرح کیا کہ انگریزوں کے وظیفے عطیے چندے اور معاوضے لے لے کر اسے کنگال کر دیا اور وہ ہندوستان سے دستبردار ہونے پر مجبور ہو گیا۔

الٹی منطق : مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کی ایک الٹی منطق اور ملاحظہ ہو جو سُنی دیوبندی علماء نے تحریک آزادی کا علم اٹھایا یا مولوی احمد رضا خان نے ان کی بعض کتابوں کی عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر ان پر فتویٰ کفر صادر کر دیا۔" جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے الافاضات الیومیہ میں ٹھیک ہی تو لکھا ہے "جو ہمیں سوجھتی تھی وہ کسی کو نہ سوجھتی تھی" واقعی جو بات فاروقی صاحب کی عقل نے مقناطیس کی طرح پکڑی وہ کسی کے ہاتھ نہ آئی۔ ہم کہتے ہیں بندہ خدا تحریک آزادی کا علم آپ اور آپ کے اکابر نے کیا اٹھانا تھا وہ تو انگریز کے وظیفہ خوار جاں نثار فرمانبردار و وفادار تھے جیسا کہ آپ کے اپنے اکابر کی مستند و معتبر کتب سے ابھی ہم نے ثابت کیا حقیقت کا منہ نہ چڑائیں حقیقت وہ نہیں جو آپ اپنے انگریزی الہام کے ذریعہ کہہ رہے ہیں بلکہ سچی بات یہ ہے جس کو آپ کا دل ضد کی وجہ سے کبھی قبول نہیں کرے گا چاہے سنہرے حرف میں آسمان پر لکھ دیا جائے کہ اکابر دیوبند نے انگریزوں کے اشارہ پر اپنی کتابوں میں تنقیص شان الوہیت اور شدید ترین توہین رسالت کا ارتکاب کیا اس طرح آپ حضرات کے ذریعہ انگریز نے مسلمانوں میں فتنہ شر و نفاق کا بیج بویا تو پھر سیدنا امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے محض از خود نہیں اکابر علماء عرب و عجم کی تائید و حمایت سے گستاخانہ و توہین

آمیز عبارات پر کفر ارتداد کا حکم شرعی واضح فرمایا۔ اگر اکابر دیوبند اپنی دینداری میں واقعی مخلص تھے تو حسب تصریحات علماء عرب و عجم و حسب تصریحات اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت اپنی توہین آمیز گستاخانہ عبارات سے فوری توبہ اور رجوع کر لیتے توبہ اللہ تعالیٰ کے حضور کرنی تھی کوئی مولانا احمد رضا خاں سے معافی یا توبہ نہیں مانگنی تھی اکابر دیوبند اسی وقت توبہ اور رجوع کر لیتے تو مسلمان فتنہ و فساد سے بچ جاتے اس میں ضد اور ہٹ دھرمی اور محاذ آرائی کی کونسی بات تھی؟ اور جناب کا یہ کہنا بھی محض ڈھکوسلا ہے کہ "دوسری طرف فتویٰ تکفیر کی آڑ میں مذکورہ علماء (دیوبند) حق کو وہابی اور گستاخ رسول اور اولیاء کرام کا دشمن قرار دیا ـــــــ آج تک مولوی احمد رضا خاں کے ماننے والوں نے جوں کا توں یہی مشن سنبھال رکھا ہے۔"

(انکشاف حق پاکستانی ص۹)

فاروق صاحب یہ بھی آپ کی زیادتی اور جبر ہے کیا یہ بے خبرو لاعلمی پر مبنی ہے ہم اگر حوالہ جات کا طوفان لائے تو بات لمبی ہو جائے گی۔ کیا گستاخانہ کتابیں اور گستاخانہ عبارتیں آپ کے اکابر نے سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے کہنے پر لکھی تھیں کہ اے اکابر دیوبند! تم تقویۃ الایمان۔ تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان وغیرہ لکھ دو میں تمہیں گستاخ رسول اور وہابی قرار دینا چاہتا ہوں اور آپ کے اکابر معاذ اللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے جھانسے میں آکر یہ گستاخانہ عبارتیں اور کتابیں لکھ بیٹھے تھے؟ جناب والا اگر آپ کے اکابر کی متنازعہ کتب کی عبارات گستاخانہ نہیں ہیں تو تقویۃ الایمان۔ تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ کے بار بار چھپنے والے ایڈیشنوں میں ہر بار عبارات میں کتربیونت کانٹ چھانٹ کیوں ہو رہی ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عبارات یقیناً "گستاخانہ ہیں اور توہین آمیز ہیں اس لئے ہر نئے ایڈیشن میں الفاظ تبدیل کئے جا رہے ہیں ہمارے پاس ان متنازعہ کتب کے چار چار پانچ پانچ ایڈیشن ہیں جن میں مسلسل الفاظ بدلے جا رہے ہیں جو یقیناً "گستاخی و بے ادبی کی دلیل ہیں یقین آپ کے فرقہ والوں کو بھی ہو چلا ہے کہ ان عبارات میں گستاخی ہے مگر اس کا کیا کیجئے کہ توبہ اور رجوع مقدر میں نہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی تمام دیوبندی وہابی گستاخانہ متنازعہ کتابوں کی روح اور جان اور اصل بنیاد ہے اس میں مندرجہ

گستاخانہ عبارتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں "تقویت الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے ہیں وہ اس زمانے کی جہالت کا علاج تھا ـــــــ اب جو بعضوں کی عادت ہے کہ (تقویۃ الایمان کے) ان الفاظ کو بلا ضرورت بھی استعمال کرتے ہیں یہ بیشک بے ادبی گستاخی ہے۔" (امداد الفتاویٰ جلد ۴۔ ص ۱۵۵)

اس عبارت میں دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ تقویۃ الایمان میں بہت سے الفاظ سخت واقع ہو گئے ہیں اور یہ کہ اب جو ان کو بلا ضرورت استعمال کرتے ہیں (گستاخانہ عبارات کی تاویل کرتے ہیں گستاخانہ عبارتوں کی حمایت میں گھٹیا قسم کے دلائل دے کر تائید و حمایت کرتے ہیں اور ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں) وہ بے بیشک بے ادبی گستاخی ہے۔ کچھ بھی ہو تھانوی صاحب نے اس زمانے اور اس زمانہ کی بے مقصد تمہید باندھ کر بہرحال یہ تسلیم کر لیا کہ تقویۃ الایمان کے الفاظ سخت ہیں اور گستاخانہ ہیں۔ تو ہم عرض کریں گے یہ الزام اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر غلط ہے کہ انہوں نے دیوبندی وہابی پیشواؤں کو گستاخ قرار دیا یہ تو تھانوی صاحب بھی خود اقرار کر رہے ہیں اور باقی رہا وہابی ہونا تو فاروقی صاحب آپ کے مسلک اکابر نے اپنا وہابی ہونا فخریہ بیان کیا ہے ان کے وہابی ہونے کا اقرار و اعتراف ان کی اپنی کتب میں موجود ہے آپ حوالے ملاتے جائیں ہم کتاب کا نام صفحات بتا دیتے ہیں۔ اشرف السوانح جلد اول ص ۴۵۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۱ جلد اول۔ سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۶۷۔ الغرض یہ سیدنا اعلیٰ حضرت کا الزام نہیں اکابر دیوبند کا اعتراف و اقرار ہے کہ وہ وہابی ہیں۔ باقی رہی اعلیٰ حضرت کا مشن جوں کا توں سنبھالنے والی بات کہ اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں نے ان کا مشن جوں کا توں سنبھال رکھا ہے۔ تو ہم جواباً" عرض کریں گے کہ اکابر دیوبند کے ماننے والوں نے بھی تو توہین و تنقیص کا مشن جوں کا توں سنبھالا ہوا ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

کاش کہ آپ حضرات توہین و تنقیص کے مشن سے باز آ جاتے۔ تو مسئلہ تکفیر از خود

ختم ہو جاتا۔ بہرحال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضد و عناد اور ہٹ دھرمی سے بچائے۔

آمین

تقدیم کے ذیل میں مولوی ضیاء الرحمن فاروقی اپنے دیوبندی وہابی مولویوں کے بارہ میں بعض مشائخ کرام و پیران طریقت کی رائے پیش کرکے اپنے اکابر دیوبند کے دفاع کی راہ نکالنا چاہی ہے۔ یہ مضمون دجل و فریب اور مغالطوں سے بھرپور ہے اور یہ کوئی خود بدولت مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کی اپنی تحقیق و اپنی دریافت نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی ماہنامہ الرشید ساہیوال کے دارالعلوم دیوبند نمبر۔ خدام الدین لاہور۔ مولوی سرفراز گکھڑوی عبارات اکابر مولوی فردوس قصوری دیوبندی چراغ سنت۔ خالد محمود ماچسٹروی مطالعہ بریلویت۔ اور مولوی یوسف رحمانی نام نہاد سیف رحمانی میں لکھ چکے ہیں اور ہم بفضلہ تعالیٰ عظمت حبیب کبریا۔ رد عبارات کفریہ محاسبہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت۔ برق آسمانی بر فتنہ شیطانی وغیرہ میں بار بار ان مغالطوں کا راز طشت ازبام کرچکے ہیں بڑی ہمت کی بات ہے کہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے کمال ڈھٹائی سے وہی مضمون نام نہاد انکشاف حق کی تقدیم میں لکھ مارا حالانکہ فاروقی صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انہوں نے یہ مضمون چند سال قبل "علماء دیوبند کے بارے میں "اولیاء اہل سنت کی رائے" ایک پوسٹر کی صورت میں بھی شائع کیا تھا جس کا مفصل و مدلل و مسکت جواب فقیر نے تحریر کیا تھا اور دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ مظہرالاسلام سمندری سے مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی زید مجدہ نے بہت بڑے پوسٹر کی صورت میں شائع کردیا تھا اب اسی تردید شدہ مضمون کو دوبارہ انکشاف حق کی تقدیم بنا کر شامل کتاب کردیا گیا۔ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی میں دم خم تھا اور سنیت بریلویت کے خلاف لکھنے کا جنون اور خبط طاری تھا تو پھر ہمارے جواب کا جواب دیا جاتا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کا اعادہ نہ کیا جاتا بہرحال ہم ازسرنو فاروقی کی پیش کردہ آراء کا تجزیہ کرتے اور حقائق سامنے لاتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی : تقدیم کے ص ۹ پر حاجی صاحب مرحوم کے حوالہ سے لکھا ہے "جو صاحب اس فقیر سے محبت رکھیں وہ مولوی رشید احمد

مولوی محمد قاسم کو تمام کمالات کے جامع ہیں میری جگہ بلکہ مدارج میں مجھ سے فوق سمجھیں ایسے لوگ اس زمانے میں نایاب ہیں۔" جواباً عرض ہے کہ اس میں وجہ نزع کا ذکر ہی نہیں یعنی سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے اکابر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ تھانوی اور انبیٹھوی صاحبان کی جن جن کتابوں کی توہین آمیز گستاخانہ عبارات پر فتویٰ دیا تھا نہ ان کتابوں اور عبارتوں کا ذکر نہ حاجی صاحب مرحوم نے ان گستاخانہ عبارتوں کی تائید و حمایت فرمائی نہ ان عبارتوں کو عین اسلام و عین ایمان قرار دیا۔ فاروقی صاحب میں انصاف اور دیانت ہوتی تو حاجی امداد اللہ صاحب سے یہ بات ثابت کرتا کہ حاجی امداد اللہ صاحب کے سامنے تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ حفظ الایمان وغیرہ کتب کی گستاخانہ عبارات رکھی گئیں اور حاجی صاحب نے فرمایا کہ ان کتابوں کی یہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ نہیں ہیں۔ مگر وہ ایسا ثابت نہ کرسکے۔ سوال گندم جواب چنے پر قناعت کیا۔ پھر حاجی صاحب کے ذمہ لگائے گئے الفاظ کی ترتیب بتا رہی ہے کہ یہ الفاظ حاجی صاحب کے نہیں ہوسکتے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہو "مولوی رشید احمد صاحب اور قاسم نانوتوی صاحب تمام کمالات کے جامع ہیں۔" تمام کمالات کے جامع یا جامع جمیع کمالات تو حضور پرنور سید عالم ﷺ ہیں خود بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے لکھا ہے ۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
(قصیدہ قاسمی ص ۵)

اور یہ بھی ہے ۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بانی مدرسہ دیوبند کو تمام کمالات کا جامع حاجی صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ باقی رہا یہ کہ حاجی صاحب نے یہ فرمایا کہ (ان مولویوں کو) مدارج میں مجھ سے فوق سمجھیں۔" یہ حاجی صاحب پر صریح افتراء ہے اگر فی الواقع مولوی قاسم صاحب اور

مولوی رشید صاحب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے فوق ہوتے فوقیت رکھتے تو حاجی صاحب ان کو مرید نہ کرتے بلکہ ان کے مرید ہو جاتے۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی مفتی نہ تھے جو فتویٰ دیتے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے تو کذاب قادیاں نام نہاد غلام احمد قادیانی پر بھی فتویٰ نہیں دیا شیعوں پر بھی فتویٰ نہیں دیا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں پر بھی فتویٰ نہیں دیا تو کیا یہ سب اپنے اپنے اقوال و افعال میں سچے ہیں اور ان سب کے اعمال و عقائد صحیح ہیں؟ اور پھر ایک بڑی اہم اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب نے ۱۳۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت تو خود امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے تکفیر نہ فرمائی تھی اور فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین شریفین سن ۱۳۲۵ھ میں شائع ہوا۔ بہرحال حاجی امداد اللہ صاحب کے ذمہ لگائے گئے بیان و الفاظ میں کچھ جان نہیں اور ان سے استدلال جاہلانہ بات ہے۔ اور خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

جناب مظہر قیوم سجادہ نشین مکان شریف : کے نام سے بھی شدید مغالطہ دیا گیا ہے لکھا ہے۔ "علماء دیوبند سے آپ کے گہرے روابط تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تو آپ کے شیدائی تھے۔۔۔۔۔۔ آپ کے صاحبزادے سید محفوظ حسین شاہ فاضل دیوبند ہیں۔ جوابا" عرض ہے کہ ان الفاظ سے بھی فاروقی صاحب کا مدعا ثابت نہیں ہوتا فاروقی صاحب ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہیں اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتابوں کی توہین آمیز عبارات کفریہ نہیں ہیں اور تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان وغیرہ کتب اکابر دیوبند پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ کفر غلط ہے لیکن وہ ثابت یہ کر رہے ہیں کہ جناب سجادہ نشین مکان شریف کے علماء دیوبند سے گہرے روابط تھے ہم کہتے ہیں کسی زمانہ میں گہرے روابط تو صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلومہار کے بھی تھے مولانا عبدالستار خان نیازی کے بھی تھے مولانا سعید احمد قادری مصنف بریلوی مذہب کے بھی تھے ۔۔۔۔۔ مگر ۔۔۔۔۔۔ نہ رہے اور گستاخانہ عبارات پر حکم تکفیر کی تائید و حمایت فرما دی۔ اب اگر کوئی پرانی راہوں کو پیٹتا رہے تو وہ مجنون ہے گہرے روابط تھے جب تھے باقی رہا یہ کہ عطاء اللہ بخاری صاحب بھی آپ کے شیدائی تھے تو ہم کہیں

گے بخاری صاحب تو نہ جانے کس کس کے شیدائی تھے گاندھی نہرو اور ہندو کانگریس کے بھی شیدائی تھے مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار کی شہادت موجود ہے ۔

نہرو جو ہے دولہا تو دلہن مجلس احرار
ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی
(چمنستان ص ۱۵۹)

باقی رہا یہ کہ صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ دیوبند کے فاضل ہیں۔ ہم کہیں گے فاروقی صاحب ان باتوں سے دل نہ بہلاؤ مسئلہ توہین و تکفیر پر دلائل سے بات کرو۔ دیوبند کے فاضل تو مشہور شیعہ مبلغ و مناظر مولوی اسماعیل گوجروی بھی تھے۔ اور ملائکہ بھی ابلیس لعین کے شاگرد تھے ابلیس معلم الملکوت تھا۔ تو کیا اب ابلیس قابل تعظیم رہا مردود نہ ہوا؟

شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ : نے بھی تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارات کی تائید و حمایت نہ فرمائی نہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے فتویٰ حسام الحرمین شریفین کو غلط بتایا۔

پیر سید غلام محی الدین گولڑوی : نے بھی گستاخانہ کتابوں کی توہین آمیز عبارات کو عین اسلام و عین ایمان قرار دے کر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کفر کو غلط نہ بتایا۔

نمبر ۲ یہ کہ اس عبارت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔ "میرا مذہب یہ ہے کہ علماء دیوبند مسلمان ہیں ۔۔۔۔۔۔ میرے قبلہ (حضرت مہر علی شاہ صاحب) کا بھی یہی مسلک تھا۔"

بھلا ایسی صریح جاہلانہ و عامیانہ بات پیر صاحب موصوف جیسا فاضل کیونکر کہہ سکتا ہے کیا دیوبندی مولویوں کو مسلمان ماننا بھی مذہب اور مسلک قرار پائے گا۔ وہ اگر مسلمان کہنا چاہتے تو یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ میرے نزدیک فلاں آدمی مسلمان ہے۔ مذہب اور مسلک کے اطلاق کا یہ کتنا بے ربط و بے محل استعمال ہے۔ اور پھر حوالہ اپنے گھر کی دیوبندی کتاب "ڈھول کی آواز" کا دیا جا رہا ہے۔ کیا یہ ڈھول کی آواز پیر سید غلام محی الدین صاحب گولڑوی کی اپنی تصنیف ہے؟ تعجب ہے دعویٰ

اپنے منہ سے دلیل اپنے گھر سے۔ اور پھر ڈھول کی آواز کیا سند اور حجت ہو سکتی ہے ڈھول تو ویسے ہی فسق ہے۔ فاروقی صاحب ذرا یہ تو ارشاد فرمائیں کہ تقویۃ الایمان اور فتاوی رشیدیہ کی روشنی میں غلام محی الدین نام کہیں مشرکانہ نام تو نہیں؟ دیوبندی مذہب میں غلام محی الدین' غلام معین الدین نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی : رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی سے بھی شدید دھوکہ دیا گیا ہے اور پھر حوالہ اس میں بھی دیوبندیوں کی اپنی کتاب "اسوہ اکابر" کا دیا گیا۔ کیا اسوہ اکابر حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصنیف ہے؟ یہاں بھی دعوئی اپنے منہ سے دلیل اپنے گھر سے دی گئی جو قطعا" قابل اعتماد و لائق التفات نہیں۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احوال گرامی سے شائد فاروقی صاحب واقف نہیں ہیں حضرت ممدوح کی ذات عالی صفات وہ ہے جس نے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے تلمیذ و خلیفہ مولوی حسن علی واں بھچروی سے علم غیب۔ ندائے یا رسول اللہ۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ اور سماع موتی پر مناظرہ کر کے مولوی حسین علی دیوبندی کو شکست فاش دی دیکھو مہر منیر ص ۳۳۷ تا ص ۳۴۰ سوانح عمری حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ دیوبندی وہابی حضرت پیر صاحب گولڑوی کے کیا لگتے تھے حضرت ممدوح تو بابائے وہابیت و دیوبندیت مولوی اسماعیل دہلوی اور دیوبندی عقائد باطلہ کا کھل کر علی الاعلان رد و ابطال فرماتے تھے۔ دیکھئے مہر منیر سوانح عمری حضرت پیر صاحب گولڑوی قدس سرہ نے صاف لکھا ہے "حضرت (پیر سید مہر علی شاہ صاحب) نے امکان کذب باری تعالیٰ کو محال۔ علم غیب عطائی اور سماع موتیٰ کو برحق اور ندائے یا رسول اللہ۔ زیارت قبور۔ توسل۔ و استمداد انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ایصال ثواب کو جائز قرار دیا اور معبودان باطلہ اور اصنام کے متعلق نازل شدہ آیات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام پر منطبق کرنے کو تحریف و تخریب سے تعبیر فرما کر مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کے استدلال کی تردید فرمائی۔ (مہر منیر ص ۱۳۲ سوانح عمری حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ)

ان حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ حضرت پیر سید صاحب گولڑوی دیوبندی مولویوں کے ہمنوا اور ان کی گستاخانہ عبارات کے موید تھے کذب صریح اور بہتان

قبیح ہے اس موضوع پر اس سے زیادہ حوالہ جات موجود ہیں۔

حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی : رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے موقر و مقتدر بزرگ و عالم و شیخ طریقت ہیں دیوبندیوں وہابیوں سے ان کا دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے مگر مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کے کمال ڈھٹائی کی داد دیجئے کہ بڑے وثوق و اعتماد سے لکھ رہا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ صاحب سیالوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "میں نے تحذیر الناس (از مولانا قاسم نانوتوی) کو دیکھا میں مولانا نانوتوی کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام بھی موجود ہے ------- وغیرہ (از ڈھول کی آواز ص ۱۱۶)

اب اس جیتی جاگتی دنیا میں فاروقی صاحب کے اس گپ کو کون سچ تسلیم کرے گا حضرت شیخ الاسلام خواجہ صاحب سیالوی وہ ہیں جنہوں نے سلانوالی میں شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب اور امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد محدث بریلوی قدس سرہما کو بلا کر عظیم الشان تاریخی مناظرہ کرایا جس میں مشہور دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان اور مولوی احمد علی لاہوری وغیرہ کو شکست فاش ہوئی مولوی فاروقی صاحب کم از کم ملتان کے دیوبندی مکتبہ مجیدیہ کی شائع کردہ کتاب مناظرہ سلاں والی ہی دیکھ لیتے تو ان کو حضرت خواجہ صاحب کی سنیت بریلویت کا اچھی طرح پتہ چل جاتا۔ اور کچھ نہیں تو اتنا تو انہیں یقینا" معلوم ہے کہ وہ جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی صدر رہے ہیں علماء و مشائخ اہل سنت انکار عقیدہ ختم نبوت پر مبنی تحذیر الناس کی کفریہ عبارات کو صحیح سمجھنے والے کو کس طرح جمعیت کا صدر بنا سکتے تھے؟ اہل سنت کے مشہور مناظرین حضرت علامہ مولانا پیرزادہ سید مراتب علی شاہ صاحب مدظلہ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی۔ حضرت مولانا حافظ نعمت علی چشتی سیالوی حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی کے مرید و خلیفہ اور مرکزی دارالعلوم جامعہ فیصل آباد کے فارغ التحصیل ہیں اور حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی تو وہ ہیں جنہوں نے سپاہ صحابہ کے بانی مولوی حق نواز جھنگوی کو شہر جھنگ کے میدان مناظرہ میں شکست فاش دی اور ہر سال جشن فتح منایا جاتا ہے اور پھر حوالہ ڈھول کی آواز ص ۱۱۶ کا دیا

جا رہا ہے۔ کیا یہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تصنیف ہے؟ یہ دیوبندیوں کے اپنے ہی ڈھول کی آواز ہے جس طرح چاہیں وہ خوف خدا سے بے نیاز ہو کر جھوٹ کا ڈھول بجاتے رہیں۔ باقی رہا تحذیر الناس کی عبارت کا معاملہ تو خواجہ صاحب سیالوی کے دو اہم فتاویٰ تحذیر الناس کی کفریہ عبارت پر فقیر راقم الحروف کے پاس موجود محفوظ ہیں فوٹو اسٹیٹ کاپی منگوائی جا سکتی ہے۔ اور یہ بھی سراسر مغالطہ ہے کہ ان کی سند حدیث میں نانوتوی صاحب کا نام ہے حضرت خواجہ صاحب ہرگز ہرگز کسی دیوبندی وہابی کے شاگرد نہیں بلکہ وہ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں حضرت مولانا معین الدین اجمیری کے شاگرد رہے ہیں انہی خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے قیام پاکستان کے بعد سرگودھا میں اہلسنّت کا عظیم الشان پہلا مثالی جلسہ کرایا اور حضرت سیدی سندی امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی قدس سرہ کو بلایا اور ایک بار خواجہ سیالوی جامعہ رضویہ لائل پور فیصل آباد میں رونق افروز ہوئے تو کسی نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا جامعہ رضویہ کی مقدس دیواروں کو پکڑ کر دعا کر لو قبول ہو گی مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی نے شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی علیہ الرحمۃ کا جو فتویٰ ڈھول کی آواز" میں سنایا ہے اس کی تردید کرتے ہوئے حضرت خواجہ سیالوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

"------ تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لانبی بعدہ ﷺ نہیں لیا گیا ----- بلکہ آخر الانبیاء کے معنی کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں لہٰذا احادیث صحیحہ سے انکار اور اجماع صحابہ سے فرار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے ------ فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اس فرضی زید کے متعلق ہے نہ کہ مصنف تحذیر الناس کے لئے **والحق ماقد قيل في حقه من قبل العلماء الاعلام** فقیر محمد قمرالدین السیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف (دعوت فکر ص ۱۱۰ و ص ۱۱۱ ملخصاً") مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی چاہے تو اس طویل وضاحتی فتویٰ کی فوٹو کاپی ہم سے منگوا سکتا ہے۔

مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی نے حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اولیاء اللہ اور اولیاء اہل سنت میں مانا ہے لہٰذا انہیں چاہئے کہ اب ان ولی اللہ کے فتویٰ پر ایمان لائیں اور عمل کریں۔ اس کے علاوہ

تحذیر الناس کی گستاخانہ کفریہ عبارت خواجہ صاحب سیالوی قدس سرہ کا دوسرا فتویٰ ہمیں اصل مولانا حافظ نعمت علی چشتی سیالوی بانی مکتبہ فریدیہ ساہیوال سے ملا فوٹو کاپی منگوائی جا سکتی ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی : کے حوالہ میں فاروقی صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ "مولوی محمد قاسم نانوتوی کو کمسنی میں ولایت مل گئی ہے مولوی رشید احمد گنگوہی کے قلب میں ایک نور ہے جس کو ولایت کہتے ہیں" حوالہ دیا گیا ہے کمالات رحمانی ص ۱۰۵۔ ہم کہتے ہیں یہ حوالہ بھی دیوبندیوں کی بگڑی نہیں بنا سکتا اور ڈوبتی ناؤ نہیں ترا سکتا اس لئے کہ اس حوالہ میں تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ حفظ الایمان۔ فتویٰ گنگوہی کی گستاخانہ و توہین آمیز کفریہ عبارات کی تائید و حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں ہے فاروقی صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی کی مستند تصنیف سے اکابر دیوبند کی توہین و تنقیص آمیز عبارت کو بے غبار اسلامی و ایمانی عبارات ثابت کرتا۔ یاد رہے کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سید محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث لاہوری قدس سرہ اور حضرت علامہ مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہ' مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کے قابل فخر ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور یہ دونوں حضرات بفضلہ تعالیٰ اکابر دیوبند کی عبارات پر فتویٰ حسام الحرمین شریفین کی تائید توثیق فرما چکے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کے ذمہ جو الفاظ لگائے گئے ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ "مولوی رشید احمد گنگوہی کے قلب میں ایک نور ہے" یہ بات خلاف واقع ہے جو شخص حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کو نور نہ مانتا ہو بھلا اس کے قلب میں نور کہاں سے اور کس طرح آگیا؟ اور یہ بات بھی دیوبندی مذہب کے خلاف ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی گنگوہی جی کے قلب میں پوشیدہ نور کو ملاحظہ فرما رہے تھے الغرض یہ الفاظ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے حلق میں مچھلی کا کانٹا ہے۔

سائیں توکل شاہ انبالوی : سے منسوب کر کے یہ خواب تراشا گیا ہے کہ "اس نے ایک دفعہ خواب میں مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند کو دیکھا وہ حضور ﷺ کے ساتھ جا رہے ہیں جہاں پائے مبارک کا سایہ پڑتا تھا وہاں دیکھ کر آپ

(نانوتوی صاحب) پاؤں رکھتے تھے۔"

جواباً" عرض ہے کہ یہ گھڑتو خواب بے شمار غلطیوں گستاخیوں کا مجموعہ ہے اور اس کا سائیں توکل شاہ انبالوی سے کوئی تعلق نہیں۔ (۱) یہ کہ عموماً" دیوبندی وہابی مبلغین و مناظرین و مصنفین رسالہ الامداد تھانہ بھون میں شائع شدہ تھانوی کلمہ لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ کی تاویلات میں عاجز آکر اور بے بس ہو کر کہا کرتے ہیں کہ خواب کی بات حجت اور دلیل نہیں ہوا کرتی خواب میں کوئی معاذ اللہ زنا کرے حد نہیں لگتی چوری کرنے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے۔ وغیرہ دیکھو مناظرہ بریلی کی دیوبندی روئیداد۔ مناظرہ اودری۔ چراغ سنت عبارات اکابر۔ بریلوی فتنہ کا نیا روپ۔ سیف رحمانی وغیرہ دیوبندی کتب۔ (۲) فاروقی صاحب نے انوار العاشقین نامی کتاب کا حوالہ دیا ہے یہ حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کی اپنی کتاب نہیں کسی مشتاق احمد صاحب چشتی کی کتاب ہے۔ اس لئے معتبر اور ہمارے لئے حجت نہیں۔ (۳) حضرت سائیں جی سے منسوب حوالہ خواب میں تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ۔ فتویٰ گنگوہی۔ حفظ الایمان وغیرہ دیوبندی کتب کی گستاخانہ عبارات کی تائید و حمایت نہیں فرمائی گئی۔ بلکہ ان کتب کا ضمناً" بھی ذکر نہیں ہے۔ (۴) خواب میں یہ کہا گیا ہے جہاں حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا سایہ پڑتا وہاں نانوتوی صاحب پاؤں رکھتے اگرچہ خواب ہی میں سہی یہ شدید بے ادبی گستاخی ہے کوئی مسلمان ایسی جسارت نہیں کر سکتا۔ (۵) حوالہ میں حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا سایہ بتایا گیا جبکہ دیوبندی مفتی اعظم مولوی عزیز الرحمن دیوبندی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا قطعاً" عزیز الفتاویٰ جلد ہشتم ص ۲۰۲ ایسا ہی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے امداد السلوک ص ۱۵۶ پر لکھا ہے کہ "متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے" ایسا ہی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوبات ص ۱۸۷ جلد سوم و ص ۲۳۷ پر فرمایا کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا۔ وغیرہ ان حوالہ جات کے برعکس یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کا جہاں سایہ پڑتا تھا قطعاً" خلاف واقع و خلاف تحقیق ہے۔ خود اکابر دیوبند کے منافی ہے۔ (۶) حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کا انتقال ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۱۵ھ میں ہوا اس وقت تک اکابر دیوبند کی عبارات پر حسام الحرمین کا حکم شرعی

جاری نہیں ہوا تھا علماء و فقہاء عرب و عجم اور امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فتویٰ تکفیر شائع نہ فرمایا تھا توہین آمیز دیوبندی کتب گوشہ گمنامی میں تھیں ۱۳۲۵ھ یعنی سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کے انتقال کے گویا دس سال بعد حسام الحرمین شریف شائع ہوا۔ اس وقت تک نہ توہین کا عام پتہ تھا نہ تکفیر کا حکم لگا تھا اگر بالفرض سائیں جی نانوتوی صاحب کے متعلق کوئی کلمہ خیر کہہ بھی دیتے تو کچھ تعجب نہ تھا۔ اور یہ مولوی فاروقی صاحب بھی عجیب شے ہیں کہ اپنے مولوی قاسم صاحب کو نانوتوی کی بجائے اپنے اس مضمون میں بار بار نانوتوی۔ نانوتوی لکھ رہے ہیں اور بانی مدرسہ دیوبند کی بجائے بانی دیوبند لکھ رہے ہیں گویا مولوی محمد قاسم صاحب صرف مدرسہ دیوبند کے بانی نہیں بلکہ پورے گاؤں دیوبند کے بانی ہیں حالانکہ دیوبند تو بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کی ولادت سے بہت پہلے موجود تھا اور پہلے اس گاؤں کا نام دیوی بن۔ یعنی دیوی دیوتاؤں کا جنگل تھا۔ اور یہاں ہندوؤں کے میلے ٹھیلے لگتے تھے۔ دیکھو تاریخ دار العلوم دیوبند ص ۱۰ بہر حال یہ حوالہ بھی عبارات کفریہ کے حلال ہونے میں کارگر اور موثر نہیں قطعاً" بے ربط ہے۔

صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب علی پوری
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہما

مولوی فاروقی صاحب نے ان دونوں عظیم المرتبت بزرگوں کے نام نامی اسم گرامی سے بھی مغالطہ و دھوکہ کی سعادت حاصل فرمائی ہے۔ مادر پدر آزادی کا دور ہے جو چاہے جس شخصیت کے متعلق آنکھیں بند کر کے لکھ دے۔

حوالہ جات مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ جناب فاروقی صاحب کا مطالعہ بہت محدود اور انداز فکر محض سطحی ہے ان کے دلائل میں کچھ وزن نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنے ذوق کی تسکین کے لئے دیوبندیت کی وکالت کر رہے ہیں۔ فاروقی صاحب نے حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب اور حضور پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہما کے متعلق وہ روایتی انداز اختیار کیا ہے۔ (۱) یہ ثابت نہیں کیا ان دونوں بزرگوں نے اکابر دیوبند کی توہین آمیز گستاخانہ کتب و عبارات کی تائید و حمایت فرمائی ہے۔ (۲) حوالہ پھر اسی دیوبندی خانہ ساز کتاب اسوہ اکابر کا دیا گیا ہے۔ اسوہ اکابر کیا حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی کتاب ہے؟ (۳)

ہم مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کی قطعاً "غیرذمہ دارانہ و عامیانہ گفتگو سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کی ضیافت طبع کے لئے الصوارم الہندیہ کا ص ۹۶ پیش کرتے ہیں جس میں صاف صاف لکھا ہے "حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے" (الصوارم الہندیہ ص ۹۶) تائیدی فتویٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب و صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری قدس سرہما۔ وغیرہ

یاد رہے کہ مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی نے چراغ سنت میں مولوی عبدالقادر قاسمی دیوبندی نے بریلوی مذہب میں دیوبندی مولوی یوسف رحمانی نے سیف رحمانی میں حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ پر شدید ترین الزام لگائے اور افتراءت اٹھائے ہیں جبکہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب دیوبندی اپنے دوسرے متقدر دیوبندی مولویوں کے برعکس اپنے مطلب اور خودغرضی کے لئے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمتہ اللہ علیہ حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین صاحب کو رحمتہ اللہ علیہ لکھ رہا ہے اور ولی اللہ اولیاء اہلسنت مان رہا ہے۔

حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی : رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب کرکے یوں لکھا گیا ہے جس زمانے میں مولانا محمد ذاکر ۔۔۔۔۔ دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے آپ نے دیوبند کا سفر کیا دیوبند ریلوے اسٹیشن پر (دیوبندی) علماء اور طلباء نے آپ کا استقبال کیا۔ دارالعلوم میں مکمل چھٹی کردی گئی۔ اور آپ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔۔۔۔۔ بعدازاں آپ نے مدرسہ دیوبند کو دو سو روپیہ پیش کیا۔" (انکشاف حق پاکستانی چھاپ ص ۱۲) جواباً "عرض ہے۔ کوئی بتائے کہ ہم بتائیں کیا" کیا ان باتوں سے تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارات کی تائید و تصدیق ہوگئی؟ ایمان و اسلام کا سرٹیفکیٹ مل گیا؟ کاش کہ فاروقی صاحب یہ ثابت کرتے کہ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے اکابر دیوبند کی مذکورہ بالا کتب کی عبارات رکھی گئیں اور آپ نے ان عبارات کو بے غبار و عین ایمان و عین اسلام قرار دے کر تائید و تصدیق فرمائی۔ مگر ایسا کچھ نہیں۔ باقی رہا یہ کہ دیوبندی مولویوں

نے حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیالوی کا ریلوے اسٹیشن پہنچ کر استقبال کیا دارالعلوم دیوبند میں چھٹی کردی گئی۔ آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور دو سو روپیہ بٹور لیا۔ تو یہ دیوبندیوں مولویوں کا قدیمی فن ہے اور بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ممکن ہے مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کو معلوم نہ ہو کہ اس سے علاوہ بھی علماء و طلباء دیوبند اسٹیشن پہنچ کر انگریز لفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد مسٹر پامر نامی انگریز اور انگریز لفٹیننٹ گورنر مسٹر سرجیمس ڈگس لاٹوش کا علیحدہ علیحدہ والہانہ استقبال کرچکے ہیں ان کے اعزاز میں جلسوں کا انعقاد کرکے سپاسنامہ پیش کرچکے ہیں ۔۔۔۔ نقد وصول کرکے رسید کاٹ چکے ہیں استقبالیہ دے چکے ہیں (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی صدق مفتی محمد شفیع دیوبندی ص ۲۱۷ و روئیداد مدرسہ دیوبند ۱۳۲۲ھ ص ۷ و ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی ستمبر ۱۹۷۰ء ص ۳۵) اور تقسیم ہند و قیام پاکستان کے بعد صدر بھارت ڈاکٹر راج اندر پرشاد اور ابھی چند سال پہلے بھارتی ہندو وزیراعظم اندرا گاندھی جی کا بھی استقبال کرچکے ہیں استقبالیہ دے چکے ہیں سپاسنامہ پیش کرچکے ہیں اور ان دونوں کے خطاب سے مستفید ہوچکے ہیں اندرا جی کے ہونہار فرزند سنجے گاندھی کا عطیہ کھانے کے پچاس ہزار پیکٹ بھی ہضم کرچکے ہیں اور اپنا حق محنت بھی وصول کرچکے ہیں۔ اگر خواجہ ضیاء الدین سیالوی قدس سرہ العزیز کا استقبال کیا استقبالیہ دیا سپاسنامہ پیش کیا اور دو سو روپیہ چندہ لیا تو کیا ہوا اس سے تحذیر الناس حفظ الایمان فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ کی تائید و حمایت کیسے ہوگئی؟ اصل مسئلہ تو گستاخانہ عبارات پر تکفیر یا عدم تکفیر کا ہے۔ کیا دیوبند میں دیوبندی مولویوں نے حضرت خواجہ صاحب کو مذکورہ بالا کتابیں اور ان کی گستاخانہ عبارات دکھائیں؟ متنازعہ عبارات کو اسلامی ایمانی عبارات ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا؟ کیا حسام الحرمین کے حکم شرعی کو خواجہ صاحب نے غلط بتایا؟ اور خواجہ صاحب کا دو سو روپیہ چندہ دینا بھی کسی کے ایمان و اسلام کی دلیل اور سند نہیں بن جاتا چندہ تو اکابر دیوبند منشی تلسی رام' رام سہائے منشی ہردواری لال' لال بیج ناتھ' پنڈت سے سررام' منشی موتی لال' رام لال' سیوا رام وغیرہ ہندوؤں کا بھی ہڑپ کرتے رہے ہیں۔ (سوانح قاسمی حصہ دوم ص ۳۱۷) دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب۔ انگریزی حکومت سے مبلغ چھ سو روپیہ ماہوار بٹورتے رہے ہیں چندہ اور روپیہ اکابر دیوبند نے کس کا

چھوڑا ہے؟ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۳)

پیر احمد شاہ چورہ شریف : کے حوالہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے جد امجد کی زندگی میں دیوبند میں تعلیم پائی ۔۔۔۔ محمود الحسن دیوبندی کے بارہ میں تعریفی کلمات کہے ۔۔۔۔ وغیرہ (اسوہ اکابر)

کہتے ہیں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوتا ہے اول تو پیر احمد شاہ چورہ شریف کے متعلق دیوبندی کتاب اسوہ اکابر کا حوالہ دیا گیا جو قطعاً" قابل اعتماد و لائق التفات نہیں نہ شہادت شرعی کا درجہ رکھتی ہے۔ باقی جہاں تک تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری۔ شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہما نے بھی دیوبندی وہابی مولویوں سے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی عدم واقفیت و لاعلمی کے باعث یا گستاخانہ عبارات سے پہلے ڈاکٹر اقبال نے اور بہت سے پاکستانی لیڈروں نے یورپ کی انگریزی تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کی۔ شیعہ مناظر اعظم مولوی اسماعیل گوجروی بھی دیوبند کا فاضل تھا ہمارے بہت سے علماء کرام مثلاً" شیخ الحدیث مولانا محمد شریف قادری رضوی استاذ العلماء مولانا منظور احمد صدر المدرسین تواں جنڈاں والا میانوالی۔ مولانا ابوالمقبول غلام رسول سمندری والے وغیرہم دیوبندی مولویوں سے پڑھتے رہے ہیں اور پھر بعد میں سیدی سندی حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کی صحبت و برکت سے صحیح العقیدہ ہو گئے اگر بالفرض پیر احمد شاہ چورہ شریف بھی یہ جرم کر بیٹھے تھے تو بعد میں صورتحال واضح ہونے پر رجوع ہو گیا اب آپ کا پیر صاحب سے کیا مطلب؟ باقی رہیں تعریفیں تو یہ فقیر راقم الحروف بھی غلط فہمی میں ابوالکلام آزاد۔ عطاء اللہ بخاری مفتی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ کی بہت کیا کرتا تھا مگر ان حضرات کی اصلیت سامنے آئی تو ان حضرات کی تردید اور مذمت پر مامور ہے اور یہ جوابی مضمون لکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

مولانا غلام محمد گھوٹوی : کے متعلق بھی حوالہ مشہور و متعصب دیوبندی مولوی فردوس علی قصوری کی کتاب "چراغ سنت" کا دیا گیا اور چراغ سنت کو چراغ اہل سنت لکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی کی اصل

کتاب چراغ سنت دیکھی ہی نہیں چراغ سنت وہ کتاب ہے جس کا ایک زناٹے دار رد حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مہتمم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نے "چراغ ہدایت" کے نام سے لکھا اور شائع کیا اور ایک جواب مولانا محمد شریف نوری قصوری مرحوم نے "آفتاب سنت" کے نام سے شائع کیا دونوں کے جواب الجواب سے مولوی فردوس قصوری دیوبندی مدت العمر عاجز و بے بس رہا بہرحال دیوبندی کتاب چراغ سنت کا حوالہ ہمارے لئے حجت و سند نہیں ہو سکتا۔ نیز مولانا غلام محمد گھوٹوی وہ ہیں جنہوں نے واں بھچراں میں حضرت سیدنا پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دیوبندی مولوی حسین علی تلمیذ و خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے مناظرہ کیا دیکھو "مہر منیر سوانح عمری حضرت پیر سید مہر علی صاحب گولڑوی۔ اور پھر مولانا گھوٹوی سے منسوب اس کہانی میں بھی گستاخانہ کتب کی کفریہ عبارات کی عدم تکفیر قطعاً" کچھ ذکر نہیں۔

پیر کرم شاہ بھیرہ شریف : سے منسوب یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ "حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تصنیف مسمی تحذیر الناس کو متعدد بار غور سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا" ہم بڑے افسوس سے عرض کرتے ہیں کہ حوالہ یہاں بھی مولوی فاروقی صاحب نے اپنے مولوی کامل الدین نوکالوی کے نام مکتوب (خط) کا دیا ہے جس کا پتہ انہیں دیوبندی کتاب ڈھول کی آواز سے چلا اور ڈھول کی آواز والے دیوبندی وہابی کو ایک دوسری دیوبندی کتاب حکایات مہر و وفا ص ۲۵ سے نقل مارنا پڑی اس طرح گھر کی کتابوں سے جوڑ توڑ کر کے یہ چورن چٹنی بنائی گئی جس سے فاروقی صاحب کو لطف اور سرور آگیا۔ ہم فاروقی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ ابھی پیر کرم شاہ بھیروی زندہ موجود ہیں ان سے تحذیر الناس کی تائید و حمایت اور مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی قصیدہ خوانی لکھوا کر دکھائیں اور دس ہزار روپیہ نقد انعام حاصل کریں۔ نیز پیر کرم شاہ بھیروی نے اپنے ماہنامہ رسالہ "ضیائے حرم" لاہور بابت اگست ۱۹۷۶ء ص ۹۶ پر ہماری کتاب "قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی" پر بھرپور تبصرہ شائع کیا ہے اور قہر خداوندی میں تحذیر الناس اور نانوتوی صاحب۔ حفظ الایمان اور تھانوی صاحب۔ براہین قاطعہ اور انبیٹھوی صاحب کا شدید رد بلیغ ہے۔ ہم فاروقی صاحب سے کہیں گے جناب دنیا کہیں سے کہیں پہنچ چکی آپ ابھی تک خواب

غفلت میں ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پیر کرم شاہ الازہری بھیروی تحذیر الناس اور نانوتوی سے متعلق سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ "حسام الحرمین" کی تائید و توثیق و حمایت فرما چکے ملاحظہ ہو ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت اکتوبر ۱۹۸۶ء و ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مطابق نومبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۳) لیجئے اب آپ کی اگلی پچھلی ہر گلی بند ہو گئی۔

مذکورہ بالا حوالہ ماہنامہ ضیائے حرم اکتوبر ۱۹۸۶ء میں اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ نومبر ۱۹۸۶ء میں پیر کرم شاہ بھیروی واضح طور پر غیر مبہم انداز میں صاف صاف لکھا ہے "مجھے افسوس ہے کہ پہلی بار تحذیر الناس کے خطرناک نتائج کی طرف توجہ مبذول نہ ہوئی۔ ○ تحذیر الناس کا پہلا صفحہ ہی مسلمانوں کو مجبور کر رکھ دیتا ہے ○ اس عبارت سے ختم نبوت کے اجماعی مفہوم کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ تحذیر الناس کی عبارات ختم نبوت کے بارہ میں تذبذب میں مبتلا کر دیتی ہیں ○ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی شدید گرفت پر علماء دیوبند کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا مگر اتنا زور قلم مرزائیوں پر صرف نہیں کیا گیا جتنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلاف استعمال کیا گیا۔ ملخصاً"۔ از پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ شریف۔ امید ہے مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کی اب تسلی ہو جائے گی مولوی فاروقی صاحب نے پیر کرم شاہ صاحب کو اولیاء کرام میں سے مانا ہے اپنے بقول اب ان ولی اللہ کی بات بھی مانیں۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب : چشتی نظامی چاچڑاں شریف کے نام نامی اسم گرامی سے بھی دھوکہ اور مغالطہ دیا گیا ہے انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی ان کو اولیاء اللہ تسلیم کرتے ہوئے ان کے ذمہ مندرجہ ذیل الفاظ لگاتا ہے۔

"حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کامل زندگی گزارنے والے بزرگ تھے اکثر علماء دہلی۔ گنگوہ سہارنپور اور دیوبند والے آپ کے عکس کا پرتو تھے بالخصوص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ (انکشاف حق پاکستانی ایڈیشن ص ۱۵) ہمیں تعجب اور حیرت ہے کہ آج تک تو دیوبندی وہابی مولوی ان کے اشعار و عبارات کو مشرکانہ اور کفریہ قرار دیتے چلے آئے ہیں دیکھو دیوبندی کتب و

رسائل سیف رحمانی۔ سیف حقانی۔ رضاخانی۔ ذحول۔ خانہ تلاشی۔ جامہ تلاشی وغیرہ وغیرہ اور آج اپنے مطلب کے لئے مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی خواجہ غلام فرید چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو اولیاء کرام اور اہل سنت مان رہا ہے۔ سب سے پہلے تو ہم یہ معلوم کرنا چاہیں گے حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ سے منسوب اس تحریر میں تحذیر الناس۔ فتویٰ گنگوہی۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان وغیرہ گستاخانہ کتب کی کفریہ عبارات کی حقانیت پر کہاں تائید و تصدیق ہے؟ پھر ہم یہ وضاحت چاہیں گے کہ کیا حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال سے پہلے گستاخانہ کفریہ عبارات پر حسام الحرمین کا حکم شرعی چھپ چکا تھا؟ دیوبندی مولوی فاروقی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ۱۳۱۷ھ میں ہوا گستاخانہ عبارات پر تکفیر کا حکم شرعی حسام الحرمین ۱۳۲۵ھ میں گویا آٹھ سال بعد چھپا اور شائع ہوا اس وقت نہ کوئی ان گستاخانہ کتابوں کو جانتا تھا نہ ہی حسام الحرمین کا وجود تھا اس وقت اگر بالفرض کسی نے نانوتوی صاحب یا گنگوہی وغیرہ کے متعلق کوئی کلمہ خیر کہہ بھی دیا تو کوئی تعجب کی بات نہیں اس وقت تو خود امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے بھی فتویٰ تکفیر جاری نہ فرمایا تھا اکابر دیوبند سے خط و کتابت ہو رہی تھی انہیں توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی جا رہی تھی۔ کیا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسام الحرمین شریفین سے پہلے کے دور کا کوئی حوالہ کارگر و موثر ہو سکتا ہے بلکہ اس وقت جبکہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ کا وصال ہوا بعض دیوبندی کتب بھی نہ چھپی تھیں۔ باقی رہے خواجہ غلام فرید سے منسوب الفاظ تو ان میں صرف اور صرف حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کو کامل زندگی والے بزرگ کہا گیا ہے اور یہ لوگ نانوتوی گنگوہی صاحبان آپ کے عکس کا پرتو تھے بالخصوص محمد قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی۔

یہاں ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ پنجابی زبان کی ملتانی بہاولپوری سرائیکی زبان بولنے والے بزرگ تھے "عکس کا پرتو" اور "بالخصوص" جیسے دقیق اردو الفاظ کہاں استعمال فرماتے تھے۔ ماننا پڑے گا یہ الفاظ حضرت ممدوح سے غلط منسوب ہیں اور پھر حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ

علیہ نے فرقہ وہابیہ کو مرزائیوں قادیانیوں شیعہ رافضیوں کی فہرست میں شامل کرکے ناری جہنمی اور بے دین بدمذہب قرار دیا ہے اور وہابیت سے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے صاف صاف لکھا ہے۔ "وہابیہ جو یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ بھی وفات کے بعد قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ قبروں کے نزدیک دعا مانگنے والا کافر ہے۔" (فوائد فریدیہ اردو ترجمہ فیوضات فریدیہ ص ۵۵ حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ وہابیوں کو ایسا سمجھتے ہیں جبکہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فتاوی رشیدیہ میں وہابیوں کے عقائد کو عمدہ بتاتے ہیں انہیں عامل بالحدیث قرار دیتے ہیں اشرف السوانح میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے وہابی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ سوانح مولانا محمد یوسف میں مولوی ذکریا سہارنپوری اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان اپنے وہابی ہونے کا فخریہ طور پر علی الاعلان اعتراف کرتے ہیں ان حقائق و شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب حوالہ من گھڑت و فرضی ہے۔ اور حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا محمد یار گڑھی اختیار خاں رحمتہ اللہ علیہ کا حسام الحرمین پر تائیدی فتوائے تکفیر الصوارم الہندیہ ص ۱۰۷/۱۰۶ پر موجود ہے۔ الغرض وہابیوں دیوبندیوں کے اور ان کے عقائد میں دن رات کا فرق ہے۔

- تذکرہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
- عقائد اہلسنت وجماعت

مولوی خلیل بجنوری کی مختصر سرگذشت

ترتیب و پیشکش

ضیغم اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت

مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

پاکستانی دیوبندیوں وہابیوں نے اپنی دانست میں کوئی بہت بڑا تیر مارا کہ ہندوستان کے ایک قطعی غیر معروف و غیر معتبر و غیر مستند مولوی خلیل بجنوری خودساختہ بدایونی کی ایک پر فریب و شدید مغالطہ آمیز کتاب "انکشاف حق" پاکستان میں لاکر فیصل آباد (لائلپور) سے شائع کردی اور بے چارے مولوی خلیل بجنوری کو بریلویوں کا مفتی اعظم اور اعلیٰ حضرت کا پیروکار بنا کر پیش کیا اور شدید مغالطہ دینا چاہا حالانکہ اکابر و مشاہیر علماء و فقہاء و مشائخ اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت شیخ الشیوخ امام العلماء مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قبلہ نوری رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کو مفتی اعظم مانتے اور کہتے ہیں مولوی خلیل بجنوری کو آج تک سنی بریلوی علماء تو کیا کبھی دیوبندی وہابی مولویوں نے بھی مفتی اعظم نہ مانا نہ لکھا۔ الغرض مولوی خلیل کو رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کیا۔ کیونکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی غنیمت ہوتا ہے۔ اور پھر مولوی خلیل کو سنی بریلوی اور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیروکار ظاہر کیا گیا پاک و ہند کا کوئی مائی کا لال دیوبندی ثابت نہیں کرسکتا کہ مولوی خلیل بجنوری نے دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام یا رضوی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تعلیم حاصل کرکے سند فراغت حاصل کی ہو یا کسی سنی بریلوی رضوی دارالعلوم میں تحصیل علم کی ہو یا امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ یا آپ کے صاحبزادگان سیدنا حجتہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی سیدنا مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہما یا خلفاء و تلامذہ اعلیٰ حضرت میں سے کسی سے شرف بیعت و خلافت اور سند تحصیل علم اس کو حاصل ہو۔

البتہ ابتدائی تعلیم کچھ عرصہ بریلی شریف میں حاصل کی پھر حضرت علامہ سید محمد خلیل محدث امروہوی کے مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ چلا گیا اور اس کے بعد مدت مدید گوشہ گمنامی میں رہا اور غالباً "جعلسازی اور فریب کاری کی ٹریننگ حاصل کرتا رہا پھر مولوی ابراہیم سمیتی پوری فریدی کے توسط سے بڑے مکارانہ انداز میں انتہائی متشدد سنی بن کرے ۱۹۷۰ء میں بدایوں میں نمودار ہوا اور سنیوں بریلویوں میں اپنا اعتماد بحال کرنے اور اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کے لئے بظاہر بہت سخت گیر اور متصلب سنی بنا رہا اور دھوکہ و مغالطہ دینے کے لئے مارہرہ شریف کے ایک بزرگ حضرت مولانا سید اولاد رسول محمد میاں صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید بھی ہوگیا تاکہ قادری برکاتی ہونے کی ڈگری بھی مل جائے یہ شخص ضلع بجنور کے ایک گاؤں منڈاور کا ہونے کے باوجود خود کو بدایونی لکھنے لگا جعلسازی کے تحت جس زمانہ میں سخت گیر اور متشدد سنی بنا ہوا تھا اپنی نجی محفلوں میں شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی۔ حضور سیدنا مفتی اعظم امام العلماء مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی حضور صدر الصدور صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی قدست اسرارہم جیسے بزرگوں اور اکابر اہلسنت پر خفیہ تنقید کرتا رہتا اور کسی کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھتا بلکہ اپنے آپ کو اپنی خام خیالی میں بڑوں سے بڑا سنی اور اکابرین کا اکابر سمجھتا اور پس پردہ اپنی نجی محفلوں میں بڑی عیاری سے نانوتوی گنگوہی تھانوی وغیرہ کی تعریفیں بھی کرتا اور ناواقف لوگوں کے دلوں میں ان کی اہمیت بٹھاتا۔ اکابر علماء اہلسنت ان کی نقل و حرکت اور خفیہ کرتوتوں پر نظر رکھے ہوئے تھے اور اس کے ظاہر و باطن کا بنظر غائر جائزہ لیتے رہے مولوی خلیل بجنوری کی عیاری و مکاری کے بہت سے کوائف ہمیں فقیہ زماں حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق الامجدی صدر دار الافتاء جامعہ اشرفیہ یونیورسٹی مبارک پور اعظم گڑھ یوپی (تلمیذ ارشد حضرت محدث اعظم پاکستان) اور مولوی خلیل بجنوری کے خصوصی شاگرد، حضرت مولانا مظہر حسن برکاتی جو بدایوں ہی کے

رہنے والے ہیں اور دوسرے سنی علماء بدایوں سے حاصل ہوئے جب مولوی خلیل بجنوری کی عیاری و مکاری اور فریب کاری کا راز طشت از بام ہونے لگا تو پھر بھی علماء اہلسنت نے تحمل اور ضبط سے کام لیا بالخصوص حضرت مولانا قاضی شمس العلماء مفتی شمس الدین رضوی محدث جونپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ فقیہ زماں حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق الامجدی مدظلہ۔ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی (ابن حضرت صدر الشریعہ) حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب ناگپوری۔ حضرت علامہ مفتی رضوان الرحمن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مشاہد رضا خان صاحب پیلی بھیتی ابن حضرت شیر بیشہ اہل سنت شیر رضا۔ اور نبیرہ اعلیٰ حضرت مظہر مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قادری ازہری فاضل جامع ازہر مصر جیسے جلیل القدر علماء اہلسنت نے مولوی خلیل بجنوری کے پاس آمنے سامنے گفتگو کی شکوک و شبہات ہوتے تو زائل ہوجاتے۔ مگر مولوی خلیل بجنوری عیاری و مکاری اور فریب کاری کے ایک مستقل پلان اور چارٹ پر عمل کر رہا تھا لہٰذا علماء اہلسنت کی مخلصانہ مساعی کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا دلائل سے عاجز آگیا آمنے سامنے گفتگو میں منہ پر مہر سکوت لگ گئی مگر وہی مرغ کی ایک ٹانگ ہانکتا رہا ہے۔ مشاہیر و ممتاز علماء اہل سنت نے متعدد بار مولوی خلیل بجنوری کی مسجد محلہ سوتھہ بدایوں پہنچ کر اس پر اتمام حجت کیا ہر بار لاجواب و مبہوت ہوا بدایوں شہر علماء اہل سنت کے نعرہ حق سے گونجنے لگا۔ مولوی خلیل کا عجز اور بے بسی ولاچاری سب پر اچھی طرح ظاہر ہوگئی اسی دوران یہ راز بھی منکشف ہوا کہ مولوی خلیل سنیوں کو بہکانے اور ورغلانے کے لئے جو بظاہر پکا سنی بنا ہوا تھا۔ پس پردہ اس کے دونوں لڑکے دیوبندیوں اور وہابیوں کے مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں بڑا لڑکا عتیق احمد مشہور دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی کے مدرسہ امینیہ میں اور دوسرا لڑکا فضل الظفر احمد میاں دار الندوہ[1] لکھنؤ میں زیر تعلیم ہے۔ مذکورہ بالا صورتحال سے مولوی خلیل بجنوری کے پیر خانہ مارہرہ شریف خانقاہ عالیہ برکاتیہ قادریہ کے سجادہ نشین صاحب کو بھی آگاہ کیا اور انہوں نے خود براہ راست اور علماء اہلسنت کے توسط سے گفتگو کرکے اچھی طرح یقین کرلیا کہ مولوی بجنوری

[1] دار الندوہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کا نام ہے۔

چھپا رستم ہے۔ بظاہر سنی قادری برکاتی اور اندرون خانہ دیوبندی وہابی بجنوری ہے۔
بالآخر بزم قاسمی برکاتی بدایوں کے اراکین کی طرف سے مولوی خلیل بجنوری سے متعلق ایک اہم استفتاء اکابر علماء اہلسنت مفتیان شریعت کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ بروز یک شنبہ حضرت علامہ نازش فقہاء نائب مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (تلمیذ ارشد حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان) صدر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے مولوی مذکور پر ایک مدلل و متحقق طویل فتویٰ مبارکہ صادر فرمایا جس پر (۱۸۰) ایک سو اسی مشہور و ممتاز علماء کرام مفتیان عظام اہلسنت کی تائید و تصدیقات ثبت ہیں اور یہ کہ مولوی خلیل بجنوری کے پیرخانہ کے سجادہ نشین صاحب نے اس کے دل و دماغ میں چھپی ہوئی دیوبندیت و وہابیت اور عقائد باطلہ کے پیش نظر اس کی بیعت کو فسخ کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے خارج کردیا اور یہ متفقہ فتویٰ بنام "شرعی فیصلہ" خدام بزم قاسمی برکاتی نے بدایوں شریف یوپی بھارت سے چھپا کر اراکین کمیٹی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر بدایوں یوپی کی طرف سے شائع کردیا اور بزم قاسمی برکاتی بدایوں اور بزم رضائے مصطفیٰ بدایوں نے اس کی اشاعت میں سرگرم و فعال کردار ادا کیا۔
اور پھر جب عوام و خواص اہلسنت میں مصنوعی سنی جعلی قادری بناسپتی برانڈ برکاتی کا پول کھل گیا اس کے تمام تر مریدین اس سے منحرف ہوگئے اس کی ناپاک بیعت کو توڑ کر اہل بدایوں نے شیخ الشیوخ شیخ العلماء حضرت قبلہ مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کو دعوت دی ۹ر مارچ ۱۹۸۱ء چار بجے دن حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ شہزادہ اعلیٰ حضرت نے بدایوں میں نزول اجلال فرمایا اور جناب رئیس احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا اور ہزاروں افراد گروہ در گروہ حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں داخل ہوئے اور مولوی خلیل بجنوری کے منحرف سیکڑوں مریدین بھی حضور سیدنا مفتی اعظم قدس سرہ العزیز سجادہ نشین بریلی شریف کے دست حق پرست پر بیعت ہوگئے۔

نوٹ جو احباب ۵۹ صفحات پر مشتمل اس "شرعی فیصلہ اور فتویٰ" اور مولوی خلیل بجنوری سے ہونے والی گفتگو کی فوٹو کاپی منگوانا چاہیں ۲۵ روپے برائے فوٹو کاپی ارسال کریں پتہ۔ مکتبہ انوار رضا چوک غوثیہ رضویہ میلسی

اگر بالفرض ایک لمحہ کے لئے یہ بھی مان لیا جائے کہ مولوی خلیل بجنوری سنی بریلوی قادری برکاتی تھا تو ہم کہیں گے کہ کیا ابلیس لعین پہلے معلم الملکوت (فرشتوں کا ٹیچر) نہیں تھا؟ کیا کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا نہیں تھا؟ کیا یزید پلید حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا نہیں تھا؟ اور یہ جس قدر بھی باطل اور مردود فرقے فرقیاں آج پیدا ہوئی ہیں مرزائی قادیانی۔ منکرین حدیث چکڑالوی پرویزی۔ شیعہ رافضی غیر مقلد وہابی نجدی وہابی کیا یہ عہد رسالت سے ہیں؟ شیطان گمراہ کرتا گیا اور اہلسنت سے ہٹ کر اہل حق سے کٹ کر مرتد ہوتے گئے اس سے اسلام و سنیت کی حقانیت مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت کی صداقت پر کیا اثر پڑا؟ بہتوں کے ماں باپ دادا پردادا نیک صالح متقی پرہیزگار تھے اور اولاد زانی و بدکار ہوگئی بتاؤ اس سے دادا پردادا کی بزرگی اور تقدس و نیکی پر کیا اثر پڑا اسی طرح مولوی خلیل بجنوری کے فتوائے تکفیر سے انحراف اور کف لسان سے حسام الحرمین شریفین کی حقانیت و صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھو

پاکستانی دیوبندیوں وہابیوں کے بقول ایک مولوی خلیل بجنوری منحرف ہوکر کف لسانی بن گیا تو آسمان سر پر اٹھا لیا اور اس کتاب انکشاف حق کو وحی آسمانی سمجھ کر سر پر اٹھائے پھرتے ہیں آیئے ہم دکھاتے ہیں کہ کتنے سرکردہ اور نامور حضرات جو اہل توہین کی پہلے تکفیر نہیں کرتے تھے اب وہ تکفیر کرتے ہیں اور حسام الحرمین کی تائید کرتے ہیں اور الحمدللہ سنی بریلوی رضوی بن گئے ہیں اور تکفیر مرتدین کے قائل ہوگئے ہیں۔

شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خان : قادری رضوی لکھنوی قدس سرہ

العزیز اہلسنت کے جلیل اکابر علماء اور عظیم مناظرین میں سے تھے وہ لکھنؤ کے مدرسہ فرقانیہ میں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے مرید مولوی حافظ عبدالغفار سے پڑھتے تھے اور ان ہی دیوبندی وہابی حافظ عبدالغفار سے قرآن مجید حفظ کیا۔ فارسی میں آپ کے استاد مولوی حسین احمد لکھنوی دیوبندی تھے قرات میں آپ کے استاد قاری محمد صدیق بنگالی دیوبندی تھے۔ آپ کا استاد قاری نصیر الدین دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا مرید تھا لیکن آپ نے جب سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تصنیف جلیل "تمہید ایمان" شریف ملاحظہ فرمائی تو بفضلہ تعالیٰ بدمذہبیت سے منحرف ہو کر سنی بریلوی صحیح قادری رضوی بن گئے اور ایمان و اسلام کی دولت کبریٰ نصیب ہو گئی۔ اور وہابیت دیوبندیت کی حمایت سے توبہ کرلی اور اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبادات پر تکفیر کے حکم شرعی کی نہ صرف تائید و حمایت فرمائی بلکہ "الصوارم الہندیہ" میں متحدہ ہندوستان کے سیکڑوں اکابر کی حسام الحرمین شریفین (تکفیر کے حکم شرعی) پر تائید و تصدیقات کا مجموعہ خود شائع فرمایا اور دیوبندیوں وہابیوں کے سیکڑوں اکابر اصاغرین سے مسلسل مناظرے کرکے ان کو شکست فاش دی۔ (دیکھو سوانح شیر بیشہ سنت ص ۳۶ و ص ۳۷ و ص ۳۸ و ص ۳۹ و کتاب لاجواب الصوارم الہندیہ و مناظرہ دری وغیرہ)

حضرت مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ : کو خود دیوبندی وہابی مصنفین مرتدین کی تکفیر کا منکر اور مسئلہ عدم تکفیر میں اپنا ہمنوا بتاتے ہیں دیکھو مطالعہ بریلویت مرتبہ مولوی خالد محمود ماچسٹروی دیوبندی فی الواقع وہ پہلے گستاخان رسول کی تکفیر کے قائل نہیں تھے پھر شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا شیخ الانام حجۃ اسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ سے ان کی مسئلہ تکفیر پر پہلے خط و کتابت ہوئی اور پھر ملاقات اور گفتگو ہوئی حضرت مولانا معین الدین اجمیری سابق صدر مدرس مدرسہ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف ان کا بہت بڑا سہارا اور آڑ تھے لیکن شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا حجۃ اسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلی رحمۃ اللہ علیہ سے گفتگو کے نتیجہ میں وہ اکابر دیوبند کی تکفیر کے قائل اور حسام الحرمین کے

ہمنوا ہو گئے تھے حضرت مولانا معین الدین مدرس اجمیری کی اپنی تحریریں ملاحظہ ہوں۔ مولانا معین الدین صاحب لکھتے ہیں۔ "وعلیکم السلام۔ جواباً" عرض ہے کہ آپ اسلامی حسن و ظن کو پیش نظر رکھ کر خانہ فقیر پر تشریف لایئے ملاقات کا موقع دیجئے...... رہے عقائد دیوبندیہ سو ان کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا نہ اس کا شوق نہ کتاب حسام الحرمین نظر سے گزری

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ"

مولانا معین الدین کا یہ خط سیدنا امام حجۃ اسلام بریلوی قدس سرہٗ کو پہنچا تو آپ نے فوراً" تحریر فرمایا۔ حضرت حجۃ الاسلام بریلوی کا جواب۔ "جناب مولوی صاحب وسیع اللہ مناقبہ وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نماز جمعہ آنکھوں کا مزید علم کے لئے بعض کتب مثل حسام الحرمین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔........

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

۱۳ ربیع الآخر ۳۷ھ"

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ نے اکابر دیوبند کی کچھ گستاخانہ کتابیں اور رسالہ جلیلہ حسام الحرمین مولانا اجمیری صاحب کو بھیج دیا اور انہوں نے ملاقات قبل ہی فوراً" تحریر فرما دیا

"جناب مولانا زاد مجدہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہین قاطعہ کے قول شیطانی کو جس میں معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ نجدی یعنی شیطان کے علم کو وسیع کیا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً" کلمات کفر ہیں ان کا قائل کافر ہے باقی عبارات اہل دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر فیصلہ کروں گا آپ (حجۃ الاسلام بریلوی) اگر بعد جمعہ حسب وعدہ تشریف لے آئیں تو اس وقت اس کے متعلق بسط

سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ والسلام خیر ختام فقط۔

فقیر معین الدین کان اللہ لہ' ۱۳ ربیع الثانی ۷۳ھ

الحمد للہ سیدنا امام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ کی مولانا معین الدین اجمیری سے ملاقات کے بعد اور اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب کی کفریہ عبارات دیکھ کر مولانا معین الدین اجمیری کا تردد ختم ہو گیا تھا۔ اور وہ تکفیر کے قائل ہو گئے تھے۔

نوٹ یہ اصل خطوط حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب اور مولانا معین الدین اجمیری کے حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کے کتب خانہ میں محفوظ و موجود ہیں۔ (محدث اعظم پاکستان ص ۱۰۹ و ص ۱۱۰' جلد ۱)

صاحبزادہ سید فیض الحسن آلو مہار : دیوبندی وہابی مجلس احرار کی روح رواں تھے دیوبندی امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری اور دوسرے اکابر دیوبند کے ساتھ ان کے گہرے قریبی روابط و مراسم تھے یک جان دو قالب تھے اکابر دیوبند کو مسلمان جانتے تھے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے بالآخر حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کی برکت اور حضرت علامہ ابوداؤد مولانا الحاج محمد صادق صاحب نگران اعلیٰ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کی محنت و کوشش سے ابوالکلام حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آلو مہار شریف بھی اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر ان کی تکفیر کرنے کے اور فتاویٰ مبارکہ مجموعہ حسام الحرمین پر یوں تائید و تصدیق فرمائی۔

"۸۶/۷۸،۹۲ حسام الحرمین میں بیان کردہ جن فقرات کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ رحمۃ نے دیوبندی علماء کی تکفیر کی ہے میں (صاحبزادہ فیض الحسن) اس فتویٰ تکفیر کی پوری پوری تائید کرتا ہوں جو لوگ ایسے اعتقادات کے حامل ہوں جن سے شان رسالت کی ادنیٰ سی تنقیص بھی ہوتی ہو وہ قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں الحمد للہ اس مسلک میں علماء اہلسنت وجماعت سے متفق ہوں۔"

فیض الحسن آلو مہار شریف بحوالہ ۷۔۹۔۷۸ ۱۳ھ

حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ ـــ گوجرانوالہ کے ذریعہ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تحریر حاصل کر کے پھر حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ نے ان سے مصافحہ و معانقہ فرمایا تھا اور اس سے قبل منڈی ڈھاباں سنگھ میں آپ نے صاحبزادہ فیض الحسن صاحب ملاقات اور مصافحہ سے انکار فرما دیا تھا۔

مولانا معین الدین نزہت مراد آبادی۔ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کے والد ماجد تھے مگر بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی کے مرید ہو گئے تھے اور میلاد شریف اور سلام و قیام کو برکت والا عمل بتایا مولانا معین الدین نزہت کو جب بتایا گیا مولوی قاسم نانوتوی وہابی تھے انہوں نے فرمایا میں کس طرح مانوں۔ جب موصوف کو فتاویٰ حسام الحرمین (فتوائے تکفیر اکابر دیوبند) دکھایا گیا اور مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس دکھائی گئی انہوں نے دونوں کی مطابقت کی تو مولوی نانوتوی کی بیعت فسخ کر دی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور تحریر فرمایا

پھرا ہوں میں اس گلی سے نزہت ہوں گمراہ جس میں شیخ و قاضی
رضائے احمد اسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

(حیات صدر الافاضل ص ۵ سواد اعظم جلد ۲ شمارہ نمبر ۲۲/ ۲۳)

حسام حرمین فتویٰ تکفیر دیکھ کر اس موافقت فرمائی اور آپ کی تربیت و فیض صحبت سے آپ کے صاحبزادہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی کی انتہائی پر فریب کتاب "المہند" جو بزعم خود حسام الحرمین فتوائے تکفیر کا نام نہاد جواب ظاہر کی گئی تھی کا مدلل و محقق جواب التحقیقات لدفع التلبیسات تحریر فرمائی جس میں سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ اور اکابر علماء حرمین شریفین کے فتوائے تکفیر حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت کا مضبوط دفاع فرمایا اور مشہور دیوبندی وہابی کتاب تقویۃ

الایمان کا رد و ابطال الحبیب البیان در تقویۃ الایمان کے نام سے شائع فرمایا۔

مولانا مفتی عبدالباری فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی بھی یہ لوگ بڑے فخر و ناز سے پیش کیا کرتے ہیں کہ وہ رسوم میں بریلوی عقیدوں کے باوجود تکفیر نہیں کرتے تھے خلافت کمیٹی میں تھے وغیرہ وغیرہ لیجئے مولانا فرنگی محلی علیہ رحمتہ کا اپنا بیان ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ میں نے بہت سے گناہ دانستہ کئے اور بہت سے نادانستہ کئے سب کی توبہ میں کرتا ہوں اے اللہ میرا استغفار قبول فرما اے اللہ میں نے امور قولاً و فعلاً "تحریراً" و تقریراً "بھی کئے جن کو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ان کو کفر یا ضلال یا معصیت ٹھہرایا ان سب سے اور ان کے مانند سے محض مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا" پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں..... اے اللہ تیرے حبیب کی محبت عظیم کا واسطہ مجھے بخش دے...... "**ملخصاً**" فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ۔ (اخبار "ہمدم" لکھنؤ۔ ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء)

شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی۔ رحمتہ اللہ علیہ کو نام نہاد انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن میں ص ۱۱ پر تکفیر کا منکر اور اکبر دیوبند کا ممدوح قرار دیا ہے اس کا مفصل جواب ہم اسی کتاب میں دوسری جگہ اولیاء اہلسنّت کی رائے کے ذیل میں دے چکے ہیں آیئے ہم حضرت خواجہ سیالوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تکفیر ثابت کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ علی من تبعھم باحسان الی یوم اللقی اما بعد...... سنا گیا کہ بعض علماء اہلسنّت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علماء اہلسنّت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے......

تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لانبی بعدہ' صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا.... لہٰذا احادیث **صحیحہ** سے انکار اور اجماع صحابہ سے فرار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے **ملخصاً**" (دعوت فکر ص ۱۰۹ و ص ۱۱۰) یہ مفصل فتویٰ ہم نے اسی کتاب میں دوسری جگہ نقل کر دیا ہے۔

صاحبزادہ سید محمد حسین و پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہ کے متعلق انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن کے ص ۱۳ پر یہ غلط تاثر دیا ہے کہ وہ تکفیر کے قائل نہ تھے۔ اختصار مانع ہے لہٰذا حسام الحرمین کی تائید میں ان دونوں بزرگوں کا فتویٰ تکفیر پیش کیا جاتا ہے۔

فتوائے دربار علی پور شریف

"حسام الحرمین" کے فتاویٰ حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کا ماننا ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دور ہے.........**ملخصاً**" (الصوارم الہندیہ ص ۹۱)

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ۔ الجواب ---- محمد حسین عفا اللہ عنہ علی پور سیداں۔

پیر کرم شاہ بھیرہ شریف پیر کرم شاہ فاضل جامعہ ازہری کے متعلق بھی ص ۱۳ پر انکشاف حق میں لکھا گیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے تحذیر الناس کفریات کو عین ایمان و عین اسلام سمجھتے تھے ہم بحوالہ ضیاء حرم اور بحوالہ ماہنامہ رضائے دارالسلام گوجرانوالہ پیر کرم شاہ بھیروی حسام الحرمین کی تائید میں اور بانی مدرسہ دیوبند نانوتوی صاحب کی کفریہ عبارات پر حکم تکفیر، مشتمل ان کا مفصل بیان اولیاء اہلسنّت کی رائے کے ذیل میں نقل کر چکے ہیں قارئین کرام اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی عبدالنبی کوکب لاہوری کے حوالے سے پاکستان کے مشہور دیوبندی

مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے اپنی کتاب "عبارات اکابر" کے ص ۳۸ پر انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن ص ۷ پر انکشاف حق کے پاکستانی ناشر طاہر محمود فیصل آبادی نے مولانا قاضی عبدالنبی کوکب کے بارے میں تکفیر کے حکم شرعی سے ان کا اختلاف ثابت کیا ہے۔ لیکن ہم قاضی کوکب مرحوم کا موقف تائید تکفیر بحوالہ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ ص ۹۔۱۱ مفصل نقل کرچکے ہیں اور خود دیوبندی مصنف و قلمی مناظر مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی بدیں الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ "ماہنامہ رسالہ رضائے مصطفیٰ میں سرپرستان رسالہ مذکور کے پیہم اصرار سے ان کی عبارت کی جو تاویل بلکہ تحریف ان (قاضی کوکب) سے کروائی گئی ہے"

(عبارات اکابر ص ۳۸ حاشیہ)

مولوی سرفراز دیوبندی کے اس اقرار سے ثابت ہوگیا کہ مولانا قاضی کوکب صاحب مرحوم بعد میں تکفیر کے قائل ہوگئے تھے۔

مولانا سعید احمد سابق دیوبندی "پاکستان میں دیوبندیوں کے مشہور مصنف و معروف مناظر نے خود اخبارات و رسائل اور پوسٹر کے ذریعہ اعلان کیا کہ میں ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہ کر ان کے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہ کرم سے مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز صاحب نوری کے ساتھ متنازعہ عبارات (تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان۔ تقویۃ الایمان وغیرہ) پر گفتگو ہوتی رہی..... بالآخر مجھے یقین ہوچکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام عبارات کفریہ ہیں اور غلط ہیں میری جتنی بھی تصنیفات ہیں میں نے ان کو منسوخ کردیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام حق محض عشق رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے اعلیٰ حضرت کے خلاف علماء دیوبند کا پروپیگنڈا بالکل جھوٹ اور غلط ہے"

(پوسٹر شائع کردہ مولانا سعید احمد قادری و کتاب آئینہ نجد و دیوبند و ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

قارئین کرام مولانا سعید احمد قادری صدیق اکبر ٹاؤن نیویں آباد (دھلے) گوجرانوالہ پاکستان سے یہ پوسٹر منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ: احباب اہلسنت مولانا سعید احمد قادری کو اپنے ہاں جلسوں میں بلوا کر دیوبندی گستاخانہ کفریہ عبارات کی دھجیاں اڑوا سکتے ہیں

ہمیں اختصار مانع ہے ورنہ ہم مشہور دیوبندی مولوی محمد احسن نانوتوی۔ مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی چاندپوری۔ خود مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی عامر عثمانی مدیر "تجلی" دیوبند وغیرہ سے گستاخانہ دیوبندی عبارات کا کفریہ ہونا بحوالہ کتب ثابت کرسکتے ہیں ہمارے اس مضمون کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کو صرف ایک ایسا لائن سے اترا ہوا گمراہ مولوی خلیل بجنوری ملا ہے جو تکفیر سے منحرف ہوگیا لیکن یہاں ہمارے پاس کثیر التعداد علماء ایسے ہیں جو پہلے تکفیر کے قائل نہیں تھے بعد میں روشن شواہد سامنے آنے پر وہ حسام الحرمین کی تائید و تصدیق کرنے لگے اور تکفیر کے قائل ہوگئے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے فرقہائے باطلہ کے ہر فتنہ و شر سے محفوظ رکھے۔

آمین

سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان

خادم اہلسنت الفقیر حسن علی الرضوی البریلوی غفرلہ انوار رضا میلسی ملتان ڈویژن

فہرست عنوانات عجائب الکشاف

—(٥)—

۷۸۶

پیش لفظ

از حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شمسیہ رائچور (کرناٹک)
مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

مولوی خلیل احمد خان صاحب بجنوری ثم بدایونی کی کتاب "انکشاف حق" عرصے مارکیٹ میں آئی ہے کتاب کے مضامین اگرچہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ تھے مگر ایک طبقہ نے اسے مختلف علاقوں میں اچھالنا شروع کیا جس سے دین میں بہت بڑے فتنہ کا اندیشہ تھا ابھی حال ہی میں جن لوگوں نے "اردو ٹائمز" ممبئی میں شائع کردہ اس مضمون کو دیکھا ہوگا جس میں مولوی خلیل احمد کے حوالہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی ستائش کے پردے میں دیوبندیوں کے کفریات کو اسلام و ایمان بنانے کا ذہن دیا گیا ہے وہ یہ اچھی طرح سمجھ لیں گے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی اس کتاب سے کس کس طرح گمراہ گری کی سازش کی جارہی ہے اور اس سے قبل کی گئی ہوگی چونکہ اس کتاب میں عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا المفتی الشاہ غلام محمد خان صاحب قبلہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اس لئے مختلف مقامات سے سوالات کئے گئے اگرچہ حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی خود جواب کا عزم کئے ہوئے تھے مگر لوگوں کے اصرار نے جواب کی طرف خاص توجہ دینے پر مجبور کیا۔ چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی نے زیر نظر کتاب "عجائب انکشاف" ترتیب دی جس کی پہلی جلد شائع کی جارہی ہے۔

مولوی خلیل احمد خانصاحب بجنوری بدایونی کیسے عالم ہیں انہوں نے اپنی اس کتاب "انکشاف حق" میں علم وعقل کے بجائے جہل وسفاہت کی کیسی نمائش کی ہے معنیٰ ومفہوم سمجھنے میں کتنے نااہل ہیں، استدلال ودلائل سے کسقدر ناواقف ہیں قرآن وحدیث ائمۂ دین فقہاء کرام، علماء ومشائخ وغیرہم پر کذب وبہتان دھرنے میں کتنے جری ہیں دیوبندیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اسلام وکفر کو ایک کرنے اور کفر کو ایمان بتانے کی کیسی کیسی کوششیں کی ہیں آپ عجائب انکشاف کے مطالعہ سے اچھی طرح معلوم کرلیں گے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی نے اپنی اس کتاب میں کیسی سنگین اور خطرناک غلطیاں کی ہیں جن سے مسلمان ہلاکت میں پڑسکتے ہیں انہیں عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی تحریروں سے اور اپنے مستحکم دلائل سے واضح کردیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مطالعہ کے بعد خود ہی لوگ اچھی طرح سمجھ لیں گے۔ چونکہ طباعت میں عجلت کی گئی ہے اس لئے خاطرخواہ حسن طباعت کی طرف توجہ نہ ہوسکی اس کے باوجود کتاب "عجائب انکشاف" کی افادیت بکرمہ تعالےٰ پوری کی پوری برقرار ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی کتاب "انکشاف حق" واقعی عجائب خانہ ہے اس لئے عجائب انکشاف کا مطالعہ قاری کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی

دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

مہاراشٹرا

عجائبِ انکشاف

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ؕ

ہمارے سامنے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی کتاب "انکشافِ حق" ہے۔ اس کتاب کو دیکھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مصنف خود پر حکم کفر وارتداد سے اس قدر برافروختہ ہوئے ہیں کہ شدتِ غیظ وغضب میں آپ کے منہ سے نکلے ہوئے جھاگ کتاب کے صفحات پر پھیل کر رہ گئے ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں کفر وارتداد کی نزاکتوں سے اعراض کرکے عالمانہ رنگ میں جہالتوں کی ایسی نمائش کی ہے جس سے مسلمان کفر وارتداد وضلالت وگمرہی میں گرفتار ہوجائیں یا شبہات میں پڑجائیں اسی لئے ہمیں یہ رسالہ "عجائب انکشاف" ترتیب دینا پڑا۔

مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ کتاب کیسی عجائب خانہ ہے۔ اور خود آپ کیسی عجیب وغریب مخلوق ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعالیٰ اس رسالے سے منکشف ہوجائیگا۔ خدا کرے یہ رسالہ عوام اہلسنت کی دینی حفاظت کے ساتھ مولوی خلیل احمد کے ہدایت کا سبب بنے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

بجنور کے رہنے والے ہیں تقریباً پینتالیس سال سے بدایوں میں مقیم ہیں۔ اگرچہ آپ اپنی بدایوں کی زندگی میں اپنے علم وفضل کے دھاک

بٹھانے میں عجیب و غریب طریقے اختیار کئے ہوئے تھے مگر آپ اپنی یہ کتاب "انکشافِ حق" سے صاف کھل کر رہ گئے ہیں کہ آپ علم میں ناقص اور عقل میں بالکل چوپٹ ہیں۔ آپ کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد واضح ہوا کہ آپ نے بدایوں کی پینتالیس۴۵ سالہ زندگی میں چار رنگ بدلے ہیں۔

پہلا رنگ آپ نے اس رنگ میں خود کو کھرے، متشدد سنی عالم و شیخ کی حیثیت سے نمائشی علم و فضل کے ساتھ اس طرح پیش کیا کہ خود اہلسنت آپ کو مسلمانوں کا ایک بزاق اہل اعتماد ...... دینی پیشوا سمجھتے رہے۔

دوسرا رنگ آپ کا یہ دوسرا رنگ انتہائی پُر فریب تھا۔ وہ اکابر علماءِ دیوبند جن کو آپ اپنے پہلے رنگ میں تقریری اور تحریری طور پر انتہائی تشدد سے دوسرے علماءِ اہلسنت سے آگے بڑھ بڑھ کر اس طرح کافر و مرتد کہتے رہے کہ معلوم یہ ہوتا تھا کہ ان دیوبندیوں کے کافر و مرتد ہونے کی جو باریکیاں اور تکفیر کے جو رموز اور نزاکتیں آپ پر کھلی ہیں ان کی ا۔ ب۔ سے بھی یہ بڑے بڑے علماءِ اہلسنت واقف نہیں ہیں اور گویا یہ علماءِ اہلسنت آپ ہی کی اتباع کرتے ہوئے ان دیوبندی مولویوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔

ان علماءِ دیوبند کی آپ نے اس رنگ میں اس طرح تعریف و توصیف شروع کی کہ آپ کے ان علماءِ دیوبند کو کافر و مرتد نہ ماننے کا شبہ نہ ہو۔ اور ان دیوبندیوں کے علم و تقدس کی چھاپ عام اہلسنت کے ذہنوں پر بیٹھتی چلی جائے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے کچھ آگے بڑھ کر ان دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کو معمولی غلطیوں سے تعبیر کرنا

شروع کیا۔ بدایوں کے اہلسنت آپ کے پچھلے کھرے سنی بننے اور سنیت میں انتہائی شدت کی وجہ سے معترض تو نہ ہوئے۔ مگر مولوی خلیل احمد صاحب کے اس رنگ بدلنے پر حیران رہ گئے مگر ہوشیار ہو گئے کہ دال میں ضرور کچھ کالا معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ زمانہ تھا کہ سید العلماء حضرت مولانا سید آلِ مصطفیٰ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ایک ملاقات کے بعد یہ فرمایا تھا کہ مولوی خلیل احمد صاحب چھپے ہوئے دیوبندی وہابی ہیں یا عنقریب دیوبندی بن جائیں گے۔ آخر یہی ہوا کہ آپ نے اپنا نقاب الٹ کر اپنی دیوبندیت و وہابیت کے اصل روپ کو دکھایا۔ یا آپ اپنے قول کے مطابق دل بدل کر دیوبندی بن گئے۔

تیسرا رنگ اس رنگ میں آپ نے دیوبندیوں وہابیوں کی تعریف میں غلو کے ساتھ انہیں کافر و مرتد کہنے سے کفِ لسان کا اعلان کر دیا۔ اور ان کے گستاخانہ کفریہ اقوال میں اپنی طبع زاد خلافِ عقل و خلافِ شرع تاویلیں کرنی شروع کر دیں۔ اور ایسی دور کی کوڑی لائے جس سے خود دیوبندی بھی واقف نہ تھے۔

چنانچہ فرعون پر دیوبندیوں کو قیاس کرنا آپ کے اسی علم و فضل اور عقل و فرزانگی کا ایک حصہ ہے مگر حسام الحرمین کو مانتے اور اعلیٰ حضرت کی عقیدت اور دیوبندیوں کی گمرہی کا (علم کفر چھوڑ کر) اقرار کرتے رہے۔ (دیکھئے آپ کا خط)

بدایوں کے اہلسنت کے لئے مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ رنگ بدلنا توقع کے مطابق تھا۔ مولوی خلیل احمد صاحب کے ان مدبرانہ رنگ بدلنے کے باوجود اہلسنت ان کے ہاتھ لگ کر دیوبندی نہ بن سکے۔ بلکہ بدایوں کے سنیوں نے اپنے سنی علماء کو اس حادثہ کی اطلاع دی۔ میں ان حالات سے بے خبر تھا اس لئے مجھ کو اس کا بھی علم نہیں کہ کس کس سنی عالم نے کس کس وقت مولوی خلیل احمد صاحب سے کیا کیا گفتگو کی۔ البتہ ایک مرتبہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے عرس سے

فارغ ہو کر حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے اصرار پر حالات سے قطعی بے خبر اتفاقاً بدایوں پہنچا تو معلوم ہوا کہ علماء اہلسنت مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کے کفِ لسان پر بات چیت کے لئے بدایوں آئے ہوئے ہیں۔ علماء کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ بات سامنے آئی کہ تصدیقِ حال کے لئے انتہائی متانت و سنجیدگی کے ساتھ مناظرانہ ڈھنگ سے الگ رہ کر گفتگو کی جائے گی۔ تاکہ مولوی خلیل احمد صاحب کی موجودہ کیفیت کا صحیح صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق مجلس منعقد ہوئی۔ میں بھی اس مجلس میں حاضر ہوا۔ بات چیت کی ابتدا کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی مولوی خلیل احمد صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ وہ دیوبندی علماء جن پر کفر و ارتداد کا حکم ہے۔ کیا آپ انہیں کافر و مرتد کہنے سے کفِ لسان کرنے لگے ہیں؟ جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے بھری محفل میں علماء اہلسنت کے سامنے اپنے کفِ لسان کا اقرار کیا اور دلیل میں یہ کہا کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی اور علامہ جامی وغیرہما نے فرعون کو کافر کہنے سے کفِ لسان کیا اسی طرح میں بھی ان دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے سے زبان روک رہا ہوں۔ اور جب یہ بزرگانِ دین فرعون کو کافر کہنے سے زبان کو روک کر بھی خارج از اسلام نہ ہوئے بلکہ ملتِ اسلامیہ انہیں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اپنا امام و ولی مانتی ہے تو میں بھی دیوبندیوں کے بارے میں کفِ لسان سے خارج از اسلام نہیں ہو سکتا۔ مسلمان ہی رہوں گا۔ کچھ اور موضوعات پر بھی بات چیت ہوئی۔ مگر وہ ہماری بحث سے خارج ہے۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مجلس میں قائد کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔ آپ نے سختی سے مجلس کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

اور اخیر میں، میں نے کھڑے ہو کر اس خیال کا اظہار مجلس کے سامنے کیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت کا ہمیں یقین ہو گیا ہے اور خط و کتابت کے

ذریعہ اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ناگپور واپس ہو کر میں نے ایک طویل خط مولوی خلیل احمد صاحب کو لکھ کر دلائل کے ذریعہ فہمائش کی (جو شریکِ اشاعت ہے ملاحظہ فرمائیں) جس کا اہم خلاصہ یہ ہے کہ:

• فرعون کے اخیر وقت ایمان لے آنے کو خود قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے جس کے بعد "آلْآنَ" مذکور ہے۔ ان اکابر نے شبہ کا خیال فرمایا لیکن اکابر دیوبند نے کفر و ارتداد کے بعد توبہ کرنے اور پھر سے ایمان لانے کا کب اعلان کیا ہے یا کسی طرح ان کا رجوع و ایمان ثابت ہے کہ آپ ان دیوبندیوں کو فرعون پر قیاس کر کے کفِ لسان کر سکیں بلکہ یہ دیوبندی مولوی تو اخیر عمر تک اپنی ان کفریہ عبارتوں پر ڈٹے رہے۔ ان کے بعد بھی آج تک برابر ان کفریہ عبارتوں کو برقرار رکھ کر باطل تاویلیں چھاپ چھاپ کر شائع کی جا رہی ہیں۔ آج تک کسی دیوبندی نے فرعون کی طرح ان دیوبندی اکابر کی توبہ کا نشان تک نہیں دیا۔ چلئے آپ ہی اس کا کچھ پتہ دیجئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھکو ایک خط تو لکھا مگر اس میں سرے سے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ان کے پاس کوئی جواب ہو سکتا ہے۔ اور جواب لائیں گے بھی کہاں سے جب کہ خود مولوی اشرف علی صاحب نے رجوع و توبہ کا انکار کر دیا ہے۔ پوری تفصیل خط و کتابت میں دیکھئے جو اس کتاب کے حصۂ اوّل میں شائع کی جا رہی ہے۔

اس تیسرے رنگ میں مولوی خلیل احمد صاحب کا وہابیت کو اختیار کرنا مگر ساتھ ہی سنت کو نامعقول طریقہ سے تھامنے کا اعلان نیز فرعون جیسی دلیلوں سے سہارا لینا ایسا تو نہ تھا کہ ان کا مقصد حاصل ہوتا بلکہ ان کے گلے کی بچھوندر ثابت ہوا اور آخر انہیں صاف صاف چوتھا رنگ بدلنا ہی پڑا۔

چوتھا رنگ آپ نے اہلسنت سے قطعی منہ موڑ کر اپنی اصل دیوبندیت و وہابیت کا کھلا اعلان کر دیا اور دو ٹوک

طور پر اکابرِ دیوبند کی کفریہ عبارتوں کو صحیح مان کر دیوبندیوں کی طرح باطل تاویلیں شروع کر دیں۔ چنانچہ اس چوتھے رنگ میں وہ خالص دیوبندی وہابی بن کر بدایوں میں علماء اہلسنت کے ساتھ ۱۴۰۱ھ میں پہلی بار مناظرہ بھی کر گئے۔ اس مناظرہ میں آپ نے اصل دیوبندیوں کی طرح ان کی کفریہ عبارتوں میں باطل تاویلیں کرنے پر پورا زور صرف کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مناظرہ سمیت ان کی ساری تدبیریں، محنتیں رائیگاں گئیں۔ اہلسنت آپ کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ ان سے متنفر ہو گئے وہ سنّی جن پر آپ نے خاص طور پر ڈورے ڈالے تھے ان میں آپ سے شدید نفرت و حقارت پیدا ہو گئی۔

مناظرہ کے بعد ان کے مریدوں نے ان کی بیعت بھی توڑ دی جب مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دیکھا کہ ان کا کوئی جادو اہلسنت پر نہیں چل سکا تو انہوں نے "انکشافِ حق" لکھ ماری جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

انکشافِ حق مولوی خلیل احمد صاحب نے اس کتاب میں اپنے آپ کو ایک دل بدلو کی حیثیت سے پیش کیا ہے یعنی پہلے آپ کھرے سنّی تھے اور اب خالص دیوبندی وہابی بن گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ اس کتاب میں یہ اشارات ضرور ملتے ہیں کہ آپ پرانے دیوبندی وہابی ہیں۔ اور اہلسنت کو فریب دے کر اغوا کرنے کے لئے سنّی بنے ہوئے تھے۔

اس کتاب میں آپ نے اپنے آپ کو جتانے کی کوشش کی ہے کہ آپ بہت بڑے عالم ہیں۔ خود کو اکابرِ علماء میں شمار کر کے دوسروں کی تحقیر و تذلیل و تجہیل کا آپ کا پرانا رنگ کتاب میں موجود ہے۔ آپ اپنی پرانی و ابتدائی عادت کے مطابق مصنوعی طور پر اس کتاب میں قبر و حشر اور جہنم کے عذاب سے لرز رہے ہیں۔ خوفِ الٰہی آپ پر چھایا ہوا ہے اور آپ ان چیزوں کا واسطہ دے کر ان اہلسنّت کو وہابی بنانے پر زور مار رہے ہیں۔ جو آپ کے رنگ بدلنے کے

تدبیروں سے آپ کے جھانسے میں نہیں آسکے تھے۔ پھر آپ نے اپنے دل بدلنے کے جواز میں بہت زور و شور اور فخر سے ایسی احادیثِ کریمہ و ائمہ دین و علماء سلف و علماء معاصرین کے اقوال و حالات پیش کئے ہیں جنہیں دیکھ کر ایک معمولی پڑھا لکھا کم سوجھ بوجھ کا آدمی بھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آپ کی عقل و فہم پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ آپ کو یہ شعور ہی نہ رہا کہ میرے سارے دلائل اہلسنت کے حق میں، اور میرے خلاف جا رہے ہیں۔ مثال ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف آپ نے اپنی کتاب "انکشافِ حق" کے صفحہ ۲۳۲ پر مقالہ ۳۲ کے تحت تکفیرِ مسلم کی سنگینی اور خطرناکی کا ذکر کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں دعویٰ کیا ہے۔

"احادیثِ صحیحہ میں ہے مسلمانوں کو کافر کہنے والوں پر کفر لوٹ آتا ہے۔" (انکشافِ حق ص۳۲) اور دلیل میں بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث پاک نقل کر کے آپ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما۔

یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بیشک لوٹتا ہے اس کلمۂ کفر کے ساتھ ایک دونوں میں کا۔

پھر خود ہی آگے متصلاً اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔

"یعنی جس کو کافر کہا گیا اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہو گا۔ اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس کہنے والے پر یہ حکم ہو گا۔ (انکشاف ص۸۲)"

ان اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے کوئی پوچھے کہ آپ نے اڑان تو اتنی اونچی بھری تھی کہ تکفیرِ مسلم کی خطرناکی اور سنگینی کی ہائے ہائے میں آپ نے یہاں تک کہہ دیا کہ "مسلمانوں کو کافر کہنے والے پر کفر لوٹ آتا ہے۔"

اور اسی برتے پر آپ کفِ لسان بھی کر رہے ہیں اور دلیل میں آپ اتنے نیچے گرے کہ ساری سنگینی وخطرناکی ختم اور کفر کے اسلئے ٹوٹ جانے کا اطلاق دھرا رہ گیا اور آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ :-

"اگر وہ واقعی کافر ہے تو اس پر یہ حکم ہوگا۔"

یہی اہلسنت کا مسلک ہے اور آپ نے اپنے ہی بیان کردہ اس مسلک سے اعراض کر کے کفِ لسان کیا ہے۔

کیوں جناب! کچھ کھلی آنکھیں یہ یاد رکھئے کہ یہ دل بدلنے یعنی سنّی سے وہابی بن جانے کا تحقیقی ڈھنگ قطعاً نہیں ہے یہ تو کسی پرانے دیوبندی نیابی کا طور وطریق ہے۔ جو استدلال کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ خدا لئے یہ بھی ہوش کہ یہ دلائل اہلسنت کے حق میں جا رہے ہیں۔

اقوال یہی حال مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نقل کردہ اقوال کا ہے کہ آپ کو اقوال کے دونوں جانب کا شعور ہی نہیں رہا۔ آپ نے اپنے "کفِ لسان" کی دلیل میں ان اقوال کو پیش تو کیا مگر یہ تمیز ہی نہیں کہ خود یہ اقوال آپ کے کفِ لسان کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ مثلاً آپ نے اسی انکشافِ حق ص۹ پر امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک فتویٰ نقل کر کے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے۔

"یعنی جان تو اے بھائی! اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق عطا فرمائے "مسلمان کو کافر کہنے پر اقدام بڑی دشوار چیز ہے ..... (الیٰ قولہ) ہاں اگر وہ نصِ صریح غیر محتمل التاویل کی عناداً یا جحوداً مخالفت کرے تو ضرور حکم کفر ہوگا۔ (انکشاف ص۱۲۶)

امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا آخری قول پکار کر کہہ رہا ہے کہ خبردار نصوص صریح غیر محتمل التاویل پر ہرگز ہرگز کفِ لسان نہیں کیا جائے گا مگر مولوی خلیل احمد صاحب کی ضد یہی ہے کہ خواہ کچھ ہو امام تقی الدین سبکی انھیں میں کچھ بھی کہتے رہیں۔

استثنا کرتے رہیں چونکہ امام موصوف ابتداءً فرما چکے ہیں کہ :-

"مسلمان کو کافر کہنے پر اقدام بڑی دشوار چیز ہے۔" اس لئے میں تو ہر صورت میں کفِ لسان ہی کروں گا۔

معاصرین مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنے کفِ لسان کی دلیلوں میں بعض ایسے علماء کو بھی پیش کیا ہے جو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ہم زمانہ تھے اور آپ نے یہ ہوس دکھائی ہے کہ گمان اور گالیوں پر تکفیر کی بنیاد رکھی جائے۔ اور ان بدگمان اور گھر مردوں اور عورتوں کی طرح جو گمان ہی گمان اور گالیوں پر بڑے بڑے فتنے جگاتے ہیں۔ آپ طمع کر رہے ہیں کہ علماء سے کر عوام تک دنیا بھر میں کفر کی آگ بھڑکائی جائے۔ علم وفضل کے دعویٰ کے ساتھ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ انداز انتہائی افسوسناک اور چھچھورا پن ہے۔ مثلاً آپ تملا رہے ہیں کہ ہائے میرے کفِ لسان پر مجھکو تو کافر و مرتد کہہ دیا گیا مگر یہ علماء اہلسنت مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عبد الحیٔ صاحب لکھنوی کو کافر ومرتد نہیں کہتے۔ حالانکہ حسام الحرمین کی رو سے یہ دونوں کافر ومرتد ہونے سے نہیں بچتے۔ (دیکھئے انکشاف ص۱۲۵ مقالہ ۱۶)

مگر مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب "انکشاف" میں یہ نہیں بتا سکے اور نہ اب بھی قیامت تک بتا سکتے ہیں کہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی عبد الحیٔ صاحب لکھنوی نے کہیں یہ لکھا ہو کہ ہم نے چاروں دیوبندیوں کی ان عبارتوں کو دیکھا اور سمجھا ہے جن پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم لگایا گیا ہے ان پر کفر کا حکم ہی غلط ہے یا ان تاویلات کی وجہ سے ہم حسام الحرمین کے حکم سے کفِ لسان کر رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور ان کے ہم گمان حماقتی ماتم کریں یا نہ کریں، روئیں یا نہ روئیں۔ مگر ناظرین مولوی خلیل احمد صاحب کے دھی انداز استدلال پر ان کی فہم وفراست، عقل ودانش کا دلچسپ تماشا ضرور دیکھ لیں۔ جن پر ان کے

کفِ لسان کی بنیاد ہے۔

انکشافِ حق کے صفحہ ۱۷۵ مقالہ ۱۶ پر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد (گجرات) کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کتاب "بوارق لامعہ" سے ایک عبارت نقل کی ہے۔ پہلے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے آپ لکھتے ہیں ـــــــ "یہ کتاب ۱۳۰۹ھ میں بمبئی مطبع دت پرشاد سے شائع ہوئی ہے یعنی حسام الحرمین سے پندرہ سال پہلے۔" (انکشاف ص ۱۷۵)

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب اپنے مطلب کی خصوصی عبارت کو "بوارق لامعہ" سے نقل کرتے ہیں۔

"مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اہلِ اسلام کو علمِ دین کی راہ بتلائی۔ کہیں یہ شخص نافہمی سے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ ظاہر کرتے ہوئے اس کو درہم برہم نہ کروائے۔"

(انکشاف ص ۱۷۵ ماخوذ از بوارق لامعہ)

اس عبارت پر غور و خوض کی درخواست کرتے ہوئے مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی غرض و غایت کو یوں بیان کیا ہے۔

"صاف طور سے روشن ہے کہ وہ (یعنی مولوی نذیر احمد صاحب) مولوی محمد قاسم صاحب کو مسلمان مانتے ہیں اور مسلمانوں کا رہبر! کافر و مرتد نہیں مانتے۔" (انکشاف ص ۱۷۵) ـــــــ پھر اسی غرض کا ٹیپ کا بند لکھا ہے۔

"حسام الحرمین کے بتائے ہوئے احکام سے قطعاً متفق نہیں۔ کیا حسام الحرمین کی رو سے مولوی نذیر احمد صاحب مسلمان باقی رہے۔"

(انکشاف ص ۱۷۵)

مولوی خلیل احمد صاحب کا مقصد یہ ہے کہ علماء اہلسنت مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر و مرتد کیوں نہیں کہتے حالانکہ مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی

قاسم نانوتوی کی تعریف بھی کی ہے۔ انہیں مسلمانوں اور دین کا رہبر بھی بتایا ہے۔ جب کہ حسام الحرمین کا مولوی قاسم نانوتوی پر یہ حکم ہے کہ وہ اپنی صریح کفری عبارتوں کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو اسے کافر و مرتد نہ مانے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ حسام الحرمین کے حکم کے مطابق مولوی نذیر احمد صاحب کو کافر و مرتد ہو جانا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں نے حسام الحرمین کے بتائے ہوئے حکم کو تسلیم نہیں کیا اور مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد نہیں مانا۔ اور جب اہلسنت مولوی نذیر احمد خاں کو کافر و مرتد نہیں مانتے تو اس بات پر کہ میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو کافر و مرتد کہنے سے کفِ لسان کرتا ہوں۔ اہلسنت مجھ کو (یعنی مولوی خلیل احمد صاحب کو) بھی کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

مگر یہ ساری اقوال سازیوں اور باتیں بنانے میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو یہ ہوش ہی نہیں رہا کہ میں تو اپنی اسی کتاب "انکشاف" کے اسی صفحہ ۱۷۵ پر اسی بحث میں یہ اعتراف کر چکا ہوں۔

"مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اپنی کتاب بوارق لامعہ (جس میں مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف ہے) حسام الحرمین سے پندرہ سال پہلے ہی لکھی ہے۔"

تو آپ کو یہ پرواہ کہ دنیا مجھ کو کتنا بڑا فریبی سمجھے گی کہ کیا مولوی خلیل احمد صاحب نے کوئی خواب دیکھ لیا تھا جس سے آپ پر یہ روشن ہوا کہ مولوی نذیر احمد صاحب پر پندرہ سال پہلے ہی الہام ہو چکا تھا کہ حسام الحرمین نامی ایک کتاب پندرہ سال بعد لکھی جانے والی ہے۔ جس میں مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ کو ان کے کفریات پر کافر و مرتد کہا جائے گا لہٰذا میں پہلے ہی مولوی قاسم نانوتوی کی تعریف کر جاؤں۔ ان کو مسلمان بلکہ دین کا رہبر بتا جاؤں۔ تاکہ اگر واقعی ان کا کفر و ارتداد ۱۰ ـ ۱۵ سال بعد ظاہر بھی ہو جائے تو میری کتاب "بوارق لامعہ" کی یہ تحریر مولوی قاسم نانوتوی کے کفر و ارتداد کو اٹھا دے۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے اکبر علماء کے کفِ لسان

پر دلیل قاہر بن جائے۔ اب ان عقل کے ماروں اکابر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو کون سمجھائے کہ حسام الحرمین کا حکم تو ان پر ہوگا جن کو حسام الحرمین نے ان کفریہ عبارتوں کی طرف متوجہ کر کے کفر وارتداد کا حکم پہنچایا ہو یا لوگ خود ہی یقینی طور پر ان عبارتوں کے کفریات پر مطلع ہو گئے ہوں۔ اور پھر ان عبارتوں کے لکھنے والوں کو مسلمان مانتے ہوں۔

مولوی نذیر احمد صاحب حسام الحرمین کے وجود میں آنے سے پندرہ سال پہلے ہی یقینی طور پر حسام الحرمین سے کیسے خبردار ہو گئے اور دیو بندیوں کی کفریہ عبارتوں کی اطلاع انہیں پندرہ برس پہلے کیسے ہو گئی۔ جو مولوی خلیل احمد صاحب "انکشاف" میں بڑے زور و شور سے یہ لکھ گئے کہ مولوی نذیر احمد صاحب حسام الحرمین کے حکم کو نہیں مانتے ہیں۔ پھر مولوی نذیر احمد صاحب کے نہ ماننے کی یقینی اطلاع، مولوی خلیل احمد صاحب کو کہاں سے مل گئی۔ کہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی عالم برزخ میں مولوی نذیر احمد خاں صاحب سے ملاقات تو نہیں کر آئے ہیں؟ یا عالم روحانیت کے راز و نیاز تو آپ پر منکشف نہیں ہو رہے ہیں۔ حاصل یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب حسام الحرمین کے وجود سے ۱۵ رسال پہلے ہی حسام الحرمین کا رد لکھ گئے۔ یہ تو کسی مجنون پاگل ہی کی بڑ ہو سکتی ہے۔ اور مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت سے مولوی نذیر احمد صاحب کے قطعی و یقینی مطلع ہونے پر خود مولوی خلیل احمد صاحب کی پیش کردہ عبارتوں میں بلکہ کہیں کوئی دلیل نہیں تو پھر "بوارق لامعہ" سے ان عبارتوں کا پیش کرنا مولوی خلیل احمد صاحب کی نری جہالت ہی ٹھہری۔

یہی حرکتیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی کے ساتھ کی ہیں۔ دیکھئے "انکشاف حق" ص ۱۲۶ اس مضمون سے متصل جس میں مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی بھی مسلمان باقی نہ رہے کافر و مرتد ہو گئے۔

یہ سراپا ہوش و خرد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی شاید اپنے مطلب کے لئے دانستہ اس سے بے ہوش ہو گئے کہ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی کی وفات تو ۱۳۰۴ھ میں ہی ہو گئی۔ حسام الحرمین جو آپ کے مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی کے بیس سال بعد شائع ہوئی۔ اس سے مولوی عبد الحئی صاحب کیسے یقینی طور پر آگاہ ہو گئے کہ پیشگی ہی پیشگی مولوی قاسم نانوتوی کو کفر و ارتداد سے بچانے کی فکر ہو گئی۔ اور مولوی خلیل احمد پر ایک سو سال بعد یہ القا بھی کر دیا کہ مولوی قاسم نانوتوی پر کفر و ارتداد کا حکم غلط ہے۔ میں خود بھی انہیں مسلمان مانتا ہوں۔ لہٰذا اے صاحب انکشاف! تم بتدریج دھیرے دھیرے سنی سے وہابی بن جاؤ۔ ورنہ مولوی خلیل احمد بدایونی کو کس طرح یقینی اطلاع ملی۔ جو آپ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی کو کافر بنانے پر ادھار لئے تھے ہوئے ہیں کہ آپ خود کفر و ارتداد سے بچ جائیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی خود اپنی یقینی اطلاع کی کوئی دلیل شرعی اپنی وفات تک نہیں دے سکتے نہ قیامت تک۔ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کی کوئی ایسی تحریر دکھا سکتے ہیں جس میں انہوں نے مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارت پر بحث کر کے انہیں کفر و ارتداد سے بری قرار دیا ہو یا ان کے اقوال کی تاویلات بیان کی ہوں۔ شرعی حکم اور دینی دیانت کا تقاضا صرف اس قدر ہے کہ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب کے بارے میں عدم اطلاع یا عدم اطلاع یقینی تسلیم کیا جائے۔ اور عدم اطلاع عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پاس سوائے آئیں بائیں جھانکنے کے اطلاع یقینی پر کوئی دلیل نہیں۔ مولوی عبد الحئی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب کو پیش کرنے میں اسی اطلاع یقینی کو ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور یہ بیچارے مولوی خلیل احمد صاحب ثابت ہی نہیں کر سکے۔ نہ ہی مرنے تک ثابت کر سکتے ہیں۔ رہا مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی اور مولوی

نذیر احمد صاحب کا مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان سمجھنا تو مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب تو ایک طرف خود اعلیٰ حضرت امام بریلوی سے قدس سرہٗ مولوی عبد الحئی صاحب کی وفات ۱۳۰۴ھ کے بعد ۱۳۲۰ھ تک تقریباً سولہ سال اور مولوی نذیر احمد صاحب کی بوارق لامعہ کے بعد تقریباً گیارہ سال تک ان چاروں دیوبندیوں کو مسلمان ہی سمجھتے رہے۔ برسوں خود اعلیٰ حضرت بریلوی ان کی کفریہ عبارتوں سے آگاہ نہ تھے۔ اس نظر نہ پڑنے یا قطعیت کیساتھ اطلاع نہ ہونے سے یہ ہرگز نہیں مانا جائے گا کہ ان دیوبندیوں کی کتابوں میں یہ کفریہ عبارتیں موجود ہی نہیں تھیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ گمان کہ ضرور انہیں اطلاع تھی قطعاً بے دلیل اور خبط اور اس پر اتنا بڑا حکم لگا دینا شرعی احکام سے جہالت یا اعراض و بے پرواہی کی ایسی حرکت ہے جو صرف اپنے آپ کو کفر و ارتداد کے حکم سے بچانے کے لئے کی گئی ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب جس فاضلانہ وہمی لائن کو باندھنا چاہتے ہیں اس پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کا گمان یہ ہے کہ مولوی عبد الحئی صاحب لکھنوی اور مولوی نذیر احمد صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی کی اس کتاب کو ضرور دیکھا ہوگا۔ جس میں کفریہ عبارت ہے اور اس کفریہ عبارت کو اچھی طرح غور سے پڑھا ہوگا۔ اور سمجھا ہوگا۔ پورا پورا تجزیہ کیا ہوگا۔ اس میں کوئی کفر و ارتداد نہ پایا گیا ہوگا یا اس میں تاویلات کی گنجائش نظر آئی ہوگی اسی لئے انہوں نے کفر و ارتداد کا حکم نہیں لگایا ہوگا۔ جب ہی تو ان دونوں کی کسی کتاب میں کہیں کفر و ارتداد کا کوئی حکم نظر نہیں آتا۔ جی ہاں! اور نہ اس عبارت پر کوئی بحث ملتی ہے۔ یہ ہے آپ کے گمان کی لائن اور یہ سب لغویات اور احتمالات و اوہام ہیں جن پر آپ کے کفِ لسان کی بنیاد ہے۔ ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

نیز مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ وہ وہم و گمان ہے کہ اس انداز پر انہوں نے حسام الحرمین کے ذریعہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کا پھپھورا پن کیا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ حسام الحرمین اور علماء اہلسنت تکفیر کے اس اتہام سے بری ہیں۔ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے جب تک کفر و ارتداد روز روشن کی طرح ظاہر نہیں ہو گیا کہ اس میں احتمال و تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ہرگز ہرگز کفر و ارتداد کا حکم نہیں بیان فرمایا جس کا اعتراف خود مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنی کتاب (انکشاف) میں کیا ہے۔ علماء اہلسنت محض وہم و گمان پر کافر و مرتد نہیں بتاتے پھرتے ہیں۔ جہاں شرعاً کفریات دیکھتے ہیں تنبیہات سوالات، ایرادات کے ذریعہ شریعتِ مطہرہ کی عزت و حرمت اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کا ضرور لحاظ فرماتے ہیں جن کو یہ اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب اپنے بہت ہی وسیع علم اور اپنی بہت ہی موٹی عقل نیز بہت بڑی قوتِ تمیز سے عین حکم کفر و ارتداد سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی کتاب (انکشاف) کے رد میں آتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مسلمانوں میں پھوٹ کی اپنی زبردست ہائے ہائے دکھا کر خود مسلمانوں اور اہلسنت میں پھوٹ ڈالنے اور انہیں آپس میں لڑانے کا کیسا رول ادا کیا ہے۔ یہ بھی کھل جائے گا کہ

"سد الفرار" اور "سر با ادب سوالات" جیسی کتابیں کیا ہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب اپنی وہابیت آمیز معاندانہ حرکتوں سے انہیں اپنے غلط مفہومات کے ساتھ پیش کر کے کس طرح مسلمانوں میں باہمی دشمنی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اور ان کتابوں سے آپ اپنے کفِ لسان پر کتنے باطل استدلال اور فاسد قیاس کی ہوس خام رکھتے ہیں۔

ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر و ارتداد کا حکم کسی وہم و گمان پر نہیں بلکہ یقین پر مبنی ہے اس لئے کہ وہ دین بدلنے کے اعلان سے پہلے بھی ان عبارتوں پر یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ اور علماء اہلسنت سے بہت آگے بڑھ بڑھ کر ان کفریہ عبارتوں پر انتہائی شدت کے ساتھ حکم کفر لگاتے تھے اور دل بدل کر وہابی بن جانے کے بعد بھی وہ وہابیوں دیوبندیوں سے کئی قدم آگے رہ کر ان کفریہ عبارتوں پر مناظرہ کر گئے ہیں اور اب تو اپنی کتاب "انکشاف" میں آپ صاف بے پردہ آگئے ہیں اور ان کفریہ عبارتوں کی باطل تاویلوں اور فاسد قیاس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان تمام حالات پر علماء اہلسنت اور بدایوں اور باہر کے عام سنی یقینی اطلاع رکھتے ہیں۔ اسی لئے مولوی خلیل احمد صاحب کے کافر و مرتد ہو جانے میں اصلاً کوئی شبہ باقی نہیں رہا ہے۔ ان کے علاوہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دوسرے غلط استدلال، علماء اہلسنت کی معاندانہ تحقیر و تذلیل، اپنے تبحر علمی و نقلی اور اپنی اور دوسروں کی تیکھی عبارتوں پھبتیوں گالیوں پر جو اپنے کفِ لسان کی پُر فریب بنیاد رکھی ہے بلکہ خالص دیوبندی بن کر اصلی دیوبندیوں کی طرح ان چاروں دیوبندیوں کی جو اصلاح و صفائی کی ہے، انہیں بھی آپ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ملّا انکشاف کا فریب اور خط و کتابت کی اشاعت

ملّا خلیل احمد بدایونی نے اپنے رنگ بدلنے میں جو فریب کاریاں بدایوں کے اہلسنت کے ساتھ کی ہیں وہ اپنی جگہ۔ عادت کے مطابق علامہ کفِ لسان نے اپنی کتاب انکشافِ حق لکھنے میں بھی جو کذب و افتراء کید و فریب کھلے طور پر اختیار کیا ہے اسے ناظرین ہمارے جواب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اس کتاب میں ملّا انکشاف کے کچھ دھوکے جھوٹ اور بہتان ایسے ہیں جن کو خط و کتابت کے سامنے آجانے کی صورت میں

اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی ذات، حسام الحرمین، دیوبندیوں کے بارے میں خیالات، مناظرۂ بدایوں وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے بارے میں ملّا انکشاف کی عجیب حرکتیں معلوم کرنے کے لئے خط و کتابت کا مطالعہ میں آجانا ضروری ہے۔ اسلئے ہم مولوی خلیل احمد صاحب کیساتھ اپنی خط و کتابت کو شائع کر رہے ہیں۔ خط و کتابت کی نقل کے ساتھ ہم حاشیہ پر کچھ اشارات بھی پیش کریں گے۔

نوٹ "انکشاف" لکھکر مولوی خلیل احمد صاحب کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ متعلق افراد کے پاس یہ کتاب بھیجتے یا انہیں اطلاع دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ مولوی خلیل احمد صاحب نے مجھ پر تبرّے کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور آخرت کی ہولناکیوں سے لرزتے ہوئے تکفیر سے کفِ لسان کے مسلک کے باوجود مجھکو مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ شمار کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ (دیکھئے انکشاف صفحہ ۵۳)

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو مولوی خلیل احمد صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مجھ پر بھی کفر و ارتداد کا حکم رکھتے ہوں یا اپنے کفِ لسان کے مسلک پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی معمولی خطاکار، مسلمان ہی مانتے ہوں۔ بہرحال ان پر فرض تھا کہ وہ مجھ کو اور جن جن پر ان کے اعتراضات تھے ان سب کو اپنے اعتراضات سے باخبر کر دیتے۔ مگر علم و فضل فہم و عقل میں نقصان کے ساتھ نقصِ اخلاق کی بیماری تعجب خیز نہیں ہے۔

خداوند قدوس بھلا کرے احباب بدایوں کا جنہوں نے یہ کتاب "انکشافِ حق" میرے پاس بھیجدی۔ مگر افسوس کہ میری آنکھ کے موتیا بند کے آپریشن اور اسکے اثرات کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ جواب کو دو جلدوں میں تقسیم کرکے پہلی جلد پریس کو دیجا رہی ہے۔ فقط

غلام محمد خاں غفرلہ — دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

حسام الحرمین کے حکم سے کف لسان پر ایک اہم خط بنام مولوی خلیل احمد صاحب

(فرعون وغیرہ کی اہم بحث)

منجانب غلام محمد خان غفرلہ۔ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ تعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب (بدایوں) بعد ما ہو المسنون۔

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے بعد ۲۹ صفر ۱۳۹۰ھ کو اتفاقیہ میں حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب کے ساتھ بدایوں حاضر ہوا اور اسی روز بعد نماز ظہر علماء اہلسنت کے ساتھ آپ کی مجالست ہوئی جس میں آپ نے اکابرِ دیوبند پر حکم کفر کے بارے میں اپنے خیال کا اظہار فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اس مجلس کی ناتمامی ٹھیک نہ تھی۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب مدظلہ العالی کا اپنے دعووں کے باوجود اس محفل کو ناتمام ختم فرما دینا اگرچہ حاضرین نے اچھا نہ سمجھا اور نہ ہم نے اسے مناسب جانا مگر حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے بہت دور اندیشی سے کام لیا جو قطعاً حالات کے مطابق اور صحیح تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ بات چند گھنٹوں یا چند روز کی نہ تھی بحث کا رخ کسی اور مطالعہ اور تحقیق کا تقاضا کر رہا تھا۔ حضرت مفتی اندور مدظلہ العالی آپ کے پیغام کے بعد اگر دو گھنٹے نہیں دو دن رک جاتے تو نتیجہ کچھ نہ نکلتا۔ اور بات پھر کسی دوسرے وقت طویل مجالست یا تحریری مباحثہ پر آجاتی اور ان ان دو گھنٹوں یا دو دن کے بعد واپس ہونا لوگوں کو اس سے زیادہ غلط فہمی میں ڈال دیتا جو ان کی سخت گمراہی کا سبب ہوتا۔ یوں بھی ہم نے لوگوں کی زبانی اپنے کانوں

سے سنا ہے کہ حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم القدسیہ، حضرت مولانا شاہد رضا خانصاحب، حضرت مولانا اختر رضا خانصاحب آپ کے مقابلہ سے بھاگ گئے ہیں اور بعد میں یہ بھی سن لیا کہ مولانا شمس الدین صاحب اور مفتی رضوان الرحمٰن صاحب بھی پہلو تہی کر کے نکل گئے اور اب مولانا خلیل احمد صاحب کے مقابلہ پر کوئی نہیں ہے۔

لوگ جو خیال رکھیں رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم کسی اکھاڑے میں مقابلہ کی نیت ہرگز نہیں رکھتے۔ ہماری نیت خالص یہ ہے کہ بندگانِ خدا ضلالت و گمراہی سے بچ جائیں۔ ان کا اختلاف و انتشار دور ہو جائے اور اسی لئے ہم آپ سے مراسلت کے ذریعہ ان معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

مجلس مذکور میں آپ کا قول تھا کہ "آپ حسام الحرمین کو تو مانتے ہیں مگر خود حکم لگانے میں اب احتیاط کرنے لگے ہیں۔" اس سلسلہ میں مزید جو باتیں مجھے یاد ہیں وہ یہ ہیں، آپ نے اپنے جواز احتیاط کی دلیل میں خصوصیت کے ساتھ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کا تذکرہ فرعون کے اسلام کے بارے میں کیا ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ "بسط البنان" دیکھنے کے بعد آپ ان کو کافر کہنے میں احتیاط کرنے لگے ہیں۔ کچھ اور باتیں بھی ہوئیں چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہو جائے اور مراسلت سے یہ معاملات طے کر لئے جائیں اس لئے وقتِ ضرورت آپ سے یہ معلوم کرنے میں ہم حق بجانب ہوں گے کہ آپ کے شبہات کیا ہیں؟

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق بدایوں سے کاسگنج تک چرچے سننے میں آئے۔ یہ تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے مسجد میں اس سلسلے میں کوئی کتاب دکھائی تھی مگر یہ خیال نہیں کہ وہ کون سی اور کس کی تھی۔ آپ نے حضرت امام غزالی اور حضرت جامی قدس سرہما کی نقل کا بھی ذکر کیا تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کسی صاحب نے کسی

وقت یہ بھی کہا ہے کہ لطائفِ اشرفی میں حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے فرعون کے اسلام پر بحث کی ہے اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے حوالہ نقل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہرحال جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل و تسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں کوئی سروکار نہیں رہا ہمارا مسلک تو ہم جمہور علماء و فقہاء و عارفین کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی بساط کے پیشِ نظر ان سے الگ رہ کر نہ خود گمراہ ہونا چاہتے ہیں اور نہ عوام کو ابھار کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ فرعون کے بارے میں شامی کی یہ عبارت ہمارے سامنے ہے۔ واما ایمان الیأس فمذھب اھل الحق انہ لا ینفع عند الغرغرۃ ولا عند معاینۃ عذاب الاستئصال لقولہ تعالیٰ فلایک ینفع ایمانھم لما رأوا بأسنا ولذا اجمعوا علیٰ کفر فرعون کما رواہ الترمذی فی تفسیرہ فی سورۃ یونس۔ یعنی ایمان یاس کے متعلق اہلِ حق کا مذہب یہ ہے کہ وہ غرغرہ کے وقت مفید نہیں اور نہ عذاب استئصال کے معاینہ کے وقت فائدہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "ہمارے عذاب کے دیکھنے کے وقت ان کا ایمان لانا ان کو فائدہ نہ دے گا۔" اس لئے فرعون کے کفر پر اجماع کیا ہے جیسا کہ اس کو ترمذی نے سورہ یونس کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے بارے میں اسی شامی میں علامہ ابن حجر کا قول منقول ہے۔ قال العلامۃ ابن حجر فی الزواجر فان قلت ان کنا نعتقد جلالۃ قائلہ فھو مردود فان العصمۃ لیست الا للانبیاء مع انہ نقل عن بعض کتبہ انہ صح فیھا بان فرعون مع ھامان وقارون فی النار واذا اختلف کلام امام فیوخذ بما یوافق الادلۃ الظاھرۃ ویعرض عما خالفھا۔ یعنی ہم اگرچہ اس قول کے قائل (حضرت شیخ اکبر قدس سرہ) کی جلالت کے معتقد ہوں مگر یہ قول مردود ہے اس لئے کہ عصمت صرف انبیاء کے لئے ہے باوجود اس کے کہ خود ان

"حضرت شیخ اکبر کی بعض کتب سے منقول ہے جن میں حضرت شیخ نے تصریح فرمائی ہے کہ بیشک "فرعون" ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جب امام کا قول ہی مختلف ہو تو وہ قول لیا جائے گا جو ظاہری دلیلوں کے مطابق ہوگا اور جو ظاہری دلیلوں کے خلاف ہوگا اس سے اعراض کیا جائے گا۔

درِ مختار میں فرمایا۔ نعم فیہ کلمات تباین الشریعۃ وتکلف بعض المتصلفین لارجاعھا الی الشرع لکنا تیقنا ان بعض الیھود افتراھا علی الشیخ قدس سرہ فیجب الاحتیاط بترک المطالعۃ تلک الکلمات۔ یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباین و مخالف ہیں۔ بعض متصلفین نے انہیں شرع کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس احتیاط واجب ہے اس طرح کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کر دیا جائے۔ اسی شامی میں حضرت حافظ سیوطی کے رسالہ "تنبیہ الغبی بتبرئۃ ابن عربی" سے منقول ہے۔ والقول الفصل عندی فیہ طریقۃ لا یرضاھا الفریقان وھی اعتقاد ولایتہ وتحریم النظر فی کتبہ فقد نقل عنہ انہ قال نحن قوم یحرم النظر فی کتبنا۔ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس بارے میں قول فصل ایسا طریقہ ہے جس سے دونوں فریق راضی نہ ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ حضرت شیخ کی ولایت کا اعتقاد رکھنا اور ان کی کتابوں میں نظر کرنے کو حرام قرار دینا۔" یعنی ان کی ولایت مسلّم مگر ان کی کتابیں دیکھنا حرام۔ حضرت شیخ اکبر سے منقول ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری کتابیں دیکھنا ان میں غور و فکر کرنا حرام ہے۔

پھر علامہ سیوطی ان کتابوں کے دیکھنے کی حرمت کی وجہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ وذالک ان الصوفیۃ تواطأوا علیٰ الفاظ اصطلحوا علیھا وارادوا بھا معانی غیر المعانی المتعارفۃ منھا بین الفقھاء فمن حملھا علیٰ معانیھا

المتعارفۃ کفر۔ یعنی ان کتابوں کو دیکھنا اس لئے حرام ہے کہ صوفیاء کرام نے الفاظ کو "تصوف" کی اصطلاحات کے لئے اختیار فرمایا اور ان سے وہ معانی مراد لئے ہیں جو فقہاء کے درمیان انہیں الفاظ کے متعارف معانی سے الگ ہیں تو جو صوفیاء کے ان الفاظ کو فقہاء کے متعارف معانی پر محمول کرے گا کافر ہو جائیگا۔

ان عبارتوں میں جو باتیں قابلِ لحاظ ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ فرعون کے کفر پر اجماع ہے۔

۲۔ شیخ اکبر قدس سرہ کی جلالت مسلم مگر ان سے فرعون کے اسلام کا منقول قول مردود۔

۳۔ حضرت شیخ اکبر سے جہاں فرعون کا اسلام منقول ہے ان ہی سے یہ بھی منقول ہے کہ "فرعون" ہامان اور قارون کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔

۴۔ بعض یہودیوں نے غیر شرعی کلمات داخل کر کے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ پر افتراء کیا ہے۔

۵۔ حضرت شیخ اکبر کی ولایت مسلم مگر ان کی کتابیں دیکھنا حرام ہے خود ان کے قول سے بھی اور دوسرے معتمد علماء کے حکم پر بھی۔

۶۔ صوفیاء کرام کی اصطلاحات کے معانی فقہائے عظام کی اصطلاحات کے معانی سے الگ ہیں اگرچہ الفاظ ایک ہیں۔

۷۔ اگر اصطلاحاتِ صوفیاء کرام کو فقہاء کی معروف المعانی اصطلاحات پر حمل کیا گیا تو حکم کفر تک پہنچ سکتا ہے۔

اب آپ سے کلام ہے ــــ ہمیں یقین ہے کہ یہ عبارتیں آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ اس صورت میں یہ بات انتہائی افسوس ناک ہوگی کہ آپ کے مقامِ علم و تحقیق نے پھر استدلال و استناد کی اجازت کیسے دیدی ــــ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو خود عوام بلکہ نام نہاد خواص کو بھی اپنی کتابیں دیکھنے سے منع فرما

رہے ہیں، وہ استدلال و استناد کی اجازت کہاں سے دیں گے جن کو عوام میں لاکر گمراہی پھیلائی جائے یا آپ کے نزدیک شیخ اکبر کی ممانعت کے معنی ہی استدلال و استناد کے ہیں ــــ دنیائے اسلام کے مقتدا علماء کرام تو تنبیہ فرما رہے ہیں کہ ان کی کتابوں میں یہودیوں کے الحاقات، اتہام و بہتان بھی ہیں پھر ان کی مختلف تحریروں سے اہم مسائل میں دلیل پکڑنا آپ کے نزدیک کس دلیل سے جائز ہوگا۔

خود شیخ اکبر سے جب فرعون کا اسلام بھی منقول ہو اور کفر بھی منقول ہو تو ادلۂ ظاہرہ اور جمہور فقہاء و عارفین کا مسلک چھوڑ کر آپ کے مسلک سے اور آگے بڑھکر آپ کے مجروح استدلال کو کیسے قبول کیا جائے گا۔؟

اکابر تو ان کی کتابوں کو دیکھنا حرام قرار دے رہے ہیں۔ اصطلاحاتِ تصوف کی ناسمجھی سے کفر کے خطرات پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں الٹا آپ کا استدلال کیسے تسلیم کیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ حسام الحرمین پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کے مقتدار ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے طبقۂ سابعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقام احتیاط کا ادعا کیا تھا اور جب یہ آپ کی اصل ٹھہری تو اکابرِ علماء جن سے دنیا کے مسلمان اور علماء فیضیاب و ہدایت یافتہ ہوتے رہے، ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے ان کی سخت سے سخت تنبیہات بلکہ خود آپ کے مستدل حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کی ممانعت کے بعد ان سب کے مقابلہ میں آپ کے قول و استناد کو کون تسلیم کرے گا۔ اور اگر آپ ان جلیل مقتدا علماء کی ہدایات و تنبیہات کو اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں تو جمہور اہلِ اسلام آپ کے قول و استدلال کو ہرگز نہیں اہمیت دے سکتے۔ ہاں یہ ہو جائے گا کہ آپ کے ساتھ آپ کے چند معتقدین پر مشتمل ایک نیا فرقہ سرزمینِ بدایوں سے وجود میں آجائے گا جس کی عمر انتہائی حسرت ناکیوں کے ساتھ بہت کم ہوگی۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ کا مقام

عرفان حضرت شیخ اکبر سے قریب ہے اور علم دین میں آپ کا مرتبہ حضرت صاحب درِ مختار، علامہ شامی، علامہ ابن حجر، علامہ سیوطی کے برابر ہے تو آپ کے علم و عرفان نے اسے مستدل قرار دینے کی اجازت کس دلیل سے دی یا آپ اس مقام پر فائز ہونے کے بعد دلیل ہی سے آزاد ہیں۔

ہاں آپ پھر وہی دوہرائیں گے جیسے آپنے لوگوں سے کہا ہے اور اسی پر عوام بلکہ خواص بھی پریشان ہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہ سے دلیل پکڑی ہے لہٰذا مجھے بھی دلیل پکڑنے کا حق ہے اور یہی بہت بڑا دھوکہ ہے۔

ہماری عرض سماعت فرمایئے کہ فلاں فلاں صاحب نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت شیخ کے حوالے سے اسلام فرعون پر بحث ضرور کی ہے مگر یہ آپ ہرگز نہیں دکھا سکتے کہ انہیں فلاں فلاں صاحب نے مستدل و مقیس علیہ قرار دے کر کافر عدیم العلت کے لئے استدلال و قیاس کیا ہو یا اس کی اجازت دی ہو۔

اس کو وضاحت کے ساتھ یوں عرض کروں کہ عوام بھی سمجھ لیں، حضرت شیخ نے فرعون کے بارے میں ضرور کلام کیا ہے مگر جن علتوں کی بنیاد پر کلام کیا ہے ان ہی علتوں پر قیاس کر کے ابو لہب کا اسلام نہیں ثابت کیا ہے اس لئے کہ ابو لہب کا کافر جہنمی ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے جہاں فرعون کی علت معدوم ہے ابو لہب میں نہ یہ تاویلیں چل سکتی ہیں نہ کوئی چلا سکتا ہے اسی طرح حضرت مخدوم کچھوچھوی یا حضرت علامہ جامی یا حضرت امام غزالی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہرگز یہ قیاس نہیں کیا ہے نہ ایسے قیاس کی ان حضرات میں سے کسی نے اجازت دی ہے بس اسی طرح جہاں جہاں جس جس کے کفریات علمائے معتمدین کے نزدیک قطعیت کے ساتھ ثابت ہوں گے آپ کے فرعون کی علت کارگر نہ ہوگی۔

یہاں تک تو ہمارے علمائے کرام کی تنبیہات پر تنبیہ تھا۔ آگے ہماری مزید معروضات سنئے۔ جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے متعلق ہمارے علمائے معتمدین کے ارشادات ہمارے لئے ہدایاتِ کاملہ ہیں اور ان حضرات نے اپنی تنبیہات سے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کی تصنیف "الفتوحات المکیہ" جلد ثالث ص۱۱۴ پر ہے۔ واعلم ان الألهة المتخذة من دون الله الهة طائفتان منها من ادعت ما ادعا فيها مع علمهم في انفسهم انهم ليسوا كما ادعوا وانما احبو الرياسة وقصدوا اضلال العباد كفرعون وامثاله وهم في الشقاء الا ان تابوا - یعنی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کے دو گروہ ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جس نے اپنی معبودیت کے بارے میں جو دعویٰ کرنا تھا کیا حالانکہ وہ اپنے دلوں میں جانتے تھے کہ وہ ایسے نہیں ہیں جیسا دعویٰ کر رہے ہیں جز ایں نیست کہ انہوں نے سرداری و سلطنت کی ہوس کی اور بندوں کو گمراہی میں ڈال دینے کا ارادہ کیا جیسے فرعون اور اس کے جیسے۔ اور یہ لوگ شقاوت میں ہیں مگر یہ کہ توبہ کر لیں۔ عہ

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ غرقِ فرعون سے قبل کا زمانہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے نزدیک فرعون کے کفر و ضلالت کا زمانہ تھا۔ اس عبارت کے بعد شیخ نے متصل دو قسمیں اور بیان کی ہیں۔

۱۔ ایک ان کی جنہوں نے بصیرت و صحو اور تحقیقِ معرفت پر دعویٰ کیا اور ان کی مثال حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ سے دی۔

عہ یہاں سے یہ واضح ہے کہ حضرت شیخ اکبر کے نزدیک فرعون کی توبہ ہی علتِ ایمان ہو سکتی ہے اور یہ دیوبندیہ میں معدوم ہے۔

۲۔ دوسری ان کی جنہوں نے حالتِ سکر میں دعویٰ کیا اور ان کی مثال حضرت حلاج رحمہ اللہ سے دی۔ دوگروہ شقا و سعد کے اعتبار سے ہیں اور تین قسمیں شقاء کی ایک اور سعد کی دو صحو و سکر کے اعتبار سے ان تینوں قسموں کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں۔ فہولاء اصناف ثلثۃ ادعوا الالوھۃ لا نفسھم فشقی واحد من الثلاثۃ وسعد اثنان۔ یعنی یہ تین قسمیں ہیں جنہوں نے خدائی کا دعویٰ اپنے لئے کیا ہے پس ان میں سے ایک یعنی فرعون شقی ہے اور دونوں صنف حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج کی سعید ہے۔

نوٹ:۔ یہاں سعید سے مراد شرعاً صاحبِ ایمان۔ اور شقی سے مراد شرعاً "صاحبِ کفر" ہے۔ والسعید قد یشقیٰ بان یرتد بعد الایمان نعوذ باللہ من ذالک والشقی قد یسعد بان یومن بعد الکفر۔

(شرح عقائد نسفی)

یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھنی ہے جو آگے بحث ہوگی کہ:۔

۱۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہا اللہ کو ان کی زندگی کے حکم کے لئے ہی جب کہ وہ دعویٰ کر رہے تھے ان کے ایمان و عرفان کی وجہ سے سعید فرمایا ہے۔

۲۔ اور فرعون کو اس کی زندگی کے حکم کے لئے جب کہ وہ خدائی کا دعویٰ کر رہا تھا۔ اس کے کفر و ضلال کی وجہ سے الگ شقی ٹھہرایا ہے۔ فرعون کے بارے میں اسی حکم کی تائید میں اسی فتوحاتِ مکیہ جلد سوم ص۳۶ کی یہ عبارت اور دیکھئے فرماتے ہیں۔ ومع ھذا انا نظر موطن الدنیا ما اقتضاہ فی حق الحق من دعوی العبید فیھا الربوبیۃ ومنازعۃ الحق فی کبریائہ وعظمتہ فقال فرعون انا ربکم الاعلیٰ وتکبر وتجبر۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا یہ پُر زور ارشاد ملاحظہ فرمایئے کہ فرعون نے ربوبیت کے دعویٰ میں خدائے قدوس کے ساتھ اس کی کبریائی و عظمت میں منازعت کر کے لوگوں سے انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا اور تکبر و تجبر کیا۔ حضرت شیخ کا یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ یہ فرعون کی زندگی کے کفر و ضلالت کی عمیق وادی ہے۔

اسی جلد سوم ص۳۵ کی یہ عبارت اور دیکھ لیجئے۔ فاذا نظرا الی الجبال۔ الی قولہ ـــ ادرکہ الکبریاء فعصیٰ وقال انا ربکم الاعلیٰ وادعی الالوھۃ مندرجہ بالا عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہٗ کے نزدیک عذابِ غرق سے قبل کا زمانہ فرعون کے کفر و ضلالت، تکبر و تجبر و عصیاں کا زمانہ تھا بخلاف اس کے حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہا اللہ تعالیٰ کی زندگی کا زمانہ ایمان و ولایت کا زمانہ تھا۔

یوں بھی عذابِ غرق کے وقت توبہ ایمان لانے کی بحث کا تقاضا ہے کہ فرعون کی زندگی کو توبہ سے قبل کا فرادہ زندگی تسلیم کیا جائے ـــ اب آیئے ان عبارتوں کے مقابلہ میں اسی فتوحاتِ مکیہ جلد ثالث ص۵۳۳ تا ص۵۳۴ کی یہ عبارتیں دیکھئے۔ وعلم فرعون ان الحق سمع خلقہ وبصرہ ولسانہ وجمیع قواہ لذالک قال بلسان الحق انا ربکم الاعلیٰ اذ علم ان اللہ ھو الذی قال علیٰ لسان عبدہٖ انا ربکم الاعلیٰ فاخبر اللہ تعالیٰ انہ اخذہ نکال الآخرۃ والاولیٰ انکل القید فقیدہ اللہ تعالیٰ بعبودیتہ مع ربہ فی الاولیٰ بعلمہ انہ عبد اللہ وفی الآخرۃ اذا بعثہ اللہ تعالیٰ ببعثہ علیٰ ما مات علیہ من الایمان بہ علما و قولا۔ یعنی فرعون نے جب یہ جان لیا کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق کا کان آنکھ اور زبان اور ان کی قوتیں ہے۔

نوٹ:۔ (یہاں اس حدیث قدسی کو ذہن میں رکھئے جس میں خدائے قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (الی آخرہ بخاری)

اس لئے اس فرعون نے زبانِ حق سے انا ربکم الاعلیٰ کہا۔ اس لئے کہ وہ جان چکا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے بندے کی زبان پر انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے "اسی کے بارے میں" خبر دی ہے (سورۂ نازعات پارہ ۳۰ عم دیکھئے) کہ (اس دعویٰ پر) اس (فرعون) کو دنیا و آخرت کی نکال نے پکڑ لیا اور (نکل) قید کو کہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس (فرعون) کو عبودیتِ رب کے ساتھ جکڑ لیا۔ یعنی عبودیتِ رب کے اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا۔ اس (فرعون) کے یہ جاننے کی وجہ سے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور آخرت میں جب اسے اٹھائے گا تو علاً اور قولاً جس ایمانی حالت پر مرا ہے اسی ایمان پر اٹھائے گا۔

دیکھا آپ نے کہاں حضرت شیخ اکبر ابن عربی کی وہ پہلی عبارتیں جن میں فرعون کی زندگی کے لئے کفر و ضلال، اکبر و تجبر اور عصیان کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج سے دور رکھ کر فرعون کو شقی ٹھہرایا گیا تھا۔ اور کہاں ان ہی شیخ اکبر قدس سرہ کی یہ عبارتیں جن میں فرعون کے اسی ربکم الاعلیٰ کے دعوے کو زبانِ حق سے بتلا کر اس کی اسی کافرانہ زندگی کو نہ صرف ایمان کی بلکہ عرفان و ولایت کے اعلیٰ مدارج کی زندگی قرار دے کر حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج قدس سرہا کی صف میں کھڑا کر دیا۔

جب ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہٗ کی کتاب فتوحاتِ مکیہ ہی میں تضاد و اختلاف موجود ہے تو کیا ہمارے مستند علماء کے بارے میں ہمیں ادنیٰ سا شک بھی رہ جائے گا کہ انہوں نے جو کچھ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کے اقوال کے بارے میں تنبیہات و ہدایات فرمائی ہیں غلط ہوں گی۔ حاشا ثم حاشا۔ ہم اور تمام سنی اپنے اکابر علماء کا دامن تھامے ہوئے ہیں اسی میں سلامتی اور اسی میں نجات سمجھتے ہیں۔ کوئی مخلص سنی اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کہ جہاں احتمالات ہی نہیں بلکہ تضاد و اختلاف ہوں ان سے استدلال اور استناد قبول کر لیں یا مولوی خلیل احمد صاحب استدلال کر چکے ہوں تو اپنے اکابر کا ساتھ چھوڑ کر ان کے پیچھے چل پڑیں۔

بایں ہمہ اگر آپ اپنے استدلال پر قائم ہیں تو ہماری مندرجہ ذیل گزارش ملاحظہ فرمائیں۔ چند ابتدائی امور عرض ہیں۔

آپ کے اقوال عالمانہ و محققانہ حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کو ہر ہر مسئلہ پر تحقیقی استدلال کے ساتھ بحث کرنی ہے۔ آپ خود ایک عام آدمی کا عامیانہ طرزِ کلام برداشت نہ کر پائیں گے جس کے دعوے کی نوعیت اس طرح ہو کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے فرعون کا اسلام ثابت کیا ہے یا توبہ ثابت کی ہے تو میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں احتیاط کرتا ہوں۔ بلکہ امید ہے آپ پوری تحقیق کے ساتھ مقیس علیہ و مقیس میں علت و حکم کی رعایت رکھیں گے تاکہ ہم حق تک پہنچ جائیں اور باطل باطل قرار پا جائے۔

آپ نے ۲۶ ر صفر ۱۴۱۲ھ کی مجلس میں حسام الحرمین کے حکم سے احتیاط کے لئے کہا ہے، بات آگے بڑھی تو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر و ارتداد سے احتیاط کی بات کہی۔ وجہ میں آپ نے بتایا کہ "جب سے بسط البنان دیکھی ہے احتیاط کرنے لگا ہوں۔" اس پر آپ نے حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ

کی فرعون کے بارے میں مثال دی اور مثال کی تقویت کے لئے کتاب نکلوا کر سامنے رکھ دی ـــــ حسام الحرمین میں ذکر کردہ باقی دو افراد جن پر کفر و ارتداد کا حکم ہے ان کے بارے میں آپ نے کوئی ذکر نہیں کیا کہ ان سے احتیاط کے وجوہ کیا ہیں؟ نہ ہم نے آپ سے دریافت کیا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں آپ کے بیان کردہ وجوہ اس طرح ہیں۔

۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے کفر سے احتیاط کو حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کے حکم پر قیاس کرنا۔

۲۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان کو آپ کا دیکھنا اور دیکھنے کے بعد احتیاط کرنا۔

وجہ ۱ میں حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کی تاویلوں پر قیاس کرنے کے لئے دو علتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔

أ۔ فرعون کا عذاب غرق کے وقت ایمان لانا۔

ب۔ فرعون کے قول "انا ربکم الاعلیٰ" کی اس کی زندگی کے لئے دو تاویل کرنا جو حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہٗ کے لئے کی گئی ہے۔ جس طرح کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کی تاویل سے ظاہر ہے۔ ان کے سوا اور کوئی تاویل ہو تو اس کا بیان کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

اب ان دونوں علتوں میں سے ہر ایک پر ہماری گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذاب غرق کے وقت ایمان لا چکا تھا تو وہی علت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکالنی ہوگی وہ یہ کہ مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت ایمان لا چکا تھا جس کو آپ یوں بیان کریں گے کہ مولوی اشرف علی تھانوی مرتے وقت یا اس سے پہلے اپنے کفر و ارتداد سے توبہ کر چکا تھا (ہر صورت میں آپ کے لئے یہ بیان کرنا ضروری

ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کس طرح ثابت ہے)

یہ یاد رکھئے کہ پوری دیوبندی قوم کے صغیر و کبیر ہرگز ہرگز تیار نہ ہونگے کہ وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ کو کسی طرح قبول کر لیں اور نہ وہ اس کو قطعاً گوارہ کریں گے کہ ان کی توبہ کو ثابت کرنے یا اس کا اظہار کرنے کے لئے آپ کو وکیل بنائیں اور اگر آپ نے اپنے طور پر خود ہی وکالت اختیار کی تو دنیائے دیوبند میں زلزلہ آ جائے گا اور کوئی دیوبندی آپ کے اس فعل کو برداشت نہیں کرے گا۔ یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ کے نزدیک مولوی اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت ہے تو اس کا بیان کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ پر فرض ہے کہ اس کو ثابت کر کے شائع کر دیں۔ اہلسنت اور خود دیوبندی قوم دیکھ لے گی کہ آپ کے ثبوت کی حقیقت کیا ہے اور وہ قابل قبول بھی ہے یا نہیں؟

ثانیاً یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ اگر آپ اشرف علی تھانوی کی توبہ ثابت کرنے لگے تو آپ کی غلط بیانی، تضاد قولی یا غلط فہمی آشکارا ہو جائے گی اس لئے کہ آپ نے مجلس میں سر عام بیان کیا ہے کہ آپ نے بسط البنان دیکھی ہے اور اسی وجہ سے مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم کفر لگانے میں احتیاط کرنے لگے ہیں اور ہر تھوڑا پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بسط البنان میں اپنی توبہ نہیں شائع کی ہے بلکہ انھوں نے اپنے قول کی تاویل بسط البنان میں کی ہے اور رجوع (توبہ) سے انکار کر دیا ہے۔

سخت مشکلات میں آپ پھنسے ہوئے ہیں کہ دلیل پکڑنے میں حضرت ابن عربی قدس سرہٗ کا سہارا لے کر تو یہ بھی قابل استدلال علت نکل سکے گی اور وہ آپ اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مولوی اشرف علی تھانوی پر چسپاں نہیں کر سکتے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ سے منقول تاویلوں میں "عذاب غرق کے وقت ایمان" ہی قابل لحاظ تاویل ہے۔

دوسری وہ تاویل کہ انا ربکم الاعلیٰ سے فرعون کی ایمانی وعرفانی زندگی ثابت کی جائے یا تو یہودیوں کا افترا یا کسی کا الحاق یا خود ان کا احتمال قرار پائے گا۔ نیز خود تضاد وخلاف کی وجہ سے بھی مجروح ہے جو اہلِ علم کے نزدیک قابلِ استدلال نہیں ہے مگر آپ چونکہ استدلال کی بات کہہ چکے ہیں اور اپنی بات پر قائم رہے بغیر رہیں گے بھی نہیں (خدا کرے ہمارا یہ گمان غلط ہو) اور معاملہ اسلام وکفر کا ہے۔ اس لئے ہم اس شق کو بھی نظرانداز نہیں کرسکتے۔

ب۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کی تاویل جس طرح کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے فرعون کے قول کی تاویل کی ہے پہلے دونوں کے اقوال کو سامنے رکھا جائے۔

فرعون نے دعویٰ کیا تھا۔ انا ربکم الاعلیٰ۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

مولوی اشرف علی نے کہا ہے ــــ پھر آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

ب۔ آپ کا قول آپ کے دعوے پر یہ ہوگا۔ جس طرح حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ نے فرعون کے قول انا ربکم الاعلیٰ کی تاویل کی ہے ــ اور فرعون کا اسلام بلکہ اس کا عرفان حتیٰ کہ اس کی ولایت ثابت کی ہے اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کے مذکور قول کو اسلام قرار دے کر اس کو مسلمان دعارف وولی ثابت کیا جائے۔

سب سے پہلے ہم آپ سے یہ عرض کریں گے وہ کتاب جو آپ نے ۱۶ صفر کی مجلس میں سامنے رکھی تھی۔ اس سے عبارت نقل کرکے بھیجیے جو آپ کے اس مدعا کو مفید ہو۔ اب ہم آپ سے یہ دریافت کریں گے کہ فرعون کے قول انا ربکم الاعلیٰ میں جو علت ہے کیا مولوی اشرف علی تھانوی کا قول اسی علت کی پیداوار ہے یعنی مقیس کی علت مقیس علیہ کی علت کی مثل ہے۔ چونکہ آپ عالم ومحقق ہیں اس لئے اس سے انکار تو نہ ہوگا وفی الشرع تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ آگے فرمایا۔ ولذا قیل ھو ابانۃ مثل حکم احد المذکورین بمثل علتہ فی الآخر (نورالانوار) ولذا قیل القائل ھو المصنف ونسب ھذا القول الی الماتریدی (قمرالاقمار) بلکہ دیوبندیوں کے معتمد مولوی فیض الحسن صاحب حسامی کے حاشیہ التعلیق الحامی میں لکھتے ہیں، جس کو وہ مولوی اشرف علی تھانوی کو دکھا کر ان کی رضا وخوشنودی اور اصلاح حاصل کرچکے ہیں۔ ففیہ نوع تنبیہ علی حد بانہ ابانۃ مثل احد المذکورین بمثل علۃ فی الآخر وھذا الحد منقول عن الشیخ ابی المنصور (الماتریدی) یعنی اس میں اس کی تعریف پر ایک قسم کی تنبیہ ہے کہ وہ دو ذکر کردہ باتوں میں سے ایک کی مثل کا ظاہر کرنا ہے، مثل اس علت کے جو دوسری بات میں ہے۔ اور یہ تعریف حضرت شیخ ابو منصور ماتریدی سے منقول ہے۔ (جو عقائد میں ہمارے امام ہیں)

اتنی بات تو ایک آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ فرعون کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم لگانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا قول فرعون کے قول کے جیسا ہو ـــ کہاں فرعون کا دعوئے خدائی، اور کہاں مولوی اشرف علی تھانوی کی شانِ نبوت میں گستاخی، دونوں کے دعوے مختلف، دونوں کے کفریات الگ الگ، دونوں کے عنوان علیحدہ علیحدہ۔

کیا مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ کہا ہے کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں یا انا اللہ (میں خدا ہوں) یا سبحانی ما اعظم شانی کہا ہے؟ کہ جس طرح فرعون کو حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حلاج رحمہما اللہ کے ساتھ بچانے کا خیال پیدا ہوا ہو۔ اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کو بچایا جائے۔ ایک جاہل بھی چیخ کر کہہ سکتا ہے کہ فرعون کا قول اور مولوی اشرف علی تھانوی کا قول دونوں ایک جیسے نہیں ہیں۔ دونوں الگ الگ ہیں دونوں کی ایک تاویل قطعاً غلط ہے —— جب دونوں قولوں میں لفظاً و معنیً کوئی مماثلت نہیں، دونوں کی علتیں ایک نہیں تو ایک عالم و محقق کی شان کے لائق ہرگز نہیں کہ فرعون کے قول پر مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کو قیاس کرے یا یہ کہے کہ فرعون کے قول میں جس طرح حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے تاویل کی ہے مولوی اشرف علی تھانوی کے قول میں تاویل کی جائے یا حکم کفر میں احتیاط کیا جائے۔

کہیں یہ بات تو نہیں کہ آپ نے یہ باور کیا ہوا اور عام لوگوں کو بھی یہ باور کرا دیا ہو کہ ہر کفری قول قابلِ تاویل[عہ] ہے۔ مماثلت ہو یا نہ ہو، علتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں، ہر کفری بکواس کرنے والے کو مسلمان اور اس کے کفری قول کو اسلامی قول کہہ دیا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر آپ کی یہی اصل ہو گئی ہے تو بیان کر دی جائے۔

ج: ہاں تاویل کی ایک صورت ضرور آپ کے لئے مفید ہو سکتی ہے وہ یہ کہ آپ کے علم میں فرعون کا دوسرا قول مولوی اشرف علی تھانوی کے قول کی مثل ہو۔ یعنی فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو یا کسی وصف کو زید و عمرو، بچوں، پاگلوں، جانوروں سے تشبیہ دی ہو۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔

عہ مولوی خلیل احمد صاحب اپنی کتاب انکشاف حق صـ۹۲ پر صاف لکھ گئے ہیں کہ قائل کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔

اور سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے اس کی گستاخی کی تاویل کر کے اسے مسلمان بتایا ہو یا اس بنیاد پر کافر کہنے سے احتیاط کی ہو تو ہم آپ سے مطالبہ کریں گے کہ آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کی کسی تصنیف میں یہ قول و تاویل دکھا دیں یا کسی نے روایتاً یہ قول و تاویل اپنی کتاب میں نقل کی ہو یا اسی کتاب میں منقول ہو جو آپ نے ۲۰ ر صفر کی مجلس میں پیش کی تھی تو نقل کر کے بھیج دیں تاکہ اس کی حقیقت کو دیکھ لیا جائے۔

یہ ہمیں یقین ہے کہ قیامت تک تلاش کے بعد بھی آپ حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ یا کسی معتمد عالم کی کتاب میں یہ قول و تاویل نہیں دکھا سکتے۔

بحث کے اخیر میں ہم ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں حسام الحرمین کو تو مانتا ہوں مگر جن پر حکم کفر و ارتداد دیا گیا ہے ان کو کافر کہنے سے احتیاط کرتا ہوں۔ اپنے اس قول پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے تو احتیاط کا دعویٰ کیا تھا اور یہاں ساری گفتگو اثبات پر ہے لہٰذا یہ ساری بحث بیکار ہے اور مجھ سے تعلق نہیں رکھتی ہے۔

اگرچہ آپ کے علم و تحقیق کا تقاضا یہ ہے کہ یہ اعتراض ہی سرے سے پیدا نہ ہو مگر اس اعتراض اور اس کی تردید کا خیال آپ کے اضطراب اور آپ کے علاقہ کے بعض لوگوں کے موجودہ حالات و اقوال اور ان کے غلط فہمی میں پڑ جانے کی بنیاد پر ہے۔

عرض ہے کہ اگر آپ کا تعلق آپ کے فہم پر صرف احتیاط سے تھا تو دلیل میں آپ کی جانب سے اثبات کا پہلو ہی غلط قرار پائے گا۔ آپ ہی نے احتیاط کے دعوے پر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا حوالہ دیا تھا۔ فرعون کی یاد کی تھی اور آپ کے اسی مستدل کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی ہے۔ اب آپ کی برأت و بے تعلقی کا اظہار خواہ کسی طرح سے کیا جائے باطل ہوگا۔

چند امور اس مجلس کے اور باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ.....

آپ نے اس تذکرے کے سلسلے میں کہ ہندوستان میں اور دوسرے علماء اہلسنت نے حسام الحرمین کے حکم پر احتیاط کی ہے۔ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کا ذکر کیا ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کی ان بحثوں کا ہمیں پتہ دیجئے جن میں انہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی کی بسط البنان سامنے رکھ کر یا اپنے ہی طور پر دلائل کے ساتھ مولوی اشرف علی تھانوی پر حکم کفر و ارتداد سے احتیاط کی ہو۔

ہمارا یہ مطالبہ صرف آپ کے قول پر ہے ورنہ اس احتیاط کا سرے ہی سے نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں ـــ حقیقت حسب ذیل ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے "حفظ الایمان" مرقومہ ۱۳۱۹ھ کو لکھی دیکھئے "حفظ الایمان" مولوی عبدالحئی صاحب کی وفات حفظ الایمان کی پیدائش سے ۱۵ سال پہلے ۱۳۰۴ھ میں ہوئی۔ دیکھئے "عمدۃ الرعایہ" کے آخر میں آسی صاحب کا مصرعۂ وفات " فات عبد الحئی والقیوم حی لا یموت " ۱۳۰۴ھ ـــ حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ اور مبین احکام و تصدیقات اعلام ۱۳۲۵ھ کی ہے۔ اور بسط البنان ۱۳۲۹ھ میں لکھی گئی ہے۔ دیکھئے بسط البنان اور "وقعات السنان" ۱۳۳۰ھ میں۔

اگر مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کی احتیاطی بحث یا قول ہو سکتا ہے تو ۱۳۲۴ھ یا ۱۳۲۵ھ کے بعد ہی اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی نے حسام الحرمین کے وجود میں آنے سے ۲۰، ۲۱ سال پہلے ہی اپنی وفات سے قبل حسام الحرمین سے احتیاط کرلی تھی۔ یا یہ مانا جائے کہ مولوی اشرف علی تھانوی پر افتاد کے وقت مولوی عبدالحئی صاحب اپنی وفات سے ۲۲ سال بعد (یا بسط البنان کی تحریر کے ۲۵ سال بعد) دوبارہ زندہ ہو کر مولوی اشرف علی تھانوی کی صفائی کر گئے۔

آپ سے خاص طور پر مندرجہ ذیل سوال ہے۔

حسام الحرمین میں جن جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں یا بعض سے۔؟ ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟ اسباب سے یہ مراد نہیں کہ فلاں فلاں صاحب نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں، بلکہ وہ علتیں بیان کیجئے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے سلسلہ میں آپ اصل مبحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے اور "وقعات السنان" بھی ملاحظہ فرمالیا ہے پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ "وقعات السنان" میں جو بسط البنان کی تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ وقعات السنان کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں اور اس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

مورخہ ۱۲ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ـ ۹ر فروری ۱۹۸۰ء

:: نوٹ ::

اس کی نقلیں علمائے اہلسنت اور متعلق حضرات کو بھیجی جا رہی ہیں۔

خط بنام جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجانب حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی دارالعلوم امجدیہ ناگپور

(یاد دہانی)

نحمدہٗ تعالیٰ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب۔ بعد ما ہو المسنون

سوا مہینے سے زائد ہوا ایک خط رجسٹری سے آپ کو بھیجا گیا تھا ہنوز آپ کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اس خط کی نقلیں چند علماء اور بعض متعلقین کو بھی بھیجی گئی تھیں، دو تین دن ہوئے بدایوں سے ایک صاحب کا خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ خط کے اخیر میں جو مولوی عبدالحئی صاحب کے سلسلہ میں کچھ عبارتیں لکھی گئی ہیں سہو پر مبنی ہیں۔

اگر یہ امر واقع ہے اور آپ کے بھی علم میں یہ ہے تو سہو پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر اس پر ہمارا قائم رہنا نفس پرستی و معصیت ہے جس سے ہم خدائے عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا، اور خط کے اخیر میں مولوی عبدالحئی صاحب کے بارے میں جو مضمون یہاں سے شروع ہوتا ہے ہمیں یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اس تذکرہ کے سلسلے میں ...... اور ..... مولوی اشرف علی تھانوی کی صفائی کر گئے" پر ختم ہوتا ہے اس سے ہم رجوع کر کے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس حصۂ مضمون کو خط سے حذف کر دیں ــ اب آپ سے یہ عرض ہے کہ آپ کی جانب سے جواب کب موصول ہوگا؟

بات تو صاف یہ ہے کہ ہمارے ۹؍ فروری ۱۹۸۰ء کے خط میں جو کچھ بحث کی گئی ہے اس کا آپ کے پاس کوئی مفید جواب نہیں ہے اور آپ بھی خوب سمجھ رہے ہوں گے کہ جواب کے لئے قلم اٹھانا آپ پر کس قدر گراں ہے اور اگر آپ نے قلم اٹھانے کی کوشش بھی کی تو آپ کن مشکلات سے دو چار ہونے والے ہیں۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اگر ہمارے اس خط کے تمام مباحث کا جواب آپ کے لئے مشکل ہے تو کم از کم وہ جواب تو دے ہی دیجئے جو آپ ہی کے قول و اختیار مذہب پر آسان ہے جس کو ہم نے اپنے ۹؍ فروری ۱۹۸۰ء کے خط میں مندرجہ ذیل عبارتوں کے ذریعہ آپ سے دریافت کیا ہے۔

۱۔ حسام الحرمین میں جن جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے کیا آپ سب سے احتیاط کرنے لگے ہیں یا بعض سے؟ ہر دو صورت میں احتیاط کے اسباب کیا ہیں؟ اسباب سے مراد یہ نہیں کہ فلاں شیخ نے احتیاط کی ہے تو میں بھی احتیاط کرنے لگا ہوں، بلکہ وہ علتیں بیان کیجئے جن کی بنیاد پر ان کے اقوال کی تاویل آپ کے نزدیک شرعاً درست ہو۔

۲۔ دوسری درخواست یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے سلسلہ میں آپ اصل مبحث پر آجائیں اور وہ یہ کہ آپ نے ان کی بسط البنان بھی دیکھی ہے اور وقعات السنان بھی ملاحظہ فرما لیا ہے، پھر بھی آپ بسط البنان کی تاویل پر قائم ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ وقعات السنان میں جو بسط البنان کی تاویل کو غلط قرار دیا گیا ہے وہ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ اب آپ کو یہ بتانا ہے کہ وقعات السنان کے اقوال کن وجوہ پر صحیح نہیں ہیں اور اس کے مقابلہ میں بسط البنان کی تاویلیں کس طرح صحیح ہیں؟

آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے حسام الحرمین کو چھوڑ کر جو بسط البنان، حفظ الایمان

اور وہابیہ کی دوسری کتابوں کا مسلک اختیار کیا ہے وہ بغیر عمیق مطالعہ کے تو نہیں کیا ہوگا۔ بات کسی عام آدمی یا جاہل کی نہیں ہے جس کو کسی رسالہ یا کتاب کی کچھ عبارتیں پسند آگئیں اور اس نے انہیں اختیار کر لیا۔ بلکہ معاملہ آپ جیسے محقق عالم کا ہے جو برسوں حسام الحرمین کے مسلک پر رہا اس کی اشاعت کی، اور مخالفین سے مقابلہ کرتا رہا۔ اس نے یقیناً حسام الحرمین پر گہری نظر رکھی ہوگی۔ پھر بسط البنان اور وہابیوں کی دوسری کتابوں کو دیکھنے کے بعد جو امور ذہن میں آئے ہوں گے ان کے لئے بار بار بسط البنان اور وہابیہ کی ان کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا ہوگا۔ بسط البنان کے مقابلہ میں وقعات السنان اور وہابیہ کی کتابوں کے مقابلہ میں اہلسنت کی کتابوں کا پورا پورا جائزہ لیا ہوگا، متعلقہ رسائل کو دونوں جانب سے جمع کئے ہوں گے پوری ذمہ داری کے ساتھ ایک دوسرے سے مقابلہ کیا ہوگا تب کہیں جاکر بسط البنان، حفظ الایمان اور دوسری کتب وہابیہ کا مذہب اختیار کیا ہوگا۔

وہ محقق عالم جس کو تبدیلی مذہب کے لئے جن مباحث پر بار بار گہری نظر ڈالنے کی ضرورت پڑی ہو، مضامین کا اس کے دل و دماغ میں پیوست ہو جانا ظاہر ہو آخر اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ ان مباحث کو صفحۂ قرطاس پر نقل کردے، یا نقل کرادے، پھر آخر تاخیر کیوں!

نوٹ :۔ ہم نے صرف وقعات السنان کا نام اس لئے لیا ہے کہ ۲۶ر صفر کی مجلس میں آپ سے اس کا ذکر آچکا تھا بقیہ کتابوں کا دیکھنا نہ دیکھنا آپ جانیں اور اگر آپ اس میں بھی دشواریاں محسوس کر رہے ہوں، مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کا جواب بھی آپ پر شاق گزر رہا ہو یا بالفاظ دیگر اپنے تبدیلئ مذہب کی وجوہ بیان کرنا آپ کے لئے مشکل بن گیا ہو تو اس کے معنی یہ لئے جا سکتے ہیں کہ آپ نے بسط البنان، وقعات السنان اور دوسرے مخالف و موافق متعلقہ رسالوں کا مطالعہ سرسری کیا تھا ـــــ اگر یہ صحیح ہے تو ہم ہرگز آپ سے

یہ نہ پوچھیں گے کہ آپ جیسے محقق عالم نے کیسے سرسری مطالعہ پر تبدیلئ مذہب کی جرأت کی۔! بلکہ آپ کے حالات قابل رحم سمجھ کر آپ سے یہ عرض کریں گے کہ باطنی طور پر ایک غیر قوت آپ کے حال پر غالب ہو گئی ہے اور اس نے آپ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔ اگر حقیقتاً یہی صورتِ حال ہے تو ہم آپ کے لئے ہدایت کی دعا کے ساتھ آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ بہت جلد اپنے مشائخ کی طرف رجوع کرکے سابق حال کی واپسی کے لئے گڑگڑائیں۔

اور آپ سے قریب لوگوں سے بھی عرض کریں گے کہ وہ آپ کے حال کے بازیابی کے لئے بزرگوں کے توسل سے دعا کریں کہ حالوں کا گم ہو جانا بڑے بڑے علماء اور بزرگوں سے پیش آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حال کو واپس کر دے اور آپ حقیقی دین و سنیت پر گامزن ہو کر دین و سنت اور اہلسنت کی سچی خدمات انجام دیں۔ آپ کے جواب کا بہرحال شدید انتظار رہے گا۔ اس لئے کہ قوم کے انتشار و پریشانی کو دور کرنے کے لئے ہمیں جدوجہد کرنی ہے۔ فقط

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

غلام محمد خاں غفرلہ۔ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور

۶ر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۱ھ

۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۸۱ء

خط بنام جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

منجانب حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور

(یاد دھانی)

جناب خلیل احمد صاحب (بدایوں) بعد ما ہو المسنون

آپ کے تبدیل مذہب پر استفسارِ وجوہ کے سلسلہ میں ایک تفصیلی خط رجسٹری کے ذریعہ مورخہ ۲۱ ربیع الاول سنہ [illegible]ھ کو آپ کے پاس بھیجا گیا۔ آپ کی خاموشی کی وجہ سے دوسرا خط پھر ۶ جمادی الاولیٰ سنہ [illegible]ھ کو لکھا گیا مگر آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا حالانکہ رسید اور دوسرے حضرات کے خطوط اور بعض لوگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں خط آپ کو مل گئے ہیں —— ہم حیران تھے کہ آخر آپ کی طرف سے جواب میں کیوں تاخیر ہو رہی ہے۔ دو ہی باتیں تھیں۔

۱۔ اپنے تبدیلِ مذہب کی آپ وہ وجوہ بیان کرتے جو اس سلسلہ میں مطلوب ہیں۔
۲۔ یا بے جھجک اپنی توبہ کا اعلان کرتے۔

افسوس کہ آپ کی طرف سے دونوں میں سے کسی ایک بات کا بھی علم نہ ہوا۔ البتہ جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بریلی شریف میں بدایوں کے ایک صاحب کے ذریعہ اور اندور میں تین چار دن قبل حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ آپ نے اس لئے جواب نہیں دیا کہ "غلام محمد خاں ناگپوری آپ کی ٹکر کا نہیں ہے۔"

مجھے اعتراف ہے کہ "غلام محمد خاں آپ کی ٹکر کا نہیں ہے۔" مگر یہ خیال رکھئے

کہ غلام محمد خاں آپ سے کسی ٹکر بازی کے لئے میدان میں نہیں آیا ہے، اور نہ اس کا سر پھوڑتے ہوئے سانڈ اور بجرے کی طرح ٹکر بازی کے لئے کھجلا رہا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہے۔

اگر آپ کے نزدیک آپ کا مسلک حق ہے تو دفعِ اعتراضات کے لئے برابری کا حیلہ کیسا؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کو لوگوں تک پہنچانے، ان کے شبہات و اعتراضات دور کرنے کے لئے یہی لحاظ فرمایا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابری کے ہوں تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا، ان کے اعتراضات کا جواب دیا جائے گا، ورنہ نہیں؟ آپ کی اس بنیاد پر تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ہی جیسے خاتم الانبیاء تلاش کرنے پڑتے جو محال ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو دیہاتیوں سے لے کر شہریوں تک، بے پڑھوں سے لے کر پڑھے لکھوں تک، امراء سے لے کر غلاموں لونڈیوں تک حق کو حق بتانے، ثابت کرنے، ان کے اعتراضات کو اٹھانے میں پوری عمرِ اقدس صرف فرما دی۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متبعین کا یہی طریقہ رہا ہے، یہی قرآن حکیم کی تعلیمات ہیں۔ خود خدائے قدوس اپنی جلالت کے باوجود اپنے بندوں پر کرم فرما کر انہیں ہدایت فرماتا ہے —— آخر آپ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں اور آپ کا یہ طریقہ کس کے مطابق ہے! آپ کس بلند مقام پر پہنچے ہوئے ہیں کہ "ہم چوں من دیگرے نیست" کا تخیل دوسروں کو حقیر سمجھ کر آپ کو اپنی تبدیلیٔ مذہب کے اسباب کو ہم جیسوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے آمادہ نہیں کرتا۔

خیر آپ کی یہی ضد ہے کہ آپ ہم سے کلام کے لئے تیار نہیں ہیں تو کم از کم آپ کے تلامذہ اور مریدین تو ہوں گے، آپ ان ہی کے ذریعہ بھجوا دیجئے۔ آپ یقین رکھئے کہ آپ کے شاگرد کے شاگرد بھی آپ کی طرف سے جواب دیں بایں شرط کہ آپ اس کی صحت کی تصدیق اور اپنے مسلک کے ہونے کا اقرار کرلیں تو ہم خود اپنے قلم سے ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ آپ کے تلامذہ کے تلامذہ کا جواب اپنے

میں عار محسوس نہ کریں گے ۔ اور یہ بھی قطعاً گوارہ نہ کریں گے کہ اپنے شاگردوں کے نام سے جواب دلوائیں اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کو شاگردوں کے سر تھوپتے پھریں ۔

اگر اب بھی آپ کی طرف سے جواب نہ دیا گیا تو کچھ ضروری شرعی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد آپ کے متعلق شرعی حکم عام طور پر علماء اہلسنت کی طرف سے بیان کرا دینا ہماری شرعی ذمہ داری ہوگی ۔

فقط ۔ غلام محمد خاں غفرلہ
دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور
مورخہ ۱۶ر شعبان ۱۴۰۰ھ
مطابق ۳۰ر جون ۱۹۸۰ء

نقل خط جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بنام حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ

برادرم مولوی غلام محمد صاحب زید عنایتہ بعد ہوالمسنون کے واضح ہو کہ فقیر باوجود کمزوریٔ نگاہ کے اور امراض کے بخیریت ہے اور آپ کی اور تمام مسلمانانِ اہلسنت کی خیریت کا خواہاں ہے ـــــ آپ کی دو تحریریں فقیر کو موصول ہوئیں ۔ تیسرا لفافہ جو ابھی حال میں ملا آپ حضرات سخت غلط فہمی کا شکار بن گئے ہیں ۔ فقیر بفضلہ تعالیٰ نہ وہابی ہے نہ دیوبندی ۔ یہ بعض جہال کا پروپیگنڈہ ہے جس میں دنیاوی و نفسانی اغراض پنہاں ہیں ۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر کو وہابیت سے کوئی تعلق نہ کبھی رہا نہ اب ہے ۔ فقیر جملہ وہابیہ کو بدمذہب و گمراہ جانتا ہے[ع] ۔ نہ ان کی اقتدا میں نماز جائز جانتا ہے ۔ البتہ مسئلہ تکفیر کے بارے میں فقیر احتیاطاً کفِ لسان کو پسند کرتا ہے اور اس احتیاط کا مطلب یہ نہیں کہ فتاویٰ حسام الحرمین کی مخالفت مقصود ہو یا اس کا انکار[ع] ۔ صرف اپنے دین و ایمان کی محافظت کی وجہ سے ، نہ ان لوگوں کی موافقت میرا مقصود[ع] صرف محاسبہ یوم الجزا کے خوف سے اپنا بچاؤ مقصود ۔

آپ کی دونوں تحریروں کا جواب قدرے تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ الکریم عنقریب آپ کے نظر کے سامنے آجائے گا ۔ فقیر کا مقصود دینی حفاظت ہے کوئی دنیوی

ع مگر آپ نے اپنی کتاب الکشاف حق میں اس کے خلاف بیانات دیئے ہیں مگر آپ نے الکشاف حق میں بدترین مخالفت بھی کی ہے ۔ اور صریح انکار بھی ۔

ع مگر الکشاف حق میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کی پوری پوری موافقت و حمایت کی ہے ۔

بقول شخصے ؎

ذراسی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے ٭ بڑھا دیا ہے فقط زیبِ داستاں کے لئے

آپ سے میرا کوئی معاہدہ تحریری گفتگو کا نہ ہوا تھا۔ آپ نے از خود بقلم خود اس کی ابتداء کی مفتی رضوان الرحمٰن صاحب سے ضرور یہ گفتگو ہوئی تھی مگر ان کی کوئی تحریر میرے پاس اب تک نہ آئی۔ آپ کے دونوں تحریروں میں جو غلط فہمیاں اور بعض مقام پر تحریف بھی ہے۔ ان نمبروں پر تفصیل سے کلام مجھکو کرنا پڑا۔ اس تحریر میں ان شاء اللہ الکریم یہ سب چیزیں ظاہر کی جائیں گی۔ سنیوں کو وہابی بتانا اور وہابیوں کو گلے لگانا کیا یہی سنت ہے عہ مولوی رضوان الرحمٰن صاحب کے حقیقی بھائی جو نام نہاد پاکستان سے آئے تھے وہ دیوبندی ہیں یا سنی۔ کیا وہ تقریباً ایک ماہ تک مفتی صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوئے یا نہیں، ابھی تھوڑے ہی عرصہ کا واقعہ ہے مفتی صاحب نے مجھ سے خود ہی فرمایا تھا کہ میرا بھائی مولوی اور پکا دیوبندی ہے۔ اور کہا تھا مجھکو اس نے چیلنج مناظرہ بھی دیا۔ آج وہ کیا سنی بن گئے۔ جو مفتی صاحب کے مہمان بن کر ان کے مکان پر مقیم رہے۔

بداؤں والوں پر جو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ کفر ہے ان کے عرس میں مفتی صاحب خود اور اہلسنت کے علماء تشریف لاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے کھانا بھی کھاتے ہیں، ان کے اقتدا میں نمازیں بھی ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ کیا اس فتوے کے حکم سے بداؤں والوں نے توبہ کرلی ہے یا اب اس فتوے کا حکم منسوخ ہوگیا ہے؟

نظر کی کمزوری کی وجہ سے تحریر صاف نہیں تحریر میں دشواری بھی ہے۔

فقط ماھو المسنون۔ تفصیلی کلمات انشاء الکریم عنقریب بدیہ ناظرین ہونے والے ہیں۔ فقیر خلیل احمد قادری غفرلہ۔ از بداؤں ۲۳ ذوالحجہ سنہ ۱۴۰۰ھ

عہ مگر انکشاف حق میں تو آپ صاف کھل گئے ہیں کہ آپ دیوبندی وہابی ہیں۔ اور وہابیوں کو گلے لگائے ہوئے ہیں۔

غرض نہیں۔ بتانے والے اور پروپیگنڈہ والے جو چاہیں کہیں۔ رب تعالیٰ حسیب ہے اور یوم الحساب قریب ہے۔

اس تحریر میں فقیر نے اس کو ثابت کیا ہے کہ مسئلہ تکفیر مسلم میں احتیاط اور کف لسان اہل حق کا طریقہ رہا ہے۔ اور شریعت مطہرہ نے اس کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ ہاں اگر علمائے دین کے فتوؤں کی مخالفت اور ان کے معاملہ میں نفسانیت مقصود ہو تو اور بات ہے۔

لکل امرء ما نوی ارشادِ خیر الانام علیہ السلام ہے۔ ۲۷ صفر کے موقعہ پر علمائے کرام بے سمجھے اور بغیر دریافت کئے چل دیئے۔ عوام نے کیا اثر لیا افسوس تو یہ ہے کہ مولوی صاحبان بعض جہال کی بے سروپا باتوں کو سن کر بداؤں کے لئے روانہ ہوگئے۔ آخر جب ان سے ایسی افواہیں معلوم ہوئی تھیں تو فقیر سے بذریعہ تحریر کے معلوم تو کرلیتے کہ نہ مجھ سے معلوم کیا نہ کوئی اطلاع بے ضابطہ اور بے قاعدہ از خود تشریف لے آئے اور دو چار جہال کے سامنے میری عدم موجودگی میں نہ معلوم کیا کیا کہہ گئے۔ آخر اس کا کیا اثر ہوا اور اہل فہم نے کیا نتیجہ نکالا۔ ایسی کم فہمی کے نتائج ہیں کہ آج اغیار ترقی کر رہے ہیں اور ہر جگہ اپنا اثر قائم کر لیے ہیں۔ آپ حضرات کو اپنوں پر فتوے لگانے سے فرصت نہیں عہ۔ اس شدتِ بیجا کا کیا ٹھکانہ ہے کہ اگر کوئی تکفیر میں احتیاط کرے اور سکوت کرے تو اس پر بھی آپ کا فتویٰ صادر ہو جائے۔ یہ بھی خیال نہ کیا جائے کہ یہ تو اپنا ہی آدمی ہے عہ اس سے کسی موقع پر مخصوص طریقے سے تبادلۂ خیال کر لیا جائے، آج قرب وجوار کے دیوبندی کو یہ کہنے کا موقعہ مل رہا ہے کہ لو بریلوی خیال کے لوگ تو اب اپنوں پر بھی کفر کے فتوے لگانے لگے۔ صرف اتنی سی بات پر کہ مسئلہ تکفیر میں احتیاطاً سکوت کر لیا۔ اس کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ دوسری تحریر آنے والی ہے۔

عہ مگر انکشاف حق میں آپ نے گستاخ دیوبندیوں کو اپنا ثابت کیا ہے۔

عہ انکشاف حق میں آپ نے واضح کردیا ہے کہ آپ دیوبندیوں کے آدمی ہیں۔

نقل جواب حضرت مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ بنام مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بعد ما ہو المسنون

آپ کا خط مورخہ ۲۲ ذوقعدہ ۱۴۰۲ھ کا تحریر کردہ معلوم نہیں کیوں تاخیر سے موصول ہوا۔ دارالعلوم کی جاری اور ہنگامی شدید مصروفیات کی وجہ سے موقع نہ تھا۔ مگر بہر حال وقت نکال کر جواب حاضر کر رہا ہوں۔

آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہم غلط فہمیوں کے شکار ہیں اور اس کی وجہ میں بعض لوگوں کے پروپیگنڈے کو دخل بتایا ہے جس میں ان کی دنیاوی و نفسانی اغراض پنہاں ہیں ــــ اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کا یہ الزام غلط ہے۔ گزشتہ سال عرس اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے موقعہ پر بدایوں کے لوگوں نے بریلی شریف حاضر ہو کر یہی بیان کیا تھا کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اب اکابرِ دیوبندیہ کی تکفیر میں احتیاط کرنے لگے ہیں اور فرعون وغیرہ کی مثالیں دیتے ہیں۔ ان کا یہ اطلاع دینا حق تھا، اور پھر انہوں نے علماء کو بدایوں بلوایا اور کثیر لوگوں کے سامنے آپ سے یہ کہلوا کر اپنے قول کی تصدیق کرا دی تاکہ روایت میں شبہ نہ رہے۔

۱۔ بدایوں میں آپ کا اقرار۔

۲۔ آپ کا ۲۲ ذوقعدہ ۱۴۰۲ھ کا خط بدایوں کے لوگوں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ پھر غلط فہمی کا شکار ہونا کیا معنی؟ ــــ جنہیں آپ جاہل اور نفس پرست سے یاد کر رہے ہیں ان کی تحریک و افعال صحیح اور حکم شرعی کے مطابق تھے آپ کا ان لوگوں کو جاہل و حقیر بنا کر ان کی نفسانیت پر اس اضطراب کو محمول کرنا سراسر ظلم ہے، ہاں آپ ان سے اس وقت خوش رہتے جب کہ احتیاط و کفِ لسان میں وہ

آپ کی ہاں میں ہاں ملاتے۔

جس احتیاط و کفِ لسان کو آپ نے اپنے نزدیک ذراسی بات سمجھ لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ دین میں بہت بڑا فتنہ ہے جس سے عوام و خواص دونوں کا مضطرب ہونا یقینی ہے اور آپ کے نزدیک آپ کی یہ ذراسی بات جو کچھ آپ سے کہلوانے اور کرانے کم ہے ــــ ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ آپ کا وہابیت اور وہابیہ سے تعلق ہے یا نہیں۔ البتہ آپ ہی کے یہ اقوال کہ :-

۱۔ "فقیر جملہ وہابیہ کو بد مذہب و گمراہ جانتا ہے۔"

۲۔ "البتہ مسئلہ تکفیر کے بارے میں احتیاطاً کفِ لسان کو پسند کرتا ہوں۔"

صاف بتلا رہے ہیں کہ آپ دینِ حق پر قائم نہیں ہیں۔ صریح کفر قطعی میں جس میں مذہبِ فقہاء و متکلمین پر حکم یہ ہو کہ "من شک فی کفرہ فھو کافر۔" آپ کا احتیاطاً کفِ لسان کرنا اور ان کو صرف گمراہ جاننا بغیر احتمال و شک کے ناممکن ہے، یہ آپ کی تضاد بیانی ہے کہ آپ ایک طرف تو یہ کہیں کہ میں حسام الحرمین کو مانتا ہوں جس میں یہ حکم موجود ہے کہ من شک فی کفرہ فھو کافر۔ اور آپ دوسری طرف کفِ لسان سے احتمال و شک پیدا کر کے حسام الحرمین کا انکار بھی کریں۔ حسام الحرمین اور ملحقہ رسائل کے مباحث، احکام، تصدیقات کا ماحصل تو یہی تھا کہ اکابرِ دیوبندیہ کے صریح کفریات قطعیہ ایسے ہیں جن کو جاننے کے بعد شک کرنے والا کافر ہے۔ پھر آپ کا سکوت و احتیاط کے ذریعہ احتمال و شک کا اظہار کرنا حسام الحرمین کے اصل حکم کا ماننا کب ہوگا۔ اکابرِ دیوبندیہ کے یہ کفریات کوئی غیر قطعیہ تو نہ تھے کہ آپ اپنے دلائل سے احتمال پیدا کر دیتے تو اہلسنت خاموش رہ جاتے اور آپ کو سکوت و احتیاط کے حال پر چھوڑ دیتے۔ کفریاتِ قطعیہ صریحہ میں آپ کا اب سکوت و احتیاط یقیناً اہلسنت میں ہیجان پیدا کر دے گا۔

اس خط میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے میری تحریروں کا جواب

لکھ لیا ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ :۔

"مسئلۂ تکفیرِ مسلم میں احتیاط اور کفِ لسان اہلِ حق کا طریقہ رہا ہے اور شریعتِ مطہرہ نے اسی کو ہی پسند کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے۔"

آپ کے ان جملوں کا جواب ہمیں فوراً دے دینا چاہئے تھا مگر آپ کے اس اقرار کے بعد کہ آپ نے جواب لکھ لیا ہے اور عنقریب آپ بھیجنے والے ہیں۔ چند روز تک ہم اپنے جواب کو ملتوی رکھتے ہیں اور آپ کے وعدہ کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار کرتے ہیں۔ لیکن آپ سے اتنی عرض ضرور ہے کہ (۱) ایک مرتبہ آپ پھر اپنے جواب پر غور فرما لیں (۲) میری ۲۵ رمضان ۱۴۰۰ھ کی تحریر بھی دیکھ لیں جو میں نے غلام رضا صاحب کے سوالات کے جواب میں لکھی ہے اور اس کو میں نے بہت تاخیر سے بھیجا ہے نیز اپنے جواب کے ساتھ میرے دو سوالات کے جوابات بھی بڑھا دیجئے۔

۱۔ اہلِ حق اور شریعتِ مطہرہ نے تکفیرِ مرتد کا کیا حکم بیان فرمایا ہے؟

۲۔ زید مسلمان عالم فاضل امام تھا "اس نے اب علی الاعلان صریح طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا انکار کر دیا ہے۔ شریعتِ مطہرہ اور اہلِ حق ابھی اسے مسلمان مان کر تکفیر سے کفِ لسان و احتیاط کا حکم دیتے ہیں یا مرتد مان کر تکفیر کرنے کرانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔؟

رہا ۲۷ رصفر ۱۴۰۱ھ کو علماء کے بدایوں پہنچنے پر آپ کا یہ کہنا کہ اہلِ فہم نے کیا نتیجہ نکالا؟ تو اہلِ فہم عند اللہ وہی ہیں جو حق کوش و حق گو ہوں۔ وہ نہیں جو نتیجہ نکالنے میں حقائق سے دور رہ کر ناحق طرفداری کریں۔ نشیب و فراز ہی سے متاثر ہو کر حق چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آپ کے نزدیک جو اہلِ فہم آپ کے مسلک کے حامی ہیں۔ ہم ان کی فہم و فراست سے پناہ مانگتے ہیں اور ان کے نتیجہ نکالنے سے ہم متاثر نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی ان دیوبندیوں، وہابیوں کے گمراہ کن احمقانہ اقوال بھی لائقِ اعتناء نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ "لو بریلوی خیال کے لوگ

تو اپنوں پر ہی فتوے لگانے لگے ہیں" معتمد علماء اہلسنت نے اپنوں اور غیروں کی صورتیں دیکھ کر فتوے نہیں لگائے ہیں بلکہ ان کے اقوال و افعال کا شرعی حکم بیان کیا ہے۔ یہ اپنوں کی صورتیں دیکھنے کا نتیجہ تھا کہ دیوبندی مولوی مفتی ملا اپنے اکابر دیوبند کے صریح کفریات قطعیہ کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ ان کو اپنے اکابر کے کفریات "اسلام نظر آئے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

رہا علمائے اہلسنت اور حضرت مفتی اندور کا بدایوں والوں کے یہاں آنا جانا اور حضرت مفتی اندور کا اپنے وہابی دیوبندی بھائی کو اپنے یہاں ٹھہرانا تو بیشک جہاں جہاں محاسبہ ضروری ہوگا بالضرور کیا جائے گا مگر اس سلسلہ میں بطور حکایت و شکایت بیان کارآمد نہیں بلکہ یہ تحریر فرمائیے کہ آپ کی تحقیقات کیا ہیں۔ آپ کے نزدیک شرعاً ان پر کیا اور کس طرح حکم ہوتا ہے۔ تاکہ محاسبہ متعین ہو جائے اور ہمیں شرمندگی اٹھا کر جہات کا مظاہرہ نہ کرنا پڑے۔ آپ کے جواب کے بعد ان شاء اللہ الکریم ہم ضرور قدم اٹھائیں گے۔

فقط۔ غلام محمد خان غفرلہ

۶ ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۶ راکتوبر ۱۹۸۰ء

نقل خط حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ بنام مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی

از ناگپور یکم صفر ۱۴۰۱ھ

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بعد ما ہو المسنون

آپ کے خط کا جواب میں نے حاضر کر دیا تھا، آپ کے وعدے کے مطابق آپ کی تحریر کا انتظار تھا مگر ہنوز آپ کی تحریر نہیں ملی۔ آپ نے ۲۲ ذو قعدہ کو یہ تحریر کیا تھا کہ تحریر تیار ہے معلوم نہیں آپ تاخیر کیوں فرما رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خط و کتابت میں ہم نے آپ کی رعایت نہیں کی ہے اور گستاخانِ نبوت و رسالت کی رعایت کرنے والے کے ساتھ رعایت کی توقع فضول ہے۔ ہم انتہائی اخلاص سے آپ سے پھر عرض کرتے ہیں کہ آپ جذبات و تاثرات سے قطعی دور رہ کر رعایت و عدم رعایت سے بے نیاز حق کو قبول کریں۔ اسی میں دنیا و آخرت کی خیر ہے۔ آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کی بھلائی ہے اور ان کا بھی ثواب آپ کو حاصل ہے ـــــ حق کے مقابلہ میں ہزار آپ جواب کی کوشش کریں سب بے سود ہے۔ اس میں آپ کے سر آپ کے ساتھ آپ کے متعلقین کا بھی وبال ہے۔ حق قبول کرنے میں اکابرینِ دین نے عار نہیں فرمایا ہے، رجوع سے حیا نہیں کی ہے، اپنی غلط بات کو نباہنے کی باطل کوشش نہیں کی ہے اگرچہ حق قبول کرنا تلخ اور نفس پر سخت گراں گزرتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ایسا کیا بھی تو ایمان جاتا رہا۔ یا امت میں شدید فتنہ پھیل گیا۔

دین و سنیت اور اہلسنت کا اس میں کچھ نہیں بگڑیگا کہ آپ نے اپنے سکوت و احتیاط کے ذریعہ گستاخانِ نبوت و رسالت کی رعایت کر کے ان کی صف میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اور عزتِ رسالت اور تحفظِ ناموسِ رسالت کی سپہ سالاری کو آپ نے

بڑے بڑے توہین کرنے والوں کی رعایت و حمایت پر قربان کر دیا ہے "البتہ بگاڑ آپ کے غیر اخلاص، جذبات، اپنی بات کو نباہ رکھنے کی وجہ سے ہے کہ آپ نے اپنی اور اپنے متعلقین کی دنیا و آخرت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ یوں تو کسی کفر و ارتداد کی طرف سے چشم پوشی مناسب نہیں لیکن صریح توہینِ نبوت کی طرف سے سکوت و احتیاط سب سے زیادہ تباہ کن اور ہلاکت انگیز ہے۔ دل کا اس سکوت و احتیاط کی طرف مائل ہونا جانے کتنے وساوس، باطل تاویلات، فاسد مثالوں مضحکہ خیز اقوال و افعال کو جنم دے کر ان پر جما کر رکھ دیتا ہے۔ انسان اسی کو حق سمجھنے لگتا ہے جس سے وہ حق کا مقابلہ کرنے کے لئے کفر و ارتداد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آپ کے اسی حال کا نتیجہ ہے کہ آپ نے علماء کرام کے کلمات "تکفیر مسلم میں احتیاط چاہئے" کے مفہوم کو بدل ڈالا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کیفیت کی وجہ سے آپ کی فہم اور علماء کی عبارتوں کے مفہوم کے درمیان اندھیرا سا چھا گیا ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر وعدہ کے مطابق بھیج دیتے تو میں آپ کے نقل کردہ اقوال ہی کو آپ کے سامنے رکھ کر بعونہٖ تعالیٰ بتا دیتا کہ آپ کہاں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے اپنے خط میں لکھ دیا تھا کہ آپ اپنے جواب پر پھر غور فرمالیں۔ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا افسوس ناک حال آپ کو اپنی تحریر بھی اب میرے پاس نہیں بھیجنے دے گا۔

یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ آپ جیسا جید عالم جس نے خدمتِ سنیت اور اشاعتِ مسلکِ حسام الحرمین کے لئے پوری فکر و نظر کے ساتھ زندگی گزار دی۔ کس طرح اس کی فہم، فکر و نظر، تحقیق و تدقیق کی صلاحیت سلب کر لی گئی؟ وہ کیسے توہینِ رسالت کرنے والوں کی رعایت کے لئے تیار ہو گیا۔ میں نے پچھلے کسی خط میں لکھا تھا اور پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ غور کر لیجئے۔ آپ نے کوئی ایسی خطا تو نہیں کی ہے کہ روحانی طور پر آپ پر عتاب ہو رہا ہو۔ یہی خطا سب سے بڑی ہے کہ صریح توہینِ نبوت کے قطعی کفر و ارتداد میں شبہ پیدا کر لیا۔ ہماری پُرخلوص درخواست ہے کہ آپ رجوع کے لئے مشائخِ کرام کے وسائل سے بارگاہِ ارحم الراحمین

میں گڑگڑائیے کہ وہ آپ کے حال کو واپس فرمادے۔ آپ یقین کریجئے کہ آپ کی ندامت ورجوع پر آپ کی بے عزتی نہیں ہے بلکہ دنیائے سنیت میں آپ کا وقار بلند ہو جائے گا۔ لوگ پھر آپ کو اسی طرح آنکھوں پر بٹھائیں گے جس طرح کہ بٹھاتے تھے۔ ہمارے سینے بھی پھر اسی طرح آپ کی عظمت کے لئے کھلے رہیں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ آپ کا دل اندر سے بولتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا مسلک ہی حق اور ناجی ہے۔ آپ اپنی واپسی کے لئے صرف اپنے وقار کا خیال کر رہے ہیں کہ جب بات کہہ دی ہے تو رجوع کس طرح کریں۔ میرے متعلقین معتقدین مجھکو کیا کہیں گے۔ لیکن یہ تصورات آپ کی اور آپ کے معتقدین کی دنیا و آخرت برباد کر رہے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے نفس پر قابو پالیا تو وہی ساعت آپ اور آپ کے معتقدین کے لئے سعید ہوگی۔

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور اگر آپ واقعی اپنے متزلزل دلائل کی بنیاد پر اپنے اختیار کردہ نئے مسلک ہی کو صحیح سمجھتے ہیں تو انشاء اللہ الکریم ۲۶ رصفر ۱۴۰۱ھ کی صبح علماء کرام بدایوں میں جمع رہیں گے آپ سے گفتگو ہو کر معاملہ صاف ہو جائے گا۔

امید ہے آپ تیار ملیں گے۔ آپ سے جو کچھ میری خط وکتابت ہوئی ہے اس سے میں نے اپنے علماء کو آگاہ کر دیا ہے۔ فقط۔ غلام محمد خاں غفرلہٗ

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مولوی خلیل احمد بدایونی کے طویل خط کا جواب

منجانب۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ تعالیٰ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

جناب مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی! بعد ماہو المسنون

آپ کا رجسٹری خط مورخہ ۱۵ رصفر المظفر ۱۴۰۱ھ میری ناگپور سے غیر حاضری میں جب کہ میں بدایوں بریلی کے سفر پر تھا۔ دفتر دار العلوم امجدیہ ناگپور کو موصول ہوا۔ غنیمت ہے کہ آپ نے جواب دیدیا۔ ہمیں ان احباب کا ممنون ہونا چاہئے جنہوں نے آپ سے جواب تو لکھوالیا ورنہ ہماری بے ضابطہ اور بے ربط تحریریں کب آپ کی عنایت جواب کے قابل تھیں اور ہمارا بے پر کی اڑانا کب لائق توجہ تھا۔

آپ نے اپنے بے ضابطہ لفظ کی تشریح یوں کی ہے۔

"بے ضابطہ تو یوں کہ آپ سے میرا کوئی تحریری یا زبانی طور پر معاہدہ نہ ہوا تھا کہ خط وکتابت سے گفتگو ہو یہ معاہدہ مفتی رضوان الرحمن صاحب سے ہوا تھا۔ الیٰ آخرہ ..... یہ طریقہ ضرور بے ضابطہ ہے۔" میری تحریروں کے بے ضابطہ ہونے کی وجہ میں آپ نے جو یہ لکھا ہے۔ "میرا آپ سے کوئی تحریری یا زبانی معاہدہ نہ ہوا تھا۔" بالکل صحیح ہے مگر یہاں آپ کی معاہدہ جوئی کے باضابطہ ہونے پر کیا دلیل ہے۔ چور چوری کرے .... 'چوری پر شرعی تنبیہ کے لئے پہلے چور سے معاہدہ کرنا ہوگا کہ اے چور! یہ چوری پر میں تجھ کو شرعی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں۔ معاہدہ کرلے۔ شرابی، شراب کی نحوست میں مبتلا ہو۔ شراب کی حرمت پر تنبیہ کے لئے پہلے شرابی سے معاہدہ کرنا ہوگا۔ کسی گمراہ و گمراہ گر کو اس کی گمراہی و گمراہ گری پر شرعی تنبیہ کے لئے پہلے اس سے معاہدہ کیجئے۔ اگر وہ انکار کر دے تو نہ

بسور کر گھر بیٹھ جایئے۔ شرعی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ کوئی اسلام کا دعویٰ کرنے والا اگر کفر و ارتداد کی نجاست میں آلودہ ہو کر عوام میں نجاست پھیلا رہا ہو شرعی تنبیہ کے لئے پہلے اس سے معاہدہ کر لیجئے ورنہ اپنی زبان و قلم کاٹ کر پھینک دیجئے اور اپنی مسجد، مدرسہ، خانقاہ یا گھر میں شیطان اخرس (گونگا شیطان) بن کر چھپ جایئے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہاں یہ ہوتا ہے کہ منازعت قرار پا جائے تو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آدابِ مناظرہ پر معاہدہ ہو جائے ——— بے ربط کے معنی آپ نے یہ لیا ہے کہ میں (غلام محمد خاں ناگپوری) نے آپ کے مقصد کو بے سمجھے بغیر لڑائی شروع کر دی اور مزیدار بات یہ ہے کہ میں اپنی تحریر اور نقول کو بھی نہ سمجھ سکا۔ پھر میں نے بد دیانتی کر کے متعدد جگہ غلط بیانی اور تبدیلی الفاظ سے کام لیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے اذا ییئس الانسان طال لسانہ یعنی جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی زبان دراز ہو جاتی ہے۔

عرض ہے کہ میں نے جو کچھ پہلی تحریروں میں لکھا ہے وہ مربوط ہے یا نہیں اس پر گفتگو تو بہت پُر لطف اور دلچسپ ہو گی مگر اس پر ابھی وقت نہیں ضائع کیا جا سکتا لیکن اتنا اس وقت ضرور عرض کروں گا کہ میری ان تحریروں سے اتنا تو ہوا کہ آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں 'حضرت شیخ اکبر' حضرت امام غزالی و حضرت جامی رحمہم اللہ تعالیٰ کی اسلام فرعون کی بحث پر اپنا استدلال غائب کر دیا اور اس کتاب کا حوالہ بھی روپوش ہے جس کو آپ نے اپنی احتیاط پر استناد کے لئے ۷ رمضان ۱۳۸۶ھ کو بدایوں کی مسجد میں پیش کیا تھا اور آپ نے آٹھ آٹھ علماء کے فرعون کو مسلمان سمجھنے پر اپنی احتیاط کے جواز کا جو لوگوں میں چرچا کیا تھا وہ سب کا سب دریا برد ہو کر رہ گیا اور اب آپ توبہ و رجوع وغیرہ کی لائن پر لگ گئے ہیں۔

اور اب آپ نے جو یہ طویل تحریر بھیجی ہے (اس کی طوالت کا آپ نے خود اپنے خط میں ذکر کیا ہے) جس کا یہ جواب حاضر کر رہا ہوں۔ اس سے اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ "بے ربط" اور "مربوط" ہونا کسے کہتے ہیں۔ اور دیانت و بد دیانتی آخر کہاں نظر آتی ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ نے نمبروار اپنا بیان تحریر فرمایا ہے جس کا جواب حاضر ہے۔

۱۔ آپ نے لکھا ہے "فقیر بفضلہ تعالیٰ اعتقاداً و عملاً اہلسنت و جماعت کے ہر عقیدہ و عمل کو حق جانتا ہے اور مذہب اہلسنت و جماعت کے کسی عقیدے و عمل سے اختلاف نہیں رکھتا۔" عرض ہے کہ اب محض آپ کے دعوے سے آپ کو سنّی نہیں سمجھا جا سکتا، آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا رہی ہے کہ آپ کیا ہیں؟ دیوبندی وہابی اپنے اہلسنت ہونے کا ہی دعویٰ کرتے ہیں۔

۲۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "فقیر بفضلہ تعالیٰ نہ دیوبندی ہے نہ وہابی نہ دیوبندیوں کا حامی نہ مؤید نہ ان کے مذہب کا محسن۔ یہ فقیر پر افتراء ہے جس کا حساب روزِ جزاء ہو گا۔" عرض ہے اب تو افتراء پر بحث کی بھی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی اس طویل تحریر سے خود ہی کھل کر سامنے آ گئے ہیں کہ آپ کون ہیں دیوبندی بھی دہابیت سے بڑھتے ہیں اور وہ بھی روزِ جزا ہی کی دہائی دیتے ہیں۔

۳۔ فرعون کے سلسلہ میں آپ نے مجھ پر الزام رکھا ہے۔ "فرعون کے بارے میں آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ فرعون کو فقیر مسلمان ثابت کرتا ہے، مومن مانتا ہے یہ آپ کی فہم کی سخت غلطی ہے (الی قولہ) از خود کسی گفتگو میں دخل دینے کا انجام یہی ہوتا ہے۔"

ہم تو سمجھے تھے کہ آپ کا ربط و ضبط کمال کو پہنچا ہوا ہو گا مگر یہاں تو آپ کی تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جناب شاید غیظ و غضب میں ربط و ضبط سے اپنے حواس ہی کھو بیٹھے ہیں اور اصل مبحث استناد فرعون سے اب گریز کر کے

جیسے بھی ہو مربوط ہو یا غیر مربوط اپنی صفائی پیش کر دو اور دوسروں پر الزام رکھو اپنا چکے ہیں۔

میں نے اپنی تحریر میں جو جملے لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔

"بہرحال جس جس نے بھی نقل کیا ہو ہمیں ان کی نقل و تسلیم سے انکار نہیں اور آپ ان کو سند بنا کر اپنا مسلک بھی فرعون کا اسلام قرار دیں تو ہمیں سروکار نہیں۔" دوسری جگہ لکھا ہے۔

"اگر آپ اس مسلک کے قائل ہیں کہ فرعون عذاب غرق کے وقت ایمان لا چکا تھا تو یہی علت آپ کو مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں نکالنی ہوگی۔"

کوئی جاہل جملہ شرطیہ کو جملہ خبریہ پر محمول کر کے بے ربط و ضبط بے پر کی ہانکے اور الزامی طلب دلیل کو نہ سمجھ سکے۔ اور یہ کہے کہ اس میں صرف مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام ہے تو کوئی تعجب نہیں۔ مگر آپ جیسے محقق عالم اور ربط و ضبط کے حامل سے تو اس کی امید نہیں ہوتی چاہئے تھی مگر آپ کیا کریں۔ بدمذہبی کا انجام ہی یہی ہوتا ہے جہاں اپنی بے ربطی پر دوسرے کے ربط کو قیاس کیا جاتا ہے اپنے مخلص کو بھی دشمن سمجھا جاتا ہے، ہدایت کو گمراہی اور گمراہی کو ہدایت باور کیا کرایا جاتا ہے۔ آپ سے یہ تو ہوا ہی نہیں اور ہو بھی کہاں سکتا ہے کہ مقابل جب آپ کے دعوے پر آپ سے علت طلب کر رہا ہے تو آپ علت بیان کرتے آپ اپنی علت تو بیان نہ کر سکے اور بیان بھی کیا کر سکتے۔ فراریوں اختیار کیا کہ۔ ہائے مجھ پر فرعون کو مسلمان سمجھنے کا الزام دھر دیا۔

۴۔ میں آپ لکھتے ہیں۔ "آپ کی تحریر کا عنوان حسام الحرمین کے نام سے یہ بھی غلط ہے فقیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں، اس کے متعلق فقیر بار بار بتا چکا ہے کہ میں حسام الحرمین کے نہ مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں، میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا

ہوں اب پھر بتاتا ہوں۔"

عرض ہے کہ جناب! حسام الحرمین ہی تو اصل خزانہ ہے، اسی پر تو سنی عوام و خواص کو آپ نے پریشان کیا ہے۔ آپ کے کف لسان کا تعلق حسام الحرمین سے نہیں تو اور کس سے ہے، آپ کی مخالفت کی اور کون سی اونچی اڑان ہے۔ اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی کیا لوگ اتنے بے وقوف ہیں جو آپ کے اس قول کو مان لیں گے کہ فقیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں ہے۔ "حسام الحرمین" کوئی جلد کسی بند شی اوراق کی شیرازہ بندی، حسین و جمیل کتابت و طباعت اور صرف تا ہر عنوان ہی کا نام نہیں ہے وہ انہی احکام کا تو نام ہے جن سے آپ نے احتیاطاً کف لسان کر کے اہلسنت میں فتنہ پیدا کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "میرا مطلب دوسرا ہے۔ جس کو میں پہلے بتا چکا ہوں اب پھر بتاتا ہوں۔" شاید وہ احتیاطاً کف لسان کے علاوہ ہوگا ــــ چلئے پھر بتایئے اس کے بعد بھی پھر آپ کو موقع رہے گا پھر اور بتایئے گا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ مطلب بتانے میں بھی آپ نے تھانوی صاحب کی پوری پوری پیروی کا خیال رکھا ہے بلکہ کچھ قدم آپ آگے ہی ہیں، ویسے بھی آپ کی یہ طویل تحریر "بسط البنان" سے اطول ہی ہے۔

وقعات السنان کے بارے میں ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ موضوع بحث بن گئی تھی حضرت مفتی اندور نے جب آپ سے گفتگو شروع کر کے آپ کے خیالات معلوم کرنا چاہا تھا تو آپ نے فرمایا تھا، جس کا مفہوم ہمیں یاد ہے کہ ذرا سی بات ہے، جب سے "بسط البنان" دیکھی ہے اکابر دیوبند پر حکم کفر لگانے سے احتیاطاً کف لسان کرنے لگا ہوں جس کو لوگوں نے بڑھا کر بتانا شروع کر دیا ہے۔ اس پر آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے وقعات السنان دیکھی ہے! تو آپ نے فرمایا تھا۔ "ہاں دیکھی ہے۔"

آپ فرماتے ہیں کہ وقعات السنان کا ذکر ہی کیوں آتا؟ تو جناب! وقعات السنان

آپ کی "بسط البنان" ہی کا آورد ہے۔ بسط البنان کو دیکھکر ہی تو آپ نے اپنے مذہب کو بدلنے کا اعلان کیا ہے اور وقعات السنان میں تو اسی کی روک تھام کی گئی ہے۔ آپ کا موضوع بسط البنان کو دیکھ کر کفِ لسان کرنا ہی تو ہے۔ لوگ اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ "ذکر کیوں آتا" اور موضوع ہی کو نہ سمجھ سکیں۔ اور یہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ واقعی آپ تھانوی صاحب کے سچے متبع اور پیروکار ہیں۔ آپ ظنیات کے بادلوں میں گھر کر رہ گئے ہیں اور تنبیہ کی ہر رعد و برق پر آپ کو یہ گمان ہوتا ہے کہ معلوم نہیں اس میں کیا مصلحت ہوگی؟

مصلحت ہو یا نہ ہو جب آپ اپنے مسلک کو اپنے نزدیک ٹھیک گمان کرتے ہیں تو مصلحت اور عدمِ مصلحت کا خطرہ کیوں؟ —— ہمیں حیرت ہوگی کہ آپ "وقعات السنان" کے اس قدر ذکر سے انکار کیسے کریں گے، آپ اطمینان رکھئے اب ہم اس تحریر میں "وقعات السنان" کو بحث بنا کر پیش نہیں کریں گے آپ اپنی تحریر میں جن باتوں کو لکھا ہے ان ہی کا جواب دیں گے آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۵۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "آپ نے فقیر پر بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقتدا ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں، نہ جانے یہ کذب آپ نے کس لئے بولا۔"[عہ]

اس کے بعد آپ نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ساتھ اپنے حسنِ ظن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا —— "اصل بات یہ تھی کہ قاضی شمس الدین صاحب نے فرمایا تھا کہ

عہ واہ ری کذب بیانی اور بے حیائی۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے تو انکشافِ حق میں صاف صاف اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ایک معمولی ناقابلِ اعتبار عالم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جم کر تحقیر کی ہے بھلا مقتدا کہاں سے ہو گئے۔

اعلیٰحضرت اصحاب ترجیح میں ہیں۔ فقیر نے اس پر کہا کہ اصحاب ترجیح کا درجہ تو صاحب درمختار، وصاحب کنزالدقائق وصاحب وقایہ وغیرہم اصحاب متون سے بھی اونچا ہے ....." الخ

معلوم نہیں اصل قرار دینے کا آپ کے پاس کون سا پیمانہ ہے! آپ ہی کی مندرجہ بالا تحریر سے اتنی بات تو معمولی عقل والا انسان بھی سمجھ لے گا کہ حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یوں ہی اعلیٰحضرت قدس سرہ کے مناقب کا خطبہ پڑھنا شروع نہیں کر دیا ہوگا پہلے کچھ نہ کچھ بات ضرور ہوئی ہوگی جو اس گفتگو کی اصل ہوگی جس کو آپ کا ٹیپ ریکارڈ بھی بطور خیانت نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ آپ خود چھڑوا نہ دیں آپ کے اس اظہار کے بعد ہی کہ اکابرِ دیوبند کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے تحقیق کے سلسلہ میں آپ کے خیالات کیا ہیں۔ تحقیق میں آپ خود اپنا کیا مقام سمجھے ہوئے ہیں۔ دوسرے علماءِ عصر کے بارے میں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب کو اپنا خیال ظاہر کرنا پڑا تھا جس کو آپ نے دوسرا رخ دیا۔ آخر گفتگو میں تلخی پا کر ہی حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے یہ فرمایا تھا جس کا مفہوم مجھے یاد ہے کہ:۔

"اعلیٰحضرت کے بارے میں ہم کوئی بات برداشت نہیں کریں گے، ہم نے تو پھر بھی یہ عبارت احتیاط سے لکھی تھی کہ —— آپ کو یاد ہوگا کہ حسام الحرمین پر گفتگو کے دوران جب حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مقتدا ہونے کے مقام کا تذکرہ فرمایا تھا تو آپ نے طبقہ سابعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مقامِ احتیاط کا ادعا کیا تھا۔"

جو واقعہ کے مطابق تھا، ہمارے بحث کا مقتضا تھا جس پر آپ چراغ پا تو ہو گئے" صاف انکار تو کر دیا، اس کو بہتان بنا کر انا للہ تو پڑھ دیا مگر ان شاء المولیٰ تعالیٰ آپ کی یہی طویل تحریر خود بتا دے گی کہ حقیقت کیا ہے اور کذب و بہتان کہاں پایا جاتا ہے۔

بایں ہمہ آپ نے جس قدر عبارت لکھی ہے اگر اتنی ہی تسلیم کر لیں جب بھی اس سے یہ ثابت ہے کہ حسام الحرمین کے احکام پر آپ کے تحقیقی تحرّت کے سلسلہ میں

ہی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مقام پر گفتگو تھی اور جب آپ کے سکوت کا دعویٰ برقرار تو حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے بارے میں آپ کا کلام خود آپ کی اسی تحریر سے ثابت، آپ بھاگ کہاں سکتے ہیں!

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ آپ کے حسنِ ظن کا دعویٰ صرف ان کی ذات کی وجہ سے ہے تو ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے اور اگر دین کی وجہ سے ہے تو آپ کا دعویٰ باطل و کذب ہے اس لئے کہ آپ نے دین ہی پر کاری ضرب لگائی ہے جس کی حفاظت فرما کر اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ملت پر احسان فرمایا ہے۔

۶۔ آپ نے نمبر ۶ میں لکھا ہے ــــ "اکابر دیوبند پر حسام الحرمین میں جو حکم جس بنیاد پر دیا گیا ہے وہ صحیح ہے اور درست ہے باوجود اس کے بغیر اس خیال کے کہ حسام الحرمین کی مخالفت منظور ہو یا فریقِ ثانی کی موافقت یا جانبداری مقصود ہو۔ محض یوم الحساب کے خوف سے اپنے دین و ایمان کی محافظت کی نیت سے اکابر دیوبند کو کافر و مرتد کہنے سے احتیاطاً کفِ لسان اور سکوت کرتا ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جس کو آپ نے اپنی تحریر میں تبدیلی مذہب سے بھی تعبیر کیا ہے، کہئے اس میں کون سے مذہب کی تبدیلی ہوئی۔ کیا مذہب اہلسنت تبدیل ہوا، یا مذہب حنفی تبدیل ہوا، احتیاطاً کفِ لسان کرنا کون سے مذہب کی تبدیلی ہے کیا احتیاط کرنے سے مذہب بدل جاتا ہے۔ "بریں عقل و دانش بباید گریست"

جی ہاں! آپ مذہب اہلسنت، مذہب حنفی فرما رہے ہیں یہاں مذہب یعنی دین تبدیل ہو کر رہ گیا، صریح کفر قطعی التزامی کلامی پر اطلاع یقینی کے بعد احتیاطاً کفِ لسان دین سے خارج ہو جانا ہے، اس کے باوجود آپ اپنی عقل پر رونے کے بجائے قہقہے لگائیں تو آپ کی تقدیر ہے۔ مخالفت، موافقت، جانبداری، زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے، منافقین بھی اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ وحدانیت، رسالت، آخرت کا اقرار کرتے تھے، مسلمانوں کے ساتھ اسلامی ارکان بجالاتے تھے۔ جہاد میں

شریک ہوتے تھے، قرآن حکیم نے یہ سب کچھ ہونے کے بعد بلا وجہ یہ نہیں فرمایا وماھم بمومنین کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ بلا وجہ رب تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے واللہ یشھد ان المنافقین لکٰذبون۔ یعنی منافقین قسم کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود شہادتِ رسالت میں جھوٹے ہیں۔

اس حکم میں ان کے زبانی جمع خرچ پر دعویٰ اسلام کی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ قادیانی کہ جو اسلام ہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فقہ حنفیہ پر ہی چلنے کے مدعی ہیں۔ ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد پھر ان کے کفر سے کفِ لسان کرنا اسلام ہی سے خارج کر دے گا۔ کسی مسلمان کا دعویٰ کرنے والے نے قرآن حکیم کے کلام اللہ ہونے کا انکار کر دیا۔ باقی تمام ضروریاتِ دین کا اقرار کرتا ہے۔ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ پھر جو مسلمان اس کفر پر یقینی اطلاع رکھنے کے بعد ذرا سی بات کہہ کر اس کے کافر کہنے سے کفِ لسان کرتا ہے کافر ہو جائے گا اس کا یہ ڈرنے کہ آخرت کے خوف سے کفِ لسان کرتا ہے جھوٹ قرار پائے گا۔ اور اس کفِ لسان کو آخرت سے بے خوفی اور اسلام و کفر کو ایک کر دینا کہا جائے گا۔

رہا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفر سے احتیاطاً کفِ لسان جس کے لئے آپ نے سبحان السبوح، کوکبۂ شہابیہ، ماہنامہ المیزان کا نام لیا ہے تو وہ تکفیر غیر مجمع علیہ کا حکم ہے، جہاں احتیاطاً کفِ لسان سے دین تو کیا اصطلاحی مذہب بھی نہیں بدلتا یہاں نہ کوئی سنی بدل کر غیر سنی ہوتا ہے نہ کوئی حنفی پھر کر غیر حنفی بن جاتا ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی پر جن ذمہ دار علمائے حرمین اور علمائے ہند نے فتویٰ دیا ہے وہ بربنائے مذہب فقہا ہے۔ خواہ اسے مولوی نذیر احمد صاحب گجرات نے نقل کیا ہو یا کسی اور صاحب نے، مذہب فقہا پر اگرچہ صریح ناقابلِ تاویل کے الفاظ استعمال فرمائیں۔ ان کے نزدیک صرف تبیین دیکھا جاتا ہے ــ اور

مذہب متکلمین پر علماء جب تک اجماع اور متکلمین و مفسرین دیکھ لیں تکفیر نہیں کرتے متکلمین کے مذہب پر فتوے مجمع علیہ ہوتا ہے جہاں انکار کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ آپ غالباً یہ سمجھ رہے ہیں کہ شیخ جمال، سید احمد دحلان، مفتی ابوالسعود مدنی اور دوسرے علماء کرام کی فہرست گنوا کر دھونس جم جائے گی اور آپ کی تبدیلیٔ مذہب پر پردہ پڑ جائے گا جی نہیں!

ان حضرات نے مولوی اسمٰعیل دہلوی پر مذہب فقہاء کی بنیاد پر فتویٰ دیا ہے جو صحیح ہے چونکہ مذہب متکلمین پر تاویل بعید کی گنجائش ہوتی ہے جیسا کہ آپ نے علامہ علی قاری مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرح فقہ اکبر کی عبارت نقل کی ہے کہ اگر قول میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو بھی اسلام کا نکلتا ہو تو اس کو قبول کر لیا جائے گا۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات گنوانے کے بعد اس کی تکفیر سے اسی مذہب متکلمین پر احتیاط فرمائی ہے جو درست ہے۔

یہاں نہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر کوئی حکم لگتا ہے نہ آپ کے گنوائے ہوئے علماء کرام پر، بلکہ فتویٰ آپ پر عائد ہوگا کہ آپ ابھی تک حکم کلامی پر چاروں اکابر کی تکفیر کرتے کرتے اب ان اکابر دیوبند کے کفر کلامی مجمع علیہ کو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے فقہی غیر مجمع علیہ حکم تکفیر پر قیاس کر کے آپ نے ان چاروں اکابر دیوبند کی تکفیر سے احتیاطاً سکوت کر لیا ہے جب کہ ان چاروں اکابر دیوبند کے کفریہ اقوال میں تاویل بعید کی کوئی گنجائش نہیں، تو کیا ہزار تاویلات سے یہاں ایک بھی چسپاں نہیں ہوتی۔ پھر آپ مجمع علیہ اور غیر مجمع علیہ سے واقف ہیں۔ آپ نے عبارتیں نقل کی ہیں جن پر بحث آگے آرہی ہے۔

کوکبۂ شہابیہ کو آپ نے دلیل میں پیش کیا ہے جس سے "وقعات السنان" کی طرح انکار نہیں کر سکتے جس میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے صاف مذہب فقہاء کی وضاحت کر دی ہے۔ افسوس کہ آپ دانستہ فرق مراتب ترک کر کے لوگوں کو

دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور فرق مراتب کرنے والوں پر اندھا دھند رائے کا الزام بھی رکھ رہے ہیں یعنی "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" خود کفریات کے دلدل میں پھنستے چلے جائیں۔ کفر و اسلام کو ایک کر کے اسلام ہی کو مسخ کر کے رکھ دیں۔ اور دوسروں پر مشکلات میں پھنسنے کا گمان باطل تاکہ لوگوں کو دیوبندیت میں پھانسنے کا راستہ صاف رہے۔

آپ نے اسی صفحہ میں احتیاط کا معنی بتانے کی بھی زحمت فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اب ہم آپ کو احتیاط کا معنی بھی بتادیں جس کے نہ معلوم ہونے سے آپ چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ سنئے علامہ شامی نے رد المحتار میں اور علامہ طحاوی نے بھی حاشیہ در مختار میں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرمایا ہے، احتیاط کے معنی عمل باقوی الدلیلین کے ہیں، دلیل کفر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔"

بے شک علامہ شامی، علامہ طحاوی، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا احتیاط کے معنی "عمل باقوی الدلیلین" (یعنی بیان کردہ دو دلیلوں میں سے جو زیادہ قوی ہو اس پر عمل کرنا احتیاط) بتانا حق ہے، لیکن یہ آپ کا انتہائی فریب ہے کہ آپ نے اسی کے ساتھ یہ بھی جوڑ دیا کہ "دلیل کفر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔"

علامہ شامی، علامہ طحاوی، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے ہرگز ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ "دلیل تکفیر اگر قوی ہے تو دلیل کف لسان و سکوت اقوی ہے۔" یہ آپ کا دیوبندیت کی حمایت کے چکر میں اپنی طبیعت سے معنی گڑھ لینا بھی ہے اور اسے فقہاء کی عبارت سے جوڑ کر لوگوں کو دھوکا دینا بھی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو آپ کے اس چکر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

ہونے کی بنیاد پر تکفیر کا حکم ضروریاتِ دین سے قرار پائے اور آپ احتیاطاً سکوت کو دلیل اقوی مان کر اس حکم ضروری کو باطل بھی قرار دیں اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیں۔ توضیح ص۳۵ پر اسی بحث اجماع میں فرمایا۔ لا خفاء فی ان القول الثالث ان استلزم ابطال ما اجمعوا علیه کان مردوداً۔ یعنی اس میں کوئی خفا و پوشیدگی نہیں ہے کہ تیسرا قول اگر مجمع علیہ کو باطل کرنے کا استلزام کر رہا ہے تو وہ مردود ہے۔

۷ اس ساتویں نمبر میں آپ نے جو کچھ بیان دیا ہے اس کا انداز ایسا ہے جیسے جاہلوں، احمقوں، دل کے اندھوں کا میلہ لگا ہو اور آپ اپنا زورِ علم صرف کر کے ان کے سامنے اپنی صفائی پیش کر رہے ہوں اور بے چارے وہ تماشائی آپ کے بیان پر سر دھن رہے ہوں۔

پھر اس پر آپ کا یہ خیال اور توقع ہے کہ اہلسنت بھی آپ کو دادِ تحسین دیں گے اور آپ کی ہائیک پر واہ واہ کرتے رہیں گے۔ آپ کی خاصہ فرسائی یہ ہے۔

"مسئلہ تکفیر مسلم تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے۔ دیکھئے یزید پر امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کفر دیا اور سیدنا امام اعظم صاحب سے توقف منقول اور امام فخرالدین رازی اس کو مسلمان کہتے ہیں اور تین گروہ کافر جاننے والے اور مسلمان جاننے والے اور توقف و سکوت کرنے والے اہلِ حق اور اہلسنت ہیں۔"

(بات سیدھی کہئے تا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں میں نے اب جو سکوت اختیار کیا ہے اس طرح مجھے بھی اہلِ حق اہلسنت سمجھئے)

اس کے بعد آپ نے احکام شریعت حصہ دوم سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ فتویٰ نقل کیا ہے جو آپ کے اسی مضمون کی تائید کرتا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

"دیکھئے ایک شخص یعنی یزید کے بارے میں اہلِ حق اہلسنت کے

اس "عمل باقوی الدلیلین" کے کھلے ہوئے معنی یہ ہیں جو ایک کم پڑھے لکھے آدمی کو سمجھ میں بھی فوراً آتے ہیں کہ جہاں دلیلِ تکفیر اقوی ہوگی وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط ہے اور جہاں دلیل سکوت اقوی ہوگی وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے۔" نہ کہ مطلقاً آپ کا یہ گڑھ لینا کہ سکوت و احتیاط دلیل اقوی ہے لا حول و قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہی قول کتنا صریح و پاکیزہ معنی دے رہا ہے کہ مذہب متکلمین پر اگر تاویلِ بعید کی بھی گنجائش نہیں وہاں تکفیر کرنے میں احتیاط بلکہ تکفیر ضروری، جیسے اکابر دیوبند پر۔ اور جہاں دلیل سکوت اقوی ہوگی یعنی مذہب متکلمین پر تاویل بعید بھی ہو سکے وہاں سکوت کرنے میں احتیاط ہے اگرچہ فقہاء کفر کا فتویٰ دیں جیسے یزید اور اسمٰعیل دہلوی پر۔

آپ نے خود تحریر ۲۷ میں ردالمحتار کے حوالے سے علامہ خیرالدین رملی استاذ صاحب در مختار سے نقل کیا ہے ویدل علی ذالک اشتراط کون ما یوجب التکفیر۔ یعنی تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے جب تکفیر پر اجماع ہو گیا تو یہاں احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا۔

علامہ علاء الدین حصکفی کا قول آپ نے نقل کیا ہے۔ لا یفتی بتکفیر شئی منها الا فیما اتفق المشائخ علیه۔ اور آپ ہی نے خود اس کا ترجمہ کیا ہے یعنی جو کلماتِ کفر فتوؤں میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکم کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہو گئے ہوں ایسا پر حکم ضرور دیں گے کیوں جناب! ایسی کفرِ قطعی پر آپ کے نزدیک حکم کفر دینا ضروری ٹھہرا وہاں سکوت دلیل اقوی کیسے رہے گا۔؟ تمام امت اس پر متفق ہے کہ کوئی مدعی اسلام اگر صریح طور پر یہ کہتا ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت کو اب نہیں مانتا تو وہ کافر و مرتد ہے۔

یہاں آپ کا احتیاطاً سکوت دلیل اقوی کہاں رہا۔ اکابر دیوبند کی حمایت میں یہ آپ کے باطل و مردود عادات و اطوار ہیں کہ آپ وہ دلیلیں بھی لائیں جن میں مجمع علیہ

تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ اس کو کافر مانتا ہے وہ بھی اہل حق سے اہلسنت ہیں، دوسرا گروہ اس کو مسلمان مانتا ہے وہ بھی اہل حق اہلسنت ہیں اور تیسرا گروہ اس کے بارے میں سکوت فرما رہا ہے وہ بھی اہل حق اہلسنت ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ تکفیر مسلم کا مسئلہ جو غیر اجماعی ہے نہ اعتقادی ہے نہ تقلیدی یہ مسئلہ تحقیقی ہے جس کے لئے متحقق و ثابت ہو جائے وہ کافر ہے جس کے لئے پورے طور پر ثابت نہ ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے، جیسا کہ یزید کے معاملہ میں علماء مختلف ہو گئے۔ اور سب اہل حق اور جنتی گروہ مانے گئے۔ ایک نے دوسرے پر نہ کوئی اعتراض کیا نہ کسی نے دوسرے کو بُرا کہا اگر مسئلہ اعتقادی ہوتا تو علمائے کرام کا اختلاف کیسے ہوتا۔ اب آپ اپنے قول پر غور کیجئے کہ احتیاطی کف لسان پر تبدیل مذہب کے لئے کیسے لب کشائی کی، ہمارے اسلاف کرام کا تو یہ طریقہ نہیں ہے۔ آپ نے یہ نئی راہ نکال دی۔ ہاں اگر کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے چنانچہ ہمارے علمائے کرام کی تصریحات موجود ہیں کہ تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے۔۔۔۔۔۔ الخ"

جواباً عرض ہے ــــ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ دلیلیں تو آپ وہ لا رہے ہیں جو بحمدہ تعالیٰ اہلسنت کے مذہب کی پوری پوری تائید کر رہی ہیں۔ وہی اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا مسلک ہے اس پر بفضلہ تعالیٰ ہندوستان کے اہلسنت قائم ہیں ــــ اور دیوبندیہ، وہابیہ کی حمایت میں دیدہ دلیری اس قدر کہ الٹے ان دلیلوں کو آپ احتیاطی سکوت کی تائید میں پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ دلیلیں آپ کے سکوت و احتیاط کے پرخچے اڑا رہی ہیں۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا مسلک یہی ہے کہ جو تکفیر مجمع علیہ نہیں ہے اس پر سکوت فرماتے ہیں۔ یزید کا کفر مجمع علیہ نہیں اس

پر سکوت فرمایا۔ اور جو کفر مجمع علیہ ہے اور جس پر حکم کرنے سے سکوت و احتیاط خود کفر ہے اس پر کسی کی رعایت نہیں فرماتے۔ اسی لئے مولوی اشرف علی تھانوی پر کفر قطعی کلامی کا حکم فرمایا۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سکوت صاف بتلا رہا ہے کہ صحابہ اور اکابر تابعین میں ہی اختلاف تھا اور اسی وقت تین گروہ موجود تھے اور اسی بنیاد پر بعد کے ائمہ علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر آپ بھی یزید کے بارے میں سکوت اختیار کریں یا مسلمان بتائیں یا کافر کہیں تو ہم آپکو نہ بے دین سمجھیں گے اور نہ ہی یہ کہیں گے کہ آپ سنّی نہیں رہے۔

مگر جناب یہاں بحث یزید کی طرح غیر مجمع علیہ کفر کے بارے میں نہیں ہے جس میں آپ کی باطل تحقیق کی گنجائش ہو اور جس میں اختلاف ہو نیز جس میں متکلمین احتیاط فرمائیں۔ یہاں بحث اس کفر کے بارے میں ہے جس میں اختلاف نہیں، جو مجمع علیہ ہے جس پر متکلمین کفر قطعی کا حکم فرماتے ہیں، مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی جس کو بسط البنان میں نصوص قطعیہ سے مانا ہے جہاں آپ کی تحقیق کے دروازے بند ہیں، جہاں مکتبی ملاؤں کو کیا بڑے بڑے علماء کو تسلیم کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

صریح توہین رسالت پر قرآن کریم کا حکم کفر منصوص ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین کرام، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث کا اجماع ہے اور اسی کی اتباع کرتے ہوئے اعلیٰحضرت قدس سرہ اور علماء حرمین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے علماء نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفری قول میں صریح التزام توہین رسالت پا کر ہی ان پر کفر کلامی کا حکم فرمایا ہے کہ جسے جان لینے کے بعد اعلیٰ حضرت اور وہ علماء تکفیر نہ فرماتے تو خود ان پر کفر کا حکم ہوتا۔

بحمدہ تعالیٰ ہم اپنے قول پر پہلے بھی غور کر چکے تھے اور آپ کی اس طویل تحریر پر غور کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ نے اچھی طرح اطلاع کے بعد مولوی اشرف علی تھانوی کے اس کفر وارتداد سے اب احتیاطاً سکوت کیا ہے جو صریح التزامی توہین رسالت پر منصوص قرآنی ہے۔ مجمع علیہ ہے کلامی ہے۔ یزید کی طرح

غیر مجمع علیہ نہیں ہے۔ آپ کے بارے میں ہمارا خیال تبدیل مذہب یعنی تبدیل دین ہے۔ ہمارے اسلاف کرام کا یہی طریقہ ہے جو آپ کے ہی ذکر کردہ دلائل سے ثابت ہے۔ یہ ہماری نکالی ہوئی نئی راہ نہیں ہے بلکہ ہمارے اسلاف کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ صریح توہینِ رسالت پر اطلاع یقینی کے بعد سکوت منافقین و مرتدین کا دین ہے ——— آپ اپنی جانا کی سے مطلقاً کفِ لسان بولتے ہیں۔ دلیل جس پر سکوت کیا جاتا ہے غیر مجمع علیہ فقہی پیش کرتے ہیں اور حکم کلامی پر سکوت کرتے ہیں۔ یہ تبدیل دین پر بد دینی کی انتہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے —" ہاں اسی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے۔" ہم کہتے ہیں کہ آپ کا وہ قول کہ "دلیل سکوت" اقوی ہے کہاں باقی رہا۔ یہ آپ ایک جگہ کچھ اور دوسری جگہ کچھ اور کہہ کر لوگوں کو دھوکا کیوں دے رہے ہیں۔ سارا زور آپ نے جو مطلقاً سکوت پر دیا تھا' وہ تکفیر ضروری ہے کہہ کر کیسے الٹ گیا؟ سکوت کے بارے میں آپ کے ذکر کردہ اسلاف کی نصیحتوں کا کیا ہوگا جن کی وجہ سے آپ نے سکوت کیا۔

پھر آپ نے جو یہ کہا ہے کہ کسی کی تکفیر پر اجماع ہو جائے تو تکفیر ضروری ہے۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا آپ جیسے محقق مولوی کا اجماع؟ کیا مجمع علیہ قول پر بعد کے زمانہ کے مولویوں کا اجماع؟ اسی طرح اگر غیر مجمع علیہ قول پر آپ کے زمانہ کے مولویوں نے الجواب صحیح کہہ کر اجماع کر لیا تو وہ غیر مجمع علیہ کفری قول کیا اب مجمع علیہ ہو جائے گا۔؟

آپ نے اسی کے بعد متصل علامہ شامی کی علامہ خیر الدین رملی سے نقل کردہ عبارت تحریر فرمائی ہے ویدل علی ذالک اشتراط کون ما یوجب التکفیر مجمعا علیہ۔ اور آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یعنی تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے۔ اس سے آپ کیا سمجھے؟ وہ قول جو مجمع علیہ کفر ہے۔ اگر آپ کے زمانہ میں کوئی وہی بجا اس کرے تو کیا آپ کے زمانہ میں آپ جیسے سب مولوی

تکفیر کریں تو کفر ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح آپ نے علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے ——— لا یفتی بتکفیر شیئی منہا الا بما اتفق المشائخ علیہ۔ اور آپ نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے — یعنی جو کلماتِ کفر فتاؤں میں بتائے گئے ہیں ہم ان میں سے کسی پر حکم کفر نہ دیں گے مگر جس پر مشائخ کرام متفق ہوں اس پر حکم کفر ضرور دیں گے۔ یہاں انہوں نے صاف فرما دیا کہ تکفیر کے لئے اتفاق مشائخ ضروری ہے۔

پہلے تو آپ مولوی اشرف علی تھانوی جیسا قول ان فتوؤں کی کتابوں سے نکال کر بتایئے کہ مشائخ کرام نے اس قسم کے قول پر اختلاف کیا ہے جس کی وجہ سے اجماع نہ ہو سکا اور آپ نے اسی وجہ سے سکوت کیا ہے' آپ کی ساری پول کھل جاتی ہے —— پھر اس قول پر مشائخ کرام کے اتفاق سے کون سے مشائخ مراد ہیں؟ کیا مشائخ کے مجمع علیہ کفر پر آپ کے زمانہ کے آپ جیسے مشائخ کا دوبارہ اجماع؟ اس کے بعد آپ نے حموی کی صراحت بانہا لو کانت تلک الروایۃ الخ نقل کر کے یہ تحریر فرمایا ہے۔ دیکھئے ان عبارات میں کیسی صاف تصریح ہے کہ تکفیر کے لئے اجماع شرط ہے' غیر اجماعی کفر میں اختلاف کرنا' کفِ لسان کرنا ہرگز طریقۂ اہلِ حق اہلسنت وجماعت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اہلِ حق کا طریقہ پہلے سے یہی رہا ہے — اہلِ ایمان و انصاف کے نزدیک قابلِ اعتراض یا قابلِ ملامت نہیں ہو سکتا۔

جی ہاں! تکفیر کیلئے اجماع شرط ہے مگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے مولویوں اور مشائخ کا؟ — یہ کوئی یزید اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی غیر مجمع علیہ تکفیر نہیں ہے کہ اختلاف کرنے والوں کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں اہلِ حق' اہلسنت سمجھا جائے گا۔ ان پر کوئی ملامت نہیں کی جائے گی بلکہ یہ قادیانی کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے مجمع علیہ کفر قطعیہ کا مسئلہ ہے جس پر اطلاع کے بعد احتیاط و سکوت کرنے والوں کو چھوڑا نہیں جا سکتا نہ انہیں اہلِ حق اہلسنت سمجھا جائے گا ان پر یقیناً ملامت کی جائے گی یہی اہلِ ایمان و انصاف کا طریقہ رہا ہے۔ آپ کی نقل کردہ مندرجہ بالا عبارات اسی کے

ہدایت کر رہی ہیں اور اسی پر آپ نے ابھی تک فتوے دیتے دیتے اب سکوت و احتیاط کیا ہے۔ آپ کہاں اہلِ حق اہلسنت سے باقی رہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مسئلہ تکفیرِ یزید و تکفیر مولوی اسمٰعیل دہلوی پر غور کیجئے جس کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، لہٰذا بخوبی ثابت ہو گیا کہ غیر اجماعی تکفیر میں اختلاف یا احتیاط و کفِ لسان ہرگز طریقۂ اہلِ حق کے خلاف نہیں اور اس مقام تحقیق میں بڑوں کی تکفیر چھوٹوں پر لازم نہیں۔ امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ، امام اور مجتہد مطلق ہیں جو مکفرِ یزید ہیں اور امام غزالی و فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہما ہرگز ان کے برابر نہیں ہیں مگر ان کے فتوے کے خلاف یزید کے مسلمان ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی تحقیق کو اپنے لئے حجت نہیں مانا۔"

آپ چاہیں دو چار نہیں سینکڑوں، ہزاروں بار غور کریں۔ یزید و اسمٰعیل کی تکفیر غیر مجمع علیہ کہا رہے گی جس پر اختلاف سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ آپ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسلک کے خلاف مسلمان ثابت کریں تو ہم آپ کے دین آپ کی سنیت پر اعتراض نہیں کریں گے۔ اور قادیانی اور تھانوی کا کفر مجمع علیہ ہی رہے گا جہاں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مخالفت اجماع کی مخالفت اور اس کو یزید اور مولوی اسمٰعیل دہلوی پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہوگا۔

دلیل تو آپ غیر مجمع علیہ کفر کی دیتے ہیں۔ بات غیر مجمع علیہ کفر کی کرتے ہیں اور اس کو مجمع علیہ کفر پر چسپاں کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ آپ نے اپنی باطل تائید اور دیوبندیوں کی کافرانہ حمایت کے لئے حضرت سیدنا امام غزالی و حضرت سیدنا امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ کو بھی نہ چھوڑا۔ ان پر العیاذ باللہ تعالیٰ بدترین الزام دھر کر رکھ دیا۔

امام رازی و امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس تکفیر میں تقلید نہیں کی ہے جو غیر اجماعی ہے اور انہوں نے اس کفر کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک غیر اجماعی ہی سمجھا۔ اور آپ کا یہ مغالطہ و فریب ہے کہ آپ اپنی طرح اپنے

آپ پر قیاس کر کے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ امام غزالی اور امام رازی رحمہما اللہ تعالیٰ وقت کے امام ہونے کے باوجود ساری عمر تک اس کو مجمع علیہ سمجھتے رہے۔ اخیر عمر میں انہوں نے اس کو غیر مجمع علیہ سمجھ کر یزید کو مسلمان بتایا۔ اخیر عمر میں ان کی سمجھ میں آیا کہ وہ کفر نہ تھا۔ اسلام تھا۔ جیسے آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فتوے کو مجمع علیہ سمجھتے رہے اسی پر فتویٰ دیتے رہے۔ دیوبندیوں کا رد کرتے رہے۔ ان کے خلاف مناظروں میں ڈٹے رہے۔ اب اخیر عمر میں آپ کی سمجھ میں آیا کہ "خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم" اعلیٰ حضرت کا فتویٰ جس کو ہم ساری عمر مجمع علیہ سمجھتے رہے وہ غیر مجمع علیہ نکلا۔

"ما زیاں را چشم یاری داشتیم۔"

کہئے جناب! آپ نے اپنے آپ کو کیا سمجھ کر امام رازی اور امام غزالی پر قیاس فرمایا ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ ان دونوں اماموں کو جنت الفردوس عطا فرما کر ان کے مدارج بلند فرمائے۔ الحمد للہ کہ ان دونوں اماموں نے آپ کی طرح بد دینوں کی حمایت میں امت کو فریب اور دھوکا نہیں دیا ہے، دین میں بد احتیاطی اور خیانت نہیں کی ہے۔ جہالت کا مظاہرہ نہیں کیا ہے، ان حضرات نے یہی رہنمائی فرمائی ہے۔ جہاں اکابرامت اور چاروں امام جس کفر پر متفق ہو گئے اس کو مجمع علیہ ہی سمجھا، مجمع علیہ ہی بتایا اور اس پر شرعی احکام کھل کر بتا دیئے۔

آپ نے اب دیوبندیوں کا دین اختیار کرنے کے لئے دانستہ اس تمیز کو ترک کر دیا کہ کفرِ فقہی الگ ہے، کفرِ کلامی الگ ہے، مجمع علیہ الگ ہے، غیر مجمع علیہ الگ ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے پر قیاس کرنا باطل اور بد دینی ہے۔ الحمد للہ کہ اہلسنت اتنا ضرور سمجھتے ہیں۔ آپ یہ امید ہی نہ رکھئے کہ اہلسنت آپ کے اختیار کردہ دیوبندی دین کو قبول کر لیں گے اور آپ کو سنی مانتے رہیں گے۔ آپ نے اس طویل تحریر میں اپنے طرز پر فضول بار بار مجمع علیہ غیر مجمع علیہ کو دہرایا ہے۔ ہم آپ ہی کے جواب کے لئے مزید بحث دلائل کے ساتھ اخیر میں کریں گے۔

اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"مسئلہ تکفیر مسلم بہت نازک مسئلہ ہے جس کی ممانعت میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔"

جی ہاں! آپ نے یہاں ناصحانہ اور واعظانہ انداز میں پھر اسی پُر فریب الطاق سے کام لیا ہے جو آپ نے یزید اور تھانوی صاحب کے درمیان قائم کیا ہے۔ آپ کا مطلقاً ممانعت کا دعویٰ سفید جھوٹ اور احادیث کریمہ پر بہتان ہے۔ آپ نے بخاری ومسلم کی جن حدیثوں کو نقل کیا ہے وہی حدیثیں صاف دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر رہی ہیں۔ آپ نے بخاری ومسلم کی پہلی حدیث یہ نقل کی ہے ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما اھ اور آپ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس بیشک لوٹتا ہے اس کلمہ کفر کے ساتھ ایک دن دونوں میں کا۔ یعنی کہنے والا یا جس کے لئے کہا گیا۔

یہ لفظ ایک دن حدیث شریف میں نہیں ہے، یہ آپ کا ترجمہ میں اختراع ہے اور دیوبندیوں کے دین کی طرف لوگوں کو گھسیٹنے کے لئے فن وعظ ونصیحت کے ساتھ حدیث شریف کے مفہوم کو ہی بدل ڈالنا ہے کہ ان کو کافر کہنے سے ڈرو ورنہ وہ کافر ہوں یا نہ ہوں تم نے کافر کہا تو کسی نہ کسی دن وہ کفر تم پر ضرور لوٹ جائے گا۔

حدیث شریف کے اس خوف دلانے کی وجہ سے ہی میں نے اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اب اپنی زبان بند کرلی ہے۔ آگے اب قادیانی کی باری بھی شاید آجائے۔ یہ حدیث بھی بسط البنان کی طرح اخیر عمر میں آپ کی نظر سے گزری ہے۔

حدیث شریف اپنا مفہوم صاف بتا رہی ہے اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے تو دو میں سے ایک بات ہوگی۔ پہلی یہ کہ جس کو کافر کہا ہے اس میں واقعی کفر ہوگا، تو یہ کہنا صحیح رہے گا اور جس کے لئے کہا ہے وہ کافر ہوگا۔ دوسری یہ ہے کہ جس کو کافر کہا ہے اگر اس میں کوئی کفر نہیں ہے تو ایک مسلمان

کو کافر کہنے سے کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ گویا یہ کافر کہنا دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور لوٹ جائے گا۔ لہٰذا کافر کہنے سے پہلے سوچ سمجھ لو کہ اس میں کفر ہے یا نہیں۔ اندھا دھند کسی کو کافر مت کہو۔

بخاری شریف کی آپ نے دوسری حدیث نقل کی ہے۔ لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک۔ آپ نے ترجمہ کیا ہے یعنی نہیں تہمت کرتا کوئی شخص کسی شخص پر فسق کی اور نہیں تہمت کرتا کوئی شخص کو کافری مگر پھرتا ہے کلمہ فسق وکفر کہنے والے پر۔ اگر دوسرا ایسا نہیں ہے جس کے لئے کہا۔" یہ حدیث بھی آپ نے بسط البنان کی طرح بڑھاپے میں پڑھی ہے۔

کیوں صاحب! کیا آپ ہی کی نقل کردہ حدیث میں یہ جملہ ان لم یکن صاحبہ کذالک موجود نہیں ہے؟ اور کیا آپ ہی کے ترجمہ میں یہ جملہ "اگر دوسرا ایسا نہیں ہے" آپ نے نہیں لکھا ہے۔ پھر آپ نے مطلقاً ممانعت کہہ کر حدیث شریف پر بہتان کیوں باندھا۔؟ حدیث شریف صاف فرما رہی ہے کہنے والے پر یہ کفر جب لوٹے گا کہ جس کو کہا گیا ہے اس میں کفر نہ ہو۔ اگر اس میں کفر موجود ہے تو کہنے والے پر ہرگز نہیں لوٹے گا اور آپ یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ چاہے کسی میں کفر وارتداد بھا کیوں نہ بھرا ہو حدیث شریف منع کر رہی ہے کہ اس کو بھی کافر نہ کہو۔ کیوں جناب! اطلاع یقینی شرعی کی قید تو بہت دور سے نظر آگئی اور حدیث شریف نقل کرنے کے بعد بھی سامنے کے سامنے ان لم یکن صاحبہ کذالک اگر دوسرا ایسا نہیں ہے کی قید دکھائی نہیں دی۔

ایسے ہی آپ نے بخاری ومسلم سے تیسری حدیث نقل کی ہے:۔ من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالک الا حاء علیہ اھ آپ نے ترجمہ کیا ہے یعنی جو شخص پکارے

لہٰذا آپ اپنے ہی ہاتھوں اپنا دین و ایمان چھلنی کرنے کے بعد لفظ "لیکن" سے ان زخموں کا علاج کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان احادیث کے ظاہر مضمون کے مطابق حکم علماء امت مرحومہ کی کثیر تعداد نے نہیں دیا گیا۔ ان کا وہ حکم غلط کہا جا سکتا ہے۔

مگر اس "لیکن" کے فریب سے علاج کیا ہوتا یہ "لیکن" اور بھی چھلنی کر گیا۔ باطل کی حمایت کا انجام، صریح کفر و ارتداد کی حمایت کا نتیجہ، آپ کی بلند و بالا تحقیقات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ آپ نے احادیث کریمہ کے ظاہری مضمون کے خلاف اپنا یہ ظاہری مفہوم گڑھا کہ احادیث مطلقاً ممانعت کر رہی ہیں۔

۲۔ آپ نے دانستہ علماء حدیث کے مفہوم، بیانات تقریرات سے روگردانی کی۔

۳۔ آپ نے اپنے گڑھے ہوئے ممانعت کے مفہوم کو کثیر علماء فقہ کے سر تھوپ دیا کہ انہوں نے بھی میرا ظاہری مفہوم مراد لیا ہے اور اسی طرح کثیر علماء فقہ پر بہتان باندھا۔

۴۔ آپ نے علماء حدیث اور علماء فقہ کو آپس میں لڑا دیا کہ وہ کچھ اور معنیٰ لے رہے ہیں۔ اور وہ کچھ اور معنی لے رہے ہیں اور یہ سرے سے اتہام اور جھوٹ ہے۔

چنانچہ آپ نے آگے تنبیہاً لکھا ہے۔

"سنیے امام فقیہ ابو بکر اعمش اور تمام ائمہ بلخ اور کثیر ائمہ بخاری مسلمان کے کافر کہنے والے کو مطلقاً کافر کہتے ہیں بلکہ صحیح اور مستند مختار للفتویٰ میں تصریح ہے کہ اگر مسلمان کو نہ بروجہ شتم بلکہ بطور اعتقاد و جزم کے کافر کہے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔ در مختار باب التعزیر میں فرمایا بہ یفتیٰ اور فتاویٰ عالمگیری و رد المحتار

کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے اس کو دشمن خدا کا" اور نہیں ہے وہ شخص ایسا مگر رجوع کرتا ہے۔ کفر یا عداوت اس کہنے والے پر یعنی کہنے والا خود کافر یا دشمن خدا بن جاتا ہے معلوم ہوتا ہے ممانعت کی ساری حدیثیں پڑھنے کا موقع آپ کو اب تصنیفی میں ہی ملا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی یہ جملہ صاف موجود ہے "ولیس کذالک" اور آپ نے ترجمہ بھی لکھا ہے "اور نہیں ہے وہ شخص ایسا" یعنی ممانعت اس وقت ہے کہ کوئی شخص کافر یا دشمن خدا نہیں ہے پھر اس کو کافر یا دشمن خدا کہا تو خود کافر یا دشمن خدا ہو جائے گا۔ مگر بلا جو دیوبندی حمایت کا کہ آپ اطلاق کے ساتھ دھوکا دے کر باور یہ کرانا چاہتے ہیں کہ کافر اور دشمن کو بھی کافر اور دشمن خدا کہنے کی ممانعت ہے۔

ان احادیث کریمہ سے دھوکا دینے کے بعد آپ نے جو فریب پر فریب دیا ہے وہ بہت زیادہ افسوسناک ہے — آپ فرماتے ہیں۔

"غور کیجئے ان احادیث کریمہ صحیحہ میں کیا ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔ علماء کے تقریرات اور بیانات ان احادیث کے متعلق ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان حضرات کا کلام جو ان احادیث کے بارے میں ہے وہ ہم کو بفضلہ تعالیٰ معلوم ہے لیکن... الخ"

کیوں صاحب! یہ لیکن کہہ کر پلٹا کھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی —؟ آپ خوب جانتے تھے کہ ان احادیث شریفہ صحیحہ سے آپ کا باطل مدعا ثابت نہ ہوگا۔ احادیث کریمہ اپنا مطلب خود صاف صاف بتلا رہی ہیں۔ اجلہ علمائے کرام نے جو معنی بتائے ہیں ان پر جو تقریریں فرمائی ہیں وہ سب آپکے خلاف ہیں کافر و مرتد کو کافر و مرتد کہنے سے منع نہیں کرتی ہیں لہٰذا یہ اعتراف کرو کہ علماء کے بیانات و تقریرات کلام سب میرے یعنی مولوی خلیل احمد صاحب کے پیش نظر ہیں۔ مگر چونکہ میں خود محقق و مدقق ہوں۔ ان علماء کی بات کیسے مان سکتا ہوں۔ دیکھو احادیث کے اس مفہوم کو اصحاب فقہ کی عبارتوں سے کیسے لڑاتا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے بد دین فریب کار بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکیں گے —

میں فرمایا انه المختار للفتویٰ الغرض مسلمان کو کافر کہنے والا ابو بکر اعمش اور تمام مشائخ بلخ اور اکثر مشائخ بخاری کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور مفتی بہ پر مسلمان کو نہ بروجہ شتم بلکہ اعتقاداً اور جزم کے طور پر کافر کہنے والا کافر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام اس مقام پر احتیاط ہی کرتے ہیں اور احتیاط کا حکم دیتے ہیں اس لئے کہ مسئلہ تکفیر امر دینی ہے اور امور دینیہ میں خاص طور پر احتیاط کا حکم ہے۔"

ہم نے آپ کی عبارت پوری نقل کر دی ہے تاکہ آپ کا دھوکہ دینا کس قدر بلندی پر پہنچا ہوا ہے خوب آشکارا ہو جائے۔ درمختار کی وہ اصل پوری عبارت جس کی طرف آپ نے " به یفتی " کہہ کر اشارہ کیا اور عبارت کھا گئے، یہ ہے وعزر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا به یفتی۔ یعنی کسی مسلمان کو "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی، پھر سوال یہ ہے کہ اگر وہ گالی دینے والا اس مسلمان کے مسلمان ہونے کے باوجود کافر ہونے کا اعتقاد بھی رکھتا ہے تو کیا اس گالی دینے والے کی اس اعتقاد کی وجہ سے تکفیر بھی کی جائے گی؟ جواب یہ ہے کہ ہاں اگر اس مسلمان کے کافر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو تکفیر کی جائے گی اور اگر کافر کا اعتقاد نہ رکھکر اسے کافر کہا تو تکفیر نہیں کی جائے گی ـــــ کیوں جناب! کھلی کچھ آنکھیں، آپ کے عامی فقہائے کرام کس تفصیل سے کیا احکام بیان کر رہے ہیں اور آپ اس کو مطلقاً ممانعت پر محمول کر رہے ہیں یا مولوی اشرف علی تھانوی کی حمایت میں آنکھ ہی بند کرلی ہے۔

اسی طرح آپ نے ردالمحتار کا حوالہ دیا اور عبارت گول کر گئے۔ جو حسب ذیل ہے۔ قال فی النھر و فی الذخیرة المختار للفتویٰ انه اراد الشتم ولا یعتقده کافراً لا یکفر وان اعتقده کافراً فخاطبه بھذا بناء

علیٰ اعتقاده انه کافر یکفر لانه لما اعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً ـــ یعنی نہر اور ذخیرہ میں ہے کہ مختار فتوے کے لئے یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو "اے کافر" کہتا ہے اور اس نے صرف گالی کی نیت کی اور مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا ہے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر اس مسلمان کو کافر اعتقاد کیا پھر اس کو "اے کافر" کہکر مخاطب کیا، اپنے اس اعتقاد پر کہ وہ کافر ہے تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی اس لئے کہ جب اس نے ایک مسلمان کو کافر اعتقاد کیا تو بیشک دین اسلام کے بارے میں کفر کا اعتقاد رکھا۔

اسی طرح آپ نے عالمگیری کا حوالہ دیا اور عبارت ہضم کر دی جو مندرجہ ذیل ہے۔ کان الفقیه ابو بکر الاعمش البلخی یقول یکفر ھذا القائل وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر والمختار للفتویٰ فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقده کافراً لا یکفر وان کان یعتقده کافراً فخاطبه بھذا بناءً علیٰ اعتقاده انه کافر کذا فی الذخیرة ـ یعنی فقیہ ابو بکر اعمش بلخی فرماتے ہیں کہ "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کی تکفیر کر دی جائے گی (یعنی وہ صرف گالی کی نیت کرتا ہو جب بھی اور مسلمان کو کافر سمجھ کر گالی دی ہو جب بھی) اور آپ کے علاوہ بلخ کے تمام مشائخ فرماتے ہیں کہ تکفیر نہیں کی جائے گی اور فتوے کیلئے مختار ان مسائل کی جنس میں یہ ہے کہ ان اقوال کی طرح کہنے والا اگر صرف گالی کا ارادہ کر رہا ہے اور اس مسلمان کو کافر نہیں اعتقاد کرتا تو تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر اس مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے پھر "یا کافر" کہکر مخاطب کیا اپنے کافر سمجھنے کی بنیاد پر تو اس کی تکفیر کر دی جائے گی۔

پھر عالمگیری کی اس عبارت میں فقیہ ابو بکر اعمش کے اسی اطلاق کا ہی تو ذکر ہے جو صرف گالی کی نیت اور کافر جاننے کی نیت کے درمیان ہے۔ فقیہ ابو بکر

اعمش کے قول میں بھی آپ کے اس اطلاق کی ہوا کہاں ہے جو مسلمان اور مرتد کے درمیان ہے کہ مطلقاً کافر کہنے کی ممانعت ہے۔ فقیہہ ابو بکر اعمش تو یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان آپس میں جو ایک دوسرے کو "اے کافر" کہہ کر گالی دیں یا تکیہ کلام بنالیں ان کا یہ حکم ہے کہ چاہے وہ اس مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے یا مسلمان اعتقاد کر کے کہے ہر حال میں وہ کافر ہو جائے گا۔ شرح فقہ اکبر میں فرمایا۔ رجع الکل الی فتوے ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم۔ یعنی سب فقہاء اسی فتوے کی طرف لوٹ آئے جو امام ابو بکر بلخی کا تھا کہ مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ اپنی عقل و خرد، فکر و نظر، دین و دیانت سب مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین و تنقیص رسالت پر قربان کر کے یہ معنی لے رہے ہیں کہ فقیہہ ابو بکر اعمش نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان مرتد ہو گیا پھر اس کو کافر کہا تو جب بھی کافر ہو جائے گا۔ اور مسلمان ہے کافر و مرتد نہ ہوا اور اس کو کافر کہا تو جب بھی کافر ہو جائے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کچھ اور ملاحظہ فرمایئے تاکہ فرار کا کوئی راستہ کھلا نہ رہے۔ درمختار سے آپ کے اسی نقل کردہ حوالے کی عبارت کا یہ حصہ ان اعتقدہ المسلم کافراً نعم کے تحت ردالمحتار میں فرمایا۔ ای یکفر ان اعتقدہ کافرا لا بسبب مکفر۔ یعنی تکفیر اس وقت کی جائے گی جب کہ اس کافر کہنے والے نے اس مسلمان کو بغیر کسی کافر بنانے والی بات کے کافر کہا ہو۔

کیوں جناب! اب تو آپ اجاگر ہو گئے، اور بالکل خالی ہاتھ بھی رہ گئے اور اگر آپ کی ابھی تسلی نہ ہوئی ہو تو شرح مواقف مرصد ثالث مقصد خامس کی یہ اخیر عبارت بھی ملاحظہ فرما لیجئے آپ کی بخاری و مسلم کی اسی نقل کردہ حدیث من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد باء بہا احدھما کے تحت فرمایا۔ ومع ذالک نقول المراد مع اعتقادہ انہ مسلم فان من ظن المسلم انہ یہودی اونصرانی فقال لہ یا کافر لم یکن ذالک کفراً بالاجماع (شرح مواقف)

یعنی یہ حدیث آحاد سے نہ ہو جب بھی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جس کو کافر کہہ رہا ہے اس کے مسلمان ہونے کا اعتقاد کر کے کافر کہا تو خود کافر ہو جائے گا اور اگر کسی مسلمان کے بارے میں اس کا گمان یہ ہے کہ وہ یہودی ہے یا یہ کہ وہ نصرانی ہے اس گمان پر اگر اس نے اس کو اے کافر کہا تو اس سے وہ کہنے والا بالاجماع کافر نہ ہوگا۔ کیا فقیہہ ابو بکر اعمش آپ کے نزدیک اس اجماع سے الگ ہیں۔؟

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! کچھ اور باقی رہ گیا۔ آپ نے سنئے کہہ کر امام فقیہہ ابو بکر اعمش المخرج، ائمہ بخاری پر جو بہتان باندھا تھا کہ یہ حضرات کافر کہنے کی مطلقاً ممانعت کرتے ہیں جس کو آپ نے اس مقصد کے لئے استعمال کیا تھا کہ اگر میں بھی مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنے سے سکوت و احتیاط کروں تو ان فقہاء کی مطلقاً ممانعت میں داخل ہو جاؤں گا۔ ان سب کا بھانڈا پھوٹ کر رہ گیا۔ اور آپ کا کذب و فریب بام عروج پہ پہنچ کر آپ پر رو رہا ہے یا قہقہے لگا رہا ہے اس کا کچھ اندازہ آپ کو ہوا۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کہاں ہیں؟ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ علماء حرمین شریفین اور دوسرے علماء نے کوئی گالی نامہ لکھ کر حسام الحرمین کے نام سے شائع نہیں کیا ہے کہ آپ فقہاء کی گالی والی عبارتوں کا سہارا لینے لگے۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند اور قادیانی نے شان احدیت و شان رسالت و نبوت میں جو گالیاں بکی ہیں ان پر شرعی یقینی اطلاع کے بعد ان گستاخوں پر کفر و ارتداد کلامی کا فتویٰ دیا ہے۔ اب آپ کو تھانوی اور قادیانی سے عقیدت ہو جائے۔ اور آپ کی بناوٹی مطلقاً ممانعت آپ کو سکوت و احتیاط کا حکم دے اور آپ اس کو بسر و چشم قبول کر کے احتیاط و سکوت کرلیں تو یہ آپ کا کفری حصہ ہے جس کو کوئی دلیل آپ سے چھین نہیں سکتی۔

آپ نے محدث عبدالرزاق، ابن عدی، امام بیہقی سے بھی حدیث نقل کی ہے۔ خذ الامر بالتدبیر فان فی عاقبتہ خیراً فامض وان خفت عنہ فامسک ؟

آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے ـــــ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کام کو تدبیر کے ساتھ کرو اگر اس کا انجام خیر یعنی بہتر ہو تو اس کو اختیار کرو اور اگر اس کے انجام سے تو خوف کرے تو رک جا۔

یہ اچھا ہوا کہ آپ نے اس حدیث سے اتنی بات تو صاف کر دی کہ اجماعی کفر پر حکم کفر دینے سے عاقبت برباد ہونے کا خطرہ نہیں ہے بلکہ سکوت کرنے پر عاقبت برباد ہونے کا یقین ہے اسی لئے آپ نے اسی حدیث کو نقل کر کے ہی فرمایا ہے کہ "غیر اجماعی تکفیر مانع احتیاط و سکوت نہیں ہو سکتی۔ غیر اجماعی تکفیر کی صورت میں احتیاط کرنے والا صاحب شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر عامل ہے اس پر اعتراض کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں۔"

جی ہاں! لیکن کیا آپ سے اس کی امید ہے کہ آپ دیوبندیوں کی حمایت میں کوئی قاعدے کی بات کریں گے۔ اپنی اس غیر اجماعی اور اجماعی دونوں اصلوں میں امتیاز قائم رکھکر پھر مطلقاً ممانعت کی طرف پلٹی نہیں کھائیں گے۔ اکابر دیوبند کو بچانے کے لئے باطل تدبیریں نہ نکالیں گے۔ پھر ابھی ابھی آپ نے اوپر متصل فقیہ ابو بحر اعمش، ائمہ بلخ و کثیر ائمہ بخاری پر مطلقاً ممانعت کا جو بہتان رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ اور اس کو رد کرنے کے لئے آپ کون سی تدبیر نکالیں گے دیکھئے آگے آپ کی یہ طویل تحریر کیا بتاتی ہے۔

آپ کی اس عبارت سے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ و علماء حرمین شریفین وغیرہم نے حسام الحرمین میں مولوی اشرف علی تھانوی کی جو تکفیر کی ہے وہ غیر اجماعی ہے۔

آپ نے کوکبۂ شہابیہ دیکھا ہے جس میں صاف تحریر ہے کہ حکم فقہ پر مولوی اسمٰعیل دہلوی پر یہ کفریات لازم آتے ہیں، لیکن حکم کلامی (یعنی حکم اجماعی) پر کفِ لسان کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے بحوالہ احکام شریعت آپ نے یزید کے بارے میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا مسلک سکوت نقل کیا ہے جس

کی وجہ غیر اجماعی کفر ہے۔

کیا آپ کے نزدیک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اس قدر بد احتیاط تھے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی، یزید کے غیر اجماعی کفر پر تو احتیاط فرمائی، کفِ لسان کیا، اور مولوی اشرف علی تھانوی کے اس غیر اجماعی کفر پر اتنی تکفیر کلامی کر دی جس کو اب آپ اخیر عمر میں سمجھے ہیں ـــــ کیوں جناب! کیا اسی طرح آپ کا کلام حسام الحرمین پر تنبیہ ہے؟ کیا یہی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ آپ کا حسن ظن ہے۔ اسی مقصد کو بتانے کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ جناب! آپ کی طویل تحریر سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ اکابر دیوبند کے بچانے کے لئے اگر بات مطلقاً ممانعت کی چل جائے تو اطلاق چلاؤ، توڑ مروڑ کر احادیث فقہ کی عبارتوں کے معانی بیان کرو۔ اگر اطلاق نہ چلے تو اجماعی اور غیر اجماعی کے شوشے چھوڑتے رہو اور آپ جانتے تھے کہ چلے گی تو کچھ نہیں لہٰذا اخیر میں تھانوی صاحب وغیرہ کی توبہ و رجوع کا تیر تیار رکھو۔ پوری حسام الحرمین کے احکام بے بس ہو جائیں گے۔ کسی صورت چاروں اکابر دیوبند یہ جیسے بدترین گستاخوں کے ساتھ آپ کے وابستہ رہنے کی سبیل نکل آئے گی مگر آپ کو کیا خبر تھی کہ ان کرتوتوں کا کیا انجام ہونے والا ہے۔

آپ کی اس غیر اجماعی تحریر کی روشنائی ابھی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً آپ نے متصل مطلقاً ممانعت کا فریب کارانہ انداز شروع کر دیا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے حوالے سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد آپ نے جو اطلاق پر زور دیا ہے وہ یہ ہے۔ "دیکھئے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کافر کہنے میں بڑا خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے، ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطرہ کی راہ سے بچنا چاہئے۔ اور بے خطر راہ کو اختیار کرنا چاہئے۔" یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ عظیم الشان وصیت فرمائی ہے کہ کفر مجمع علیہ ہو یا غیر مجمع علیہ یعنی فقہی ہو یا غیر فقہی ہر صورت میں کافر کہنے میں خطرہ ہے اور کافر کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس طرح آپ کے اطلاق اور آپ کے اس فاسد قول کی تائید ہو جائے کہ "دلیلِ سکوت اقوی ہے" اب کیا ہے کوئی مسلمان وحدانیت کا انکار کر دے، کوئی مسلمان رسالت کا انکار کر دے کوئی خدائے قدوس کی شان میں گستاخیاں کرے، انبیاء کرام علیہم السلام کی جناب میں توہین کرے۔ قادیانی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں منہ بھر بھر کر گالیاں دے، نبوت کا دعویٰ کرے، مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری جیسے ذی عقل نے بے خطر راستہ بتایا ہے کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت ہے کہ خیریت اسی میں ہے کہ اس کو کافر نہ کہو۔ کوئی اگر کہتا بھی کہ اس طرح تو اسلام بھی باقی نہ رہا تو یہی جواب دو کہ امام غزالی کی عظیم الشان وصیت پر مولوی خلیل احمد صاحب جیسے عقلمند بھی عمل کر رہے ہیں اور تم بھی عمل کرو، چپ چاپ رہو، سکوت اختیار کرو، منہ سے ہرگز اسلام باقی نہ رہنے کی بات ہی نہ نکالو۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! ایک صرف دیوبندیہ وہابیہ کو ہی کیوں آپ اپنی اس عظیم الشان وصیت سے مستفیض فرما رہے ہیں کچھ قادیان کی بھی خبر لیجئے، دنیا کی تکفیر سے قادیانیوں مرزائیوں پر زمین تنگ ہے آپ وہاں بھی اس عظیم الشان وصیت کو لے کر پہنچ جائیے۔ آپ کے اس مژدۂ نو بہار سے ان کی جان میں جان آئے گی۔ دیوبندی بھی آپ کی وصیت سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی حدودِ عمل میں پناہ دیں گے۔

برا ہو گستاخانِ دیوبند کی حمایت کا، آپ نے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی بہتانِ عظیم رکھ ہی دیا، کہ انہوں نے ایسی مطلقاً ممانعت کی وصیت فرمائی ہے اور بد ترین گستاخوں کی توہین پر سکوت اختیار کرنے میں وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالانکہ آپ کی اسی نقل کردہ تحریر میں امام غزالی

یہ فرما کر: "غیر المنافقین لہا والمنافقۃ تجویزھم الکذب علیہ۔" بری الذمہ ہو گئے ہیں کہ جو شخص منافقت سے کلمہ پڑھتا ہے اور اہلِ قبلہ بنتا ہے اور منافقت یہ ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کذب جائز رکھتا ہے (جس میں استہزاء و توہین و تنقیصِ رسالت بھی داخل ہے) اس کے بارے میں ہم وصیت نہیں کر رہے ہیں کہ انہیں کافر نہ کہو۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اوّل تو یہی دینی دیانت تھی کہ موصوف نے اسی وصیت میں جسے آپ نے نقل کیا ہے۔ استثنا فرما کر اپنی دینی ذمہ داری پوری کر دی۔ اور آپ دیوبندی حمایت باطلہ میں اسی استثنا کو ہضم کر گئے۔ دوسرے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد" کا چوتھا باب ملاحظہ فرمائیے اس باب کا عنوان ہی آپ پر قاہر بجلی ہے۔

:- الباب الرابع فی بیان من یجب تکفیرہ من الفرق :-

یعنی یہ چوتھا باب ہے فرقوں میں سے اس کے بیان میں جن کی تکفیر واجب ہے۔

اس باب کے عنوان نے تو آپ کی احتیاط کی دھجیاں ہی بکھیر کر رکھ دی کہ خبردار ان لوگوں کی تکفیر واجب ہے اور وجوب تکفیر پر سکوت و احتیاط خود کفر ہے اب آپ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مناظرہ کی کوئی صورت نکالئے۔ ہم تو آپ سے یہی کہیں گے کہ جناب! دیوبندیوں کی حمایت میں آپ نے امام غزالی کی آدھی وصیت پر کیوں عمل کیا اور آدھی وصیت کیوں کھا گئے؟

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری اس باب رابع میں فرماتے ہیں۔ والاصل المقطوع بہ ان کل من کذب محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو کافر ای مخلد فی النار بعد الموت و مستباح الدم والمال فی الحیاۃ الی جملۃ الاحکام۔ یعنی اصل قطعی کسی کو کافر کہنے کی یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے (اور جنہوں نے فقہ و کلام کی باتوں کا معمولی بھی مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ نبی کی توہین و استہزا جھٹلانا ہے) وہ کافر ہے یعنی

مرنے کے بعد وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور دنیا میں اس کا خون و مال مباح ہے اور دیگر تمام احکام تک

اسی باب رابع کے رتبۂ ثالثہ میں فرمایا۔ الذین یصدقون بالصانع والنبوۃ ویصدقون النبی ولکن یعتقدون امورا تخالف نصوص الشرع۔ امام غزالی فرماتے ہیں ان لوگوں کی تکفیر بھی واجب ہے جو صانع حقیقی کی اور نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور نبی کی بھی تصدیق کرتے ہیں لیکن ایسے امور کا اعتقاد رکھتے ہیں جو نصوصِ شرع کے خلاف ہے۔ اسی میں فرمایا ویجب القطع بتکفیرھم فی ثلثۃ مسائل وھی انکارھم لحشر الاجساد والتعذیب بالنار والتنعیم فی الجنۃ بالحور العین والماکول والمشروب والملبوس والاخری۔ یعنی اس فلسفی فرقہ کی تین مسائل کی وجہ سے تکفیر قطعی واجب ہے اور وہ انکار کرنا ہے جسموں کے حشر سے اور جہنم کے ذریعہ عذاب دیئے جانے سے اور جنت میں نعمتیں دیئے جانے سے حوروں کی کھانے پینے پہننے اور دوسری چیزوں کی۔

وہی امام غزالی رتبہ سادسہ میں فرماتے ہیں وھو ان قائلا لو قال یجوز ان یبعث رسول بعد نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیبعد التوقف فی تکفیرہ۔ یعنی اجماع کے خلاف امورِ شرعیہ میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی قائل یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا درست ہے تو اس کی تکفیر میں توقف بعید ہوگا یعنی اس کی تکفیر میں سکوت نہیں کیا جائے گا۔

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب بداونی! کیا آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ اپنی آدھی وصیت سے اہلسنت کو آسانی کے ساتھ گمراہ و اغوا کرلیں گے۔ الحمد للہ حضرت امام غزالی اور ہمارے ائمہ و علماء نے انتہائی دیانت کیساتھ امت کی پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے اور اعلیٰحضرت قدس سرہ نے انہیں کی اتباع کرکے یزید و اسماعیل اور مولوی تھانوی وغیرہ کے درمیان فرق کرکے احکام

شرع بیان فرمائے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہی اور کفر وارتداد سے بچایا ہے۔ اور ایک آپ ہیں کہ اپنی باطل تحقیق اور آدھی وصیت کے بل بوتے مسلمانوں کو گمراہی بلکہ کفر وارتداد میں ڈھکیل دینا چاہتے ہیں۔

"رہ گیا علامہ ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ ننانوے احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایمان کا ہو تو قاضی و مفتی کو چاہئے کہ اس ایک احتمال پر عمل کرے" تو عرض ہے کہ بحمدہ و تبارک و تعالیٰ یہی ہم اہلسنت کا مسلک ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے یزید اور مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے احتیاط فرمائی ہے مگر جناب یہ کیوں کھا گئے کہ جہاں سرے سے ہی نہیں ہزار تاویلیں بھی نہ چل سکیں۔ کوئی چسپاں نہ ہو وہاں کیا حکم ہوگا؟ جب کسی قول میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو قول خود متعین و مفسر ہو تو اس صورت کیلئے ان ہی حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اسی شرح فقہ اکبر میں آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی جس نے آپ کے سکوت و احتیاط کو مٹی میں ملا دیا ہے۔

لان التوقف موجب للشک وھو فیما یفترض اعتقادہ کالانکار کہ اب توقف (سکوت و احتیاط) شک کا موجب ہے اور اس مسئلہ میں جس کا اعتقاد رکھنا فرض ہے۔ پھر توقف کیا تو وہ مثل انکار کے ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ یہی اہلسنت کا مذہب ہے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے تھانوی وغیرہ پر کفر کا فتویٰ دیا۔ جہاں سکوت و احتیاط خود کفر تھا۔

کہئے اب تو کھلی آنکھیں ابھی نہیں بلکہ اب حمایت دیوبند میں بند کرلیں۔ ورنہ آدھا آدھا مذہب آدھی آدھی وصیت جو دیوبندیوں کے کام آسکے آپ پیش نہ کرتے۔ پھر جناب نے علامہ قاری کی سطروں میں سے ایک تاویل کی دہائی تو دیدی اور طویل تحریر بھی لکھ ماری مگر کہیں تو ایک آدھ تاویل بیان کرتے کہ اس تاویل پر تھانوی صاحب کفر سے بچتے ہیں۔ آپ نے بہت زور مارا بھی تو اتنا ہی نکالا کہ آپ نے تھانوی صاحب کے انکار تبری و تحاشی کو توبہ و رجوع قرار دیدیا جس نے تھانوی صاحب

کی کھوپڑی اور گنجی کر کے رکھ دی اور آپ بھی ان کے ساتھ ایک رسی میں بندھ کر رہ گئے ۔۔۔ یہی حال آپ کی اس عبارت کا ہے جو آپ نے الیواقیت والجواھر کے حوالہ سے امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ امام سبکی تو اپنے اسی آپ کی نقل کردہ عبارت میں یہ لکھ کر بری الذمہ ہو گئے کہ اللّٰھم الا ان یخالفوا النصوص الصریحۃ التی لا تحتمل التاویل عنادا او جحودا۔ یعنی خدا گواہ ہے کہ اگر یہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے نصوصِ صریحہ کی عناد سے یا انکار سے مخالفت کریں جو تاویل کا احتمال نہیں رکھتی ہیں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ضرور ان کی تکفیر کی جائے گی۔ اور ایک آپ ہیں کہ عبارتوں کے آدھے آدھے ٹکڑے سے دلیل پکڑ کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ کچھ ہو سرے سے تکفیر ہی نہیں کی جائے گی۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہی رہنمائی فرمائی ہے۔ بحمدہ تبارک و تعالیٰ انہوں نے امت کو فریب نہیں دیا ہے۔ جہاں انہوں نے کفریات پر حکم تکفیر لگانے میں غور و خوض کی تاکید فرمائی ہے اس کی دشواریوں پر آگاہ کیا ہے وہیں کج فہم بد دینوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو تنبیہ فرما دی ہے کہ میری اس وصیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے اپنے زمانہ کے بد دینوں کو جو نصوصِ صریحہ کی عناداً یا جحوداً مخالفت کریں انہیں مومن مسلمان نہ سمجھ لینا۔ ان کی تکفیر قطعی ہی کی جائے گی۔

شاید آپ کہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے نصوصِ صریحہ کی مخالفت کب کی ہے؟ تو عرض ہے کہ کیا انکی گستاخی نصوصِ صریحہ کے مطابق ہے ۔۔۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس گستاخی کے بارے میں دربھنگی صاحب نے سوال کیا ہے اسی اپنی گستاخی کے بارے میں تھانوی صاحب نے کہا ہے کہ:-

"میں اس کو خارجِ اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے۔ نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے۔ سرورِ عالم، فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (بسط البنان)

خدائے قدوس رحم فرمائے امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان پر اور ان کے مدارج بلند

کرے ان کی فراستِ ایمانی قیامت تک کے بد دینوں اور ان کے حامیوں کے کرتوت دیکھ رہی تھی کہ ایسے سپوت ضرور پیدا ہوں گے جو ابن سبا جیسے غالی رافضی بدترین گستاخ دیوبندیوں قادیانیوں کو مسلمان سمجھیں گے انہوں نے اپنی نصیحت میں اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ ملّا الکشاف نے اپنی اسی طویل تحریر میں اس کے بعد لکھا ہے۔

"غور کیجئے کہ امتِ مرحومہ کے علمار اعلام دربارۂ تکفیرِ مسلم کیسی احتیاط کا عمل فرمارہے ہیں اور اسی احتیاط کا حکم دے رہے ہیں۔"

یہ آپ کا وہی فریب دینا ہے کہ اسی اطلاق کو دوہراؤ اور اپنے باطل مقصد کو پورا کرو اور جس مجمع علیہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کا واسطہ دیکر عامل رہنے کا اقرار کیا تھا اب اس کو ہضم کر جاؤ ۔۔۔ آپ نے جن جن علمار کا ذکر اپنی طویل تحریر میں کیا ہے۔ سب نے دیانت کے ساتھ صاف صاف بیان فرمادیا ہے کفرِ قطعی صریح کلامی پر ہرگز تکفیر میں احتیاط نہیں کی جائے گی۔ اس پر احتیاط خود کفر ہے۔ صرف اس کفر پر احتیاط کی جائے گی جو مختلف فیہ ہے۔ آپ نے آگے لکھا ہے کہ:-

"ان احادیثِ شریفہ اور ارشاداتِ علمار اعلام کی بنا پر فقیر نے اگر ان اکابرِ دیوبند کے بارے میں احتیاطاً کفِ لسان کر لیا تو کون سے حکمِ شرع کے خلاف ہوا۔" عرض ہے کہ کیا حافظہ باقی نہ رہا۔ آپ کے اس قول کا کیا ہوگا کہ "تکفیر پر اجماع ہو جائے تو اس وقت تکفیر ضروری ہے۔" جی ہاں! حکمِ شرع کے خلاف آپ کہہ رہے ہیں۔ آپ نے تو جان بوجھ کر دین ہی کو ڈھا کر رکھ دیا ہے۔

احادیثِ کریمہ کی صراحت کے باوجود آپ نے احادیث پر بہتان باندھا ہے۔ احادیثِ شریفہ نے دونوں جانب برابر بیان کر دیئے تھے۔ آپ نے استتثار و استدراک کو ہضم کرنے کے جو اصول اکابرِ دیوبند کی حمایت میں اپنایا ہے وہ قرآنِ حکیم، احادیثِ کریمہ فقہ کے ہزاروں مسائل میں جاری ہو کر

دین ہی کو مسخ کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی انتہائی دیدہ دلیری ہے کہ آپ نے اپنے باطل مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری شریعت مطہرہ پر اس اصل سے ضرب بھی لگائی ہے اور ڈھٹائی سے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کون سا حکم شریعت کے خلاف ہوا ؟

آپ کے ذکر کردہ علماء اعلام نے پوری دیانت داری کے ساتھ آپ کی نقل کردہ عبارتوں میں ہی احتیاط و عدم احتیاط دونوں پہلوؤں کو بیان فرما دیا مگر آپ نے اکابرِ دیوبند کی حمایت کے لئے بازاری لوگوں کی طرح دونوں جانب کو ایک کر کے علماء اعلام پر جھوٹ باندھا کہ وہ مطلقاً ہر کفر پر احتیاط کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور اسی لئے آپ نے اپنا یہ فاسد اصول گڑھا کہ "سکوت کی دلیل اقوی ہے" اور اسی طرح اپنے ان بازاری اصولوں پر ایک نہیں، شریعت شریف کے ہزاروں مسائل اعتقادیہ عملیہ کو فاسد کر کے رکھ دیا جس سے آپ کے ساتھ عوام بھی اپنا دین کھو بیٹھیں گے۔ آپ نے جان بوجھ کر ان سرغنہ بددینوں کا طریقہ اپنایا ہے جو احکام شرع کو توڑ مروڑ کر عوام کو بددین بناتے ہیں اور یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ سادگی کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ کون سے حکم شرع کے خلاف ہوا۔؟

یہاں تک تو ہم نے آپ ہی کی نقل کردہ عبارتوں سے آپ کی غلط روی کو ثابت کیا ہے اور تقویت کے لئے چند حوالے نقل کئے ہیں۔ اب آگے ان نصوص کو ملاحظہ فرمایئے جو توہین اور گستاخیاں کرنے والے کے سروں پر تیز دھار دار تلواروں کی مانند کھینچی ہوئی ہیں جنہیں آپ اپنی بددینی سے ہضم کر گئے۔

قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا۔ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (اشرف علی تھانوی نے ایذا ہی دی ہے) قرآن حکیم فرماتا ہے۔ والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ۰ جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے (نبی کی شان میں گستاخی کا بول) نہ بولا اور البتہ بے شک انہوں نے یہ کفری بول بولا اور اپنے مسلمان ہونے کے بعد وہ اب کافر ہو گئے (یہی حال مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے)

بخاری شریف :۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلیٰ راسہ مغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سرِ مبارک پر خود تھا جب آپ نے خود اتارا تو ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردوں سے چپکا ہوا ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اسے وہیں قتل کر دو۔ یہ وہی ابنِ خطل ہے جو مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی وہجو کیا کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ کعبہ حرم ہے یہاں میرے ارتداد و توہین کی سزا نہیں ملے گی مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مرتد گستاخ کو اسی حرم کعبہ میں غلافِ کعبہ سے چپکا ہوا قتل کرا دیا۔

آپ کے وہی امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی آدھی عبارت کو ناجائز طریقہ پر استعمال کر کے آپ نے لوگوں کو فریب دینا چاہا ہے امام موصوف نے ایک رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے والوں کے بارے میں تحریر فرمایا جس کا نام رکھا ہے "السیف المسلول علیٰ من سب الرسول"۔ یعنی کھینچی ہوئی تلوار اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اس نام کا رکھنا ہی بتلا رہا ہے کہ حضرت امام سبکی علیہ الرحمۃ والرضوان گستاخِ رسول مرتد کے

لئے شمشیر برہنہ ہیں اور انہوں نے پُرفریب سکوت و احتیاط کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں۔ اور حق یہی ہے کہ "توہین رسول" دوسرے کفر و ارتداد کے مقابلے میں اتنا بڑا اخبث کفر و ارتداد ہے کہ خود قرآن حکیم اور اس کی اطاعت میں ائمہ فقہ، ائمہ حدیث، ائمہ کلام عام علماء سب کے سب اپنی تلواریں کھینچے ہوئے ہیں بغیر توبہ کے تو کوئی بھی گردن سلامت رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ اور کئی ائمہ تو توبہ کے بعد بھی رعایت نہیں فرماتے ہیں۔ حضرت امام سبکی توہین رسالت کے مرتکبوں کے لئے ائمہ اربعہ کے مذاہب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کو علامہ شامی نے مختصراً ردالمحتار میں اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ حاصل المنقول عن الشافعیۃ انہ متی لم یسلم قتل قطعا ومتیٰ اسلم فان کان السب قذفا فالاوجہ الثلاثۃ ھل تقتل او یجلد اولا شئ وان کان غیر قذف فلا اعرف فیہ نقلا للشافعیۃ غیر قبول توبتہ وللحنفیۃ فی قبول توبتہ قریب من الشافعیۃ ولا یوجد للحنفیۃ غیر قبول التوبۃ واما الحنابلۃ فکلامھم قریب من کلام المالکیۃ والمشھور عند احمد عدم قبول توبتہ وعنہ روایۃ بقبولھا فمذھبہ کمذھب مالک۔ یعنی شافعی ائمہ کے نزدیک گستاخ رسول مرتد پھرسے اسلام نہ لایا توبہ نہ کی تو قطعاً قتل کر دیا جائے گا۔ (اور یہ تمام ائمہ کا مذہب ہے) اور اگر اسلام لے آیا اور وہ توہین قذف کی تھی تو تین صورتیں منقول ہیں۔ یا تو قتل کر دیا جائے گا، یا کوڑے لگائے جائیں گے، یا کچھ بھی نہیں، اور وہ توہین قذف نہیں ہے تو اس گستاخ مرتد کے لئے پھرسے اسلام لانے کے بعد سوائے قبول توبہ کے ائمہ شافعیہ سے کوئی دوسری روایت میں نہیں جانتا اور ائمہ حنفیہ کے نزدیک اگر گستاخ رسول مرتد پھرسے اسلام لے آتا ہے تو قبول توبہ میں ائمہ شافعیہ کے قریب ہی کا مذہب ہے۔ اور ائمہ حنفیہ سے توبہ قبول کرنے کے سوا دوسری روایت نہیں پائی جاتی۔ اور ائمہ

حنبلیہ کا کلام مثل مالکیہ کی طرح ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشہور روایت توبہ قبول نہ کرکے قتل کر دینے کی ہے اور انہیں سے ایک روایت توبہ قبول کرکے قتل نہ کرنے کی ہے پس ان کا مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

اب آپ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کی وصیت پیش کرکے عرض کیجئے کہ حضور میں نے تو آپ کی وصیت پر مطلقاً سکوت و احتیاط کا فیصلہ کیا تھا بلکہ "السکوت اقوی الدلیلین" کی اصل قائم کیا تھا۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ آپ اس گستاخ رسول مرتد کو کوئی امان دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر اس گستاخ نے توبہ نہیں کی اسلام نہ لایا تو آپ بالاجماع قتل کرا دینے کا حکم بیان فرمارہے ہیں، میں تو اب کہیں کا نہ رہوں گا اور اب میرے ان اکابر دیوبند کا بائے کیا ہوگا۔ دیکھتا ہوں شاید توبہ و رجوع ہی نکل آئے۔

فتح القدیر میں فرمایا کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتدا فالساب بطریق اولی ثم یقتل حدا ۱ ص۳۳۲ جلد ۵ یعنی جو کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دل کے ساتھ بغض رکھتا ہے تو وہ مرتد ہے تو جو توہین کرے وہ بدرجہ اولیٰ مرتد ہو جائے گا۔ پھر اس گستاخ مرتد کو حداً قتل کر دیا جائے گا۔

درمختار میں نتف معین الاحکام شرح طحاوی حاوی زاہدی وغیرہا کا حوالہ دیتے ہوئے نتف کے الفاظ نقل کئے ہیں من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد وحکمہ حکم المرتد ویفعل بہ ما یفعل بالمرتد۔ یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرے وہ مرتد ہے اور اس کا حکم مرتد کا حکم ہے اور اس کے ساتھ وہی کیا جائے گا جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے (یعنی اس گستاخ توہین کرنے والے سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر اس نے توبہ کرلی اسلام قبول کرلیا تو چھوڑ دیا جائے گا ورنہ قتل کر دیا جائے گا) شامی میں فرمایا۔ وقولہما ای ابی حنیفۃ والشافعی ان کان مسلما یستتاب والا قتل۔

یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہ ہے کہ اگر وہ توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا مسلمان تھا تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔ رد المحتار میں فرمایا۔ وحاصلہ انہ نقل الاجماع علی کفر الساب۔ یعنی ان تمام نقول کا ماحصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے۔

اسی رد المحتار میں ابن سحنون مالکی کا قول نقل فرمایا ہے کہ اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ یعنی تمام مسلمانوں نے (جن میں ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تفسیر عام علماء سب شریک ہیں) اس بات پر اجماع کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے۔ اور جو اس گستاخ توہین کرنے والے کے عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

شفاء شریف میں بھی قاضی عیاض نے اسی عبارت کا ذکر فرمایا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا مجمع علیہ کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر و عذاب میں شبہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ رد المحتار میں فرمایا۔ قلت وھذہ العبارۃ مذکورۃ فی الشفاء للقاضی عیاض مالکی۔ شامی میں ارشاد ہے۔ اقول ورأیت فی کتاب الخراج لابی یوسف ما نصہ ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ فان تاب والا قتل۔ یعنی سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب الخراج میں نص فرمایا ہے کہ جو کوئی مرد مسلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا آپ کو جھٹلائے یا آپ کو عیب لگائے یا نقص لگائے تو وہ بے شک کافر باللہ ہو گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

کیوں جناب! یہ قرآن حکیم، حدیث شریف اور آپ کے وہی فقہاء حنفیہ ہیں جن کی آپ نے دہائی دی ہے اور دوسرے ائمہ ہیں جو سب کے سب توہین رسالت پر کفر و ارتداد اور قتل کا حکم فرما رہے ہیں۔ یا احتیاطاً سکوت اور سکوت کو اقوی الدلیلین کہہ کر اپنے کی وصیت فرما رہے ہیں کہ احادیث کریمہ اور ائمہ و علماء پر جھوٹ اور بہتان باندھو اور بدترین دیوبندی گستاخوں، توہین کرنے والوں کی حمایت میں سکوت اختیار کرو۔ خود کافر و مرتد بن جاؤ۔ اور اپنے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی کفر و ارتداد میں گھسیٹو، اللہ تعالیٰ کی زمین پر کفر و ارتداد، فتنہ و فساد پھیلاؤ اور پھیلانے کی کھلی چھوٹ دے دو اور گھر میں آرام سے خاموش عالم جلیل بنے بیٹھے رہو۔ نعوذ باللہ تعالیٰ من ھذہ الشرور۔

اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

"اور جب کہ وہ اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تحاشی کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں حسب تصریحات فقہاء مذہب حنفیہ کے کافر کہنے سے احتراز ضروری ہے۔ فقیر نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریر مع تبری و تحاشی کے دیکھ کر اور سمجھ کر یہ فیصلہ مطابق ارشادات علماء مذہب حنفی کے کیا ہے جیسا کہ ان حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب معتبرہ و مستندہ میں فرمایا ہے جس کے بعد حنفی المذہب کو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہتی.... الی قولہ..... اب میں مولوی تھانوی صاحب وغیرہ کی انکاری تحریرات پیش کرتا ہوں جن کی بنا پر میں نے ان کی تکفیر سے احتیاط و کف لسان کو اختیار کیا ہے۔"

آپ کی تحریر کا مطلب صاف ہے کہ اول تو میں احادیث کریمہ اور علماء کی آدھی وصیت کی وجہ سے سکوت و احتیاط کرتا ہوں اور اب جب کہ میں نے مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحریریں دیکھ لیں، جن میں انکار تبری و تحاشی ہے تو اب مولوی

اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفر و ارتداد سے سکوت ضروری ہو گیا ہے۔

غرض یہ ہے اولاً تو احادیثِ کریمہ اور علماء کرام پر آپ کا جھوٹ اور بہتان اجاگر ہو کر رہ گیا اور آپ کے سکوت و احتیاط کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ثانیاً کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے بسط البنان جوانی اور ادھیڑ عمر کے پچاس ساٹھ برس گزرنے کے بعد اب بڑھاپے میں دیکھی ہے۔ ثالثاً اکابرِ دیوبند کی حمایت اور اہلسنت کو فریب دینے کے لئے آپ نے توبہ اور رجوع کے مسائل کو توڑ مروڑ کر مسخ کر دیا ہے۔ رابعاً آپ اپنے توڑے مروڑے مسائل سے اہلسنت کو تو کیا دھوکا دیتے البتہ مولوی اشرف علی تھانوی پر بھی زوردار بہتان ہی رکھ دیا کہ ان کا انکار تبری و تحاشی ان کی "توبہ و رجوع" ہے۔

گویا مولوی اشرف علی تھانوی بھی دینِ دیوبندی پر حکیم الامت کے مرتبہ پر فائز ہونے کے بعد نرے بدھو اور احمق تھے جو اپنے انکار، تبری و تحاشی کو آپ کی طرح توبہ و رجوع کا معنی دیتے اور توہینِ رسالت کے صریح الزام میں گرفتار ہو کر مزید کفر و ارتداد کے بقیہ احکام کو اپنے سر لا دیتے۔ تھانوی صاحب توبہ و رجوع کی حقیقت اور اس کے انجام سے خوب واقف تھے۔ آپ کی اس صفائی اور توبہ و رجوع کے معنی لینے سے آپ کا یہ اعتراف تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب توہینِ رسالت کی وجہ سے بدترین کفر و ارتداد کے مرتکب تھے اور اب آپ کے قول پر تھانوی صاحب کے انکار، تبری و تحاشی کو حسبِ حکم شرع توبہ و رجوع پر محمول کر کے چھوڑ دینا چاہئے۔ جو آپ کے قول پر مستند و معتبر کتبِ حنفیہ کے مطابق ہے۔ اور یہ آپ کا فریب ہے۔ ہماری بحث آپ کے اقوال کے ساتھ ان شاء المولیٰ الکریم آگے آ رہی ہے۔

آپ کی یہ صفائی کہ "فقیر نہ دیوبندی ہے نہ وہابی نہ دیوبندیت سے کچھ تعلق" قطعاً غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔ یہ آپ کا اپنی دینی تبدیلی پر پردہ ڈال کر لوگوں کو فریب دینا اور اغوا کرنا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ اکابرِ دیوبندیہ کے بہت

زیادہ وفادار ہیں۔ کہ آپ نے عالم اور مفتی ہونے کے منصب اور اپنی صلاحیت علم و افتاء کو بھی دیوبندیوں کے بچاؤ کے لئے ان کے چرنوں پر قربان کر دیا ہے۔

دیوبندی، وہابی ہونے کے لئے یا کسی گروہی کافر بن جانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام معمولاتِ اہلسنت پر عمل پیرا باقی نہ رہ گیا ہو، یا تمام عقائدِ اہلسنت پر گامزن نہ رہا ہو، یا تمام عقائدِ ضروریہ کا انکار ہی ضروری ہو۔ اگر ایک عقیدہ ضروریہ بھی دیوبندی وہابی یا کسی کافر کی حمایت میں بگڑا یا دیوبندی وہابی یا کسی کافر کے کفرِ قطعی کی حمایت کی یا اس کی باطل صفائی کی وہ یقیناً اس دیوبندی وہابی یا کافر کے ساتھ بندھ گیا۔ جو خارجِ اسلام ہے۔ اس کے سارے اعمال و عقائد حبط ہو کر رہ گئے۔

کیوں مولوی صاحب! کیا آپ نے بچپن سے بڑھاپے تک یہی پڑھا تھا اسی کا فتویٰ دیتے رہے کہ ایک آدھ عقیدۂ ضروریہ بگڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ذرا سی بات ہے وہ جیسا کا ویسا ہی مسلمان رہتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے بسط البنان کی ان مشہور عبارتوں کو نقل کیا ہے جس میں تھانوی صاحب نے انکار، تبری و تحاشی کی ہے۔ بسط البنان کی عبارتیں نقل کرنے کے بعد آپ نے خاص طور پر ہمیں ان الفاظ سے متوجہ کیا ہے۔

"کیوں صاحب! اس عبارت میں تھانوی صاحب اس مضمون کو خبیث کہہ رہے ہیں یا نہیں؟ اور صاف صاف انکار کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس خبیث مضمون سے تبری و تحاشی کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور جو یہ خبیث بات "اعتقاد" یا بغیر اعتقاد کے کہے اس کو خارجِ اسلام بتا رہے ہیں یا نہیں؟"

اس کے بعد آپ نے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی عبارت نقل کر کے ہمیں یوں توجہ دلائی ہے۔

الغرض اب آپ اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ایسے عقیدے سے صاف صاف انکار اور اس سے تبری و تحاشی کر دی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس انکار و تبری و تحاشی کی آپ کے

نزدیک کچھ حیثیت ہے نہیں۔ اگر ہے تو بتائیے کیا حیثیت ہے اگر نہیں ہے تو کیوں!
جب کہ مذہب حنفی کے فقہائے کرام تصریح فرما رہے ہیں کہ کفر سے انکار توبہ و رجوع ہے۔ سنئے تنویر الابصار اور اس کی شرح در مختار میں ہے:۔
شہدوا علی مسلم بالردۃ وھو منکر لا یتعرض لہ لا لتکذیب الشھود العدول بل لان انکارہ توبۃ و رجوع یعنی جماعت مسلمین نے کسی مسلمان کے لئے اس کے مرتد ہونے کی گواہی دی اور وہ خود اس کا انکار کرتا ہے اس کے لئے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور یہ تعرض نہ کرنا اس لئے نہیں کہ گواہانِ عادل کو جھٹلایا گیا ہے بلکہ اس لئے کہ ان کا انکار کرنا توبہ و رجوع ہے۔"

آپ کی تحریر پر گفتگو آگے آ رہی ہے لیکن اتنی بات تو ہم ضرور آپ سے کہدیں کہ کسی اصلی پرانے دیوبندی سے آگے بڑھکر ہی آپ نے اپنی مقالہ کو مرتب کیا ہے۔ اور دلیلیں دینے میں آپ آسمان کے تارے ہی توڑ لائے ہیں کہ جس کی ہمت پرانے خرانٹ دیوبندیوں نے بھی نہ کی ہوگی۔

— کسی نے سچ کہا ہے ؎ مذہب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

اصحاب تنویر الابصار، ردالمحتار، فتاوی سراجیہ، مجمع الانہر، الاشباہ والنظائر کو کیا معلوم تھا کہ ایسے محقق عقلمند مولوی بھی ہماری عبارتیں پڑھیں گے جو انکار سے توبہ و رجوع اور گناہوں سے پاک ہو جانا تو سمجھ لیں گے۔ لیکن قائل نے انکار کے بعد پھر اقرار کیا تو ابھی وہ توبہ و رجوع اور گناہوں سے پاک رہنا ہی سمجھتے رہیں گے۔ ہزار وہ کفر و ارتداد کی نجاست میں آلودہ رہے، ورنہ یہ حضرات اپنی اپنی کتابوں میں آپ کی نقل کردہ عبارت سے متصل یہ جملہ ضرور بڑھا دیتے کہ اگر انکار کے بعد پھر اقرار کرے تو وہ بدستور مرتد باقی رہے گا۔ پھر اگر آپ کے ان ذکر کردہ اصحاب فقہ نے آپ کی نقل کی ہوئی عبارتوں کے ساتھ متصل یہ نہیں لکھا تھا کہ انکار کے بعد اقرار کرے تو وہ ویسا ہی مرتد رہے گا اس پر ویسے ہی احکام جاری ہوں گے مگر اسی باب میں دوسری جگہ صاف صاف تحریر فرما دیا کہ اگر انکار

کے بعد پھر اقرار کرے گا، توبہ و رجوع کے بعد پھر وہی بکواس کرے گا۔ پھر وہی توہین رسول کا بول بولے گا تو پھر توبہ کرنی پڑے گی۔ اگر توبہ نہ کیا تو مرتد ہے اور اسے کو قتل کر دیا جائے گا اور توبہ کر لیا ہے تو اب دوسری بار اس کو توبہ پر ویسا ہی نہیں چھوڑا جائے گا۔ بلکہ سزا بھی دی جائے گی اور تیسری بار تو قید بھی کر دیا جائے گا۔
اسی در مختار میں یہ عبارت موجود ہے جو یہی مسئلہ بیان کر رہی ہے۔
وکذا لو ارتد ثانیاً لکنہ یضرب وفی الثالثۃ یحبس ایضا۔
اسی ردالمحتار میں علامہ شامی نے فرمایا:۔ ای اذا ارتد ثانیا ثم تاب ضربہ الامام وخلی سبیلہ۔ خود مولوی اشرف علی تھانوی نے اسی بسط البنان میں اپنی اسی انکار تبری و تحاشی کے بعد اپنے اسی کفری قول کو برقرار رکھا ہے۔ اسی کفری عبارت کے معنی بتائے ہیں، تاویل بتائی ہے۔

اسی بسط البنان میں انہوں نے کہا ہے۔
"اب آخر میں اسی جواب کی تتمیم کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کر دوں جس کی بنا پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے۔ (بسط البنان)
آگے لکھا ہے وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہے
"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر۔۔۔ الخ (بسط البنان)
آگے لکھا ہے اور اگر بعض علوم مراد ہوں گو وہ ایک ہی چیز علم اور گو وہ چیز ادنیٰ درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب کہ زید و عمرو کے لئے بھی حاصل ہے۔ (بسط البنان)
آگے لکھتے ہیں خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے مطلب واضح ہو رہا ہے۔
(بسط البنان)

ویسے بھی معمولی پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ بسط البنان عبارت سے انکار پر نہیں لکھی گئی ہے بلکہ عبارت کو برقرار رکھکر اس عبارت کی تاویل پر زور صرف کیا گیا ہے۔ ہزار مولوی اشرف علی تھانوی مضمون کا انکار کریں اپنے معنی بنائیں

تاویل گنجائش مگر ان کی وہ کفری عبارت توہینِ رسالت پر متعین و مفسر ہے جہاں تاویل بعید کی بھی گنجائش نہیں ہے اور وہ عبارت تھانوی صاحب نے جوں کی توں برقرار رکھی ہے۔ اس کفر وارتداد سے بچنے کی صورت بھی یہی تھی کہ وہ صاف علی الاعلان اس عبارت سے رجوع کرتے۔ اس کے متعین معنی سے توبہ کرتے یا اپنے اس قول سے ہی صاف انکار تبری و تحاشی کر دیتے مگر اس کا کیا علاج کہ انہوں نے قول کو برقرار رکھا ہے اور جناب مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے بیان کردہ اصول پر اس کے بعد پھر توبہ و رجوع درکار ورنہ وہ کفر وارتداد اور وہی سزائے قتل بحال، گویا آپ اندھی حمایت میں تھانوی صاحب کو جوں کا توں پورا کا پورا بلکہ کچھ زیادہ ہی پھر کفر وارتداد میں ملوث رکھ کر ہی اس کے دامن سے وابستہ رہنا چاہتے ہیں یہ آپ ہی کا حق ہے آپ مایوس نہ ہوں پھر اس کی توبہ تلاش کیجئے اور تھانوی صاحب کی اور اپنی نجات کا ایک ساتھ راستہ نکالئے رب کریم مسلمانوں کو آپ کے فتنہ سے دور رکھے۔

یہاں تک بحث مولوی اشرف علی تھانوی کی اس عبارت پر تھی جو خبیث معنیٔ توہین رسالت اور ارتکاب کفر وارتداد کی ملتزم تھی۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ آپ کون سے پانی میں ہیں اور آپ کہاں سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آگے آپ اپنے مضمون سے انکار پر ہماری بحث ملاحظہ فرمائیے آپ نے اسی تحریر میں فرمایا ہے۔

"اور جب کہ وہ (یعنی مولوی تھانوی صاحب) اس مضمون سے انکار صریح و تبری و تحاشی کر رہے ہیں تو دیوبندیوں کی طرح آپ بھی خوب جانتے تھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے انکار تبری و تحاشی کے یہ معنی تو بیلیں گے ہی نہیں کہ انہوں نے عبارت سے توبہ و رجوع کی ہے جو کفر وارتداد کی ملتزم ہے لہٰذا آپ نے بھی تھانوی صاحب اور دیوبندیوں کا ہی سہارا لیا ان کے راستہ پر ہی چلے اور بول آپ نے وہی بولا جو دیوبندی وہابی بولا کرتے ہیں بلکہ آپ نے دیوبندیوں سے زیادہ ہی تھانوی صاحب

کی حمایت میں اس کو بچانے کی لجاجت کی ہے اور اس طرح آپ کھل کر دیوبندیوں وہابیوں کی صف میں کھڑے ہو گئے ہیں اور خم ٹھونک کر اہلسنت کے مقابل میں آگئے ہیں۔

فرق اتنا ہے کہ آپ گھر کے بھیدی ہیں اور جانتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور دوسرے دیوبندیوں نے جو تاویلیں کی ہیں وہ تو چل نہیں سکتیں اور نہ قیامت تک چلائی جا سکتی ہیں اس میں سو تو کیا ہزار تاویلوں میں سے ایک کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ تھانوی صاحب۔ پھر جیسے کے ویسے کافر و مرتد رہیں گے۔ لہٰذا تھانوی صاحب اور دوسرے دیوبندیوں کی راہ سے ہٹ کر اور اپنی دانست میں ان سے کچھ زیادہ اڑان مار کر آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو بچانے کے لئے اس کے انکار تبری و تحاشی کو توبہ و رجوع قرار دیا ہے۔

دوسری طرف مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی دانست میں بہت ہوشیاری کی کہ ایک بیچارے مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی تو کیا اپنے اس پاس بڑے بڑے پرکھوں اور چھوٹے چھوٹے ملاؤں مریدوں معتقدوں کے لئے بھی توبہ و رجوع کرنے کی گنجائش نہ رکھی اور ان کی امت نے بھی توبہ و رجوع کا نام نہ لیا اگرچہ وہ اپنی ہوشیاری کے باوجود کفر وارتداد میں جوں کے توں ملوث رہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی اسی بسط البنان میں صاف لکھ گئے۔

"اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اب تک کیوں نہیں شاید اب رجوع کر لیا ہو (بسط البنان از مولوی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی تو توبہ و رجوع کے شبہ کا بھی انکار کر رہے ہیں اور آپ ہیں کہ تغییر القول المرضی بہ قائلہ کو سینے سے لگا کر بے ربط و ضبط ہانک رہے ہیں کہ تھانوی صاحب نے توبہ و رجوع کر لیا۔ مولوی منظور نعمانی وغیرہ نے بلا وجہ تھانوی صاحب سے یہ نہیں کہا تھا کہ عنوان بدل دیجئے اور مضمون باقی رکھئے۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے دل و جان سے بھلے مانسوں کی بات مان کر مضمون باقی رکھتے ہوئے بلا سبب اپنا عنوان نہیں بدلا ہے — مولوی اشرف علی تھانوی اور ان

کی دیوبندی امت تو مضمون ہی کو معدوم قرار دینا چاہتے ہیں، اور ایک آپ ہیں کہ توبہ ورجوع سے اس کو موجود بنا رہے ہیں تاکہ کفر وارتداد کے احکام تھانوی صاحب پر سوار رہیں۔ اب آپ اپنے انکار، تبری وتحاشی کے توبہ ورجوع کے معنی لینے کا نتیجہ دیکھئے جس کی حماقت دیوبندیوں نے اپنی دانست میں نہیں کی اگرچہ پھر کفر وارتداد میں بھرے رہے مولوی اشرف علی تھانوی اور علماء دیوبند یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ توہین رسالت کے شدت خباثت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ توبہ کے باوجود امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک قتل کر دیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک توبہ سے صرف قتل نہیں کیا جائے گا باقی کفر وارتداد کے احکام بدستور جاری ہونگے ان کے تمام اعمال حبط ہو کر رہ گئے۔ بلوغ سے اس ارتداد کی توبہ تک پورا زمانہ کفر کا زمانہ ہو گیا۔ حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہوگا، بیوی نکاح سے نکل گئی پھر سے نکاح کرنا ہوگا ویسے ہی رکھا رہا تو زنا ہوگا اولاد، اولاد زنا ہوگی ـــ بیعت کا سلسلہ اوپر نیچے سے باطل ہو کر رہ گیا پھر سے اپنے یا کسی پیر سے بیعت کیجئے اور پھر سے اپنے مریدوں کو مرید کیجئے، پھر حکیم الامت ہونے کی وجہ سے اپنے کفر وارتداد اور توبہ کی میعاد خرم الگ ہے، ملا انکشافات یہ سمجھتے ہی نہیں کہ آپ کی توبہ ورجوع سے مولوی اشرف علی تھانوی کا کیا انجام ہو رہا ہے جس سے بچنے کے لئے وہ توبہ ورجوع کا شبہ بھی نہیں پیدا کرنا چاہتے، اب آپ اپنی دلیل کا انجام دیکھئے، آپ نے بڑے زور وشور سے اپنے عالمانہ محققانہ، مدققانہ مقام کا مظاہرہ کرنے کے لئے ،،توبہ ورجوع،، کی دلیل میں تنویر الابصار ودر مختار سے عبارت تو نقل کر دی مگر آگے کی عبارت کو آپ نے اپنے تبدیلی دین پر پردہ ڈالنے کے لئے ہضم کر گئے، یہ آپکی بہت بڑی دینی خیانت بلکہ بددینی ہے کہ آپ آدھی عبارت سے دھوکا دے کر اپنے ساتھ لوگوں کو دیوبندی وہابی بنانا چاہتے ہیں تنویر الابصار ودر مختار کی پوری عبارت حسب ذیل ہے۔

(شهد وا على مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له) لا لتكذيب الشهود العدول

بل لان انكاره توبة ورجوع) يعنى فيمتنع القتل وتثبت بقية احكام المرتد كحبط عمل وبطلان وقف وبينونة زوجة لو فيما تقبل توبته والا قتل كالردة بسبه عليه الصلاة والسلام كما مر اشباه لاد في البحر وقد رأيت من يغلط في هذا المحل واقره المصنف وحينئذ فالمستثنى اربعة عشر وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنى وما فيه اختلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح۔

یعنی گواہ اگر کسی مسلمان کے مرتد ہو جانے کی گواہی دے رہے ہیں اور وہ منکر ہے تو اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اس لئے نہیں کہ عادل گواہوں کو جھوٹا قرار دینا ہے بلکہ اس لئے کہ اسکا انکار توبہ ورجوع ہے یعنی صرف اس کا قتل کرنا ہی ممنوع رہے گا اور باقی مرتد کے احکام اس پر ثابت رہیں گے جیسے عمل کا حبط ہونا۔ وقف کا باطل ہونا، عورت کا نکاح سے نکل جانا اور یہ قتل اس صورت میں ممنوع رہے گا جس میں توبہ قبول کی جاتی ہے ورنہ انکار کے باوجود قتل کر دیا جائے گا جیسے کوئی حضور علیہ والسلام کی شان میں توہین کرکے مرتد ہو جائے جیسا کہ گذر چکا ہے اشباہ، بحر الرائق میں اسقدر زیادہ کیا ہے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے جو اس مقام پر غلطی کرتے ہیں اور اس کا اقرار مصنف نے کیا ہے اس صورت میں مستثنیٰ کی تعداد چودہ ہو جائے گی اور علامہ شرنبلالی کی شرح وہبانیہ میں فرمایا کہ جو کفر اتفاقی ہے اس میں عمل اور نکاح باطل ہو جائیگا اور اس کی اولاد، اولاد زنا ہوگی اور جس کفر میں اختلاف ہے اس میں استغفار کا اور توبہ (یعنی تجدید اسلام، ردالمحتار) کا اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔

بحر الرائق میں فرمایا۔ وليس المراد ان ردته لا تثبت بالشهادة مع الانكار بل تثبت ويحكم بها حتى تبين زوجته منه ويجب تجديد النكاح

وانما یمتنع القتل فقط للتوبۃ با لانکار رد یعنی اس کے انکار کو توبہ و رجوع ماننے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کا ارتداد شہادت سے ثابت نہ ہوگا اس کے انکار کی وجہ سے بلکہ اس کے انکار کے باوجود اس کا ارتداد ثابت رہے گا اور ارتداد کا حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائیگی وہ تو صرف اسکو قتل کر دینا ہی فقط ممنوع رہے گا اس کے انکار کو توبہ قرار دینے کی وجہ سے

خلاصہ سے اسی بحرالرائق میں منقول ہے۔ من ارتد ثم اسلم وھو قد حج مرۃ فعلیہ ان یحج ثانیا ولیس علیہ اعادۃ الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصیامات لان بالردۃ کانہ لم یزل کافرا فاذا اسلم وھو غنی فعلیہ الحج ولیس علیہ قضاء سائر العبادات۔

یعنی جس نے ارتداد کیا پھر مسلمان ہوا اور وہ اپنا حج فرض ایک بار ادا کر چکا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے اور اس پر نمازوں، زکوٰتوں، روزوں کا اعادہ فرض نہیں ہے اس لئے کہ مرتد ہو جانے کی وجہ سے اب یہ حکم ہے کہ وہ پہلے سے ہی اب تک ہمیشہ کافر رہا اور جب مسلمان ہوگیا ہے اور غنی ہے تو اس پر حج فرض ہے اور تمام عبادتوں کی قضا (اسلام لانے کے قبل کی کافر اصلی کی طرح) اس پر فرض نہیں ہے۔

کیوں جناب! یہ مذہب حنفی کے فقہاء کرام کیا فرما رہے ہیں، اور آپ نے ان فقہاء کی آدھی آدھی عبارتیں نقل کر کے کیا فرمایا ہے؟ کیا آپ کا پر فریب بے ربط بچکانا تھانوی صاحب کو کفر و ارتداد سے بچا سکا ہے؟ اور کیا آپ بھی خود بچ سکے ہیں۔

وہ تمام شاخیں کٹ چکی ہیں جن پر آپ اچھل کود کیا کرتے تھے اور آپ اسی تنے پر آبیٹھے ہیں جس کو دیوبندی اپنا ماوی اپنی پناہ گاہ سمجھتے ہیں اب آپ کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ دیوبندیوں کی صف میں کھڑے ہو جائیے اور

دیوبندیوں کی اسی اصل پر کہ تھانوی صاحب کی کفری عبارت میں کفری مضمون ہی معدوم ہے اہلسنت سے تقریری یا تحریری مناظرہ کرتے رہیے۔ ہمارے خیالات آپ عنقریب ان شاء المولی تعالیٰ ملاحظہ فرمائیں گے جو آپ کی دعوت غور کے جواب میں ہوں گے۔

ضروری بات آپ نے اسی تحریر میں ایک ضروری بات پیش کی ہے جس کی عبارت یہ ہے:

" اب میں ایک ضروری بات اور عرض کرتا ہوں جس سے اکثر دھوکا کھاتے ہوتے ہیں اور عوام کو بھی دھوکے میں ڈال رکھا ہے وہ یہ کہ حسام الحرمین میں یہ فرمایا گیا ہے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ دیوبند کے علماء یعنی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی کے کافر و معذب ہونے میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔ سنئے یہ عبارت ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تو منقول نہیں۔ البتہ ابن سحنون مالکی کا قول ہے اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بے شک صحیح ہے اور درست ہے اسکا ہر مسلمان قائل ہے اس عبارت کو اس شخص کے لئے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سب و شتم کرتا ہے ایسا شخص بے شک قطعی کافر و مرتد ہے اس کفر میں جو شک کریگا اس کے لئے بے شک یہی حکم ہے۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے اپنی اس عبارت سے ہی کھل کر خوب فریب بھی دیا ہے اور آپ کھل کر سامنے آگئے ہیں کہ آپ کون ہیں اور کیا ہیں؟

(۱) آپ نے اس عبارت سے حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر کید و فریب کا ناپاک الزام رکھا ہے۔

(۲) اکثر علماء اہلسنت پر آپ نے دھوکا کھانے اور لوگوں کو دھوکا دینے کا الزام رکھا ہے

حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر فریب کاری کا الزام یوں کہ اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر، یعنی جس نے ان اکابر دیوبند کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ بیشک کافر ہو گیا یہ قول ائمہ اربعہ (چاروں اماموں) سے منقول نہیں ہے بلکہ صرف ابن سحنون مالکی کے قول پر تکیہ کر کے ہی اتنا بڑا کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے اور بڑے چھوٹے علماء اہل سنت حسام الحرمین کی اس فریب کاری کو نہ سمجھ سکے۔ دھوکے میں آگئے اور عوام کو بھی دھوکہ میں ڈال رکھا ہے (اکابر دیوبند کے کفر و عذاب پر غلط ڈٹے ہوئے بھی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دے کر ڈٹے رہنے پر ابھارتے پھرتے ہیں) اور شک کرنے والے کو بھی غلط کافر و مرتد کہہ کر جہنمی بتا رہے ہیں اس کید و فریب کو مولوی خلیل احمد صاحب تو جوانی سے اپنی بچاس ساٹھ سال کی زندگی اہل سنت میں گذار کر اب کہیں سمجھے ہیں یا سمجھے ہوئے تھے تو بہت پہلے تھے مگر اظہار کرنے کے لئے اپنے معتقدین و مریدین کا حلقہ وسیع کر لینے اور تعداد بڑھا لینے کا انتظار تھا۔

پھر آپ نے اپنے اس عظیم بہتان کو مضبوط کرنے کے لئے یہاں تک لکھنے کی جرأت کی ہے کہ اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے اسکا ہر مسلمان قائل ہے"

یعنی حسام الحرمین میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اس قدر فریب کار اور ستم ظریف ہیں کہ اس قول من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کو جس مقام اور جس موقع کے لئے فرمایا گیا ہے اس کے خلاف استعمال کیا ہے حکم کفر و ارتداد تو ان توہین اور گستاخی کرنے والوں پر ہوتا ہے جو مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر اکابر دیوبند کے علاوہ ہیں اور شک کرنے پر کفر کا حکم تو ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے جو مولوی خلیل احمد بدایونی کے علاوہ ہیں۔

یعنی — حسام الحرمین کا اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط

اس لئے کہ انہوں نے کوئی توہین اور گستاخی نہیں کی ہے جس پر کفر و ارتداد کا حکم لگتا ہو۔ چونکہ اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم ہی سرے سے غلط ہے اس لئے اکابر دیوبند کے کفر و ارتداد کے بارے میں شک کرنے والوں پر حکم کفر بھی غلط ہے اور بے موقع اور بے محل ہے اور حسام الحرمین میں یہ بے موقع اور بے محل حکم لگا کر علماء اہل سنت اور عام اہل سنت کو دھوکا اور فریب دیا ہے اور علماء اہل سنت بھی فریب میں آکر لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔"

کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے تو اپنی اس طویل تحریر کے نمبر ۲۳ میں یہ لکھ کر کہ "آپ کی تحریر کا عنوان حسام الحرمین کے نام سے یہ بھی غلط ہے فقیر کا کلام حسام الحرمین کے بارے میں نہیں ہے اس کے متعلق فقیر بارہا بتا چکا ہے کہ میں حسام الحرمین کا نہ مخالف ہوں نہ اس کو غلط کہتا ہوں میرا مقصد دوسرا ہے جس کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اور پھر بتاتا ہوں" ہم کو جھٹلایا تھا اور اپنا مقصد بتانے کا وعدہ کیا تھا اب تو آپ کا وہ دوسرا مقصد آپکی ذمہ دار تحریر سے سامنے آگیا، اسی طرح آپ نے اپنی اس طویل تحریر کے نمبر ۳ میں یہ تحریر فرما کر کہ "آپ نے فقیر پر یہ بہتان قائم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقتدا ہونے پر فقیر نے کچھ کلام کیا ہے افسوس کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں نہ جانے یہ کذب کس لئے بولا"

ہم پر کذب و بہتان کا الزام رکھا تھا، حالانکہ ہم نے یہ جملہ بہت احتیاط سے لکھا تھا اب تو آپ اپنی طویل تحریر سے کھل کر سامنے آگئے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر اپنے گھنونے ناپاک الزام کا اظہار کر دیا اور صاف بتا دیا کہ آپ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے بارے میں حقیقتاً کیا خیال رکھتے ہیں، اور علماء اہل سنت کو آپ کیا سمجھتے ہیں اور اپنی دیوبندیت پر پردہ ڈالنے کے لیے عقیدت کے الفاظ کس طرح چپکاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اہانت پر آپ سے شکایت ہی فضول ہے کہ مولوی

اشرف علی تھانوی اور اکابر دیوبند کی خدائے قدوس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں اور توہین جب دیوبندیوں کی حمایت میں آپ کے دل ودماغ میں توہین اور گستاخی نہیں ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علماء اہل سنت کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔

جناب مولوی خلیل احمد صاحب! آپ نے معلوم ہوتا ہے ایک خاص پلان کے تحت اہل سنت کو سلو پائزن (رفتہ رفتہ اثر کرنے والا زہر) دیا ہے پہلے دور میں آپ نے اپنے آپ کو اہل سنت میں کھرا، پرجوش دوستی اور سنیت کا وفادار ثابت کیا۔ دوسرے دور میں اکابر دیوبند کی تعریف شروع کی اور علم کفر باقی رکھا اور تیسرے دور میں سکوت کے ذریعہ دیوبندیت کے زہر سے نہ جانے کتنے بھولے بھالے سنیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

اب ابن سحنون مالکی کے قول کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے جس سے آپ نے فریب پر فریب دیا ہے اور انشاء حسام الحرمین اور علماء اہل سنت پر فریب کا الزام رکھا ہے در مختار میں اسی قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا۔ وتمامہ فی الدرر فی فصل الجزیۃ معزیا للبزازیۃ ۔ اسی عبارت سے تین نقل کرنے والے فقہاء حنفیہ کا پتہ چلا۔ ایک درمختار، دوسرے صاحب درر تیسرے صاحب بزازیہ، پھر شامی میں در مختار کے قول (وتمامہ فی الدرر) کے تحت اسی قول کو نقل کیا یہ چار فقہاء حنفیہ ہوئے۔

معلوم نہیں ان چاروں عظیم فقہاء حنفیہ کو کیا ہو گیا کہ اتنا اہم تکفیر کا قول کہ "جو توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے" یوں ہی نقل کر رہے ہیں ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ یہ قول جب چاروں اماموں سے مروی نہیں ہے تو پھر کیسا اتنا بڑا حکم اس قائل پر لگا دیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے بڑے محقق، جید عالم جب تک چاروں اماموں کا مجمع علیہ قول نہ ہو ہرگز نہ مانیں گے ۔۔۔ پھر اس پر ستم یہ کہ یہی قول شفاء شریف میں حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کر دیا وہ بھی اتنا نہ سمجھ سکے کہ یہ قول میرے امام حضرت

سیدنا مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے میں کیسے اس کو نقل کر کے اتنا بڑا حکم کفر وارتداد قائل پر لگا دوں۔

لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ علامہ شامی نے اپنی اس کتاب ردالمحتار میں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا بھانڈا پھوڑ کر ہی رکھ دیا کہ جناب نے صرف اپنے دیوبندی اکابر کی خاطر نقل عبارت میں بہت بڑی خیانت کی ہے۔ چنانچہ وہ پوری عبارت اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

حیث قال نقلا عن البزازیۃ ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

یعنی صاحب درر نے بزازیہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن سحنون نے مالکی نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ تو علامہ شامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بزازیہ کا کرم ہے کہ ان حضرات نے پوری عبارت نقل کر کے صاف صاف بتا دیا کہ اس مسئلہ پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور جب یہ حضرات اجماع کیساتھ المسلمون کا لفظ استعمال فرماتے ہیں تو اس سے ان کی مراد صحابہ کرام وتابعین عظام، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، عام علماء مسلمین سب کا اجماع ہوتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ سب کے سب توہین رسول کرنے والوں کو کافر ومرتد، واجب القتل اور اس کے حامی کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہیں۔

افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے دیوبندیوں کی حمایت میں ابن سحنون مالکی کے قول کو گھٹانے کے لئے آگے پیچھے سب غائب کر دیا اتنا بڑا اعتراض، اور دلیل آپ کے پاس خاک نہیں کہ توہین رسول کرنے والے کے کفر میں شک کرنیوالے کو فلاں فلاں امام کافر نہیں کہتے۔ مسلمان مانتے ہیں کہیں تو آپ یہ لکھا ہوا

دکھاتے کہیں سے اس کا حوالہ دیتے۔

آپ نے جب دیکھا کہ میری بات چلے گی نہیں، جاننے والے بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیں گے تو فوراً پینترا بدل کر آپ فرماتے ہیں۔

"اس قول کو جس موقع اور جس مقام کے لئے فرمایا ہے وہ بیشک صحیح ہے اور درست ہے۔ اس کا ہر مسلمان قائل ہے۔ اس عبارت کو اس شخص کے لئے کہا گیا ہے جو شخص نعوذ باللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سب و شتم کرے بے شک ایسا شخص قطعی کافر و مرتد ہے۔ اس کے کفر میں جو شک کرے گا اس کے لئے بیشک یہی حکم ہے۔"

کیوں صاحب! جب آپ کے نزدیک ائمہ اربعہ سے منقول ہی نہیں ہے تو۔ "بیشک صحیح ہے اور درست ہے۔" آپ کا کہنا کیسے درست ہو جائے گا۔ اور اتنا بڑا حکم دینے کی آپ نے جرأت کیسے کی، جس پر ائمہ اربعہ کا اجماع آپ کے نزدیک منقول نہیں ہے۔ اب آپ خود کیسے دھوکہ کھا اور دھوکہ دینے کے لئے تیار ہو گئے اپنی ہی چھری سے اپنی زبان کیوں کاٹ کر پھینک دیا۔ یہ دو رخی کھیل آپ کس لئے کھیل رہے ہیں۔ دیوبند کے باطل دین کی حمایت اور بچاؤ میں آپ کا کوئی ٹھکانہ بھی رہا ہے کوئی ربط و ضبط بھی آپ نے باقی رکھا ہے حسام الحرمین کے حکم کو منہ زوری سے گرانے کے لئے آپ اناپ شناپ ہانک رہے ہیں۔

پھر مولوی اشرف علی تھانوی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اطہر میں سب و شتم پر ہی تو کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ یہ بے شک صحیح اور درست کیوں نہ ہوگا اور شک کرنے والا کافر کیوں نہ ہوگا۔

آپ خوب سمجھ رہے تھے کہ میرا یہ فریب چلے گا نہیں اس پر اعتراضات وارد ہوں گے حسام الحرمین کا حکم اپنی جگہ اٹل ہے لہٰذا آپ نے خود ہی راہِ

فرار اختیار کی اور آگے لکھا ہے کہ:۔

"یعنی جس شخص کو یقینی اور شرعی طور پر اس کی اطلاع حاصل ہو جائے جس میں شک و شبہ باقی نہ رہے اس کے بعد پھر وہ شخص اس کے کفر میں شک کرے جب یہ حکم ہے تو حکم مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے۔ اطلاع یقینی شرعی کے ساتھ۔"

ہماری عرض ہے کہ بے شک کفر و ارتداد جیسے اہم ذمہ دارانہ حکم میں شریک ہونے کے لئے یقینی شرعی اطلاع کی ضرورت ہے ۔ مگر یہ بتلائیے کہ جب آپ اور آپ کا علم دونوں ضعیف نہ ہوئے تھے آپ بھی جوان تھے اور آپ کا علم بھی جوان تھا اور ادھیڑ عمر تک آپ پہنچے اور آپ کے علم کی پختگی باقی رہی۔ آپ نے جو اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا تھا اور اس پر آپ نے انتہائی شدت برتی تھی جو تواتر سے ثابت ہے۔

اس وقت اس حکم کفر و ارتداد کے لئے آپ کو یقینی شرعی اطلاع ملی تھی یا نہیں ۔ اگر اطلاعِ شرعی یقینی مل گئی تھی تو اب بڑھاپے میں کون سی بوڑھی یقینی اطلاع آپ تلاش کر رہے ہیں۔؟ اور اگر آپ نے اس وقت بغیر شرعی یقینی اطلاع کے کفر و ارتداد کا حکم لگایا تھا تو آپ خود اپنی ہی تصریحات اور اپنی ہی نقل کردہ نصوص اور قولِ مذکور پر اسی وقت کافر و مرتد ہو چکے تھے گویا آپ نے اپنے ہی قول و حکم پر جوانی سے اس بڑھاپے تک کفر و ارتداد میں اپنا زمانہ گزارا، کفر و ارتداد، فسق و حرام کے احکام سے آپ خود اپنے قول پر نہ بچ سکے۔

کیوں جناب! مندرجہ ذیل عبارت تو آپ ہی کی ہے یا یہ بھی آپ پر بہتان ہے ۔ وہابیہ دیوبندیہ جنہوں نے حق تعالیٰ کے لئے امکانِ کذب مانا یعنی حق تعالیٰ کے لئے یہ کہا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے قطبِ عالم رشید احمد گنگوہی نے مہری دستخطی فتوے میں صاف صاف لکھ دیا کہ وقوعِ کذب

کے معنی درست ہو گئے یعنی کہ حق تعالیٰ جھوٹ بول بھی چکا ہے" اور ان کے ایک بڑے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں صاف صاف لکھ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وسیع ہے اور شیطان کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور معاذ اللہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور ایک دوسرے مشہور اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھ دیا کہ جیسا علم معاذ اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور بچوں اور جانوروں کو ہے (الیٰ قولہ) یہ مسلم نما کفار سے نہ میل رکھتے۔ ہرگز ہرگز نہ رکھتے جو ایمان ہوتا۔

ماہنامہ نقیب حق بدایوں مئی ۱۹۵۶ء از مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایوں ــــ کیوں جناب مولوی خلیل احمد صاحب! مندرجہ ذیل فتوے تو آپ ہی کا ہے جو آپ نے ۱۲ر ۱۳ سال قبل محمد صدیق صاحب جیپوری ضلع نینی تال کے جواب میں دیا ہے۔

"فرقہ دیوبندیہ کے سرگروہوں نے اپنے رسائل اور کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں صریحاً توہین و تنقیص کی ہے جیسا کہ براہین قاطعہ گنگوہی، حفظ الایمان تھانوی، تقویت الایمان دہلوی وغیرہ سے ظاہر و باہر ہے۔ ان کے اقوال ملعونہ و عباراتِ کفریہ پر ہندوستان کے علماء اہلسنت و حرمین شریفین کے علماء کرام نے حکم کفر وارتداد دیا۔ چنانچہ حسام الحرمین و صوارم ہندیہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے اور بے شک ائمہ دین قویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صریحاً ارشاد فرمایا۔ من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر۔ یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص و توہین کرنے والوں کے کفر و عذاب میں بعد علم کے شک کرے گا وہ بھی کافر ہے۔ یقیناً جو کلمہ طیبہ پر ایمان

لایا وہ ہرگز ان توہین و تنقیص کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں شک نہ کرے گا ہاں جس کا ایمان سرکار محمد رسول اللہ پر نہیں وہ کچھ کرے۔ پس زید اگر ان دیوبندیوں کو شانِ رسالت کی تنقیص و توہین کرنے والوں کے بعد جان لینے کے کافر خارج از اسلام نہیں مانتا تو زید کے لئے بھی یہی حکم ہے یعنی یہ خود اسلام سے خارج ہے ایسی صورت میں نماز کے احکام جواز و عدم جواز سے زید کو تعلق ہی کیا رہا تاوقتیکہ توبہ شرعیہ نہ بجا لائے۔

کتبہ فقیر خلیل احمد قادری برکاتی بجنوری

خادم الطلبا بمدرسہ شمس العلوم واقع مسجد جعفری بدایوں ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

کیوں جناب! آپ جیسے محقق جید عالم کی یہ عبارت اور فتوے تو صاف بتلا رہے ہیں کہ آپ دیوبندیوں کے قطب عالم کے مہری و دستخطی فتوے کے ذریعہ وقوعِ کذب کے سلسلہ میں شرعی و یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ براہینِ قاطعہ پر بھی یقینی شرعی اطلاع تھی۔ حفظ الایمان مع بسط البنان کے ساتھ تقریباً پون صدی سے چھپ رہی ہے۔ اس کی توہین پر بھی آپ شرعی یقینی اطلاع رکھتے تھے۔ ورنہ دیوبندیوں سے میل رکھنے والوں پر آپ مسلم نما کفار کا تو حکم نہیں لگاتے۔ ان دیوبندیوں پر صریح تنقیص و توہین کرنے کا حکم عائد نہ فرماتے۔ ان کے اقوال اور عبارتوں کو ملعون اور کفریہ نہ کہتے۔ بعد علم کے شک کرنے والوں کو کافر نہ بتاتے۔

ائمہ دین قویم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے صریح ارشاد۔ من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر سے آپ نے زبردست دلیل پکڑی ہے، شاید...... آپ کے ان ائمہ دین قویم میں ائمہ اربعہ ضرور شامل ہوں گے اور ابن سحنون مالکی پر کامل اعتماد ہوگا۔

آپ نے اپنی تحقیق اور یقینی شرعی اطلاع کے بنا ہونے پر شک کرنے

والوں کے بارے میں یہاں تک کہا ہے کہ (جو کلمہ طیبہ پر ایمان لایا وہ ہرگز ان توہین و تنقیص کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں شک نہ کرے گا۔)

آپ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ (زید اگر ان دیوبندیوں کو جان لینے کے بعد شک کرے گا تو زید بھی خارجِ اسلام ہے۔)

کیوں جناب! یہ آپ کی عبارتیں احکام کن باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور پھر آپ تو زید سے بہت زیادہ تحقیق و تدقیق و اطلاع یقینی و شرعی کے ساتھ اکابرِ دیوبند کو جانتے تھے۔

اب تو آپ کے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نہیں رہی کہ :-

۱۔ آپ اپنے جدید قول پر اسی وقت اپنی جوانی کے زمانہ میں ہی کافر و مرتد ہو چکے تھے جب کہ آپ نے یہ احکام لگائے تھے۔

۲۔ ورنہ آپ اپنے قدیم قول پر جب سے کفِ لسان و احتیاط کیا ہے۔ اپنے ہی فتوے سے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے ہمیں دعوتِ غور دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"اب غور کیجئے ہم کو اس کو یقینی اور قطعی اطلاع کیسے حاصل ہوئی۔"

یہ تو آپ اپنے دل سے پوچھئے کہ ان عبارتوں کے لکھتے وقت اور شرعی فتوے دیتے وقت آپ کو یقینی اور شرعی اطلاع کیسے حاصل ہوئی تھی۔ آپ کا محقق، اجید عالم، مفتیٔ دوراں، خادم الطلباء (مدرس دینیات) ہونا اور اکابرِ دیوبند اور شک کرنے والوں پر کفر و ارتداد کا حکم دینا آپ کی جہالت کی دلیل تو نہیں ہے، کوئی آپ کا جاہل اور مفت کا مفتی تو نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے جہالت سے یا مفت کی فتویٰ گری سے سینکڑوں مسلمانوں کو کافر بنا دیا ہوگا ——— ہم سے ہمارے غور کو پوچھتے ہیں تو بفضلہ تعالیٰ ہم غور کر چکے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

نمبر۱ حفظ الایمان ایک نہیں، پچیسوں بار، ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر ملک میں عام ہو گئی ہے اور اب تک چھپ رہی ہے۔

نمبر۲ بسط البنان، حفظ الایمان کے ساتھ ساتھ ۶۰۔۷۰ سال سے چھپ رہی ہے۔

نمبر۳ مولوی اشرف علی تھانوی کی ابتدائی تحریر کے زمانہ سے اب تک حفظ الایمان میں وہ کفریہ عبارت موجود ہے۔

نمبر۴ آج تک مولوی اشرف علی تھانوی کے دیوبندی معتقدین بعینہٖ اس عبارت پر مناظرہ کر رہے ہیں۔

نمبر۵ بسط البنان میں بعینہٖ اس عبارت کا اقرار شروع سے اخیر تک موجود ہے۔

نمبر۶ بسط البنان میں مضمون کے انکار کے بعد جو اپنا مفہوم بیان کیا گیا ہے اور تاویلات کی کوشش کی گئی ہے سرے سے باطل ہے۔

نمبر۷ حفظ الایمان کی کفریہ عبارت اپنے سیاق کے اعتبار سے ایسے سب و شتم کی مضمون کی ملتزم ہے جو مجمع علیہ کفر ہے اور یہ اجماع نصوصِ قرآنیہ و احادیث کی تعلیم کے ساتھ پوری امت کا ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین، ائمہ فقہ، ائمہ کلام، ائمہ حدیث، ائمہ تصوف، فقہاء علماء سب متفق ہیں۔ اور اس مفہوم کا التزام بغیر ارادہ و خیال کے محال ہے۔ اگرچہ تھانوی صاحب نے بغیر ارادہ و خیال کے بھی کفر بتایا ہے۔

نمبر۸ آپ کے توڑ مروڑ قول پر بھی فی زماننا عبارت سے قطعی توہین کا مفہوم اجماعی ہے، معاصرین میں سے نااہل مولویوں سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔ ایسے ہی غیر معلوم الحال غیر مطلع مولویوں کے شریک نہ ہونے سے اجماع نہیں ٹوٹتا ایسے ہی متعصب اور بدعتی مولویوں کی عدم شرکت سے اجماع پر کوئی ضرر نہیں آتا۔ ایسے ہی اجماع میں شریک کسی مولوی کے اخیر عمر میں اجماع سے ہٹ جانے کی وجہ سے اجماع نہیں ٹوٹتا۔

نمبر۹ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی تحقیق و تدقیق و کمالِ احتیاط شرعی تک عام مولویوں کی دسترس نہیں ہے، ڈینگ مارنے کا ہم نے بھی

مطالعہ کیا ہے ـــــ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا دورِ علم، فقہ و ذہانت، فنونِ ضروریہ کی مہارت، امورِ دینیہ پر ہر سوئی گہری نظر، اتباع و احترام ائمہ و فقہاء و علماء کا پاکیزہ جذبہ، تقویٰ و طہارت میں علماء و زاہدینِ زمانہ سے ممتازی، احکامِ دینیہ میں اعتدال اور تعصب سے پاکی تمام کے تمام اپنے کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنی بساط پر حفظ الایمان، بسط البنان اور دیو بندیوں کی دوسری تاویلات و اقوال کو سمجھنے کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیق و حکم پر اعتماد کیا ہے۔

عـــ۱ اعلیحضرت قدس سرہٗ کے زمانہ کے اجلۂ علماء حرمین شریفین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کے علماء اہلسنت اس حکم میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ ہیں۔

عـــ۲ یزید کا کفر غیر مجمع علیہ ہے، اسمٰعیل دہلوی کے کفریات میں کہیں لزومِ کفر اور کہیں صریح التزام کفر تو ہے مگر اس کفر پر تکفیر غیر مجمع علیہ ہے اور تھانوی صاحب کا کفر صریح التزامی کلامی مجمع علیہ ہے جس پر تکفیر اجمع المسلمون صادق آتا ہے۔ تھانوی صاحب کو یزید و اسمٰعیل پر قیاس کرنا باطل ہے۔

یہ ہیں ہمارے غور و فکر جن میں اطلاعِ شرعی یقینی بھی ہے اور حکم کفر و ارتداد کا ضروریاتِ دین سے ہونا بھی۔ جن کی بنیاد پر اپنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے مولوی اشرف علی تھانوی کو ہم کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ اور جو ان کی توہین و گستاخی پر یقینی مطلع ہونے کے بعد انہیں کافر و مرتد نہیں مانتا اسے بھی کافر و مرتد مانتے ہیں کہ یہ دونوں گستاخ و حامی بدترین توہینِ رسالت میں ملوث ہیں۔ دین کو ڈھا رہے ہیں کفر و اسلام کو ایک کر رہے ہیں۔ خود بھی جہنم میں چھلانگ لگا رہے ہیں اور لوگوں کو بھی جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں ـــــ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ :-

"ان کے علاوہ اور اہلِ علم ہندوستان کے بھی ہیں جو ان عبارات کے مضامین پر جو حسام الحرمین میں بنائے گئے ہیں کلام کر رہے ہیں۔ ان عبارات

کا مطلب یہ نہیں مانتے ہیں چنانچہ علماء لکھنؤ، علماء رامپور و علماء بدایوں بھی حسام الحرمین کے احکام جو ان چاروں علماء دیوبند پر لگائے گئے ہیں متفق نہیں ہیں یہ حضرات تو دیو بندی نہیں ہیں" یہ بات کفر و ارتداد کی اور اس قدر ابہام سے کام لے رہے ہیں آپ! کیا اسی اجماع پر آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ چلئے اس کا بھی براخشر دیکھ لیجئے۔

آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کون سے علماء ہیں، علم میں ان کا مقام کیا ہے۔ علوم متداولہ میں ان کی کون سی تصنیفات یا کارنامے ہیں جن سے ان کی اہلیت اجماع کا پتہ چلتا ہے، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ وہ اہل الرائے والاجتہاد ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کیا کلام کیا۔ کس طرح انہوں نے تمام اور تنقیح طلب احکام کا انکار کیا ہے؟ وہ متہم بالفسق تو نہیں ہیں؟ ان میں سفاہت تو نہیں ہے۔ تعصب تو نہیں ہے۔ مبتدع تو نہیں ہیں، مبتدع بے دین کے بارے میں عدم مبالات تو ان میں نہیں ہے؟

اب تک تو آپ نے ان پر اعتماد نہیں کیا تھا۔ اب ان پر اعتماد کی کیسی سوجھی، یا ان کے کلام سے بھی آپ ضمنی میں اب آگاہ ہوئے ہیں گویا بسط البنان سے بڑھاپے میں واقفیت اب ہر اس بات سے آپ کو مطلع کر رہی ہے جو حسام الحرمین کی مخالف اور تھانوی صاحب وغیرہ کی حامی ہو۔ اگر وہ سرے سے اہل الرائے والاجتہاد آپ کے نزدیک نہ تھے تو اجماع میں..... ان کے شریک نہ ہونے پر آپ کا اب رونا ہی لغو و جہالت ہے، یا بد دینوں کی حمایت میں آپ کی حیلہ سازی ہے۔ اور اگر وہ اہل الرائے والاجتہاد تو ہیں مگر ان میں مذکورہ بالا عیوب میں سے کوئی عیب تھا جس کو آپ جانتے تھے تو اجماع میں ان کی عدم شرکت سے اجماع کو کیا ضرر اور آپ کی تبدیلیِ دین پر جواز کی دلیل وہ کب بن سکیں گے۔

اگر وہ اہل الرائے والاجتہاد تھے اور ان میں یہ عیوب بھی نہیں اور نزاع ان کے سامنے پہنچ چکا تھا تو اگر ان کے دلائل پر حسام الحرمین کے احکام حق تھے تو ان پر حسام الحرمین کی حمایت فرض تھی اور اگر تامل تھا تو دونوں گروہ ان کے سامنے موجود تھے ان سے دلائل کی دریافت ان کے سامنے اپنے دلائل پیش

کر نا اور ضروری شرعی مباحث کے بعد کسی فیصلہ پر پہنچنا ان کے لئے ضروری تھا اگر انہوں نے محض ٹالنے کے لئے یا کسی کی برائی مول نہ لینے کے خیال سے پرواہ نہیں کی ہے تو بھی برتقدیر عدم مبالات ثابت وہ کب قابلِ اجماع رہے اور اجماع میں ان کے شریک نہ رہنے سے اجماع کب ٹوٹے گا۔

اور اگر ان مولویوں کے نزدیک حسام الحرمین کے خلاف شرعی دلائل تھے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ "وہ کلام کر رہے ہیں" اور وہ کلام آپ کے نزدیک آپ کی تبدیلیِ دین پر قابلِ اعتماد شرعی دلائل ہیں تو آپ کو چاہیے تھا کہ ان کو تحریر فرماتے۔ آخر آپ نے ان کو نقل کرنے سے فرار کیوں اختیار کیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کی اس طویل تحریر کے سارے دلائل ان ہی مولویوں سے منقول ہیں اگر ایسا تھا تو آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے دلائل کے ساتھ ساتھ ان مولویوں کی کی کتابوں کے حوالے آپ دیتے چلے جاتے۔

جناب مولوی صاحب! آپ اپنی ان بے سروپا بے ربط و ضبط باتوں سے ممکن ہے۔ اپنے معتقدین کے منہ پر ہاتھ پھیر دیں اور وہ بے چارے آپ کی عقیدت میں آجائیں مگر بفضلہ تعالیٰ سنی مسلمان آپ کی تحریر کے ہر لفظ سے ٹپکتے ہوئے فریب کو خوب سمجھتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے توضیح تلویح ص ۵۳۲

واما الثانی ففی اھلیۃ من ینعقد بہ الاجماع وھی لکل مجتھد لیس فیہ فسق ولا بدعۃ فان الفسق یورث التھمۃ ویسقط العدالۃ وصاحب البدعۃ یدعو الناس الیھا ولیس ھو من الامۃ علی الاطلاق وسقطت العدالۃ بالتعصب او السفہ وکذا المجون) اعلم ان البدعۃ لا تخلو عن احد الامرین اما تعصب واما سفہ لانہ ان کان وافر العقل کان عالما بقبح ما یعتقدہ ومع ذالک یعاند الحق ویکابر فھو المتعصب وان لم یکن وافر العقل کان سفیھا اذ السفہ خفۃ واضطراب

یحملہ علی فعل مخالف للعقل لقلۃ التامل واما المجون فھو عدم المبالاۃ فالمفتی الماجن ھو الذی یعلم الناس الحیل۔

یعنی دوسری شرط اہلیت کے بارے میں ہے اس شخص کی کہ جس سے اجماع منعقد ہوتا ہے اور یہ اہلیت ہر اس مجتہد کے لئے ہے جس میں نہ فسق ہو نہ بدعت اس لئے کہ فسق تہمت کا مورث ہے اور عدالت کو ساقط کر دیتا ہے اور بدعتی شخص لوگوں کو بدعت کی طرف گھسیٹتا ہے اور وہ علی الاطلاق امت سے نہیں ہے۔ اور عدالت تعصب سے یا سفاہت سے یا مجون (عدم مبالات) سے ساقط ہو جاتی ہے۔ جان لے کہ بدعت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگی یا تو تعصب سے یا سفاہت سے اس لئے کہ اگر وہ وافر العقل (زیادہ عقلمند) ہے اور اپنے عقیدہ کی قباحت کو جانتا ہے اور اس کے باوجود حق سے عناد رکھنے والا ہے اور مکابرہ کرتا ہے تو وہ متعصب ہے اور اگر وہ وافر العقل نہیں ہے تو بے وقوف سفیہ ہوگا۔ اس لئے کہ سفاہت بے وقوفی، خفت و اضطراب ہے جو بے وقوف کو خلافِ عقل فعل پر ابھارتی ہے۔ قلتِ غور و فکر کی وجہ سے اور مجون عدم مبالات ہے اسی سے مفتی ماجن اس کو کہتے ہیں جو لوگوں کو حیلہ سازیاں سکھاتا ہے۔

آپ نے اپنے واسطہ سے اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے واسطے سے مولانا ظفر الدین صاحب بہاری پر بھی الزام رکھا ہے کہ وہ آخر عمر میں تکفیر کے قائل نہ رہے تھے۔ حقیقتِ حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ بلا تحقیق تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ ھٰذا بہتان عظیم۔

ہاں آپ سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ آپ کی اس قسم کی باتیں صرف ان جاہلوں کو خوش کر سکتی ہیں جو آپ کے ہمنوا ہیں۔ آپ کا اپنے لئے جواز پیدا کرنے کی غرض سے مولانا ظفر الدین صاحب کو پیش کرنا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو اغوا کرنا ہے اس لئے کہ اس سے اجماع کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مولانا ظفر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے و الاجتہاد تھے یا نہیں؟

۱۔ اگر مولانا ظفر الدین صاحب آپ کے نزدیک اہل الرائے والاجتہاد نہیں تھے تو اجماع کو کیا ضرر؟ پھر آپ نے انہیں پیش کیوں کیا؟

۲۔ اور اگر وہ اہل الرائے والاجتہاد تھے اور وہ اجماع میں شریک بھی تھے تو وفات تک کسی کا اجماع سے الگ ہوجانا اجماع کو توڑتا نہیں ہے۔

حسامی ص۵۰ پر فرمایا والصحیح عندنا ان اجماع کل عصر من اهل العدالة والاجتهاد حجة ولا عبرة لقلة العلماء وكثرتهم ولا بالثبات على ذالك حتى يموتوا ولا لمخالفة اهل الهوى فيما نسبوا الى الهوى ولا لمخالفة من لا رأى له فى الباب الا فيما يستغنى عن الراى۔

یعنی ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ ہر زمانہ میں عادل اجتہاد والوں کا اجماع حجت ہے اور اس میں علماء کی کمی و زیادتی کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ان کے مرتے تک اس اجماع پر ثابت رہنے کا اعتبار ہے اور نہ اہل ہوئی کی مخالفت کا اعتبار ہے جس میں وہ ہوی کی طرف منسوب ہیں اور نہ ان کی مخالفت کا اعتبار ہے جن کو اس بحث میں رائے کی اہلیت نہیں ہے سوائے ان مسائل کے جن میں رائے کا استغنار ہو۔

توضیح تلویح ص۵۲۰ پر فرمایا — واما الثالث ففى شرط انقراض العصر ليس بشرط عندنا وعند الشافعى يشترط ان يموتوا على ذالك لاحتمال رجوع بعضهم ولنا انه تحقق الاجماع فلا يعتبر توهم رجوع البعض حتى لو رجع لا يعتبر عندنا۔ یعنی یہ تیسری شرط اس بارے میں ہے کہ اس اجماع پر زمانہ کا گزر جانا ہم حنفیوں کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک شرط ہے کہ اسی پر سب کی وفات ہو اس لئے کہ ان میں سے بعض کے رجوع کا احتمال ہے اور ہم حنفیوں کے

نے تحقیق شانہ یہ ہے کہ اجماع منعقد ہوگیا پس اب بعض کے رجوع کے توہم کا اعتبار نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے رجوع کر لیا تو ہم حنفیوں کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے — افسوس ہے آپ کے علم پر جو بگڑ کر دیوبندیت کی بد دینی پر نچھاور ہوگیا، برا ہو بد دینی کی حمایت کا آپ نے اپنی ساری مولویت کو تھانوی صاحب وغیرہ کے کفر و ارتداد پر قربان کر دیا۔

اخیر میں آپ نے لکھا ہے۔

"کہئے جب یہ چیز ہم نے خود بھی ان سے سنی اور مولانا حبیب الرحمٰن کے بیان سے جو بواسطہ قاضی صاحب معلوم ہوگئی کہئے ایسی صورت میں جب کہ اپنے علماء بھی اس پر متفق نہیں ہیں احتیاط کف لسان کرنا مناسب ہوا یا نہیں جب کہ اپنے علماء بھی اس پر متفق نہیں ہیں پھر ان کی طرف سے بھی انکار اور تبری و تحاشی ثابت ہوگئی یا مواخذات یوم جزاء سے بے خوف ہو کر اپنے دین و ایمان کی کچھ پرواہ نہ کی جائے۔ امام غزالی کا ارشاد کہ تکفیر مسلم میں خطرہ ہے اور خاموش رہنے میں کچھ خطرہ نہیں۔ کیا اس قول پر عمل نہ کیا جائے۔"

عرض ہے کہ بلا تحقیق شرعی ہم مولانا ظفر الدین صاحب پر ہرگز کوئی الزام نہیں رکھ سکتے۔ آپ کی روایت کے باوجود حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے اپنا دین نہیں بدلا ہے۔ الزام آپ پر ہے کہ مولانا ظفر الدین صاحب کے بیان سننے کو تقریباً ۲۵ برس کا عرصہ آپ کو ہوگیا۔ مولوی تھانوی کے انکار تبری و تحاشی کو تقریباً پون صدی گزر گئی۔ آپ کی نوجوانی، جوانی، ادھیڑ عمر، بڑھاپا سب گزر گئے۔ آپ نے اسی وقت حسام الحرمین سے متفق نہ ہونا نہ سمجھا اور توبہ و رجوع نہ جانا۔ شدت سے حوالوں کے ساتھ کفر و ارتداد کا حکم دیتے رہے۔ مولانا

ظفرالدین صاحب کے متعلق آپ کی روایت سے حسام الحرمین کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنی جگہ قطعی کلامی مجمع علیہ حکم ہے جس کو ہم تفصیل سے اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ تھانوی کے انکار تبری و تحاشی کو توبہ و رجوع سمجھنا باطل ہے۔ امام غزالی پر آپ کا بہتان ہے کہ انہوں نے مطلقاً تکفیر مسلم میں خطرہ بتایا ہے۔ آپ کی نقل کردہ عبارت میں ہی امام غزالی نے صاف استثنا فرما دیا اور اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے۔ اس کے علاوہ ہم نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد سے دلائل پیش کر دئے (کہ ان گستاخوں کی ضرور تکفیر کی جائے گی) بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ ہمارے مباحث سے مولانا ظفرالدین صاحب سے آپ کے استناد، تھانوی صاحب کے انکار تبری و تحاشی سے آپ کے توبہ و رجوع کے استدلال، اور ائمہ فقہ و علماء سے آپ کے غلط حوالوں کے پرخچے اڑ کر رہ گئے۔ اور آپ کا دیوبندیانہ، وہابیانہ فریب اجاگر ہو کر رہ گیا۔ مواخذات یوم جزا اور دین و ایمان کے خوف کا ڈھونگ قادیانی، دیوبندی، وہابی سب رچاتے ہیں۔ اہلسنت ان کے الفاظ کے دھوکے میں آکر کفر و ارتداد کو اختیار نہیں کر سکتے۔

ان صورتوں میں آپ جیسا شخص جو یقینی شرعی اطلاع رکھتا ہے اور اب تک تحقیق کے دعوے پر کفر و ارتداد کے فتوے دیتا رہا اس کا باطل دلائل کے ساتھ کف لسان و احتیاط ہرگز ایمان نہیں۔ صریح کفر اور بددینی کو اختیار کرنا ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ آپ سے تعلقات توڑ لیں آپ کو اپنا امام پیر و مرشد نہ سمجھیں نہ بنائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مورخہ ۶ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

۱۲ فروری ۱۹۸۱ء

مناظرہ بدایوں

یہ وہی مناظرہ ہے جس کے بارے میں ملا انکشاف مولوی خلیل محمد بجنوری بدایونی نے اپنی کتاب "انکشاف حق" صـ ۲۳ پر پہلے تو یہ لکھا کہ ـــــ "کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ پھر شور و شغب مچایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نو عمر کم علم اطفال کو اکٹھا کر کے بدایوں لایا گیا۔" (انکشاف حق صـ ۲۶)

پھر صـ ۲۶ کے اخیر سے صـ ۲۹ تک واقعات بیان کرتے کرتے اقرار کرنا پڑا کہ جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی اس سے قبل بھی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاریٔ مناظرہ کی آچکی تھیں۔ (انکشاف، مناظرہ کے سلسلے میں غلام محمد ناگپوری کے ساتھ خط و کتابت کے اقرار سے ملا انکشاف کا مختصر نقشہ اور نو عمر کم علم کی چھاڈری دھری رہ گئی

اب ایک نظر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے ان الزامات کو دیکھ لیجئے جو صـ ۲۳ سے صـ ۲۹ تک آپ نے "انکشاف حق" میں پھیلائے ہیں خاص طور پر ملا بجنوری کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"یہاں بدایوں پہنچ کر حیلہ بنانا بوجہ مصلحت اور دور اندیشی کے یہ کہا کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے صرف آپس کی افہام و تفہیم کے لئے کچھ گفتگو ہوگی وہ بھی تنہائی میں۔" (انکشاف حق صـ ۲۶)

حالانکہ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے جو ایک علم کے مدعی کو کسی صورت زیبا نہیں دیتا مگر اس کا کیا علاج کہ وہابی مذہب والے جب اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ کو عیب نہ سمجھتے ہوں تو وہ اپنے لئے جھوٹ، کذب، بہتان، فریب کو عیب کہاں سمجھیں گے۔

مناظرہ کی تاریخ خط و کتابت سے طے ہونے کے بعد علماء اہل سنت وقت پر بدایوں پہنچے اور پہلی تحریر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس روانہ کی جس کا

ملا انکشاف نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے جسے ہم نے اوپر نقل کیا ہے کہ "جب یہ لوگ بدایوں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی۔"

اب آپ ہماری اس تحریر کو دیکھئے اور اسی پر مولوی خلیل احمد صاحب کی تحریری وصولیابی کو بھی ملاحظہ فرمایئے اور اسی کے بعد مزید دونوں جانب سے مناظرہ سے متعلق خط وکتابت کو بھی دیکھ لیجئے اور خود ہی اندازہ لگایئے کہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کذب بیانی میں کتنے جری ہیں۔ اہل سنت تو ان کے کف لسان پر کھلے عام مناظرہ کا مطالبہ کر رہے ہیں جس پر مولوی خلیل احمد صاحب کے دستخط موجود ہیں اور ملا انکشاف ص۱۸ سے ص۱۹ تک انکشاف حق میں یہ جھوٹی بکواس کر گئے کہ اہل سنت عام مجلس تو کیا خاص محفل مناظرہ کے لئے بھی تیار نہ ہوئے اور یہ بہتان جڑ دیا کہ مناظرہ کے بجائے افہام وتفہیم ہمارا مقصود ہے۔

بدایوں پہنچ کر اہل سنت کی جانب سے پہلی تحریر بنام مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بجنوری

ضوابط بابت مناظرہ بدایوں

۶ ر اور ۷ ر مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ اور ہفتہ

(۱) مناظرہ ایسی جگہ ہو جہاں اس قدر وسعت ہو کہ بالمقابل اسٹیج لگ جائیں اور لوگ درمیان میں بیٹھ کر اطمینان سے کارروائی سن لیں ؏

حاشیہ: ؏ اہل سنت کی جانب سے وسیع میدان، بالمقابل اسٹیج اور بکثرت لوگوں کے اطمینان سے مناظرہ کی کارروائی کو سن لینے کی تجویز کو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی تنہائی میں افہام وتفہیم سمجھ بیٹھے اور اسی سمجھ پر آپ کو کف لسان کی ہوس ہوتی اور روا تعریہ ہے کہ یہ بھی ملا انکشاف کی کذب بیانی عادتاً جھوٹ بولنے کا ایک نمونہ ہے۔

(۲) دونوں فریق اجلاس کے لئے قانونی اجازت حاصل کر لیں ؏

(۳) اگر عام اجلاس کی قانونی اجازت نہ ملی تو خصوصی مجلس کہ جس میں جس قدر لوگوں کا جمع ہونا ممکن ہو وہیں مناظرہ ہوگا۔

(۴) دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے لوگوں میں نظم باقی رکھنے اور امن قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوگا اور مخالف کی بے ضابطگی پر تنبیہ کرے گا۔ ؏

(۵) صدر کا اعلان اجلاس کے شروع ہونے کے وقت کیا جائے گا۔

(۶) مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو خود مناظرہ کرنا ہوگا۔ دوسرا فریق اپنے مناظر کا اعلان صدارت کے اعلان کے بعد کرے گا۔ ؏

حاشیہ۔ ؏ قانونی اجازت بھی ملا انکشاف کے نزدیک تنہائی میں افہام وتفہیم کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔

؏ دونوں فریق کا اپنا اپنا صدر اس طرح ہونا کہ اپنے اپنے اسٹیج کے علماء وخواص اور میدان میں بیٹھے ہوئے اپنے اپنے عام لوگوں میں نظم باقی رکھیں یہ اہل سنت کی جانب سے ایسی تجویز تھی جس کو ملا انکشاف معلمِ تنہائی میں افہام وتفہیم کی تحریک بیان کر گئے شاید اتنا دیدہ دلیر کذب بیان دیکھنے میں نہ آیا ہو۔

؏ اہل سنت کا مولوی خلیل احمد صاحب سے خود مناظرہ کرنے کا مطالبہ آپ کے نزدیک آپسی افہام وتفہیم کی کچھ گفتگو کا معنی رکھتا تھا۔ یہ ہے بے حیا باش وہرچہ خواہی کن۔

مناظرہ کا موضوع للعہ

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کا انکار اور تبری وتحاشی جو مولوی خلیل احمد صاحب کے نزدیک توبہ ورجوع ہے جس کو مولوی خلیل احمد صاحب نے خصوصی طور پر اپنے خط ۱۶ر صفر ۱۴۰۱ھ کے اخیر میں اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے

(ب) تکفیر کے سلسلہ میں احتیاط کے لئے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی وصیت جس کو خصوصی طور پر مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے اس خط کے اخیر میں اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

(ج) مولانا ظفر الدین بہاری کا سکوت دوسرے اور علماء کا متفق نہ ہونا جس کو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے اسی خط کے اخیر میں خصوصیت سے اپنے سکوت کی وجہ میں لکھا ہے۔

(۷) اجلاس ۶ر مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۲ بجے سے اذان مغرب سے پہلے تک ہوگا بیچ میں نماز عصر کے لئے وقفہ ہوگا، دوسرے دن شنبہ ۷ر مارچ ۱۹۸۱ء کو ۹ بجے دن سے ۱۲½ بجے تک اور پھر ۲½ بجے دن سے تمام اذان مغرب سے پہلے تک ہوگا۔

(۸) ہر مناظر کو ۱۵ ر ۱۵ منٹ کا وقت بحث کے لئے ملے گا۔

(۹) جو فریق دلائل پیش کرے گا اگر فریق مخالف اس کو دیکھنے کے لئے کتابیں طلب کرے تو ذمہ دار شخصیت کے ہاتھ دوسرے مخالف اسٹیج پر کتاب بھیجنی ہوگی

(۱۰) اگر فریقین کے معتمد علماء کی کتابوں میں سے کوئی حوالہ کوئی فریق پیش کرے تو اس کو قبول کر لیا جائے گا۔

للعہ مناظرہ کے موضوع کے عنوان سے جو باتیں رکھی گئی ہیں وہ دیکھ لیجئے کہ میدانِ مناظرہ کے لئے تھیں یا تنہائی میں کچھ گفتگو کرنے کے لئے۔

(۱۱) اثنائے بحث میں کوئی مناظر دوسرے پر ذاتی حملے نہیں کرے گا۔

(۱۲) ایک موضوع پر بحث کے دوران دوسرے موضوع کا چھیڑنا شکست تسلیم ہوگا۔

(۱۳) شہر کے چند ایسے معزز حضرات درمیان میں ہوں گے جو امن قائم رکھنے اور ہڑبونگ نہ ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ فقط

آپ کی تحریر موصول اس میں جو کچھ کلام ہوگا وہ بذریعہ تحریر کے بھیجدیا جائے گا۔

فقیر خلیل احمد از بدایوں

۲۶ر ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

غلام محمد خاں غفرلہٗ

نزیل بدایوں ۴ر مارچ ۱۹۸۱ء

(نوٹ) ہماری تحریر اور اس پر مولوی خلیل احمد کی تحریر کہ یہ تحریر انہیں مل چکی ہے، آپ نے اسے ملاحظہ فرمالیا۔ اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب کی طرف سے شرائطِ مباحثہ دیکھ لیجئے اگر اہل سنت کی طرف سے کوتاہی ہوتی تو ضرور ان کے خط میں موجود رہتی۔

شرائطِ مُباحثہ

منجانب مولوی خلیل احمد بدایوں۔

(۱) دونوں فریق اجلاس کے لئے قانونی اجازت حاصل کریں

(۲) فریقین کا اپنا اپنا صدر ہوگا جو اپنے اپنے اسٹیج اور اپنی طرف کے لوگوں میں نظم باقی رکھنے اور امن قائم کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور فریق ثانی کی بے ضابطگی پر تنبیہ کرے گا۔

(۳) فریقین اپنے اپنے صدر کا اعلان اجلاس شروع ہونے سے قبل کریں گے۔

(۴) فریقین کے مناظر وہی رہیں گے جن کے مابین تحریری گفتگو جاری ہے۔

(۵) چونکہ اس گفتگو کو مولوی غلام صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے لہٰذا بذات خود ان ہی کو گفتگو کرنی ہو گی فریقین اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو مقرر نہ کریں گے۔

(۶) فریقین کے مباحثہ کا فیصلہ دینے والا ایک ثالث ہو گا جس کے فیصلہ کو دونوں فریق مانیں گے۔

(۷) درمیان گفتگو وہ ثالث فریقین کو بے ضابطگی سے روکے گا۔

(۸) فریقین کے دونوں متکلم کے علاوہ کسی تیسرے شخص کو درمیان میں دخل دینے کا حق نہ ہو گا۔

(۹) فریقین میں سے کسی کو بھی اپنی طرف سے گفتگو کرنے کا حق نہ ہو گا۔

(۱۰) یہ گفتگو فیصلہ کن گفتگو ہو گی تاکہ پھر کسی کو قیل وقال کی گنجائش نہ ہو۔

موضوعِ مباحثہ

(۱۱) (الف) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن لوگوں پر فتاوے کفر لگائے ہیں وہ سب مسلّم ہیں یا غیر مسلّم؟

(ب) فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فتاووں پر شرعی دلیل کی بنیاد پر احتیاطاً کف لسان درست ہے یا نہیں۔؟

فقیر خلیل احمد قادری

محلہ سوتھہ — بدایوں

۴؍ مارچ سنہ ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عجائبِ انکشاف

یعنی مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی اصل کتاب "انکشافِ حق" کا جواب

مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کا "بیانِ مقصد" (انکشافِ حق ص۲ تا ۳)

علامۂ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی "بیانِ مقصد" کے تحت صفحہ نمبر ۲ پر لکھتے ہیں ۱ـ فقیر (یعنی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) کا مقصد بفضلہ تعالیٰ ہر وقت حق گوئی حق طلبی ہی رہا ہے۔ ۲ـ فقیر حتی الامکان درپیش ہونے والے حالات کو میزانِ شریعت پر تول کر حق و ناحق ہونے کا فیصلہ کرتا رہا ہے وضوحِ حق کے بعد اسی کو اختیار کر لیا ہے۔

۳ـ (آپ وجہ بیان کرتے ہیں) چونکہ فقیر کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا جوئی و خوشنودی ہے۔

ان عبارتوں میں مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ آشنائے شریعت ہونے کے بعد ہی بہت بڑے عالم و فاضل محقق و مدقق بن گئے اور عہدِ جوانی سے بڑھاپے تک اور بجنور سے بدایوں تک ہر وقت حق گوئی و حق طلبی میں سرگرم رہے اور درپیش مسائل کو میزانِ شریعت پر تول کر حق و ناحق صحیح و غلط ہونے کا فیصلہ کرتے رہے ہیں پھر یہ خالص دینی مسائل ہوں یا آپ کے سیاسی دور کے حالات ان سب کے بارے میں آپ شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہی فیصلے کرتے رہے ہیں اور ان سب میں آپ کا مقصود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی رہا ہے اور آپ عذابِ قبر و عذابِ آخرت کے خوف سے پگھلے جا رہے ہیں۔

شاید کسی کو یہ غلط فہمی ہو کہ مولوی خلیل احمد صاحب کے مندرجہ بالا

سارے دعوے "کف لسان" کے وقت سے ہوں جو آپ کے اخیر بڑھاپے کی پیداوار ہیں۔ جی نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے لفظ "ہر وقت" سے نوجوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ ان اوصاف کے لئے گھیر لیا ہے اور آپنے اسی صے پر تو بالکل ہی صاف کر دیا کہ

"سیاسی دور آیا تو اس میں بھی شریعت مطہرہ کے مطابق جو امرِ حق ثابت ہوا اسی کو اختیار کیا" اور مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ سیاسی دور جس میں آپنے شریعت مطہرہ کے مطابق تحقیق و اختیار کا شرف حاصل کیا آپ کے کف لسان سے تقریباً ایک تہائی (۱/۳) صدی یعنی تیس پینتیس سال پہلے سے چل رہا تھا جو آپکے کف لسان سے بہت پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔

آپ کے ان الفاظ کو پھر سے دیکھئے "سیاسی دور آیا تو اس میں بھی"۔ یعنی دینی مسائل میں تو ابتدا ہی سے آپ حق و ناحق، صحیح و غلط کی تحقیق و تدقیق شریعت مطہرہ کے مطابق کرتے رہے اس کے بعد سیاسی دور آیا تو اس میں بھی آپ میزانِ شریعت پر سیاسی مسائل کو تولتے رہنے سے غافل نہ رہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ دعویٰ زیب بھی دینا چاہئے اس لئے کہ آپ علم و فضل میں تجربہ خود اکبر علماء ہیں اور زہد و تقویٰ خوف و خشیت میں قطب زمانہ بلکہ کچھ اور آگے ہیں ۔۔۔ مگر اس فاضل بے بدل نے (اگرچہ آپنے انکشاف میں اپنے آپ کو دل بدلو ظاہر کیا ہے) اپنی ہی اگلی تحریر سے اپنے اس دعوے کو جو خاک میں ملایا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔ آپ انکشاف کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔

• اکثر لوگ خوب جانتے ہیں کہ فقیر کا مسلک اس سے قبل در بارۂ تکفیر وہی تھا جو فاضل بریلوی مرحوم اور ان کے متبعین کے فتاووں میں بیان

کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کی تحریرات پر اعتماد تھا اور دوبارۂ تکفیر ان حضرات کے فتاووں کو صحیح اور درست سمجھتا تھا اور اپنی ذاتی تحقیق کے لئے موقعہ نہ مل سکا تھا اب کچھ عرصہ سے فقیر کو رب تعالیٰ نے کچھ ایسے مواقع اور حالات عطا فرمائے کہ ان فتاووں اور تحریرات کو بہ نظر غائر مطالعہ کیا"

(انکشاف صـ۳ تا صـ۴)

ابھی ابتدا ہے اور چند سطروں کے بعد ہی علامۂ انکشاف کے ہوش و حواس سلب ہو کر رہ گئے انہیں یاد ہی نہیں کہ ایک صفحہ پہلے میں نے گل افشانی کی ہے یا گل اندازی (انکشاف کے صـ۲ پر) کہاں آپ کا یہ عظیم دعویٰ کہ آپ اپنی جلالت علم و فضل اور کمالِ تحقیق و تدقیق پر نوجوانی سے بڑھاپے تک ہر وقت حق گوئی و حق طلبی پر گامزن رہے زندگی کا یہ انتہائی قیمتی زمانہ پوری تحقیق کے ساتھ مسائل کو میزانِ شریعت پر تول تول کر کھرے کھوٹے کو پرکھ کر فیصلے کرتے کرتے گذرتا رہا اور آپ ہمیشہ ان کاوشوں کے بعد حق کو اختیار کرتے رہے اور کہاں ایک ہی صفحہ بعد آپ نے اپنے اسی قول کو جھٹلاتے ہوئے اعتراف کر لیا کہ جی نہیں نوجوانی سے بڑھاپے تک کا پچھلا زمانہ کمالِ علم و عقل کے باوجود جہالت و حماقت میں گذر گیا۔ سخت کفر و حرام میں مبتلا رہے۔ ایمان و کفر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے متبعین کی تقلید کرتے کرتے بڑے بڑے علماء اور دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مرتد بناتے بناتے یہ قیمتی زمانہ بیت گیا اور اب بڑھاپے میں مختل الحواس ہو جانے کے بعد علم و تحقیق کے ساتوں طبق آپ پر روشن ہو گئے ہیں اسی لئے آپ کو توبہ و رجوع اور خوف و خشیت الہٰی کا اب دم واپسیں پر خیال آگیا اور دل بدل کر آپ دیوبندی وہابی بن گئے۔

آپکے انکشاف کے صفحہ ۲ کی تحریروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے

(۱) آپ نوجوانی سے بڑھاپے تک حق گوئی حق طلبی و رضا جوئی میں معروف

رہے اور حالات کو میزانِ شریعت پر تول تول کر فیصلے کرتے رہے اور اس طرح جو حق واضح ہو گیا اسی کو اختیار کرتے رہے۔

ص۲ جی نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہوں معاف کرنا بلکہ جوانی سے بڑھاپے تک کا سارا زمانہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے متبعین کی پیروی میں گذرا، میں نے اس زمانہ میں کوئی تحقیق نہیں کی نہ میزانِ شریعت پر مسائل کو تول کر میں فیصلے کر سکا اس لئے کہ ذاتی تحقیق کا موقع ہی میسر نہیں ہوا تھا اس کا موقع اب اخیر عمر میں ملا ہے اس سے قبل پوری زندگی نری جہالت اور تقویٰ و طہارت سے بے نیازی میں بسر ہو گئی۔

کہئے جناب علامہ کف لسان! دیکھا آپ نے اپنے انکشاف کے عجائب کیا آپنے اپنے کف لسان کے لئے اسی کذب و تضاد کو بہانہ بنایا ہے ابھی کیا ہے، ان شاء اللہ تعالےٰ اخیر کتاب تک آپ اپنے انکشافات کے تماشے دیکھیں گے۔

پھر آپ کے بھولے پن کی نمائش دیکھئے کہ آپ عظیم و جلیل، عالم و فاضل بلکہ بقلم خود اکبر علماء ہونے کے باوجود ساری عمر یہ بھی نہیں سمجھ سکے تھے کہ تکفیر کے مسائل تقلیدی نہیں ہوتے ہیں تحقیقی ہوتے ہیں اب اخیر عمر میں آپ تکفیر کا خاص علم حاصل کر سکے ہیں آپ کا یہ باتیں بنانا کہ لبسط البنان اور دوسری تحریریں ابھی بڑھاپے میں دیکھ کر کف لسان کیا ہے۔ سراسر مکر و فریب ہے، کیا آپ کو یہ بھی عقل نہ رہی کہ دنیا یہ تو پوچھے گی کہ اے اکبر علماء! کیا آپ کو یہ بھی لبسط البنان دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ تکفیر کے لئے تحقیق ضروری ہے یہاں تقلید کام نہیں دیتی، جب آپ نے جوانی میں علم و فضل کی ڈگری حاصل کی بلکہ اکبر علماء بن گئے تھے تو کیا عقائد خصوصاً تکفیر جیسے اول و اہم مسائل ضروریہ کو پڑھے بغیر ہی فضیلت کی پگڑی بندھوالی تھی نیز خوف و خشیت الٰہی سے بھی آپ بالکل عاری ہی رہے پھر بدنصیبی دیکھئے کہ بڑھاپے تک آپ کو یہ شرافتیں میسر ہی نہ ہوئیں علم و فضل عقل و فراست کے اس پر شباب زمانہ میں انتہائی جہالت

وحماقت سے شدت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر دیوبندیوں کو کافر بناتے رہے، علماء بدایوں، علماء فرنگی محل، علماء رامپور کی بے گناہی پر آپ کو ذرا بھی رحم نہ آیا آپ اکبر علماء ہونے کے باوجود علم عقائد سے خاص طور پر تکفیر کے مسائل پر ایسے جاہل و بے خبر رہے کہ آپ کو یہ احساس تک نہ ہوا کہ آپ کے تقلیدی تکفیر کے تیر مارہرہ مطہرہ کے مشائخ طریقت اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی اور ان کے خلفاء و مریدین پر برس رہے ہیں نہ یہ خیال کہ محض میں تقلید و اعتماد پر کیسے دنیا کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کافر و مرتد بنا رہا ہوں۔

بہر حال! آپ جوانی میں ہی وہابی دیوبندی رہے ہوں یا بڑھاپے میں بن گئے ہوں یہ آپ کا عمل ہے آپ نے جو چاہا کیا اور جو چاہیں کریں مگر آپنے اپنے کف لسان اور رواقعتاً دل بدلنے کی جو یہ وجہ بیان کی ہے کہ اس میں آپ کذب و تضاد کے اعلیٰ مقام پر ضرور فائز ہو گئے ہیں جو دلیل نہیں سراسر فریب ہے۔ اس کے بعد علامہ کف لسان اپنے "انکشاف" میں فرماتے ہیں۔

"ناظرین! بالانصاف اس پر غور کریں اور انصاف کریں جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے
...... جس کی لائی ہوئی شریعت تمام عالم کے لئے رحمت جس کی رحمت سے ہر دوست و دشمن حسب حال فیضیاب ہوں .... الی قولہ۔ پھر جس رسول کے رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی طرح رعایت و رحمت کو ترک نہ کیا۔" (انکشاف ص۳)

آپ کی ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے دوست و دشمن حسب حال فیضیاب ہوتے رہے ہیں بلکہ

رحمت کا یہ عالم کہ دشمنوں کے ساتھ بھی رعایت اور رحمت کے طریقوں کو نہ چھوڑا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابۂ کرام، ائمہ دین، عارفین، مشائخ طریقت بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے اور طفیل میں رحمت عالم بنے اور انہوں نے بھی دشمنوں کے ساتھ رحمت ورعایت کا برتاؤ کیا۔

علامۂ کف لسان کی اس ساری اٹھان کا مقصد یہ ہے کہ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور علماء اہل سنت کو بھی چاہیے تھا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ گالیاں دینے والے مرتدین دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ رحمت ورعایت کا برتاؤ کرتے ان بد دینوں کے کفر وارتداد کو عین اسلام وایمان قرار دے کر انہیں مومن ومسلمان مانتے۔ آپ کو اب بڑھاپے میں ہوش آتے ہی حضور علیہ السلام کی رحمت ورعایت کے صحیح معنیٰ سمجھ میں آ گئے۔ اور اہل سنت کے طریقوں پر افسوس کرتے ہوئے خود سراپا رعایت ورحمت بن کر ان دشمنانِ دین وایمان، دیوبندیہ وہابیہ پر خصوصی بارانِ رحمت برسانا شروع کر دیا ہے پھر یہ رحمت ورعایت صرف کف لسان تک محدود نہیں بلکہ مولوی خلیل احمد صاحب نے خود کو خالص دیوبندی وہابی کا فرو مرتد بن کر دکھایا کہ رحمت ورعایت اسے کہتے ہیں۔

معلوم نہیں مولوی خلیل احمد صاحب نے ساری عمر کیا پڑھا پڑھایا ہے۔ علم وفضل کی بڑی بڑی ڈینگیں مارنے بلکہ اکبر علماء ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد جس شخص کو یہ تمیز ہی نہ ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام، ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہاں کہاں رعایت ورحمت فرماتے ہیں اور کہاں قطعی کوئی رعایت نہیں فرماتے، وہ چلا ہے کف لسان پر کتاب لکھ مارنے کے لئے۔

افسوس کہ مولوی خلیل احمد دیوبندی مرتدین کی حمایت میں کفر وارتداد پر جرأت کر کے عوام میں کفر وارتداد پھیلانے اور اس پر انہیں جری بنانے پر

تلے ہوئے ہیں۔

اے مولوی خلیل احمد صاحب! کیا آپ بالکل ہی جہالت میں غرق رہ کر علامہ اور اکبر علماء بنے ہوئے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے معنی سے آپ قطعی ناواقف ہیں۔ رحمت کے معنیٰ تو یہ تھے کہ لوگوں کو کفر وارتداد سے بچا کر یا نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلنے سے بچالیا جائے۔ یہ نہیں کہ الٹے کفر وارتداد پر جما کر یا اس میں پھانس کر سیدھے ہمیشہ کے لئے جہنم پہنچا دیا جائے رحمت تو یہ تھی کہ اگر وہ کفر وارتداد سے نکلنے کو تیار نہیں تو انہیں کفر وارتداد کا حکم شرعی سنا کر اور حکومت اسلامیہ ہو تو شرعی سزا دے کر باقی لوگوں کو جہنم سے محفوظ رکھا جائے۔ آپ تو دیوبندیوں کے لئے عجیب رحمت بنے کہ ان کے کفریات خبیثہ کو ایمان بتا کر ان کے ساتھ خود کو بھی جہنم میں جھونک دیا اور لوگوں کو بھی وہی راستہ دکھا رہے ہیں اور رحمت کا جھوٹا دعویٰ بھی کر رہے ہیں۔

اے ملا انکشاف علامۂ کف لسان! کیا آپ نے یہ پڑھا ہی نہیں یا مرتدین کی حمایت میں اس حدیث سے آنکھیں ہی بند کر لیں خود رحمۃ للعالمین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابن خطل کو اس کے کفر وارتداد پر حرم مقدس میں خاص کعبۂ معظمہ جیسے مقام امن سے چمٹے رہنے کے باوجود اسے وہیں قتل کر دینے کا حکم دیدیا اور وہ قتل بھی کر دیا گیا۔ (دیکھئے بخاری شریف کتاب المغازی ج ۲) یہ وہی آپ کا ہم مذہب ابن خطل ہے جو اسلام لا کر کافر و مرتد ہو گیا تھا اپنی لونڈیوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجو (گستاخیاں) کراتا تھا۔

اے ملا انکشاف! بخاری ومسلم کی یہ حدیث آپ کے انکشاف سے کیسے غائب ہو گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل عرینہ کو ان کے کفر وارتداد پر ہلاک کر دینے کا حکم فرمایا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے (دیکھئے مشکوٰۃ باب قتل اہل

(الردۃ صفحہ ۳۰)

اے صاحبِ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! آپ کے دل و دماغ سے بخاری شریف کی یہ حدیث کیسے محو ہو گئی جس میں رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے من بدل دینہٗ فاقتلوہ جو اپنا دین بدل دے اسلام سے پھر کر کافر ہو جائے اسے قتل کر دو دیکھا آپنے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح کر دیا کہ کفر و ارتداد اور جہنم کے عذاب سے بچانے کیلئے اپنے مرتدین کے ارتداد سے دنیا کو پاک کر دیا اور کیوں رکھنے کا حکم فرمایا۔ رہے ائمہ دین کے ارشادات تو وہ آپ کی گردن پر برہنہ تلوار ہیں آپ نے اسی سلسلہ میں آگے جہاں اپنی خاص اٹھان دکھائی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہیں اس کی ضرب کو بھی دیکھ لیں گے اتنا تو یاد رکھیے کہ ان ائمہ دین کی تمام کتابیں ان مرتدوں کو قتل کر دینے سے بھری ہیں۔ اے علامہ کف لسانی! آپ کو کچھ خوف بھی آیا کہ آپنے اپنے جھوٹے کف لسان پر جھوٹی دلیل کے لئے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ائمہ کرام و بزرگانِ دین پر یہ بہتان باندھ دیا کہ انہوں نے آپ ہی کی طرح مرتدین کے ساتھ رعایتیں برت کر کفر و ایمان مرتد و مسلمان کو ایک کر دیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح اہل سنت آپ کے دام فریب میں پھنس جائیں گے۔ اسی تحریر میں آگے آپ کا انوکھا انکشاف دیکھئے آپ فرماتے ہیں۔

"کیا ایسے نبی رحمت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ایسی رحمت والی شریعت نے کہیں یہ اجازت دی ہے کہ قائلین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو پابندی سے ادا کرنے والوں .... الی قولہ سب کو کافر و مرتد قرار دے دیا جائے۔"

بہت خوب اے علامہ کف لسانی! آپنے بھی خوب رحمت اور کلمہ گو یا نماز صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کے معنیٰ سمجھے ہیں جب آپ کو یہ سبق اچھی طرح یاد تھا کہ

نبی رحمت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور رحمت والی شریعت نے کہیں کسی کافر دھوکہ کو کافر و مرتد بنانے کی اجازت ہی نہیں دی تو آپ نے اسی کتاب انکشاف میں قادیانی کو کیسے کافر و مرتد بنا دیا آپ کو اپنے ہی ضابطہ پر قادیانیوں پر ذرا رحم نہیں آیا آپ کے اصول پر ائمہ دین اور بزرگوں نے کافر نہیں بنایا، مسلمان بنایا ہے آپ نے آنسو بہاتے بہاتے کیسے لاکھوں قادیانیوں کو کافر و مرتد بنا دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ وہ بھی کہتے ہیں، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کی پابندی تو وہ بھی کرتے ہیں اور اگر آپ یہ بھی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر اس کے دعوے نبوت کی وجہ سے کفر و ارتداد کا حکم دیتے ہیں تو آپ چاروں طرف سے بری طرح پھنس کے رہ گئے۔ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رحمت والی شریعت پر آپ کا یہ جھوٹا الزام و بہتان ہوا کہ انہوں نے کہیں کافر و مرتد کہنے کی اجازت ہی نہیں دی، دوسرے آپ جن اصولوں پر اپنے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو بچانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں اصول کو توڑ کر آپنے مولوی قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد بنا دیا اس لئے کہ ختم نبوت میں غلام احمد قادیانی اور مولوی قاسم نانوتوی دونوں ہم عقیدہ ہیں بلکہ قادیانی نے مولوی قاسم نانوتوی کی عبارتوں سے دعوتے نبوت پر ہی استحکام حاصل کیا ہے مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ تو آج تک چھپ چھپ کر شائع ہو رہا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی آئے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور قادیانیوں کی یہ تحریر بھی آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت سے انکار کا ہم پر الزام جو رکھتا ہے جھوٹا ہے ہم قیامت میں اس کا دامن پکڑیں گے۔

اگر قادیانیوں کی یہ تحریر آپ سے چھپی رہ گئی ہے تو ہم اسے آپ کی تبدیلیٔ دین کی غیرت کے لئے یہاں نقل کر رہے ہیں، شاید آپ یہ تحریر دیکھ کر وہابیت سے توبہ کر کے قادیانی بن جائیں۔

غلام احمد قادیانی نے "ایام الصلح" ص۸۶ پر جو اپنا مذہب بتایا ہے جس کو قاضی محمد نذیر نے اپنے رسالہ "امام مہدی کا ظہور" پر درج کیا ہے اسے دیکھیے، غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔

"ہمارا مذہب"

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے وہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے...... چند سطروں کے بعد لکھا ہے.............

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"

آگے پھر غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے

اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرکے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہیں" آگے چند سطروں کے بعد لکھا ہے۔

غرض وہ تمام امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوے

اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے" (از قادیانی)

جب آپ کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کے مذہب پر کسی نبی کے ہونے سے ختم نبوت کا عقیدہ ہی نہیں بگڑتا وہاں کفر و ارتداد کا حکم ہی خود آپ کے نزدیک نہیں دیا جا سکتا تو قادیانی نے آپ کا کیا بگاڑا تھا جو اسی مولوی قاسم نانوتوی کے عقیدہ کا پالن کرنے کے باوجود آپ نے اسے کافر و مرتد کہہ دیا قادیانی تو مولوی قاسم نانوتوی کی طرح خاتم الانبیاء کا بھی اقرار کرتا ہے اور قاسم نانوتوی ہی کی طرح عقیدہ رکھتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بلکہ آپ کے بعد بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا جب عقیدہ دیوبندی کے نزدیک بن ہی گیا تو کسی کے دعوئے نبوت سے عقیدہ میں کب فرق آئے گا پھر اس حکم پر مولوی خلیل احمد کے نزدیک قادیانی اور نانوتوی میں امتیاز کیسا پھر مولوی خلیل احمد نے اپنی رحمت کو کیوں اٹھائے رکھا ہے۔ قادیانی پر بھی برسا دیں۔

بہرحال! آپ یہ یاد رکھیے کہ اگر آپ مولوی قاسم کو کفر و ارتداد سے بچاتے ہیں اور مسلمان بتاتے ہیں تو قادیانی بھی اسی مذہب پر مسلمان ٹھہرے گا اور آپ کا قادیانی کو کافر و مرتد کہنا خود آپ کے قول پر آپ ہی پر لوٹ کر آپ کو کافر و مرتد بنا دے گا۔ اور اگر آپ قادیانی کو کافر و مرتد کہتے ہیں تو مولوی قاسم نانوتوی بھی کافر و مرتد ٹھہرے گا اور آپ اس کے ساتھ کافر و مرتد قرار پائیں گے۔ یہ ہے آپ کے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رحمت والی شریعت پر کذب و بہتان کا نتیجہ کہ آپ کے لیے فرار و قرار کا کوئی مقام ہی نہیں۔ رہی گستاخی نبوت تو اس میں بھی دیوبندی اور قادیانی برابر کے شریک ہیں۔

علامہ انکشاف اپنے انکشاف کے عجائب نامہ میں آگے تحریر فرماتے ہیں۔

• کیا مذہب سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
یا امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ
کا یہ ہے ان امامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں
پر بھی حکم کفر نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہل
سنت ہونے میں کچھ کلام نہیں۔" (الکشاف ص۳۳)

بحمدہ تعالیٰ اہل سنت کو تو اب ملا الکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کے دور کا بھی واسطہ نہ رہا البتہ دیوبندی کفر و ارتداد کی تماشا گاہ میں مولوی خلیل احمد صاحب کی نمائش سے ضرور حیرت و استعجاب کی ارزانی ہونی چاہئے کہ یہ کون سی اعجوبۂ زمانہ ذات علماء دیوبند کی صفوں میں داخل ہو گئی ہے کہ اس کے ساتھ اس کی کتاب "الکشاف" بھی ایک یادگار عجائب خانہ معلوم ہوتی ہے۔ آیئے ملا الکشاف کی اس عبارت کی طرف توجہ فرمایئے ——— معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی جانتا ہے کہ لفظ "حالانکہ" کا تقاضا کیا ہے پہلے جملے کے حکم اور دوسرے جملے کے حال میں مطابقت پائی جائے۔ اس کو آسان مثالوں میں یوں سمجھئے ——— اگر کوئی یوں کہے

• زید نے عمرو کو گمراہ بھی نہ کہا حالانکہ عمرو پر کفر لازم ہوتا ہے"

تو دونوں جملوں میں مطابقت موجود ہے کہ زید نے لزوم کفر پر گمراہی کا بھی حکم نہیں دیا کہ اسے ابھی اس کفر کو سمجھتا ہے۔ اور اگر کوئی یوں کہے۔

• زید نے عمرو کو کافر بھی نہ کہا حالانکہ عمرو نے گمراہی اختیار کی"

تو دنیا اسے گدھا بنائے گی کہ او احمق! حال تو گمراہی کا ہے اس پر کفر کا حکم کیسے طلب کر رہا ہے اور وہ بھی ائمہ دین سے مولوی خلیل احمد صاحب کے اس جملہ کو پھر دیکھئے۔

• ان امامانِ حق و ہدایت نے خارجیوں اور معتزلیوں پر حکم کفر

نہ لگایا حالانکہ ان فرقوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت
ہونے میں کچھ کلام نہیں۔"

یعنی خارجیوں اور معتزلیوں کے گمراہ اور مخالف اہل سنت میں کسی کو کچھ کلام نہیں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک چاہئے تو یہی تھا کہ ان کے صرف گمراہ اور مخالف اہل سنت ہونے کی وجہ سے ان پر کفر و ارتداد کا حکم لگ جاتا مگر ان امامانِ حق و ہدایت نے صرف اتنی سی بات پر کفر و ارتداد کا بھی حکم نہ دیا ——— تو ——— اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ خاص کفر و ارتداد ثابت ہو جانے پر کفر و ارتداد کا حکم کیسے دے سکتے ہیں! شاباش اے محقق، علامہ کف لسان شاباش کیا عجیب آپ کے کف لسان کی دلیل ہے۔ اور کیسے الوکھے آپ مدلل

اے جہالت مآب! جب حال خود آپ کے اعتراف پر ہی صرف گمراہی وخلافِ اہل سنت تک ہے تو کیا آپ نے ائمہ دین کو بھی اپنے جیسا بدھو سمجھ رکھا ہے کہ وہ اس حال پر کفر و ارتداد کا حکم دیدیتے پھر یہ ساری جہالت انگیز طوالتیں دکھا کر آپ کو کیا فائدہ؟

پھر کہاں خارجیوں، معتزلیوں کی وجہ ضلالت و گمراہی اور کہاں آپ کے دیوبندی پیشواؤں کی علت کفر و ارتداد دونوں کا حکم ایک کیسا ہو جائے گا احکام شرع میں کچھ تمیز بھی ہے یا نہیں یہ آپ اپنے کفر و ارتداد کو خارجیوں، معتزلیوں کی گمراہی پر قیاس کر کے عوام کو فریب کیوں دے رہے ہیں۔ اب آپ مولوی خلیل احمد صاحب کی عبارت مذکورہ سے ان کے اصل مقصود اور اس کے جواب کو ملاحظہ فرمایئے۔

آپ کا مطلب یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ مذہب ہی نہیں ہے کہ کفر و ارتداد ثابت ہو جانے کے بعد بھی کسی پر کفر و ارتداد کا حکم دیا جائے، الکشاف ص۳۱

کی یہ تحریر ضرور سامنے رکھنی ہوگی کہ یہ ائمہ دین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل رحمت عالم بنے اور دشمنوں کے ساتھ طرقِ رحمت کو ترک نہ کیا۔

علامہ کف لسان کی عقل ہی کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ان کی سمجھ میں یہ بھی نہ آیا کہ میں اپنے کف لسان کے لئے ائمہ دین اور ان کے مذاہب پر کتنا بڑا بہتان باندھ رہا ہوں نہ اس ذلت و رسوائی کا خیال کہ اس طرح میرا عوام کو فریب دینا ڈھکا چھپا تو نہیں رہے گا۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد ابدالوئی کو ان کے کذب و بہتان کے حال پر چھوڑیں اور اپنے چاروں اماموں کے مذاہب کو ملاحظہ فرمائیں اور دین مستقیم پر قائم رہیں۔

کفر و ارتداد ثابت ہو جانے کے بعد چاروں اماموں کے نزدیک حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا ہاں اگر وہ توبہ کرلے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن وہ مسلمان جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرکے گالیاں دے کر کافر و مرتد بن گیا ہے وہ ایسا مرتد ہے کہ امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک وہ توبہ بھی کرے تو اسے قتل ہی کر دیا جائے گا۔ اگر واقعی اس نے سچی توبہ کرلی ہے تو وہ عند اللہ مومن ہے مگر قتل سے نہیں بچ سکے گا اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس گستاخ کافر و مرتد نے توبہ کرلی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اگر توبہ نہ کی یا غلط تاویلات کرتا رہا تو چاروں اماموں کے نزدیک ہر حال وہ قتل کر دیا جائے گا۔ شامی جلد سوم ص ۲۹۰ پر فرمایا قال ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر و حکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

یعنی ابن سحنون مالکی فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع

ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا یعنی گالی دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور جو اس گستاخ کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"۔

اسی شامی میں اسی صفحہ ۲۹۰ جلد سوم پر آگے فرمایا حاصلہ انہ نقل الاجماع علی کفر الساب

یعنی اور اس کا حاصل یہ ہے کہ گستاخ نبی کے کافر ہو جانے پر اجماع منقول ہے۔

اسی شامی میں ص ۲۹۱ جلد سوم پر ہے وقولہما ای ابی حنیفۃ والشافعی ان کان مسلما یستتاب فان تاب والا قتل کالمرتد

یعنی اور دونوں امام یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہ ہے کہ اگر وہ گستاخی کرنے والا مسلمان ہے تو اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے مرتد کی طرح قتل کر دیا جائے گا۔

اسی شامی میں ص ۲۹۱ جلد سوم پر سیدنا امام ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "الخراج" کے حوالہ سے بیان فرمایا ——————

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ	یعنی جو بھی مسلمان شخص
صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
او کذبہ او عابہ او تنقصہ	کو گالی دے یا آپکو جھٹلائے
فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت	یا آپکو عیب لگائے یا آپ میں
منہ امرأتہ فان تاب	نقص بیان کرے تو وہ اللہ
والا قتل	تعالیٰ کے ساتھ کفر کر چکا۔

اس کے نکاح سے اس کی عورت نکل گئی اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک

ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اسی میں ص۲۹۱ جلد سوم پر منقول ہے۔

ثم قال فی محل آخر قد ذکرنا ان المشھور عن مالک واحمد انہ لا یستتاب ولا یسقط القتل عنہ	پھر اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فرمایا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما سے مشہور حکم یہ منقول ہے کہ اس گستاخ مرتد سے توبہ نہیں طلب کی

جائے گی اور نہ اس سے قتل ساقط ہوگا۔ (یعنی توبہ کرے نہ کرے بہر حال یہ گستاخ مرتد قتل کر دیا جائے گا۔)

اے ملا انکشاف! دیکھا آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کے کفر و ارتداد پر چاروں اماموں کا حکم آگے علامہ کف لسان ص۱۱ پر فرماتے ہیں۔

"نظر غائر اور تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان تکفیری فتاووں کی بھرمار صرف عبارات کے تمام کلمات کے مقاصد و مطالب کو نہ سمجھنے پر ہے فاضل بریلوی مرحوم نے ان کا مطلب وہ سمجھا جو حسام الحرمین کے صفحات پر بیان کیا گیا ہے اور علماء ہمعصر نے بلکہ خود صاحب تحریر نے ان مطالب و معانی کا صاف صاف انکار کیا اور ان عبارات کا مطلب جو کہ شریعت کے موافق ہے بیان کر دیا۔"

یہ نظر غائر اور تحقیق علامہ انکشاف کی ہے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ نظر غائر و تحقیق کسے کہتے ہیں، کلماتِ عبارات کے مقاصد و مطالب کو سمجھنے سے جو خود قاصر ہیں جنہیں یہ شعور ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے جن کو یہ بھی تمیز نہیں کہ صریح غیر محتمل المعانی عبارتوں کے بعد مجرم دیوبندیوں کا ان معانی و مطالب سے صاف انکار جرم

ارتداد پر کھلی ہوئی ڈھٹائی ہے نہ کہ توبہ یا ایمان و اسلام، پھر اسی عبارت میں آپ کا جھوٹ اور فریب ملاحظہ فرمائیں کہ ان مرتد دیوبندیوں کے ساتھ آپ نے غیر دیوبندی علماء معاصرین کو بھی شامل کر لیا خود ما بدولت بزعم خود عالم بلکہ اکبر علماء مگر حقیقتاً جاہل مزید برآں انتہائی کذاب و پر فریب تو ایسے ملاؤں کے انکار سے کیا حاصل آپ ان قابل اعتماد علماء معاصرین غیر دیوبندیہ وہابیہ کو بتلایئے جنہوں نے حسام الحرمین کے معانی و مطالب پر بحث کر کے اس کا انکار کیا ہو اور خود ان عبارتوں کے معانی شریعت کے مطابق بیان کئے ہوں اور ہمیں یقین ہے کہ آپ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

اے ملاّ انکشاف! اپنے ساتھ بھولے بھالے عوام کو کفر و ارتداد میں گھسیٹنے کے لئے آپ نے کذب و فریب کا یہ کون سا ڈھنگ نکالا ہے۔

علامہ انکشاف اسی صفحہ ص۱۱ پر آگے متصلاً فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں انصاف کرو کہ اب اختلاف کس چیز میں رہا ان عبارات کی مطلب شناسی میں کسی اعتقادی ضرورت دینی میں تو اختلاف نہیں رہا۔"

شاید لفظ "مسلمانوں" سے نونِ جمع کا ندا میں گر جانا عربی اردو ادب کے ماہر اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اجتہادی اردو ادب کے خلاف ہے آپ نے کئی جگہ مقامِ ندا میں اسی طرح استعمال کیا ہے یا پھر کاتب نے بے دردی سے اردو ادب کی ٹانگ توڑ کر علامہ انکشاف پر ظلم و ستم کیا ہے، ہمیں اس قسم کے اعمال کے کشف سے کوئی دلچسپی نہیں ہم اس طرح کے اشارات صرف اس لئے کرتے رہیں گے کہ علامہ انکشاف نے اس کتابچہ میں اپنے خصموں پر عربی اور اُردو اور دیگر امور کے متعلق جو حملے کئے ہیں انہیں ان پر لوٹا دیا جائے۔ اب اصل مفہوم کی طرف آیئے اور علامہ کف لسان کے عجائب خانے کی سیر کیجئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم وہ دور کی کوڑی لائے ہیں کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی مطلب شناسی میں تمام اعتقادی ضرورتِ دینی کے اختلاف کو ہم نے ختم کر کے دکھا دیا اے مسلمانو! تم بھی ضروریات مقدمہ کا لحاظ کئے بغیر اندھوں کی طرح فیصلہ کر دو کہ اب بریلی اور دیوبند کا کسی بات میں اختلاف ہی نہیں رہا۔ ملائے انکشاف نے یہاں عوام کو کتنا بڑا فریب دیا ہے اسے دیکھنے کے لئے تھوڑی سی تکلیف فرمایئے اور پچھلی عبارت کو پھر دیکھ لیجئے جس کا مفہوم یہ ہے۔

م۱ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا جو مطلب سمجھا وہ حسام الحرمین میں ہے۔

م۲ دیوبندیوں کے علاوہ علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی ومطالب کا صاف صاف انکار کر دیا اور دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کر دیا۔

م۳ خود کفریہ عبارات لکھنے والے دیوبندیوں نے حسام الحرمین کے معانی ومطالب کا انکار کر دیا اور ان عبارتوں کا مطلب شریعت کے موافق بیان کر دیا۔

یہ وہ تین امور ہیں جن کی بنیاد پر مولوی خلیل احمد صاحب نے اپنے لئے کف لسان کا فیصلہ کر دیا کہ اب دیوبند اور بریلی کے درمیان کسی اعتقادی ضرورت دینی میں اختلاف نہیں رہا۔

ہماری رائے ہے کہ اہل دیوبند علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی قدر کریں ان کے اعلیٰ علمی مقام اور جدید دیوبندی خدمات کا انہیں صلہ دیں، صرف بدایوں کا قاضی نہیں، یوپی کا ہائی کورٹ یہ بھی کم ہوگا۔ پورے انڈیا کا سپریم کورٹ مقرر کر دیں بلکہ انہیں پوری دنیائے وہابیت کا قاضی القضاۃ بنا دیا جائے تو ان کی صحیح قدر ومنزلت ہوگی اور اس انجوبۂ عدل وانصاف سے وہابی مخلوق کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔

اب ہماری گذارش سنئے۔

م۱ آپ فرماتے ہیں ـــــ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم بتایا ہے؛ چلئے ہم اس کو تسلیم کر لیں یہ تو دعوے کی طرف اشارہ ہوا۔ مگر اصل دعوے ملائے انکشاف نے بیان کیوں نہیں کیا جو فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ضروری تھا۔

م۲ جواب دعوے میں بھی صرف اشارہ ہے ضرورت تھی کہ دیوبندی مجرموں کی ان عبارتوں کو نقل کیا جاتا جو انہوں نے حسام الحرمین کے معانی ومطالب کے غلط ہونے کے سلسلہ میں بیان کیا ہے۔

م۳ میں ہم عصر علماء کو بطور گواہ پیش کیا جا سکتا تھا چلئے بے ترتیبی سہی مگر علماء معاصرین کی وہ عبارتیں کہاں ہیں جن کی طرف آپ نے صرف یہ اشارہ کر کے چھوڑ دیا کہ علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے معانی ومطالب کا انکار کیا ہے اور خود شریعت کے مطابق ان کفریہ عبارتوں کے معانی بیان کر دیئے ہیں۔

م۴ جناب قاضی القضاۃ ملا انکشاف کے ان تینوں دعووں پر قضاء کی مباحث کہاں ہیں، جب دعوے غائب، جواب دعویٰ غائب، گواہیوں کا بیان غائب، فیصلہ کے لئے قاضی کے ضروری مباحث غائب تو اس طرح فیصلہ کرنا اور فیصلہ کرانا شان علم وقضا نہیں بلکہ انتہائی جہالت وحماقت اور مسلمانوں کے ساتھ بدترین کذب وفریب کا کھیل ہے۔

شاید آپ یہ کہیں کہ اس کتاب میں آگے چل کر تینوں چیزیں بیان کردیں ہیں تو یہ مزید احمقانہ حرکت ہوگی کہ فیصلہ پہلے کرو اور بیانات بعد میں سامنے رکھو اس لئے کہ آپ کے سارے بیانات مکروفریب کے سوا کچھ بھی نہیں ملا انکشاف کے قول پر ہمارا یہ جواب ہے کہ ملا انکشاف علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب دنیا کے کسی پردے میں۔ . . . . کوئی قابل اعتماد ایسا معاصر نہیں دکھا سکتے جس نے واقعی مباحث کے ذریعہ حسام الحرمین کے معانی ومطالب کا انکار کرکے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مطلب شریعت کے مطابق بیان کیا ہو یہ مولوی خلیل احمد صاحب کا سراسر فریب اور جھوٹ ہے۔ اسی طرح عبارتوں کے قائلین کا معانی ومطالب بیان کرنا اکثر کفر و ارتداد میں مزید دھنس جانا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلات اسی کتاب کے رد میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، ہم نے یہاں علامہ کف لسان کی احمقانہ انصاف طلبی کا جواب دیا ہے۔ آگے آپ صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں۔

> "الغرض ان متبعین فاضل بریلوی کا مقصد یہ ہے کہ علماء دیوبند اور علماء بدایوں کی عبارات والفاظ کا جو مطلب فاضل بریلوی مرحوم نے اپنی انفرادی رائے سے مقرر کردیا ان پر سب آنکھیں بند کرکے ایمان لاؤ اور تمام اہل علم ہندوستان اپنے پڑھے لکھے کو بالائے طاق رکھدیں سوائے فاضل بریلوی کی انفرادی رائے کے کسی طرف توجہ نہ کرو کیونکہ قرآن وحدیث وفقہ کو صرف انہوں نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔ ناواقف لوگوں میں ان کی تعریف وتوصیف حد سے بڑھ کر کرو۔"

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اس قسم کی عبارتوں

سے پوری کتاب کو بھر دیا ہے جن سے سوائے کڑھنے اور بھڑاس نکالنے کے آپ کے کف لسان اور دین بدلنے پر کوئی استدلالی صورت نہیں مگر اس کا کیا علاج کہ علامہ کف لسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دین بدلنے پر یہ بھی میرے اعلیٰ علمی وعقلی کمال کی نمائش ہوگی جس سے لوگوں پر دھاک بیٹھے گی۔ اس لئے ہمیں بھی آپ کی اس گہری فکر وتدبیر پر اپنا قلم اٹھانا پڑا ہے۔

بات چل رہی تھی حسام الحرمین اور دیوبندیوں کی، رونا ان کی تکفیر پر تھا، دفاع دیوبندیوں کے ارتداد کا کیا جارہا تھا، دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارتوں کی صفائی کی جارہی تھی، باور یہ کرایا جارہا تھا کہ ہماری تحریر سے سارا اعتقادی ضرورت دینی کا اختلاف بریلی اور دیوبند سے اٹھ چکا ہے، ساری دنیا سے مسلمانوں کا سنی وہابی فتنہ وفساد دور کرنے کے لئے آپ کا کف لسان اور دین بدلنا چوکھا رنگ لارہا ہے مگر اچانک یہاں علماء بدایوں کو بھی آپ نے اپنے مخصوص انداز سے شریک کرلیا آخر یہ کیوں۔؟

آپ کی فتنہ انگیز طبیعت، فتنے جگانے، فساد اٹھانے اور آپس میں لڑا دینے پر مجبور ہے اگرچہ چند سطروں بعد ہی ہندوستان بھر میں جابجا جھگڑے، فساد، نااتفاقیوں، بغض، کینہ، غیبت، بہتان، ایذاء مسلمین کا نام نہاد ونمائشی ماتم کرکے آپ سر پر خاک اڑا رہے ہیں مگر آپ کی طبیعت وطینت رنگ لائے بغیر کہاں رہ سکتی تھی خود آپ کی یہ کتاب "انکشاف حق" فتنہ انگیزی، بدگوئی، بغض، حسد، کینہ، غیبت بہتان اور ایذاء مسلمین سے بھر کر رہ گئی، علامہ کف لسان نے جب اپنے دل بدل کر سنی سے وہابی بن جانے کا انکشاف کیا اور اہل سنت نے آپ کو دھتکار دیا، جوتیاں چٹخارتے پھر رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تو آپ کی رگ

پھر پھر کر آپ کی بدایوں کی ساری زندگی آپ ہی کے قول پر جن علماء بدایوں کی ایذا رسانیوں پر گذری اب مرتد ہو جانے کے بعد ان کا سہارا ڈھونڈنے اور اپنے ارتداد پر ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے آپ نے بریلی اور بدایوں کے جھگڑوں کو اٹھانا شروع کیا ہے اور وہ چنگاریاں جو دب گئی تھیں انہیں جگا کر آپ فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ تاکہ دیوبندیوں اور آپ کے سر سے کچھ تو بلا ٹل جائے۔

اے علامہ کف لسان! اگر آپ ان ذلیل طریقوں سے بدایوں تو کیا ہندوستان کے جس حصے سے، جس جس سے اپنی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیں ضرور کر لیں ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، آپ یقین رکھئے کہ اہل سنت آپ کی طرح ریت کی سطح پر محل کی تعمیر کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے، الحمد للہ اہل سنت کے دین و ایمان کی عمارت انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے جس میں بکرمہ تعالیٰ کسی کجی اور شقاق کا کسی وقت کوئی امکان نہیں چہ جائیکہ آپ جیسے باطل پرست بد دینوں کی طرح ایک جھٹکے میں زمین پر آ جائے۔

علماء بدایوں کو یہاں لپیٹ کر آگے بدایوں، بریلی کے سلسلہ میں آپ نے جو فتنے اٹھائے ہیں اور تیل چھڑک کر آگ بھڑکانے کی جو کوشش کی ہے انشاء اللہ تبارک و تعالےٰ اسی مقام پر آپ کی پوری خدمت گذاری کر دی جائے گی۔ انتظار کیجئے۔

علامہ کف لسان نے ان عبارتوں میں علماء اہل سنت پر یہ الزام رکھا ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی انفرادی رائے پر ایمان لے آؤ اور ناواقف لوگوں میں ان کی تعریف و توصیف حد سے بڑھ کر کرو، کیونکہ قرآن و حدیث و فقہ کو صرف اعلیٰ حضرت نے سمجھا ہے ان کے علاوہ سب جاہل ہیں۔

علامۃ الکشاف علامہ کف لسان کی یہ عبارتیں غمازی کر رہی ہیں کہ وہ پرانے خرانٹ وہابی ہیں اور انہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ دیوبندیت و وہابیت سے بھری ہوئی پرانی جلن ہے بمشکل اتنے طویل زمانے تک وہ اپنی عداوت کو دبا سکے تھے تاکہ ان کی خصوصی تدبیر اور محنت شاقہ سے اہل سنت خود بخود وہابی، دیوبندی بن جائیں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میرا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا تو وہ اپنی وہابی عداوت اور حسد جلن کو چھپا نہ سکے اور آخر اصلی دیوبندیوں سے کچھ زیادہ ہی جبلی کٹی سنا رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے غیر معمولی علم و فضل اور عقل و فراست کا اعلیٰ مقام کسی تعارف، علم و فضل کی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں کہ "مشک آں باشد کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" چہ جائیکہ ملا انکشاف بجنوری جیسے نام نہاد عالم مخزن جہل و سفاہت کی تعریف و تسلیم کا طلب گار ہو۔

ہزاروں ہندی اور غیر ہندی جید علماء کرام اور کروڑوں مسلمان محض کمال علم و فضل اور صحت عقل و فراست اور حفاظت دین ایمان کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور آپ کی پیروی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں اور الحمد للہ یہی حق ہے کہ گذشتہ صدی اور اس وقت بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے زیادہ صحیح قرآن و حدیث، فقہ وغیرہ علوم دینیہ کا جاننے والا اور سمجھنے والا ماہر کوئی نہیں ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ جس کا اعتراف ہزاروں عربی عجمی باکمال اہل علم نے کیا ہے تا آنکہ مخالفین بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے علم و فضل کا لوہا مانے بغیر نہ رہ سکے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے کتنے ہی بد دین در حاسدین

سورج پر خاک اڑائیں یہ خاک ان کے منہ پر تو پڑ سکتی ہے مجدہ و تبارک و تعالیٰ سورج کی تابانی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔

پھر آپ کی جوانی سے بڑھاپے تک علماء اہل سنت کب آپ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ پر ایمان لے آئیں ان کا اتباع کریں۔ وہ تو خود ہی آپ نے علماء اہل سنت سے بھی آگے بڑھ کر اپنے آپ کو ان سے کہیں زیادہ کھرا سنی اور بہت بڑا عالم جتایا تھا، علماء اہل سنت کو آپ خاطر میں نہیں لاتے تھے کس نے آپ سے اعلیٰ حضرت پر ایمان لانے اور ان کی اتباع کرنے کے لئے کہا تھا اور کس نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تعریف و توصیف حد سے بڑھ کر کیجئے آپ کی باتیں اور تقریریں تو مٹ گئیں مگر ماہنامہ "نقیب حق" تو باقی ہے جس میں آپ خود نظم و نثر میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی تعریف و توصیف میں بھی — اپنے آپ کو اہل سنت کا مقتدار و پیشوا، باور کرانے کا انداز نہ چھوڑ سکے یا یوں کہئے کہ آپ کے بیان کردہ موجودہ کف لسان کے مسلک کی بنیاد پر نوجوانی میں آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی تھیں اور دماغ ماؤف ہو چکا تھا جو آپ یہ دیکھ سکے نہ سمجھ سکے کہ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی انفرادی رائے ہے اور علماء عصر بھی متفق نہیں ہیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تعریف و توصیف کے متوالے آنکھ بند کر کے اعلیٰ حضرت کی انفرادی رائے پر ایمان لائے ہوئے ہیں یا یہ کہا جائے کہ جب انکھیارے تھے تو صراطِ مستقیم نظر نہ آئی اور اب بڑھاپے میں ایمان کی دونوں آنکھیں پھوٹ جانے اور مختل الحواس ہو جانے کے بعد راہِ حق دکھائی دی" گویا اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔"

اے فنکار علامہ کف لسان! آپ کی یہی کتاب "انکشاف حق" تو صاف بتا رہی ہے کہ آپ نصف صدی پہلے سے حالات و واقعات تحریرات

پرائیویٹ گفتگو کے نتیجہ میں امام بریلوی قدس سرہٗ کی انفرادی رائے سے اچھی طرح واقف تھے پھر یہ سارا بہروپیا پن اور فریب و کذب کس لئے؟ آپ کی یہ کتنی بڑی افترا پردازی ہے کہ دیوبندیوں کی تکفیر کے سلسلہ میں آپ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی رائے کو انفرادی بتا دیا جبکہ ہزاروں علماء عرب و عجم کی رائیں اعلیٰ حضرت کے ساتھ ہیں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی رائے آپ کے نزدیک انفرادی ہے اور قابل تسلیم نہیں تو آپ جیسے تھوبدھو کاذب و فریبی کی رائے بھی کب لائق توجہ ہو سکتی ہے۔

علامہ کف لسان آگے اسی صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

"امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و امام فخر الدین رازی، امام غزالی و شیخ محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کی تنقیص شان کی گئی یہاں تک کہ علامہ شامی صاحب ردالمحتار و امام ابو جعفر طحاوی رحمہم اللہ تعالیٰ کو فاضل بریلوی کی شاگردی کے لائق بتایا استغفر اللہ"

(بلفظہ انکشاف حق ص ۱۲)

معلوم نہیں علامہ انکشاف بجنوری مسلمانوں کو استغفار کا حکم دے رہے ہیں یا ائمہ دین کا ذکر کر کے ان کے استغفار کی خبر دے رہے ہیں یا وہ خود جانیں ہاں خود علامہ کف لسان استغفار سے بھی ضرور کف لسان کر گئے ہیں یا ابھی تک مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ بھی نہیں معلوم کہ عربی میں متکلم کے استغفار کرنے میں جمع کا واؤ نہیں لایا جاتا، یا کاتب و ناقل کے سر غلطی تھوپنے کی بات تو وہ اس کے قائل ہی نہیں۔

اس کے بعد ص ۱۲ تک علامہ شامی امام طحاوی رحمہما اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف کے بعد پھر اسی شاگردی کو آپ نے دوہرایا ہے۔ غرض یہ ہے کہ کسی سنی کی یہ جرأت نہیں کہ وہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

دیگر ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تنقیص شان کرے یا تنقیص پر خاموش رہے یہ حصہ آپ نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے حق میں ہی آیا ہے پھر آپ جو ائمہ دین کی تنقیص شان پر مگر مچھ کے آنسو بہا رہے ہیں اس پر کون باخبر سچا مسلمان اعتبار کرے گا جب آپ انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور خدائے قدوس کی بارگاہ میں تنقیص اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی گود میں کھیل کر ان کی بدترین کفریہ تنقیص کو اسلام قرار دے رہے ہیں تو آپ کی ائمہ دین کی تنقیص کی شکایت سوائے کذب و فریب کے اور کیا قرار دی جاسکتی ہے۔

اور اگر آپ واقعی دیکھ رہے تھے کہ کوئی شخص تنقیص شان کر رہا ہے تو اس کی کلائی تھامنے سے آپ کو کس نے روکا تھا اس وقت تو آپ علماء اہل سنت سے زیادہ بات بات پر شدت کی نمائش کرتے تھے آخر کیا بات تھی کہ آپ نے اتنی بڑی بات پر نہ ٹوکا نہ روکا نہ شدت برتی بلکہ زبان تک نہ ہلائی اور وہ کون سا منصوبہ تھا جس کی تکمیل کے لئے آپ نے اتنے عظیم جرم پر معنی خیز خاموشی اختیار کر رکھی تھی جہاں آپ کو یہ خوف بھی نہ آیا کہ میں فساق کے زمرے میں داخل ہو کر ساقط الاعتبار ہو جاؤں گا اور میری دنیائے علم و فضل میں تباہی مچ جائے گی پھر آپ کے علم و عقل اور خوف و خشیت نے آپکی اتنی بھی رہنمائی نہیں کی کہ خدا نخواستہ اگر کوئی مسلمان تنقیص شان کرے تو آپ اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور اگر آپ کے دین بدلنے یعنی سُنی سے وہابی دیوبندی بن جانے کی وجوہ میں یہ داخل ہے تو دیوبندیوں کے کچھ اقوال اور بھی ملاحظہ فرمایئے جو آپ کو تنقیص شان نبوت کا سبق پڑھائیں گے اور دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ علانیہ کف لسان دیوبندیوں کی تنقیص دیکھ کر دیوبندی دین چھوڑتے ہیں یا نہیں اور پھر اس کے بعد کون سا دین اختیار کرتے ہیں۔

دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا جو بڑے بڑے دیوبندی مولویوں کے استاد بھی ہیں آپ دیوبندی دین کے پیشوائے اعظم اپنے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں کہتے ہیں کہ۔ ؎

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

یعنی دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی اور وہ ایسے عظیم مقبول ہوئے کہ مولوی گنگوہی صاحب تو بڑی بات ہے ان کے کالے کلوٹے بندے غلام جن کی حیثیت نوکر چاکر سے بھی بدتر ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر وجیہ نبی حضرت یوسف علیہ السّلام کے ثانی ہونے کا لقب رکھتے ہیں۔

دیکھا آپ نے یہ چھوٹے موٹے دیوبندی نہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی رہنما عقیدت میں کتنے اندھے ہیں اس اندھی عقیدت کی انتہا اور دیکھئے یہی مولوی محمود الحسن دوسرے شعر میں کہتے ہیں۔ ؎

زباں پر اہل اھوا کے ہے کیوں اعل ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

یعنی اہل ہوا کیوں اعل ہبل پکار رہے ہیں یعنی ہبل جیسے بت کی سربلندی یا ان کے دین کے اظہار اور غلبہ کی طمع کر رہے ہیں۔ شاید بانیٔ اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی یعنی دیوبندیوں کا پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی دنیا سے اٹھ گیا۔

مولوی محمود الحسن کی اندھی عقیدت کی ایک اور اڑان دیکھئے جہاں تنقیص نبوت سے دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ؎

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی ویسے مسیحا تھے کہ مُردوں کو زندہ تو کیا ہی کیا مگر جو زندہ تھے ان کو مرنے بھی نہ دیا (اگرچہ خود مرکر مٹی میں مل گئے) حضرت عیسٰی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مسیحائی کا قرآن اور دنیا میں بہت چرچا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں وہ خالی مُردوں کو زندہ کرتے ہوں گے وہ اگر مقابلہ تو کریں دیکھیں تو ذرا میرے استاد مولوی رشید احمد گنگوہی کی مسیحائی کو جنہوں نے مردوں کو زندہ کرنے کے ساتھ زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

کیوں جناب علامہ کف لسان اکبر علماء دیوبند مجبوری!

دیوبندی رہنما کے ان شعروں میں آپ کو سیدنا یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسّلام جیسے عظیم المرتبت نبی بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان نظر آتی ہے یا نہیں یا دیوبندی گستاخ دین کی حمایت میں آپ کی ظاہری و باطنی دونوں آنکھیں پھوٹ چکی ہیں دیوبندیوں کی یہ ناپاک حرکتیں تو بہت طویل ہیں آخر میں بڑے بڑے دیوبندی پیشواؤں کی تصدیق کردہ مشہور کتاب براہین قاطعہ" کی یہ عبارت بھی دیکھئے۔

"ایک صالح فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی"۔ (معاذ اللہ)

(براھین قاطعہ)

لے ائمہ دین کو اعلیٰ حضرت کا شاگرد بنانے کا جھوٹا رونا

رونے والو! دیوبندی ملاؤں کو سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استاد بننے بنانے اور ان کی حمایت کرنے پر تمہیں غیرت و حیا بھی نہ آئی۔ دیوبندی ملاؤں کی جرأت و ہمت دیکھئے کہ خواب گڑھ کر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے مدرسۂ دیوبند کے ملاؤں سے اُردو زبان سیکھی اور یہ دیوبندی ملا حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے استاد ٹھہرے۔

اے علامۂ کف لسان! ہمیں تو آپ کو آپ کے گھر تک پہنچانا ہے اب آپ کے لئے دو ہی راستے ہیں۔

۱۔ پھر دل بدلنے کی فکر کیجئے دیوبندیت پر لعنت بھیج کر اور کوئی دین اختیار کیجئے اور یہ کہہ دیجئے کہ لبسط البنان کی طرح محمود الحسن کے مرثیہ کو اور براہین قاطعہ کی مذکورہ عبارت کو...... میں نے آج ہی دیکھا۔

۲۔ یا اقرار کیجئے کہ میرے دین و ایمان کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں میں پکا پرانا دیوبندی ہوں مجھے دیوبندیوں کی کسی بھی تحریر میں تنقیص شان اور گستاخی نظر نہیں آتی اہل سنت کی آنکھوں کا چھوٹا سا تنکا بھی دیکھ لیتا ہوں اگرچہ اپنی اور دیوبندیوں کی آنکھوں کا لٹھ مجھ کو نظر نہ آئے۔

آگے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب دیوبندی دین کی وفاداری میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ سے نفرت پیدا کرنے کے لئے اہل سنّت کو نصیحت فرماتے ہیں۔

"مسلک اعلیٰ حضرت کیا مسلک امام اعظم سے الگ اور جُدا ہے۔ اگر جُدا ہے تو ظاہر کیا جائے اور وہ ہی ہے تو اس کا نام مسلک اعلیٰ حضرت کیوں رکھا جائے مذہب امام اعظم زندہ آباد کیوں

نہ کہا جائے۔"

جی ہاں مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کے نعرے سے آپ ایسے چڑھے ہوئے ہیں کہ اسے بھی آپ نے دین بدل کر بددین ہو جانے کے سبب میں داخل فرمالیا جناب یہ کسی نئے دل بدلو کا انداز تحریر نہیں ہے یہ تو کسی پرانے دیوبندی وہابی کا ہی طرز کلام ہو سکتا ہے جو مدت سے بغض، کینہ حسد کی آگ میں جھلس رہا تھا، اگرچہ ہمیں ان کے سلگنے سے کوئی سروکار نہیں لیکن علامہ کف لسان کی اس قبیح جہالت وسفاہت کو عریاں کر دینا ضروری ہے جو آپ کی اس عبارت میں موجود ہے اور جس کے ذریعہ آپ عوام کو گمراہ کر دینا چاہتے ہیں۔

اے اکبر علماء دیوبند! جب مسلک اعلیٰ حضرت نام نہ رکھا جائے تو مسلک امام اعظم کیوں کہا جائے؟ کیوں مذہب امام اعظم زندہ باد کا نعرہ لگایا جائے سیدھے دین اسلام زندہ باد' دین محمدی زندہ باد کیوں نہ کہا جائے، کیا مذہب امام اعظم دین اسلام سے جدا ہے' دین اسلام' دین محمدی کے نعرے سے آپ کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی، اور معتزلی، خارجی، رافضی قادیانی، وہابی، غیر مقلد، دیوبندی دل بدلو مولوی خلیل احمد زندہ باد کا نعرہ لگا کر خوشی سے آپ کو گلے لگائیں گے، پیٹھ ٹھوکیں گے، سر پر بٹھائیں گے کہ واہ بیٹا واہ آنکہ پدر، (من آباء وہابیہ) نہ کرد پسر آں تمام کرد۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

اے علامہ کف لسان! اس نظریہ کے لئے آپ نے دیوبندی مولویوں سے بھی رائے لی تھی یا نہیں اس لئے کہ وہ بھی نظریات میں امتیاز رو شخص کی دنیا سے الگ نہیں بستے ہیں مگر آپ کو رائے لینے کی کیا ضرورت آپ تو خود اکبر علماء دیوبند ہیں، دیوبندیوں کو آپ کی اتباع کی ضرورت ہے نہ کہ آپ کو دیوبندیوں کی تقلید کی بہرحال یہ آپ کے گھر کے معاملات ہیں آپ نپٹیں مگر آپ اطمینان رکھیے انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کوئی مخلص

سنی آپ کے ہاتھ نہ آئے گا آپ اور آپ جیسے بددینوں کا یہی وہ طرز قول وفعل ہے جس سے بحمدہ تعالےٰ عوام وخواص اہل سنت کی عقیدت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ساتھ اور بڑھ جاتی ہے اور اہل سنت کا یہ وثوق مضبوط ہو جاتا ہے کہ جس طرح ہمارے مقدس اسلاف نے مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کے لئے اسلام کے دعوے کرنے والے خارجیوں، معتزلیوں، رافضیوں کے مقابلہ میں اہل حق کے لئے اہل سنت وجماعت کا لفظ اختیار فرمایا اسی طرح ہمارے موجودہ متاخرین علماء اہل سنت نے نجدیوں، وہابیوں دیوبندیوں، غیر مقلدوں قادیانیوں جیسے بددین بدمذہب فرقوں سے بچنے اور ان سے ممتاز رہنے کے لئے لفظ "مسلک اعلیٰ حضرت" و "مسلک بریلی" تجویز فرمایا خاص کر دیوبندیوں قادیانیوں جیسے بددین جو اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد بھی کہتے ہیں۔ کھرے حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دیوبندی قوت ادری، چشتی، نقشبندی وغیرہ کی کھال اوڑھ کر شیخ طریقت بھی بنے پھرتے ہیں ایسے ہی مولوی خلیل احمد صاحب جیسے دین وایمان کے لٹیرے جو جہالت کے باوجود اکبر علماء اور کذب وافتراء اور بددینی کو اختیار کر کے حنفی، ماتریدی، قادری، برکاتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں (دیکھئے انکشاف ص ۱۳) اور اسی تاک اور تدبیر میں رہتے ہیں کہ کس طرح اعلیٰ حضرت اور بریلی سے نفرت پیدا کر کے لوگوں کو دیوبندیت ووہابیت کے ذریعہ گمراہ سے لے کر کافر ومرتد تک بنا دیں، چنانچہ علماء اہل سنت نے یہ بہترین انتظام فرما دیا کہ مسلمانوں کا دین وایمان "مسلک اعلیٰ حضرت"

"مسلک بریلوی" کے نام پر محفوظ ہو جائے اور ان کی دنیا و آخرت تباہی سے بچ جائے۔

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد مسلک بریلوی
پائندہ باد"

نہایت افسوس ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی پرانی عادت کے مطابق صرف یہیں تک ہی نہیں بلکہ پوری کتاب میں اپنی تعلّی و خودستائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تحقیر خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی ذات پر گلے اور دوسری پھکڑ بازیاں کی ہیں جن کا اصل مبحث سے کوئی واسطہ نہیں بہرحال ہم ملا انکشاف کے پیچھے چلنے پر مجبور ہیں۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنی اسی کتاب "انکشافِ حق" میں بیان کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے امت مرحومہ کے سامنے دو مسئلے ایسے پیش کئے ہیں جن سے ہندوستان کے مسلمانوں میں جا بجا جھگڑے، فساد، نا اتفاقیاں، بغض، کینہ، بدگوئی، ایذا مسلمین پھیل گئے اور وہ دو مسئلے کیا ہیں انہیں آگے صفحہ ۱۲ پر اسطرح ذکر کرتے ہیں۔

"خیر وہ دو مسئلے فاضل بریلوی مرحوم نے پیش کئے وہ یہ ہیں (۱) تمام علماء دیوبند اور تمام علماء مدرسۂ قادریہ بدایوں کی تکفیر، (۲) دوسرا مسئلہ اذان ثانی یعنی جمعہ کی اذان خطبہ کا باہر یعنی مسجد سے خارج ہونا" (انکشاف ص۱۲) — چند سطروں بعد ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"...... یہی دو چیزیں ہیں جن کو فاضل بریلوی کی خصوصیات سے شمار کیا جائے یا ان کا مسلک قرار دیا جائے شاید مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کے نعرے کا مقصد یہی دو چیزیں ہوں" (انکشاف ص۱۲)

(نوٹ) ملا انکشاف کا تضاد اور فریب جاننے کیلئے آپکے خط کی وہ عبارت ضرور دیکھ لیجئے جو

آپ نے اسی کف لسان کے زمانہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے عقیدت کے بارے میں لکھی ہے۔ یہ خط مقدمہ کے بعد خط و کتابت کے ضمن میں ہے۔

اس تحریر کے بعد کون کہے گا کہ مولوی خلیل احمد جدید دل بدلو وہابی دیوبندی ہیں۔ آپ کا یہ بیان اعلان کر رہا ہے کہ آپ پرانے وہابی دیوبندی ہیں۔ اہلسنت کو فریب دینے کے لئے آپ کھرے سنی بنے ہوئے تھے۔ بہرحال ہم اسے نظر انداز کرکے آپ کی اس تحریر کی ذات و صفات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ شاید لوگوں نے اتنا بڑا فریب، مکار، شر انگیز، بددین مولوی کم دیکھا ہوگا جس نے جوانی سے بڑھاپے تک اپنی مولویت کے کمال کا زمانہ اس طرح گزارا کہ وہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کی پیروی میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی وفات کے بعد سارے ہندوستان کے مسلمانوں میں جھگڑے، فساد، نا اتفاقیاں، بغض، کینے، دشمنیاں پھیلاتا رہا۔ ہندوستان بھر کے شہروں، قصبوں کے مسلمانوں کو تکفیر دیوبند و بدایوں و اذانِ ثانی کے جھگڑے پر ورغلاتا رہا۔ اور اب آخری عمر میں دین بدلنے کے بعد اس طرح واویلا مچا رہا ہے کہ پھر مسلمان آپس میں ٹکرا جائیں اور ان میں فساد پھوٹ پڑے۔

یہاں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سارے ہندوستان میں مولوی خلیل احمد صاحب کیسے جھگڑے فساد پھیلا سکتے ہیں۔ آپ کی طرف فساد کی نسبت اس سے زیادہ قوی ثابت ہوگی جو آپ نے اسی طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی طرف کی ہے — مولوی خلیل احمد نے تو بکثرت دورے بھی کئے ہیں۔ آپ کا ماہنامہ "نقیبِ حق" یہی جھگڑے اور فساد کی خدمات انجام دیتا رہا۔ چونکہ آپ اکبر علماء کے منصب پر براجمان تھے اس لئے آپ کی تبعیت میں آپ کے عقیدت مند یہی مشن چلاتے رہے اور آپ اس فتنہ انگیزی پر انتہائی مسرت کے ساتھ ان کی پیٹھ تھپتھپاتے رہے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

اے علامۂ کفِ لسان! پورا ہندوستان یہ تو جانتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت

اور حضور رسالت میں دیوبندیوں کی بدترین گالیوں اور گستاخیوں کی وجہ سے کفر وارتداد کا شرعی حکم بتلانے پر دیوبندیوں نے پورے ہندوستان میں فتنہ وفساد پھیلا دیا۔ مگر بدایونی فساد کو آپ نے سامنے ہندوستان میں کہاں سے پیدا کر دیا، ہندوستان تو بدایوں بریلی کے فساد کو جانتا تک نہیں، آپ نے بدایوں کو کس مصلحت سے شریک کر لیا۔ اگر اختلاف تھا بھی تو صرف بدایوں تک، کہیں آپ کو کوئیں کے مینڈک کی طرح بدایوں ہی پورا ہندوستان تو نظر نہیں آتا ہے۔ اسی طرح بدایوں کے نام پر اذان ثانی کے فساد سے ہندوستان ناآشنا ہے اگر کسی مقام پر اختلاف ہوا بھی ہے تو اس کی بریلی، بدایوں کا ہندوستان گیر فساد آپ نے کس نیت سے بنا لیا ہے۔

یہ کہئے کہ آپ کی شرانگیز طبیعت دل بدلنے سے پہلے اور دین بدلنے کے بعد بھی کسی صورت فتنہ فساد بغض کینہ عداوت نااتفاقیاں پھیلانے سے باز نہیں آتی۔ اور اب اہل بدایوں کے دھتکار دینے کے بعد کہ جوتیاں چٹخارتے پھرتے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں آپ کی فساد پرور طبیعت بریلی و بدایوں کو آپس میں ٹکرا دینا چاہتی ہے تاکہ آپ جیسے جھگڑا باز دیوبندی سکون سے مزے لیتے رہیں اور دیوبندیت و وہابیت کفر وارتداد پھیلاتے رہیں۔

پھر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی پرفریب سادگی سے بریلی کو فساد میں بدنام کرنے کی یہ پرکاری ایسی نہیں کہ دنیائے سنیت اس پر ایمان لے آئے گی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا زمانہ تو بہت بعد کا ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے بہت پہلے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور تمام وہابیہ دیوبندیہ قوم کے ہندوستانی پیشوا کے اکبر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے دین میں فتنے پیدا کئے۔ ہندوستان کے پرسکون اسلامی ماحول میں لڑائی جھگڑوں کی جو آگ لگائی وہ اتنی شدید تھی کہ نہ صرف دوسرے علماء اہل سنت بلکہ خاندان عزیزی کے علماء بھی چیخ پڑے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی شاید اپنے اس پڑھے ہوئے سے بھی مکر جائیں کہ

جب مولوی اسمٰعیل دہلوی کو یہ جھگڑے سمجھائے گئے تھے تو انہوں نے یہی تو جواب دیا تھا کہ لڑنے دو خود ہی لڑ جھگڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے، دور کیوں جایئے آپ خود اپنی کتاب "انکشافِ حق" کے صفحہ ۱۰۶ پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی دینی غارت گری پر علامہ خیرآبادی کا ایک فتویٰ نقل کر کے اس کا ترجمہ جو کیا ہے وہ یہ ہے۔

"یعنی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کی تقویت الایمان کی عبارت کے بارے میں جو سوال کا تیسرا نمبر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کلام لاطائل کا قائل از روئے شریعت بلاشبہ کافر و بے دین ہے۔ ہرگز مومن مسلمان نہیں ہے۔ اس کا حکم شرعاً قتل و تکفیر ہے۔ جو شخص اس کے کافر ہونے کے بارے میں شک کرے یا تردد رکھے یا اس استخفاف کو ہلکا جانے وہ بھی کافر و بے دین نامسلمان ملعون ہے۔"

کیوں جناب علامۂ انکشاف! آپ ہی کی تحریر کے مطابق مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ہندوستان بھر پھیلائی ہوئی یہ کتنی ہولناک آگ تھی کہ علماء کو اس کے کفر وارتداد اور قتل کا حکم دینا پڑا۔ اس وقت اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے یہ وہی فتنہ انگیز مسائل دینی گستاخیوں سے بھری ہوئی آتش بار کتابیں تھیں جن کو مولوی اسمٰعیل دہلوی کے متبعین خصوصاً دیوبند نے اپنے سینے سے لگایا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی آگ کو پورے ہندوستان میں بھڑکا دیا اور توہین و تنقیص میں اپنے دینی پیشوا مولوی اسمٰعیل سے بہت زیادہ آگے بڑھ کر فتنے پھیلاتے رہے وہ زمانہ تھا کہ خدائے قدوس نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو پیدا فرما کر وہ ہمہ گیر اعلیٰ دینی بصیرت و توانائی عطا کی کہ آپ نے تمام نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں اور دیگر فرق باطلہ وضالہ کی بددینی و بدمذہبی کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ان کے دینی اغلاط و اخلاط اور گستاخیوں کو عریاں کر کے رکھ دیا۔ صحیح اسلامی عقائد و اعمال کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش

کیا۔ خدائے قدوس کی ذات و صفات، انبیاء کرام اور سید الانبیاء کے عام وخاص وصاف ان کی اسلامی تعظیم و تکریم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت بزرگانِ دین کے صحیح احترام و اتباع کا حقیقی درس دیا۔ جن سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمان بفضلہٖ تعالیٰ گمراہوں، بدمذہبوں، بددینوں خصوصاً دیوبندیوں کی دینی تباہی سے ہوشیار اور محفوظ ہو گئے جس پر سارا دیوبندی، نجدی کنبہ اور اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی چراغ پا ہیں اور غیظ و غضب میں وہ حرکتیں کرتے ہیں جو انہیں دنیا و آخرت میں لے ڈوبے۔

پھر یہ دیوبندی صفت خاصہ بھی دیکھ لیجئے کہ تعصب، جلن، حسد نے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد کو ایسا اندھا کر دیا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی بکثرت تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی آپ کو صرف دو ہی مسئلے ٹپائی دیئے ایک فقہی اذان ثانی کا۔ دوسرے تکفیر کا۔ وہ بھی آپ کی گستاخ دیوبندی طینت پر معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مولوی خلیل بدایونی نے ص۱۲ سے ص۱۵ تک اپنے سنی حنفی ماتریدی اشعری قادری برکاتی ہونے کی ڈینگیں ماری ہیں اور بہت کچھ اپنی صفائیاں پیش کی ہیں الحمد للہ! اہلِ سنت اب آپ کے فریب میں نہیں آسکتے آپ کون ہیں یہ آپ نے اپنے مناظرہ کے وقت ہی ظاہر کر دیا تھا اور اب "انکشافِ حق" لکھنے کے بعد تو آپ نے اپنے خالص دیوبندی وہابی کافر و مرتد ہونے پر خود ہی مہر لگا دی۔

رہا آپ کا حنفی بننا تو یہ دیوبندیوں قادیانیوں کی طرح فریب ہے اور یہ آپ کے دوسرے ٹائیٹل تو وہ بھی دیوبندیوں کی طرح ایک چال ہے جو حنفی قادری چشتی سہروردی مجددی کا لیبل لگا کر اپنی توہین و تنقیص کفر و ارتداد کو چھپانا چاہتے ہیں۔ آپ کا اولیائے کرام کی محبت کا دعوے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص شان اور گستاخیاں کرنے والے دیوبندیوں کی حمایت کے بعد باطل

اور مکاری ہے۔

یہاں مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ دلچسپ بات ضرور قابلِ ذکر ہے کہ آپ مسئلہ تکفیر میں خود محقق و آزاد رہتے رہتے یہاں تقلیدی بن گئے ہیں چنانچہ آپ نے یہاں یہ اقرار و اعلان کیا ہے کہ آپ مسئلہ تکفیر میں امام ابو منصور ماتریدی امام ابو الحسن اشعری اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیروکار ہیں۔ خیر آپ بنتے بگڑتے رہئے کیجئے اور بدلتے رہئے آپ کی ناموری تو ہو گی جس طرح بھی ہو ہمارا یہاں یہ کہنا ہے آپ سے کہ :-

"اے علامہ کف لسان! آپ اپنے دیوبندی حمایتیوں سمیت اپنی کتاب "انکشافِ حق" کو پوری طرح چھان ماریئے اور یہ دکھایئے کہ چاروں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کو نقل کر کے کہاں آپ نے یہ بتایا ہے کہ امام اعظم، امام ماتریدی، امام اشعری نے یہ فرمایا کہ ان کفریہ اقوال کو کفر و ارتداد نہیں کہا ہے یا ان جیسے اقوال کو نقل کر کے آپ نے یہ بتایا ہو کہ یہ ائمہ دین ان کو کفر و ارتداد نہیں کہتے ہیں۔ آپ اس کتاب میں تو یہ قطعاً بیان نہیں کر سکے اور نہ قیامت تک آپ کسی کتاب میں لکھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کیا دعویٰ کر دیا کہ تکفیر میں ہم ان ائمہ دین کے پیرو ہیں۔"

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے آگے مسئلہ تکفیر دیوبندیہ میں ائمہ اہلسنت کے اصول و احکام کی اپنی پابندی کا ذکر کیا ہے جو سراسر جھوٹ ہے اور اس پر ہم تبصرہ کر چکے ہیں مزید جہاں آپ نے اپنی دانست میں اس مسئلہ میں اپنا کمال دکھایا ہے وہیں آپ کا زوال بھی ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔

ایسے ہی آپ نے مسئلہ تکفیر میں تحقیق و تقلید کی متضاد باتیں کہی ہیں وہ بھی بیان کر دی گئیں ہیں۔ تکرار کی حاجت نہیں ـــ البتہ آپ نے اپنی کتاب....

"انکشاف حق کے صفحہ ۱۳ پر اپنے موقف کفِ لسان کی جو خاص بات کہی ہے اور وہی اصل بحث ہے اسی لئے اس پر تبصرہ ضروری ہے۔ علامہ کفِ لسان فرماتے ہیں۔

"لہٰذا فقیر کا موقف کفِ لسان دلائلِ شرعیہ و قواعد اصول علمیہ کی وجہ سے ہے، فقیر نے اپنے علم و تحقیق کی بنا پر خداوند عالم سبوح قدوس کے خوف سے اور روزِ جزا کے ڈر سے اپنے دین و ایمان کے تحفظ کے قصد سے اپنا موقف ٹھہرایا ہے۔"

ہماری عرض ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ پورا بیان کذب و فریب ہے آپ کی پوری کتاب "انکشافِ حق" ان دلائلِ شرعیہ اور قواعد و اصول علمیہ سے یکسر خالی ہے جو تکفیرِ دیوبند میں آپ کے موقف کفِ لسان کی تائید کرتی ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ نے بزعم خود عالم و محقق بن کر بے اصولی کا نام اصول ــ جہالت کا علم ــ اور حماقت کا تحقیق رکھ لیا ہے۔ کچھ تو ناظرین نے یہاں تک دیکھ ہی لیا ہے باقی ان شاء اللہ تعالیٰ ان مقامات پر ملاحظہ فرمائیں گے جہاں ملائے انکشاف نے اپنے علم و تحقیق وغیرہ کی جولانی دکھائی ہے۔

تکفیرِ دیوبندیہ سے کفِ لسان کے لئے آپ کا دلائل شرعیہ، قواعد و اصول علمیہ، علم و تحقیق کا اعتراف کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ دیوبندی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے کفِ لسان پر آپ کے کفر و ارتداد میں کوئی شبہ نہیں مگر آپ نے اپنا موقف جو کفِ لسان ٹھہرایا ہے اس میں بھی آپ کی جہالت نمایاں ہے۔ آپ کے اصول و قواعد علمیہ کی پابندی اور علم و تحقیق نے آپ کو یہ تمیز ہی نہیں کرائی کہ آپ کفِ لسان کر رہے ہیں۔ یا دیوبندی مرتدین کے موقف کفر و ارتداد کو صاف صاف اختیار کر رہے ہیں۔

اے ملائے انکشاف! آپ نے اپنی اسی کتاب میں خارجیوں اور معتزلیوں کی تکفیر سے کفِ لسان کا ذکر کیا ہے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان ائمۂ دین نے صرف کفِ

لسان ہی کیا ہے یا خود بھی خارجی معتزلی مذہب کو اختیار کر کے خارجی معتزلی بن گئے تھے، موقف تو آپ دیوبندی دین کے اختیار کرنے کا کر رہے ہیں اور نام رکھ رہے ہیں ــ "کفِ لسان"۔ یہاں یہ دھوکہ نہ کھائیے کہ آپ کا کفِ لسان یہاں خود کفر و ارتداد ہے، اور وہاں ائمہ دین کا کفِ لسان حفظ اسلام و ایمان ہے۔

ابھی آپ نہیں سمجھے ہیں تو آگے اپنے مباحث کے خاص مقام پر سمجھ لیجئے گا، ہاں اے علامہ کفِ لسان! یہ ضرور دھیان میں رکھئے آپ ہزار اپنے علم و تحقیق میں مگن رہیں مگر دنیا اصلاح کی خوبصورت اصطلاح میں آپ کی تحقیق و تفقہ کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی ذاتِ اقدس کو مجروح کرنے کا ارادہ کر کے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جو چال چلی ہے اسے انکشاف کے صفحہ ۱۶ پر دیکھئے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"فاضل بریلوی فرشتے نہ تھے، نبی و رسول نہ تھے یقیناً بشر غیر معصوم تھے۔" صفحہ ۱۶

جی ہاں! تو کیا علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اور آپ کے دیوبندی بابائی، نجدی پیشوا نبی، رسول، فرشتے معصوم تھے جن سے گستاخیاں گالیاں، کفر و ارتداد اور ان کی جھوٹی اور غلط تاویلات کرنا، ان پر باتیں بنانا، الزام دھرنا سینہ زوری کرنا سرزد نہیں ہو سکتا۔ دیوبندیوں سے جرم اٹھانے کی آپ نے یہ کون سی دلیل پیش کی۔

الحمد للہ کوئی سنی صحیح العقیدہ مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو نہ نبی سمجھتا ہے نہ رسول نہ فرشتہ اور نہ معصوم مانتا ہے لیکن اس پر یقین رکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ علوم دینیہ و متعلقہ فنون کے عظیم و ممتاز ماہر تھے انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعظیم و توقیر کرنے والے سید الانبیاء رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا ادنیٰ غلام سمجھنے والے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے جو ہرگز انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھائی بننے اور ہمسری کا دعویٰ کرنے، اپنے جیسا بشر سمجھنے کی کبھی جرأت نہیں کی نہ ان تصورات کو برداشت فرمایا۔ بحمدہٖ تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے پورے آداب دینیہ کے ساتھ خداداد علوم وفنون کے جو دریا بہائے ہیں جو تحقیق وتدقیق کی ہے، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کرکے دکھایا ہے۔ اور مکھن سے بال کو نکال پھینکا، امت کی عظیم وممتاز دینی رہنمائی فرمائی۔ مسلمانوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گرنے سے بچا لیا۔ دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی سے حفاظت کے سامان مہیا کر دیئے وہ معاصرین کو نصیب نہ ہو سکے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اور ان کے ہم پیشہ معاندین جل بھن کر اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہے ہیں۔

آگے ص۱۷ پر علامہ کف لسان بقلم خود محقق ومدقق اور اکبر علماء مولوی خلیل احمد بدایونی رقمطراز ہیں۔

"اس پُر فتن دور میں کافر کہنے کا شوق اس قدر بڑھ چکا ہے کہ نااہل اور ناواقف لوگ بھی اس کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی ابھی چند روز کا واقعہ ہے مولوی شاہد رضا پیلی بھیت نے فقیر کے پاس ایک تحریر بھیجی تھی جس میں انہوں نے فقیر کی بابت یہ کہا تھا کہ آپ محالِ شرعی کو زیرِ قدرت باری تعالیٰ مانتے ہیں لہٰذا آپ کی تکفیر کے لئے یہی کافی ہے۔ گو دنیا میں علم کی کمی اور جہالت کی کثرت ہو گئی ہے مگر بفضلہ تعالیٰ اہلِ علم وفضل ابھی زندہ اور موجود ہیں۔ ان بقلم خود علامہ نے اپنے جہل وبے علمی کا ثبوت دیا ہے اور علم اور اہلِ علم پر ظلم کیا ہے ابھی تو بیچارہ عبارات اہلِ علم کے صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے۔

بقول شخصے کہ آ مری ملک کے پیر شدی اس پر ہمت یہ ہے کہ اکابر علماء پر فتوے کفر لگانے کا شوق فقیر نے ایسی لغویات کی طرف توجہ کرنا بیکار سمجھ کر ترک کیا کہ اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما، فرمانِ رب کریم ہے اور اعرض عن الجاھلین بھی فرمایا گیا ہے۔ ان دونوں آیاتِ شریفہ سے ہمیں سبق ملا ہے کہ جاہلوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ فقیر نے اس پر عمل کیا۔" (انکشاف حق ص۱۷)

ان عبارتوں میں علامہ انکشاف نے خود اپنی جو تعریف کی ہے اور حضرت مولانا شاہد رضا خانصاحب پر جو کیچڑ اچھالا ہے پہلے اسی پر سرسری نظر ڈال لیجئے۔

علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب خود اپنی ذات کے متعلق فرماتے ہیں۔

۱۔ (علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جیسے) اہلِ علم وفضل دنیا میں ابھی زندہ ہیں۔

۲۔ مولانا شاہد رضا خانصاحب نے جیسی علم اور اہلِ علم (علامہ کف لسان) پر ظلم کیا ہے۔

۳۔ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اکبر علماء ہیں۔

۴۔ چونکہ آپ جلالتِ علم وفضل اور دینی اکبریت کے منصب عالی پر فائز ہیں۔ اس لئے آپ نے مولانا شاہد رضا خانصاحب کی لغویات کی طرف توجہ کرنا ہی بیکار سمجھا اور جواب ترک فرما دیا۔

۵۔ چونکہ علامہ انکشاف قرآن حکیم کے پکے عامل ہیں اس لئے آپ نے دو آیات کریمہ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما اور اعرض عن الجاھلین پر پورا پورا عمل کرکے اپنے قول کے مطابق مولانا شاہد رضا خان صاحب جیسے جاہل کا جواب دینے سے اعراض ہی کیا۔

بدایوں میں علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے جھوٹ بولنے کے قصے تو سننے میں آئے تھے ہم نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی مگر آپ کی

یہ کتاب "انکشاف حق" تو جگہ جگہ یہ بتا رہی ہے کہ آپ عادی جھوٹے اور فریبی ہیں، یہیں دیکھئے کہ آپ نے مولانا شاہد رضا خاں صاحب کو کیا کیا کہہ کر بیان کیا کہ ان کی لغویات کا جواب دینا تو درکنار اس طرف توجہ کرنا بھی بیکار سمجھ کر ترک کر دیا پھر اس کو ملا انکشاف نے اس طرح مضبوط و موکد کر دیا کہ قرآن شریف کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے آپ نے جواب سے اعراض کرنے پر ہی عمل کیا۔

مگر آپ جیسے عادی کذب بیان و فریبی کہاں خاموش رہنے والے تھے رگ پھڑپھڑائی۔ آپ نے آخر اپنے ہی بیان کردہ قرآنی احکام سے منہ موڑ لیا اور سارے اعراض اور ترک کو دھتا بتا کر ان لغویات کا جواب دے ہی دیا اور اپنے ماتھے پر جھوٹ کا یہ کلنک برقرار رکھا کہ آپ نے قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ترک و اعراض پر عمل کر لیا ہے۔

یہ تو آپ ہی کے بیان کردہ آپ کے ذاتی اوصاف تھے حضرت مولینا شاہد رضا خانصاحب پیلی بھیت مدظلہ العالی پر آپ نے جو کیچڑ اچھالا ہے اسے بھی دیکھ لیجئے۔

ملا انکشاف فرماتے ہیں۔

ع۱ "نا اہل و ناواقف ہے ع۲ بقلم خود علامہ

ع۳ جاہل و بے علم ع۴ علم اور اہل علم پر قلم کرنے والا

ع۵ اہل علم کی عبارتوں کا ترجمہ کرنے پر قادر نہیں ع۶ بقول شخصے ہر طرح بے حیثیت ع۷ اس پر یہ ہمت کہ علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے اکیر علماء پر فتوے کفر لگانے کا شوق ع۸ لغویات والا"۔

اب آپ یہ دیکھئے کہ علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے جملوں اور الزامات میں کتنے جھوٹے اور فریبی ہیں اور یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ سے الزامات الٹے علامہ کف لسان پر کیسے وارد ہو رہے ہیں اور یہ بھی مشاہدہ

کر لیجئے گا کہ علامہ انکشاف کو ان کا علمی گھمنڈ اور تکبر۔۔۔ کس طرح لے ڈوبا ہے

سب سے پہلے علامہ کف لسان کی ان عبارات کو دیکھئے جو مولانا شاہد رضا خانصاحب کے جواب میں اصل مبحث ہیں ـــ آپ فرماتے ہیں۔

"اب ہم بتاتے ہیں کہ محال شرعی جو کہ محال بالغیر کی ایک صنف ہے ممکن بالذات ہوتا ہے۔ علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن بالذات زیر قدرت ... داخل ہے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی مرحوم اپنے رسالے "امتناع نظیر" میں فرماتے ہیں "افادالاستاذ پس حق آنست کہ او سبحانہ برہر ممکن ذاتی قادر ست" ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مولانا خیر آبادی نے کس قدر صاف طریقے سے فرمادیا ہے کہ یہی ہے کہ حق تعالیٰ جل وعلا ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔"

علامہ انکشاف کا دعویٰ اس طرح ہے۔

محال شرعی محال بالغیر کی ایک صنف ہے جو ممکن بالذات ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ممکن بالذات پر قادر ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ محال شرعی پر بھی قادر ہے۔ (معاذ اللہ)

اور دلیل میں آپ کہتے ہیں کہ :۔

حضرت علامہ خیر آبادی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔

اور دلیل کی تائید میں حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے اقوال پیش کئے ہیں۔

اب ہماری بحث کو تمہید کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی حیدر علی رامپوری اپنی منطق، فلسفہ، علم کلام کی مہارت کے گھمنڈ میں امکان نظیر ثابت کرنے چلے تھے اپنی دانست میں بہت بڑے اعتراضات اٹھائے تھے۔ نجدیہ وہابیہ کی پوری دکالت کی تھی، حضرت علامہ خیر آبادی نے "امتناع نظیر"

میں ان کی جہالت و حماقت کو عریاں کر کے رکھدیا، مولوی حیدر علی رامپوری نے اس جملہ پر بھی بحث کی تھی۔ حضرت علامہ خیرآبادی نے اس جملہ "حق آنست کہ او سبحانہ بر ہر ممکن ذاتی قادر ست" سے قبل متکلمین کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے آگے اس جملہ کی تشریح فرمائی ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب ان مضامین کو کیا خاک سمجھیں بس وہ تو نقال ہیں اور نقال کی جو حیثیت ہوتی ہے وہ معلوم، کچھ ہو لوگوں میں اتنا تو چرچا ہو جائے گا کہ علامہ انکشاف منطق و فلسفہ، علم کلام کے بہت بڑے ماہر ہیں اور اس عظیم قوتِ علمیہ کے سبب ہی انہوں نے کفِ لسان کا موقف اختیار کیا ہے

اے علامہ کفِ لسان آیئے اور اپنی جہالت و حماقت کا تماشہ دیکھئے، حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی اسی اپنی کتاب "امتناع نظیر" کے صـ۲۱ پر فرماتے ہیں۔

" واعتقاد ایں کہ ہر ممکن ذاتی گو مستلزم ممتنع ذاتی باشد تحتِ قدرتِ الٰہی داخل ست نیز بکفر و بے ایمانی می کشد، پہ قدرت وغیرہ صفاتِ کمالیہ حضرت باری جل شانہ نزد عامہ متکلمین و ہم نزدِ پیشوایانِ ایں سفیہ بے ایمان ممکنات ذاتی ہستند و عدم آنہا کہ ممکن ذاتی و ممتنع بالغیر ست نزدِ متکلمین تحتِ قدرتِ الٰہی داخل نیست و اعتقاد بدخول آں تحت قدرت کفر و الحاد ست۔"

علامہ خیرآبادی کی اس عبارت کا ترجمہ بھی دیکھ لیجئے۔

ترجمہ۔ " اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ ممتنع ذاتی کا مستلزم ہو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل ہے۔ کفر و بے ایمانی کی طرف لے جاتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت اور اس کے علاوہ باری تعالیٰ کی دوسری صفاتِ کمالیہ عام متکلمین کے نزدیک اور اس بے وقوف بے ایمان (مولوی حیدر علی رامپوری) کے (وہابی) پیشواؤں کے نزدیک بھی ممکنات ذاتی ہیں اور ان

صفاتِ کمالیہ کا معدوم ہونا جو کہ ممکن ذاتی اور ممتنع بالغیر ہے، متکلمین کے نزدیک قدرتِ الٰہیہ کے تحت داخل ہی نہیں ہے اور ان کا قدرتِ الٰہی کے تحت داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر اور الحاد (بے دینی) ہے۔" (ترجمہ عبارت امتناع نظیر صـ۲۱)

اے علامہ کفِ لسان بجنوری! کچھ آپ کو اپنی جہالت بلکہ کفر و الحاد پر یقین آیا؟ یہ وہی علامہ..... خیرآبادی ہیں جن کے رسالہ " امتناع نظیر" سے آپ نے یہ جملہ نقل کیا تھا کہ ـــــ " اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔"

وہی علامہ اسی امتناع نظیر میں سبق پڑھا رہے ہیں کہ:۔

" یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر ممکن ذاتی اگرچہ ممتنع ذاتی کا مستلزم ہو زیرِ قدرت داخل ہے، کفر و الحاد ہے۔"

اور یہی مولینا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلی بھیت کا ارشاد ہے۔

اے انکشافی ملاجی! کیا آپ یہ گمان رکھیں گے کہ حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی آپ جیسے بدھو تھے جو ایک جگہ کچھ کہتے تھے اور دوسری جگہ کچھ اور وہ خود اپنے ہی اقوال و مسلمات کو نہیں سمجھتے تھے؟ انشاء اللہ تعالیٰ قدرے تفصیل سے ہم عنقریب گفتگو کریں گے۔ پہلے ہم حضرت علامہ خیرآبادی کے مندرجہ بالا قول کی تائید میں ایک دو مستند قول اور نقل کر دیں۔

شرح عقائد نسفی صـ۳۲ پر فرمایا۔

والحاصل ان الممکن لا یلزم من فرض وقوعہ محال بالنظر الیٰ ذاتہ واما بالنظر الیٰ امر زائد علیٰ نفسہ فلا نسلم انہ لا یلزم المحال۔

یعنی ممکن کے وقوع کو فرض کرنے سے اس کی ذات کے اعتبار سے محال لازم نہیں آئیگا۔ لیکن نفس ممکن پر امر زائد کے اعتبار سے ہم نہیں تسلیم کر سکتے کہ محال لازم نہ آئے۔

امام رازی تفسیر کبیر جلد ۲ صـ۳۲۱ پر زیر آیت کریمہ ان اللہ لا یظلم

مثقال ذرۃ فرماتے ہیں والذی یدل علیٰ ان الظلم محال من اللّٰہ ان الظلم مستلزم للجہل والحاجۃ عندکم وھما محالان علی اللّٰہ و مستلزم المحال محال والمحال غیر مقدور۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ظلم محال ہونے پر جو بات دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ "ظلم" جہل اور حاجت کا مستلزم ہے۔ تمہارے نزدیک جہل اور حاجت اللہ تعالیٰ پر محال ہیں اور محال کا مستلزم بھی محال ہوتا ہے اور محال غیر مقدور ہے۔ (یعنی تحت قدرت الٰہی داخل نہیں)

ہم چاہتے ہیں کہ ان علمائے دین کی عبارتوں کو اصل مسئلہ کے ساتھ منطبق کرکے مفہوم کو صاف کردیں اور یہ بھی دکھادیں کہ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے کہاں کہاں ٹھوکریں کھائی ہیں اور کس طرح عوام کو کافر و ملحد بنانے کی کوشش کی ہے۔

مولانا مشاہد رضا خاں صاحب کا یہ قول آپ نے نقل کیا ہے کہ:۔

"محالِ شرعی کو آپ زیرِ قدرت باری تعالیٰ مانتے ہیں جو آپ کے کفر کیلئے کافی ہے۔"

مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس کا رد یوں کیا کہ:۔

"محال شرعی محال بالغیر ہے (یہ ہمیں بھی تسلیم ہے) اور محال بالغیر ممکن بالذات ہی تو ہے جس پر اللہ تعالیٰ قادر ہے (اور یہی ہمیں تسلیم نہیں اسلئے یہ اسلامی تعلیمات اور ائمہ دین کے ارشادات کے خلاف ہے۔"

ہمارے ائمہ فرماتے ہیں کہ ایک امر ممکن بالذات تھا اب وہ کسی امر زائد کی وجہ سے محال ہوگیا مثلاً شرعی حکم جیسے پیغمبر نے اس ممکن کو محال بنادیا یعنی ایک امر کے وقوع میں ہزار ممکن ہو مگر حکم شرع جب اس کے وقوع کو محال بنادے تو وہ قدرتِ الٰہی کے تحت آنے کی صلاحیت کو ختم کردے گا۔ اب صرف ممکن بالذات پر نظر رکھنا اور اس کے ممتنع بالغیر ہونے سے آنکھیں چرا کر تحتِ قدرتِ الٰہی داخل کرنا کفر و الحاد ہوگا۔ علامہ خیرآبادی کے الفاظ کو دیکھئے۔

"وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی ممتنع بالغیر ست نزد متکلمین تحت قدرت الٰہی

داخل نیست واعتقاد بدخولِ آں تحت قدرت کفر و الحاد ست۔"

یعنی صفاتِ کمالیہ جو ممکناتِ ذاتی ہیں ان کا عدم ممکنِ ذاتی اور ممتنع بالغیر ہے۔ متکلمین کے نزدیک قدرتِ الٰہی کے تحت داخل نہیں اور تحتِ قدرتِ الٰہی داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر و الحاد ہے۔ دیکھ لیجئے کہ ممکنِ ذاتی کے ساتھ ممتنع بالغیر کا لفظ موجود ہے اور اسی کو متکلمین تحت قدرت ماننا کفر و الحاد بتا رہے ہیں اور اسی کو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے یوں بیان کیا ہے۔

"محال بالغیر ممکن بالذات ہوتا ہے علماء محققین کا ارشاد ہے کہ ہر ممکن بالذات زیر قدرت داخل ہے۔"

اور دلیل میں علامہ خیرآبادی کا یہ جملہ نقل کیا ہے۔

"پس حق آنست کہ او سبحانہ بر ہر ممکن ذاتی قادر ست۔"

یعنی پس حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن ذاتی پر قادر ہے۔

یہ بدھو علامہ کجِ لسان یہ سمجھ ہی نہیں سکے۔ ہر ممکن ذاتی جب تک وہ ممکن ذاتی ہے اور ممتنع بالغیر نہیں ہے ایسے ہر ممکن ذاتی پر اللہ تعالیٰ کا قادر ہونا محققین نے مانا ہے مگر وہ ممکن ذاتی ممتنع بالغیر بھی ہے تو اب اس پر خالص ممکن ذاتی کا حکم لگا کر تحتِ قدرت داخل نہیں کرسکتے۔ عام متکلمین کے نزدیک یہ کفر و الحاد ہے۔

چونکہ اکبر علماء علامہ کجِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے علامہ خیرآبادی اور علماء محققین پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ بہتان باندھ کر عوام کو کفر و الحاد کی طرف گھسیٹنے کی کوشش کی اور اس کے لئے اذعانی الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے ہم اس پر یہاں حسب وعدہ تفصیلی گفتگو کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی اپنے والد ماجد و استاذ علامہ فضلِ امام کے مسلک پر صفاتِ الٰہیہ اور ان کے سلب میں محال بالغیر کے قائل ہی نہیں ہیں جو ان کے اس قول سے کہ "اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے" یہ لازم آئے کہ محال

بالغیر تحتِ قدرت داخل ہے" ان کے منقولہ قول سے مولوی خلیل احمد صاحب کا ان کے مسلک کے خلاف استدلال اور اس کی ان کی طرف نسبت ہی سرے سے باطل ہے۔

علامہ فضلِ امام کے مسلک کو پیش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کے مسئلہ میں اختلاف بیان کر دیا جائے۔ تاکہ نفس مسئلہ کو ان کے مسلک پر اور تمام مذہبوں پر سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

اسی امتناع نظیر ص۳ پر علامہ فضل حق خیر آبادی فرماتے ہیں۔

"اکنوں باید دانست کہ در مسئلہ صفاتِ کمالیہ حضرت واجب الوجود سبحانہٗ اختلاف ست، معتزلہ وفلاسفہ حضرات صوفیاء کرام و محققین متکلمین صفاتِ کمالیہ را عین ذات می دانند و عامہ متکلمین صفاتِ کمالیہ را غیر ذات حق اعتقاد می کنند و عامہ اشاعرہ می گویند کہ صفات او سبحانہ نہ عین او یند نہ غیر او یند۔"

مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کی تفصیل یوں ہے

۱۔ معتزلہ، فلاسفہ اور حضرات صوفیاء کرام اور محققین متکلمین صفاتِ کمالیہ کو عین ذات سمجھتے ہیں۔

۲۔ عام متکلمین صفاتِ کمالیہ کے بارے میں غیر ذاتِ حق کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۳۔ اور عام اشاعرہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات نہ اس کی عین ہیں نہ اس کی غیر ہیں۔

ان تینوں مسلکوں میں پہلا مسلک حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام کا ہے چنانچہ اسی قول کے تحت کہ "اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے" علامہ فضلِ حق خیر آبادی مولوی حیدر علی رامپوری کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"استاذ مدعی قائل اند باین کہ صفاتِ کمالیہ عین او سبحانہ است"

(امتناع نظیر ص۹)

یعنی حضرت استاذ اس مذہب کے قائل ہیں کہ صفاتِ کمالیہ اللہ تعالیٰ کی عین ذات ہیں۔"

اسی صفحہ پر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں۔

"استاذ مدظلہ بزیادۃ صفاتِ کمالیہ بر ذات حق قائل نیست و نہ بامکان ومقدوریت آنہا قائل ست تا آنچہ ایں قائل در شق امکان ومقدوریت صفاتِ کمالیہ وارد کردہ ست وارد شود۔" (امتناع نظیر ص۹)

یعنی استاذ محترم مدظلہ ذات حق پر صفاتِ الٰہیہ کی زیادتی کے قائل ہی نہیں ہیں نہ ان صفاتِ کمالیہ کے امکان ومقدوریت کے قائل ہیں تاکہ جیسا کہ اس قائل (مولوی حیدر علی رامپوری) نے صفاتِ کمالیہ کو امکان ومقدوریت کی شق میں داخل کیا ہے وارد ہو سکے۔

کیوں علامہ کیفِ لسان! کھلی کچھ آنکھیں، کچھ آپ کو پتہ چلا کہ آپ کتنی جہالتوں کے مرتکب ہیں حضرت علامہ خیر آبادی کے مسلک میں تمام استحالات عقلیہ وشرعیہ محال بالذات ہیں۔ ان کے مذہب پر بالغیر کا صفاتِ الٰہیہ میں سرے سے گزر ہی نہیں جو علامہ کیفِ لسان بجنوری محال شرعی کو بالغیر کی صنف بتا کر ممکن بالذات میں گھسیٹ لیں اور تحت قدرت الٰہی بتا کر ڈھٹائی سے علامہ خیر آبادی اور محققین کی طرف نسبت کر کے سند یافتہ بن جائیں۔

مذہب ثانی: دوسرے مذہب والے عام متکلمین صفاتِ کمالیہ کو ذات حق پر زائد وغیر اور ممکن بالذات کہتے ہیں — مگر دوسرے مذہب والے متکلمین ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الٰہی ہونے کا صاف انکار فرماتے ہیں اور کفر والحاد مانتے ہیں۔ ہم نے امتناع نظیر سے جو عبارت نقل کی ہے وہ اسی مذہب پر حضرت علامہ خیر آبادی نے اس عبارت میں ممکن بالذات کو زیر قدرت الٰہی بتانے والوں کا نہ صرف رد کیا ہے بلکہ انہیں کفر دبے دینی تک پہنچا دیا ہے ——— عبارت کا وہ حصہ پھر دیکھ لیں۔

"وعدم آنہا کہ ممکن ذاتی و ممتنع بالغیر ست نزد متکلمین تحت قدرتِ الٰہی
داخل نیست واعتقاد بدخول آں تحت قدرت کفر والحاد ست ۔"

اسی مذہب کے حکم سے متعلق ہم شرح عقائد نسفی و تفسیر کبیر سے عبارتیں پیش کر چکے ہیں اور یہی مسلک حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کا ہے۔

یہ تو آپ اوپر لاحظہ فرما چکے کہ ماہر کذب و بہتان حاذق کجِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی پر کتنا بڑا جھوٹ بولا کہ ممکن بالذات محال بالغیر کے زیرِ قدرت الٰہی ماننے کا الزام علامہ خیرآبادی کے سر دھر دیا۔ حالانکہ علامہ خیرآبادی اس عقیدہ کو کفر والحاد فرماتے ہیں۔

اسی کذب و بہتان سے مولوی خلیل احمد نے حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت موصوف کی عبارت نقل کرکے ترجمانی و مفہوم بیانی میں حضرت علامہ نابلسی پر بھی اتہام رکھ دیا کہ وہ بھی ممکن بالذات ممتنع بالغیر کو تحت قدرت الٰہی مانتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے علامہ نابلسی کی جو عبارت اپنی کتاب انکشافِ حق" صفحہ ۱۸ پر نقل کی ہے وہ یہ ہے۔ " قال المحققون المراد بالممکن مالا یجب وجودہ ولا عدمہ لذاتہ فدخل مالا یتصور من الممکنات لا لذاتہ بل لغیرہ کمن تعلق علمہ تعالیٰ بعدم وقوعہ کایمان ابی جھل ۔"

حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ ممکن بالذات سے مراد جس کا وجود و عدم واجب نہ ہو۔

۲۔ ممکن بالذات میں ممتنع بالغیر بھی داخل ہو جائے گا۔

۳۔ پھر اس کو اس طرح سمجھایا کہ وہ ممکن بالذات اگرچہ وجود میں آ تو سکتا تھا مگر علم الٰہی میں اس کا وجود میں نہ آنا تھا اس لئے وہ ممکن بالذات محال بالغیر بھی

کہلائے گا۔

۴۔ اس کو مثال سے سمجھایا جیسے ابوجہل کا ایمان کہ اس کا ایمان لانا ممکن بالذات تھا مگر علم الٰہی میں جب یہ تھا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اب اس کا ایمان لانا محال بالغیر ہے یہاں تک بات بالکل صحیح ہے۔

مگر مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس عبارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اپنی طرف سے یہ جملہ بڑھا دیا کہ " زیر قدرت باری تعالیٰ داخل ہے " اور یہ قطعاً جھوٹ اور بہتان ہے۔ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کی عبارت میں سرے سے یہ جملہ ہی موجود نہیں ہے اور نہ مولوی خلیل احمد بدایونی کہیں یہ دکھا سکتے ہیں کہ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی کا یہ مسلک ہے یا انہوں نے کہیں یہ تحریر کیا ہے۔

یہ علامہ کجِ لسان جیسے خود کفر وارتداد کی حمایت واشاعت میں سرگرم ہے ائمہ دین پر بھی بہتان باندھ رہا ہے کہ وہ بھی کفر والحاد کی تعلیم دے رہے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ پر بھی یہ جھوٹا الزام رکھا ہے کہ وہ بھی ممکن بالذات محال بالغیر کے زیر قدرت الٰہی داخل ہونے کے قائل تھے۔ دیکھئے انکشاف صفحہ ۱۹ پر آپ کے کذب و بہتان کو ہم اعلیٰحضرت قدس سرہ کے مسلک کو ان کی کتاب سبحان السبوح سے ہی بیان کرتے ہیں اور ایسی عبارت نقل کرتے ہیں جس سے مولوی خلیل احمد صاحب کے علم و فضل یا حماقت و جہالت کو دیکھ لیا جائے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:۔

" ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم اور باوجود اس کے خود ممکن بالذات ہوتا ہے۔" (سبحان السبوح فتاوی رضویہ ج ۶ صفحہ ۲۶۹)

اس سے قبل فرمایا۔

"اے ذی ہوش! ورود نص کے سبب خلافِ نص کو محال شرعی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا وقوع محال عقلی یعنی کذب الٰہی کو مستلزم، شرح عقائد میں ہے۔ لو وقع لزم کذب کلام اللہ تعالیٰ و ھو محال۔" (سبحان السبوح از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۶۹)

کیوں جناب، بحر علوم کذب و بہتان! کچھ آپ کو اپنے کذب و جہالت کا اندازہ ہوا، کچھ حیا بھی آئی کہ آپ کیا کیا بکواس کر گئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر تو آپ نے بہت ناپاک حملے کئے ہیں اور دوسروں کے حملوں کو سراہا ہے کچھ آپ کو تمیز ہوئی کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تو ائمہ دین اور علماء اہلسنت کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور ان کی اتباع کرتے ہوئے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنا چاہتے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ اپنے کذب و افتراء جاہلانہ گھمنڈ، احمقانہ علمی تکبر سے خود کفر و ارتداد میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کو بھی ارتداد و جہنم کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

آگے صفحہ ص ۱۰۹ پر علامہ کجِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب رقمطراز ہیں۔

"الغرض یہ گروہ مسلمانوں کو کافر کہنے کے مہلک مرض میں مبتلا ہے۔"

آپ کا جھوٹ تو آپ ہی کے عمل سے ظاہر ہوتا جا رہا ہے جو باقی ہے وہ بھی عریاں ہو جائے گا لیکن اتنی بات سن لیجئے کہ ان کے مہلک مرض کی آپ کو کیا فکر پڑ گئی ہے اور آپ کا عادتاً کذب و بہتان، جہالت و حماقت، غرور و تکبر کسی کے مرض کو کیا خاک سمجھنے دے گا۔ آپ اپنے مہلک مرض کو دیکھئے جو آپ کو کفر و ارتداد کے غار میں ڈھکیل کر تحت الثریٰ سے جہنم تک پہنچا دینا چاہتا ہے۔

آگے اسی صفحہ پر علامہ کجِ لسان رطب اللسان ہیں۔

"الحاصل غور کرنے سے ثابت ہوا کہ در حقیقت نہ علماء دیوبند سے کوئی اصولی اختلاف ہے بلکہ ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ یا

اصولِ شرعیہ میں سے کسی اصل کا انکار ثابت نہیں ہوتا۔" (انکشاف ص ۱۱۰)

جی ہاں علامہ کجِ لسان! اب آپ کو کیا اختلاف نظر آئے گا کیا کوئی دیوبندی وہابی اپنے دیوبندی آقاؤں سے اختلاف کرے گا۔ پھر آپ جیسا دیوبندیت و وہابیت کا پکا وفادار سپوت دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو عین ایمان بتا کر جہنم کی طرف گھسیٹنے والا یہ کہے گا کہ ضروریاتِ دین و اصول دین میں اختلاف ہے۔

اے جامعِ کفر و ایمان علامہ کجِ لسان! بریلی اور دیوبند کے درمیان نور و ظلمت دن و رات ایمان و کفر، جنت و جہنم کا اختلاف ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی نقیض ہیں جن کا اجتماع محال بالذات ہے۔

رہا آپ کا گریہ مسکین بنکر بھولے پن سے فروعات کے اختلاف کا ذکر کرنا تو ان باتوں سے لوگ آپ کے جھانسے میں آنے والے نہیں ہیں ان ہی فروعات کی آڑ میں آپ نے بہت دھوکے دیئے ہیں اور کافر و مرتد بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی نے ص ۳۰ سے ص ۴۵ تک اپنے مقالوں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ جس پر یہاں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ص ۴۵ پر آپ نے نوٹ کی جو بھرتی کی ہے اس پر تبصرہ ضروری ہے۔ علامہ کجِ لسان لکھتے ہیں۔

"جب کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ تکفیرِ مسلم کا مسئلہ تقلیدی نہیں اور اس مسئلہ میں ائمہ اہلسنت کا اتباع کیا جائے گا۔" (انکشاف ص ۴۵)

علامہ انکشاف نے یہاں تک ثابت تو کچھ نہیں کیا مگر عادت کے مطابق بے سری ضرور گا گئے کہ ہم ثابت کر چکے، آپ کے نزدیک ثابت نہ کرنا ہی ثابت کرنا ہے۔ اور جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حقیقتاً وہ باطل اور ثابت نہ کرنا ہے۔ پھر جب تکفیرِ مسلم کا مسئلہ آپ کے نزدیک سرے سے تقلیدی ہی نہ رہا تو اسی مسئلہ میں ائمہ دین کی تقلید کا دعویٰ ہی جھوٹ اور بناوٹی ٹھہرا۔ ص ۴۵ پر مولوی خلیل احمد صاحب کی ایک اور بیہودگی کی حرکت دیکھئے جس میں انہوں نے دیوبندیوں، وہابیوں کی کھلی حمایت اور ان سے

کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ہر تاویل کی آڑ میں ارتکاب کفر اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی کھلی چھوٹ دیدی ہے آپ نے ہیں۔

"تکفیر کے معاملہ میں ہمارے ائمہ کرام نے پھونک پھونک کر قدم رکھا ہے اور ہمیں بھی احتیاط کا حکم دیا ہے جس کا کلام ہو اس صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔" (انکشاف حق ص۲۰) معاذ اللہ تعالیٰ۔

اب ہزار کوئی بدتر سے بدتر کفر وارتداد کرے انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لوگ بدترین توہین کرتے جائیں۔ اپنے قول کو برقرار رکھیں جھوٹی تاویلیں چلائیں۔ ملا انکشاف بجنوری ان کی پیٹھ تھپک رہے ہیں کہ بیٹا شاباش جو کچھ حرکت کی تھی یہ بہت اچھا کیا کہ تو نے تاویل کر لی۔ بس کفریات بک، توہین کر اور تاویل کرتا چلا جا سیدھے جہنم پہنچ جا جو مولوی خلیل احمد کی محبوب جنت ہے۔ اس لئے کہ صاحب کلام کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے اور پھر کوئی کفر، کفر نہیں رہتا اور نہ توہین توہین رہتی ہے واہ رے خرانٹ وہابی!

یہ قول غلط نہیں معلوم ہوتا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ آپ مولوی خلیل احمد بدایونی کی پوری کتاب دیکھ لیجئے تاویل ہی تاویل نظر آئے گی توبہ و تجدید ایمان کی ہوا بھی نہیں لگے گی صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود آپ کی تقدیر میں توبہ نہیں نہ آپ کو یہ نصیب ہوا کہ توبہ و تجدید ایمان کی تعلیم دیں۔

معلوم ہوتا ہے بسط البنان کی طرح قادیانیوں کی تاویلات کا آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے ورنہ ان کی ہر تاویل کو قبول فرما کر آپ کف لسان ہی نہیں بلکہ قادیانی دین اختیار کر لیتے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کو ان کی قسمت پر چھوڑ کر ہم ان کی لائن پر ہی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اے علامہ کف لسان! شاید آپ کی سمجھ میں یوں آجائے کہ:-

ایک بدتمیز بدلگام گلیر آپ کے اور آپ کے روبرو آپ کی اولاد، شاگردوں،

مریدوں کے سامنے برسرعام آپ کے باپ دادؤں کو فحش گالیاں دے توہین و تذلیل کرے تو آپ انتہائی متانت سے پوچھیں گے کہ بیٹا' باوا' دادا' میاں آپ یہ کیسی بات کہہ رہے ہیں اس پر وہ گلیر پھر وہی بدترین گالیاں سنائے' اسی تحقیر و تذلیل سے پیش آئے اور یہ بھی کہے کہ مولانا صاحب میں تو گنہگار ہوں گا آپ کیا جانیں اس کی تاویل ہے تو ضرور آپ اسے چھوڑ دیں گے آپ کے شاگرد' مریدین' اولاد برانگیختہ ہوں تو آپ منہ پر انگلی رکھ کر یہی کہیں گے۔ کف لسان۔ اے سپوتو! میں خود تاویل قبول کر کے خاموش ہو گیا ہوں۔ تم بھی اس کی ہر تاویل قبول کر کے اس کو گالیاں دینے دو' کف لسان کرو' بس میرے راستے پر چلو میری تقلید کرو۔

اگر اب بھی آپ کی فہم لطیف میں نہیں آیا ہے تو ایک ہلکی پھلکی مثال سن لیجئے۔

"ایک شخص آپ کے اور آپ کی اولاد' شاگرد' مریدین' متعلقین کے سامنے سر بازار کہتا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی نے بچے جاہل گدھے ہیں۔"

گرفت پر وہ شخص کہتا ہے ٹھہرو اس میں ہرگز توہین و تذلیل اور گالی نہیں ہے میری تاویل سنو قائل کی ہر تاویل قبول کی جاتی ہے۔ میری بھی تاویل قبول کرو۔ آخر بڑے بڑے شرفاء' ادباء' شعراء بلکہ علماء اسی انسان کو تو شیر' ہرن' بلبل' پروانہ کہتے ہیں۔ ان اقوال سے ان کہنے والوں کی مراد یہ تو نہیں ہوتی ہے کہ انسان کی شکل و صورت شیر' ہرن' بلبل' پروانہ کی طرح ہے نہ یہ ارادہ ہوتا ہے کہ انسان اور شیر' ہرن' بلبل پروانہ تمام اوصاف میں برابر ہیں۔ اسی طرح میرا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی شکل و صورت' آنکھ' ناک' کان' منہ' سر' ہاتھ' پاؤں گدھے جیسے ہیں یا آپ گدھے کی طرح کوئی دم رکھتے ہیں یا آپ گدھے کی طرح ڈھیچوں ڈھیچوں کرتے ہیں۔ یہ تمام اوصاف میں مولوی خلیل احمد صاحب گدھے کی طرح ہیں۔ عرف عام و خاص میں "گدھا" جاہل اور بے وقوف کو کہتے ہیں اور خود مولوی خلیل احمد صاحب اور ان

کے عقیدت مند و محب یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مولوی خلیل احمد صاحب تمام علوم ظاہرہ و باطنیہ کے عالم اور فنونِ مروجہ سے واقف ہیں۔ آپ کو علم و فنون کا لاکھواں حصہ نصیب ہوا ہو یہ بھی دعویٰ کرنا باطل ہے تو پھر مولوی خلیل احمد صاحب کا جاہل و بے وقوف ہونا اور اس اعتبار پر گدھا ہونا بھی صحیح و ثابت۔

کہئے علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب! آپ اور آپ کی سعادت مند فرمانبردار اولاد، مریدین و متوسلین، معتقدین، متعلقین، احباب آپ کی ہر تاویل کے فارمولے کو قبول کر کے آپ کا جاہل، بے وقوف گدھا ہونا برداشت کریں گے؟ اگر برداشت کرنے کو تیار ہیں تو انکشافِ حق کی طرح ایک کتابچہ یا اشتہار شائع کر کے اعلان کر دیجئے کہ:-

"مولوی خلیل احمد صاحب جاہل بے وقوف گدھے ہیں چونکہ اس قول میں تاویل جاری ہو سکتی ہے بلکہ تاویل کرنے والے نے جو بھی تاویل کی ہے اس کو ہر حال میں قبول کرنا اور قائل کو برا بھلا کہنے سے کفِ لسان کرنا ضروری ہے اس لئے مولوی خلیل احمد صاحب کے جاہل گدھا بیوقوف کہے جانے پر ہرگز ہرگز کوئی چراغ پا نہ ہو بلکہ قائل کی تعریف کر کے اس کو اپنا پیشوا مانے۔"

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا یہی مسلک ہے تو آپ کو، انکشافِ حق، لکھ کر اپنا غصہ اتارنے، گالیاں دینے، برا بھلا کہنے اور اپنے چراغ پا ہونے اور برداشت نہ کرنے کا اظہار کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ نے اپنے خصموں کی تاویلوں کو اپنے ہی دیوبندی مذہب پر کیسے فراموش کر دیا۔ اگر اہلسنت نے آپ کو کافر و مرتد کہا تھا تو دیوبندی مذہب پر تاویل کے ساتھ ہی تو کہا تھا یہاں جب آپ کی ذات کا معاملہ ہوا تو کیسے آپ نے تاویل کو نظر انداز کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ خود علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد اور ان کے ساتھی مولوی خلیل احمد صاحب کی توہین و تذلیل

کو برداشت نہیں کر سکتے نہ کسی تاویل کو سننے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

جب علامہ کفِ لسان نے عملاً اپنی شان میں توہین برداشت نہیں کیا اور نہ وہ اور ان کے متعلقین کی تذلیل و تحقیر برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں تو شرم آنی چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کرنے والوں کے خلاف تمہاری دینی حمیت کو کیوں موت آجاتی ہے، عزت و حرمتِ نبوت کے لئے تمہاری جسمانی و ایمانی حرارت کیسے سلب ہو جاتی ہے۔ تم کس سیاہ دلی کے ساتھ توہینِ رسالت کو برداشت کرتے ہو اور برداشت کرنے کی عام تعلیم دے رہے ہو کہ توہین و تحقیر کرنے والے کی ہر تاویل قبول کی جائے گی نتیجہ میں علامہ کفِ لسان لکھتے ہیں۔

"ایسی صورتوں میں علماء و اکابر دیوبند کی تکفیر کیسی ہو سکتی ہے۔"

ناظرین! دیکھ لیں کہ علامہ کف لسان نے جو احمقانہ و کافرانہ تمہید اٹھائی تھی اس کا اصل مقصد کیا تھا۔

جی ہاں! جب توہین و تحقیر کی نجاست و نحوست آپ کی اور آپ کے پیشوا دیوبندیوں وہابیوں کی طینت و سرشت مسلک و مذہب بلکہ دین بن چکی ہو اور آپ دیوبندی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ہر کفر کی تاویل کا بیڑا اٹھا رکھے ہوں تو ہزار بدترین نجاست آلود کفریات آپ لوگوں سے سرزد ہو جائیں کب آپ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ دے سکیں گے۔

اس کے بعد علامہ کف لسان ماہر کذب و بہتان نے پھر جھوٹ کا سلسلہ باندھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"جبکہ ان کی عبارتوں میں وہ مفروضہ مطلب ہی نہیں نہ ان کو قبول نہ اور علماء عصر کو قبول حسام الحرمین اور اس کے مصدقین علماء حرمین شریفین کی تصدیقات کا حال بھی بیان ہو چکا ہے۔" (انکشاف ص۳۵)

یہ آپ کی بولی کس پر لانے خرافات دیوبندی کی بولی ہے۔ یاد رکھیے کہ دیوبندیوں کے

کفریہ عبارتیں خود اپنے صریح و ناقابلِ تاویل کفری معنی کو اس طرح بیان کر رہی ہیں کہ ان میں کسی فرض و اندازہ کی کسی طرف سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے 'مفروضہ' کہنا سراسر جھوٹ اور دیوبندی مرتدین کا پُر فریب شیوہ ہے، بھلا دیوبندی مرتدین اپنے تو ہین شنیع نبوت و رسالت کے کفری جرم کو قبول کریں گے۔ رہا مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ کہنا کہ علماءِ عصر کو بھی ان کفریہ عبارتوں کا وہ مفروضہ مطلب قبول نہیں جس کو حسام الحرمین نے بیان کیا ہے تو یہ بھی آپ کا بہت ہی بڑا جھوٹ اور علماءِ عصر پر بہتان ہے جس کو بار بار ملا انکشاف نے دوہرایا ہے، اپنے جیسے ادھاف والے ملاؤں کو چھوڑ کر مولوی خلیل احمد صاحب مرتے دم تک یہ نہیں دکھا سکے کہ قابلِ اعتماد علماء ہم عصر نے حسام الحرمین کے مطالب پر دلائل کے ساتھ بحث کر کے دیوبندی کفریہ عبارتوں کے کفری معنے کو مفروضہ قرار دے کر حکم کفر و ارتداد سے انکار کیا ہو، رہا آپ کا یہ کہنا کہ حسام الحرمین کی تصدیقات کا قطعاً کوئی حال بیان نہیں کیا ہے اور آگے بہت دور جا کر آپ نے تصدیقات کا ذکر کیا ہے وہیں ان کے جھوٹ فریب اور مکاری کو ملاحظہ فرما لیجئے گا۔

اس کے بعد علامہ انکشاف اسی سے متصل صہ۲۵ پر لکھتے ہیں۔

"ہمارے ائمہ کرام نے صریح اقوال میں بھی تاویل فرما کر اقوال کو صحیح محل پر اتارا اور حکم کفر نہیں دیا۔"

اے ملا انکشاف! آپ کچھ اپنے کہے ہوئے کو بھی سمجھتے ہیں یا نہیں، ملا جی! جب صحیح تاویل ہو سکے اور صحیح محل ہو تب تو اتاریں اگر تاویل ہی سرے سے ممکن نہ ہو محل ہی صحیح نہ ہو تو آپ نے کیا ائمہ دین کو بھی اپنا جیسا سمجھ رکھا ہے کہ وہ غلط تاویل کر کے غلط محل پر اتارا کرتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ نے کہا کچھ اور ہے اور مطلب اس کے خلاف یہ نکالنا چاہا کہ صریح ناقابلِ تاویل اقوال کفریہ دیوبندیہ میں غلط تاویل کر کے غلط محل پر اتارا جائے اور اس کا جھوٹا الزام آپ ائمہ دین کے سر رکھنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

العیاذ باللہ تعالیٰ ـــــ اے ملا انکشاف! آپ یہ کتنی بڑی کذب بیانی، بہتان طرازی مکاری، فریب دہی میں ملوث ہیں۔

اے لسان الدیوبندیہ مولوی خلیل احمد صاحب! ذرا مثال دیکر تو بتایئے کہ ائمہ دین نے فلاں فلاں قول کی یہ یہ تاویل کی ہے۔ اس صحیح محل پر اتارا ہے اور کفر کا حکم نہیں دیا ہے۔ پھر ان اقوال میں اور دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں مطابقت پیدا کر کے دکھایئے۔ اگر واقعی آپ دنیا و آخرت کا سچا خوف رکھتے ہیں، حق کو اختیار کرنا چاہتے ہیں تو صاف کھل جائے گا کہ آپ کفر و ارتداد کی کن وادیوں میں جا دھنسے ہیں۔ صہ۲۶ پر مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ انکشاف فرمایا کہ:۔

"خوف و خشیتِ الٰہی، حشر و نشر کی جانگدازی، حساب و کتاب کا تخیل، موت، اور قبر کی ہولناکیاں، عذابِ جہنم کے دل شگاف واقعات مولوی خلیل احمد کو کھائے جا رہے ہیں۔"

عرض ہے کہ بے شک موت، قبر و حشر و نشر، حساب و کتاب کی ہولناکیوں، سختیوں اور عذابِ جہنم کی ابدیت سے مولوی خلیل احمد بدایونی جیسے لوگ بچ نہیں سکتے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کی ہے یا ان تحقیر و توہین کرنے والوں کی حمایت کی ہے، ائمہ دین و بزرگانِ ملت پر جھوٹا الزام رکھا ہو اور جھوٹ بول بول کر انتہاری مکاری اور فریب سے اپنے جھوٹے خوف و خشیت کا اظہار کر رہے ہوں۔" صہ۲۶ پر ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کو کافر کہکر اپنے دین و ایمان کو خطرے میں نہ ڈالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے علماء راسخین تم کو یہی راہ بتا رہے ہیں۔" (انکشاف صہ۲۶)

اے انکشافی ناصح صاحب! کافر کہنے پر آپ کیوں گھٹے جا رہے ہیں۔ آپ نے خود ہی تو راستہ بتا دیا ہے ـــــ کہ تاویل آئی اور معصیت تو کیا کفر بھی غائب۔

اہلسنت نے جن دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا حکم بتایا آپ کے وہی دیوبندی پیشوا بھی تاویل ہی کی بنیاد پر ان اہلسنت کو مومن و مسلم ہی مانتے ہیں۔ پھر آپ کے اور آپ کے پیشواؤں کے دھرم پر دین و ایمان کا خطرہ ہی کہاں باقی رہا جو آپ دین و ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ آپ خود ہی یہ فرما چکے ہیں کہ تاویل کی اور کفو تاب الحمد للہ!

اہلسنت اسلام کی یہی تعلیم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز کافر نہیں کہا جائے گا اور جنہوں نے کھلا ہوا ناقابلِ تاویل کفر کیا ان کو مومن و مسلمان کہنے کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علماء راسخین نے قطعاً حکم نہیں فرمایا۔ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر ہی کہنے کا حکم فرمایا ہے۔

علامہ کعبِ لسان اسی ص۲۶ پر نصیحت فرماتے ہیں۔

"فاضل بریلوی نے اگر اپنی تحقیق اور رائے سے کسی کو کافر لکھ دیا ہے تو سمجھ لو کہ ان کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں ہے وہ ایک آخر زمانہ کے علماء میں سے ہیں نہ وہ نبی تھے نہ رسول تھے نہ مجتہد کے شاگردوں کے برابر تھے ان کی تحقیق اور ان کی رائے کو ان کے لئے ہی چھوڑ دو اور مسلمانوں کو اس میں نہ پھانسو۔"

بحمدہ تعالیٰ کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو نبی اور رسول قطعاً نہیں سمجھتا اور نہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے یہ راستہ کھولا ہے نہ اسے برداشت فرمایا ہے۔ یہ حصہ تو آپ کے دیوبندی پیشوا اور قادیانیوں کی قسمت میں ہی لکھا تھا جس میں آپ بھی شریک ہیں۔ اسی طرح کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو ائمہ مجتہدین اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں مانتا مگر اے علامہ کعبِ لسان! یہ تو بتلایئے کہ کیا آپ نبی اور رسول، مجتہد، امام یا ان کے شاگردوں کے برابر ہیں جو امام بریلوی قدس سرہٗ کے مقابلہ میں تعلّی کے ساتھ نصیحت فرما رہے ہیں جب اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی رائے اور تحقیق حجت شرعیہ نہیں تو آپ جیسے اجہل بار و رنگارنگ ماہر کذب و بہتان، مختل العقل والحواس، سراپا خبط و جہالت کی رائے اور تحقیق کب حجت

شرعیہ بن سکتی ہے۔ یہ کون سا سبق آپ پڑھ پڑھا رہے ہیں۔

اب ذرا کان لگا کر سن لیجئے کہ بفضلہ تبارک و تعالیٰ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی ذات اقدس چودھویں صدی کے علماء میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد و استناد اور علمائے عوام تک سب کے لئے حجت شرعیہ رکھتی ہے۔ اہل سنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ خود کو اپنے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام سمجھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق میں سرشار تھے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں غلام امتی کی طرح مؤدب تھے۔ انہوں نے دیوبندیوں کی طرح ہمسری، و خودسری ہرگز نہیں کی نہ اسے برداشت کیا، امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں اور ائمہ متبوعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اطاعت و اتباع میں مسائل دینیہ و عقائد شرعیہ کے وہ جوہر ریزے بکھیرے ہیں کہ دنیائے علوم و فنون حیرت زدہ ہے۔

اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکموں کی اطاعت اور ائمہ دین کی اتباع ہی میں دیوبندی وہابی پیشواؤں پر کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے، اگر مولوی خلیل احمد بدایونی اور ان کے دیوبندی پیشوا وغیرہم منہم اور دوسرے بددین و گمراہ فرقے اپنے کفر و ضلالات اور بعض علماء اپنی کرگری اور مجہول و شان بنائے رکھنے کی غرض سے تسلیم نہ کریں تو ان کا تسلیم نہ کرنا اہلِ حق سنیوں پر ہرگز حجتِ شرعیہ نہیں اور مولوی خلیل احمد اور ان کے دیوبندی دھرم کے ساتھی غیظ و غضب میں بھڑکتے ہیں تو موتوا بغیظکم اپنے غیظ و غضب کی آگ میں جل کر مر جاؤ۔ اہلِ سنت تمہارے جال میں پھنسنے والے نہیں ہیں۔

یہاں تک علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی کتاب "انکشافِ حق" کا بیانِ مقصد و تعیینِ موقف اور خلاصہ پورا کیا ہے جس میں نوٹ کا ایک پیوند بھی لگا ہوا ہے، تمام صفحات پریشان خیالی، بے ربطی، فضول تکرارات بے جا طوالتوں، غیظ و غضب، حماقت و جہالت اور کذب و فریب سے بھرے ہوئے ہیں۔

علامہ کے بعد شاید کسی کا یہ خیال ہو کر مقالات متعین کرتے ہی آپ ہر مقالہ پر گفتگو شروع کر دیں گے۔ جی نہیں مقالات پر مباحث سے قبل ص۲ سے ص۶ تک ابھی اور طویل ترین تمہید کی منزلوں سے گزرنا ہے جس میں علامہ کف لسان طویل البیان کے پیچھے پیچھے چلے بغیر چارہ نہیں۔ ص۳ پر علامہ انکشاف فرماتے ہیں۔

"اس تحریر سے میرا مقصود صرف خدائے تعالیٰ کے بندوں کی اصلاح اور امرِ حق کو ظاہر کرنا ہے۔"

عرض ہے، خدا کرے آپ اصلاح اور امرِ حق کا مفہوم واقعی سمجھ لیں۔ اور آپ میں خود اپنی اصلاح کا شعور اور امرِ حق و امرِ باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے اس کے بغیر دوسروں کی اصلاح اور حق کا درس دینا۔ ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔ اسی ص۴ پر فرماتے ہیں۔

"فقیر کا مقصد اس تحریر سے نہ نفسانیت ہے۔۔۔۔۔الیٰ قولہ نہ کسی کی حمایت نہ کسی کی مخالفت۔"

عرض ہے کہ ایک پرانا خرانٹ وہابی دیوبندی لوگوں کو وہابی بنانے کی اپنی دیرینہ آرزو پوری کرنے کے لئے اپنی ہی نفسانیت کا کیسے اقرار کریگا۔ نفسانیت پر تو آپ کی پوری کتاب آپ ہی کی زبانی گواہ دے رہی ہے اسے آپ کیسے چھپائیں گے۔ رہا آپ کا یہاں یہ کہنا کہ "نہ کسی کی حمایت نہ کسی کی مخالفت مقصود ہے۔" تو یہ آپ کا سراسر جھوٹ ہے۔ آپ کی یہی کتاب "انکشاف حق" تو صاف شہادت دے رہی ہے کہ آپ اپنی نام نہاد عالمانہ و فاضلانہ قوتوں سے اپنے دیوبندی آقاؤں کی حمایت کر رہے ہیں اور اہلِ سنت کی مخالفت فرما رہے ہیں، کتاب کے مضامین بتا رہے ہیں کہ آپ نے یہ کتاب ہی حمایت و مخالفت کے لئے لکھی ہے اور جی کھول کر پیٹ بھر کر آپ نے اس کے لئے جھوٹ پر جھوٹ بولا ہے اور فریب پر فریب کھیلا ہے۔

آپ اسی ص۲ پر لکھتے ہیں۔

"الغرض یہ چند کلمات فقیر احقاقِ حق و ابطالِ باطل کیلئے عرض کر رہا ہے۔"

ملاجی! یہ تو آپ یہاں کہہ رہے ہیں مگر آپ کی پوری کتاب کی زبان تو صاف صاف بول رہی ہے کہ ابطالِ حق اور احقاقِ باطل کے لئے ہی یہ کتاب لکھ ماری ہے۔ آپ ص۳۸ پر حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یعنی حق کے ظاہر کرنے سے جو خاموشی اختیار کرے وہ گونگا شیطان ہے۔"

علامہ کفِ لسان بجنوری نے خود اپنے بارے میں خوب ترجمانی کی اور حدیث شریف کا حکم اپنے آپ پر اچھا چسپاں کیا۔ وہابیہ دیوبندیہ کی کھلی ہوئی بددینیوں اور کفریات سے منہ بند کر لینا کف لسان کرنا گونگا شیطان بن جانا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پھر یہ بتائیے جو خاموش نہ رہے اور آپ کی طرح حق کو مٹانے کے لئے اکاذیب و اباطیل کو اختیار کر کے زباں درازی کرے وہ کون ہے۔

یہ بھی علامہ کف لسان نے اپنے اور اپنے دیوبندی ہم مسلکوں کے بارے میں بالکل ٹھیک ہی کہا ہے کہ علم دین کی کمی جہالت کی کثرت سے بداعتقادی اور بدعملی ترقی پر ہے جس کا مشاہدہ سہارنپور دیوبند سے نجد تک کیا جا رہا ہے۔ اور ناظرین یہ بھی دیکھتے جا رہے ہیں کہ آپ کی یہی کتاب "انکشاف حق" بھی آپ دیوبندیوں میں علم دین کی کمی، جہالت کی کثرت، بداعتقادی، بدعملی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

علامہ انکشاف بجنوری بدایونی نے ص۳۸ سے ص۴۳ تک ایمان، ایمان والوں، ایمان کے دشمنوں، انسانی اور جناتی شیاطین، منافقین علماء سوء وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ علامہ کفِ لسان کا انداز پند و نصیحت ہے جس کو آپ صرف اس لئے اختیار کر رہے ہیں کہ دلائل تو کام نہیں آئیں گے۔ بگلا بھگت بن کر شکار کو پھانسو۔ اگرچہ یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں کہ جواب دیا جائے مگر جناب علامہ کف لسان کی طبیعت ہی کچھ ایسی ہے کہ مزاج پرسی کا حق ادا کرنا ہی پڑے گا۔

یہ واقعہ ہے کہ ایمان کی دولت سے وہابیوں، دیوبندیوں اور ان کے اکبر علماء نجو

مولوی خلیل احمد صاحب کو کیا سروکار اور ان کو یہ دولت نصیب ہی کہاں ہے' ایمان اور ایمان والوں سے انہیں کیا محبت' دیوبندیت و وہابیت کا الزام ٹالنے کے لئے ایمان' ایمان اور ایمان والوں کی یہ رٹ لگاتے بھی رہیں تو کفر و ارتداد کے ساتھ کب کار آمد' یہ حقیقت ہے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں اور علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد کو کفر و ارتداد و ہر فرد مرتد سے پیار' اور ایمان والوں سے سخت دشمنی ہے۔ خدا کے قدوس کے لئے جھوٹ' ظلم اور دوسرے نقائص کو روا رکھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں وغیرہ کی طرح بتانا شیطان لعین کے ساتھ ان دیوبندیہ کی ایسی خوش عقیدگی کہ اس کے علم کو معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ اقدس سے زیادہ بتانا اور ایک ساتھ ذکر کرنا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بلکہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو ختمِ نبوت میں فرق نہ آنے کا عقیدہ رکھنا علیہ اور ان جیسی بہت سی توہین اور بدعقیدگیوں اور جھوٹ' فریب' مکاری جیسی بدعملی کی طرف شیطانوں کی طرح بندگانِ خدا کو رغبت دلانا' انہیں اغوا کرنا' اللہ کے نور یعنی دین کو ان کفر و ارتداد اور بدعملی کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرنا ان دیوبندیوں کا خاص طور پر اکبر علماء کفِ لسان کا بہت ہی محبوب دین اور بہت ہی پیارا پیشہ ہے۔ ان عالم بننے والے مرتدوں کی کمیل شیطانوں کے ہاتھوں میں ہے جو انہیں جس بدعقیدگی اور بدعملی کی طرف چاہیں موڑ دیتے ہیں اور لوگوں کو نئے نئے رنگ اور انداز سے اغوا کرنے کے لئے ان مرتدین کو سرگرم کر رکھا ہے۔ منافقت میں تو ان مرتدین نے نفاق و منافقین کا ریکارڈ ہی توڑ کر رکھ دیا ہے۔ خاص طور پر مولوی خلیل احمد صاحب نے جو پارٹ ادا کیا ہے وہ اس مذہب کفر و ارتداد کے بڑے بڑے پرکھوں کے لئے قابلِ فخر ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ کیا ہے۔

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو۔"

ایسے ہی دوسری حدیث حاکم سے نقل کر کے ترجمہ کیا ہے۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی خرابی ہے برے علماء سے ایسے علماء سے جو قوم کے پیشوا کہلا کر قوم کو گمراہی کی طرف لیجاتے ہیں۔" (ازص۳۱ تا ص۳۲ انکشاف)

ان حدیثوں کا مفہوم بالکل سچ نکلا۔ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب اس حدیث کے صحیح صحیح اور پورے پورے مثال و مصداق ثابت ہوئے۔ دیوبندیوں وہابیوں نے پیدا ہو کر بددینی و منافقت کو تو خاص طور پر اپنایا ہی تھا (یاد کیجیے مولوی اشرف علی تھانوی کا کانپور کا واقعہ) اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد نے رہی سہی کسر پوری کر کے اسے بامِ عروج پر پہنچا دیا۔

آپ انتہائی منافقت و مکاری سے سنی ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ اہلسنت کو اپنی مصنوعی تشدد سے پورا فریب دیا۔ جب یہ گمان کیا کہ یہ سنی میرے بن گئے ہیں میرا جادو ان پر چل چکا ہے ان اہلسنت میں اکابر دیوبند کی تعریف و توصیف بھی شروع کر دی' جب کچھ زمانہ گذر گیا تو اس وہم پر کہ تیر نشانہ پر لگ چکا ہے۔ اب میں لوگوں کو آسانی سے دیوبندیت و وہابیت کی طرف کھینچ لوں گا۔ دیوبندیوں کی تکفیر سے کفِ لسان کا اعلان اس پُر فریب یقین دہانی کے ساتھ کر دیا کہ آپ کے علم و فن کا پُر شباب زمانہ گزر جانے اور ہوش و حواس کی عمر گذر جانے کے بعد اب بڑھاپے میں آپ کو دیوبندیوں کی حقانیت سمجھ میں آئی ہے۔ اور اب آپ کو یہ سوجھا ہے کہ ہندوستان کے ہمعصر علماء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ساتھ نہیں ہیں۔

شاید لوگوں کی نگاہوں سے ایسا پکا منافق نہیں گزرا ہوگا جو پوری پوری منافقت کے اختیار و اظہار کے بعد لوگوں کو نصیحت کر رہا ہو کہ منافقت اور منافقوں سے

ہوشیار ہو۔ علامہ کفِ لسان نے ص۳۲ پر خطیب بغدادی سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

"یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بدعات کا ظہور ہو اور میرے اصحاب کو برا بھلا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی ان فتنوں اور گمراہیوں کا حق اور سچ صاف صاف رد کر دے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض کو قبول کرے گا نہ نفل۔"

(انکشاف ص۳۲)

یہ حدیث بالکل صحیح موقعہ پر بیان کی گئی ہے — تیرہویں چودہویں صدی کے دوران وہابیوں دیوبندیوں جیسی نئی نئی جماعتوں نے دین میں جو فتنے اٹھائے، بد عقیدگیوں کی جو بدترین بدعات پیدا کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ ان نو پید فتنہ گروں نے توحید و رسالت کے اسلامی مفہومات تک کو بدل کر رکھ دیا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے بے حد کرم سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو پیدا فرما کر ان کے ذریعہ اپنے بندوں کی ہدایت فرمائی بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت اور علماء اہلسنت نے اپنے خداداد صلاحیتوں سے حق کو واضح فرما کر گستاخ بددین وہابیہ دیوبندیہ کو عریاں کر کے رکھ دیا، ان کے سر ایسے کچل دیئے کہ آج تک مولوی خلیل احمد صاحب سمیت ان کی ذریت تلملا رہی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے حسد و عداوت کی آگ میں جھلس رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت میں گرفتار ہیں۔

ملا انکشاف نے فتنوں کی جو زبردست تمہید اٹھائی تھی ص۳۳ پر کھل گئے ہیں کہ آپ کا مقصود کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اس وقت جہاں اور فتنے پھیلے ہوئے ہیں وہاں عوام میں یہ فتنہ بھی پھیلا ہوا ہے مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دینا۔"

اہلِ سنت نے علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب کو کافر و مرتد کیا کہہ دیا کہ فتنوں کی ساری وبائیں اور بلائیں ملا انکشاف کے سر پر ٹوٹ پڑیں، کیسی کیسی تدبیر والے علامہ انکشاف کو اپنے مسلک کفِ لسان و مذہب کفر و ارتداد کی حفاظت کے لئے مشقتیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، ٹھوکروں پر ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ قدم قدم پر چوٹوں اور زخموں سے واسطہ ہے۔

بڑے بڑے صفِ اوّل کے علماء عرب و عجم نے وہابیہ دیوبندیہ پر حکم کفر و ارتداد کے کاری زخم تو لگائے ہی تھے مگر ان چھوٹے چھوٹے سنی علماء و عوام کو دیکھئے دیوبندیوں وہابیوں کو کافر کہتے کہتے اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب کے پیچھے پڑ گئے۔ ان کو بھی کافر و مرتد کہہ دیا۔ ذرا اس کا لحاظ نہیں کیا کہ علامہ کفِ لسان نے برسوں ان کے درمیان گزارے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ یہی سنی احسان پر احسان کرتے تھے اور اب کفر و ارتداد کی بارشیں برسانا شروع کر دیں اور ملا انکشاف کو اپنے بچاؤ کے لئے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنانے کے فتنوں میں مبتلا کر دیا۔ بیچارے علامہ کفِ لسان پریشان ہیں کہ اپنے کفر و ارتداد کو اتارنے کے لئے کس کس کو کیسے کیسے کافر و مرتد بنائیں۔

مگر اے علامہ کفِ لسان! اس میں اہل سنت کا کوئی قصور نہیں۔ کفر و ارتداد کا بیان دینے میں تو آپ کو فتنہ نظر آتا ہے مگر آپ کی سمجھ میں یہ نہیں بیٹھتا کہ خود وہابیوں دیوبندیوں نے توہینِ الوہیت و توہینِ رسالت اور بد عقیدگیوں کے ذریعہ کتنے عظیم فتنے اٹھائے ہیں جن پر یہ حکم کفر دیا گیا ہے آپ رو رو کر تکفیر پر آنسو بہا رہے ہیں۔ دیوبندیوں کے دین و عقل کا ماتم کیوں نہیں کرتے۔ دنیا کفر و ارتداد کو بعد میں دیکھے گی کہ حکم صحیح لگا ہے یا نہیں۔؟ پہلے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جن باتوں پر حکم کفر دیا گیا وہ باتیں دین میں فتنہ تو نہیں ہیں اور اگر آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے تو آپ

کے دیوبندی پیشوا سب بہت بڑے فتنہ انگیز مشہور ہو گئے جنہوں نے قادیانیوں پر کفر و ارتداد کا حکم دیکر آپ کے مذہب پر فتنہ پھیلایا ہے۔ پھر ان دیوبندیوں کے آپ جیسے چھٹ بھیئے اور دیوبندی عوام بھی قادیانیوں کو کافر مان کر اور کہکر دنیا میں فتنہ پھیلانے والے کہلائیں گے۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے محبوب پیشوا دیوبندی اکابر اربعہ ۱؎ مولوی قاسم نانوتوی ۲؎ مولوی رشید احمد گنگوہی ۳؎ مولوی اشرف علی تھانوی ۴؎ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تکفیر پر تلملا رہے ہیں۔ مختلف طریقوں سے حسام الحرمین کے حکم کو معدوم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ پر کیچڑ اچھالنے میں سرگرم ہیں تاکہ اپنے دیوبندی مرتد پیشواؤں اور خود کو مسلمان ثابت کریں مگر کفر و ارتداد بھی ان لوگوں سے ایسا چپٹا ہوا ہے کہ کسی صورت دور ہونے کے لئے تیار نہیں۔

اسی سلسلہ میں علامہ انکشاف نے ص۳۳ سے ص۳۸ تک جو کچھ کہا ہے ہم ان کے اقوال کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ کا کہنا ہے کہ:-

۱۔ جب تک کسی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے کسی کو کافر نہ کہا جائے۔

۲۔ کسی مسلمان کے کلام میں اگر ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا پہلو اسلام کے لئے نکلتا ہو تو اس ادنیٰ درجہ کے پہلو کو ملحوظ رکھکر کافر نہ کہا جائے۔

۳۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے ان چاروں دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کا مفہوم خود اپنی رائے سے مقرر کیا ہے۔

۴۔ اس مفہوم کو خود اصحاب تحریر نے کفر بتایا ہے مگر اس کفری مفہوم سے تبری و تحاشی کی ہے۔

۵۔ اس کفری مطلب سے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ہم عصر بلکہ ہم مسلک علماء بھی متفق نہیں ہیں۔

۶۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے متبعین کی رٹ یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے چاروں دیوبندی مولویوں کی تحریروں کا جو مطلب لیا ہے وہ بلا شبہ قطعی ہے اجماعی ہے۔ یہاں تک کہ جو حسام الحرمین کے احکام اور مضامین میں شک کرے یا تامل کرے یا توقف کرے یا کفِ لسان کرے وہ بھی کافر ہے مرتد ہے اس زبردستی کو ملاحظہ کیجئے۔

۷۔ کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے جس کے مضامین میں شک کرنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیا حسام الحرمین کو آسمانی کتاب کے برابر سمجھتے ہیں؟ آسمانی کتاب تو وہ ہے جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اتریں۔ حسام الحرمین میں قطعیت کہاں سے آگئی۔؟

۸۔ مجتہدین کرام جن کی شان اجتہاد پر تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے ان کے اقوال اجتہادیہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجہ قطعیت میں ہیں مگر فاضل بریلوی کا فتویٰ حسام الحرمین قطعی اجماعی ہے۔

۹۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے ہمعصر علماء جو ہندوستانی زبان، محاورات طرزِ کلام پہچانتے تھے علوم شرعیہ کے عالم، مدرس، سنی، حنفی تھے وہ حسام الحرمین سے متفق نہیں ہوئے۔ رامپور، لکھنؤ، بدایوں، گجرات کے علماء کے نام ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ان لوگوں نے کفِ لسان ہی نہیں کیا بلکہ مسلمان مانا ہے کیا ایسی صورت میں یہ علماء کافر و مرتد ہو گئے۔؟

۱۰۔ اتباع فاضل بریلوی کا مفروضہ فارمولہ کہ جو علماء دیوبند کے کافر جہنمی ہونے میں شک کرے یا توقف کرے یا تامل کرے یا کفِ لسان کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس فارمولے کے اعتبار سے عرب و عجم کے کروڑوں مسلمان کافر ہو گئے۔

بتوفیقہ تعالیٰ اب ہمارا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

۱؎ چاروں اکابر دیوبندیہ مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی

اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہے جس میں شبہ کی کچھ بھی گنجائش نہیں۔ اب اطلاع یقینی کے بعد کافر ماننا ایمان ہی سے ہاتھ دھونا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر دن دہاڑے (آفتاب کی روشنی میں) چمگادڑ کو دکھائی نہیں دیتا تو آفتاب کا کیا گناہ۔

ع۲ بالکل درست ہے۔ بحمدہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اور علماء اہلسنت اس پر سختی سے قائم ہیں جس کا آپ نے "انتخابِ حق" میں اعتراف بھی کیا ہے، اکابرِ دیوبند تنقیص و تحقیر کی نجاست و نحوست کو اختیار کر کے کفر وارتداد کی جس لعنت میں گرفتار ہوئے ہیں اس میں انہوں نے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا ہے جو ان کو کفر وارتداد سے بچا سکے۔ ایسی رعایت طلبی سے باز آجائیں جو جہنم تک پہنچا دے۔

ع۳ اکابرِ دیوبندیہ کی کفریہ عبارات کا مفہوم اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے متعین نہیں کیا بلکہ وہ عبارتیں خود اپنے کفر وارتداد کے مفہوم کی تعیین کو متعین کر چکی ہیں۔ عبارتیں بھی موجود ہیں اور اصحابِ عبارات کا اقرار بھی کہ یہ عبارتیں ان ہی کی ہیں اور وہ تاویلات بھی جو انہوں نے کی ہیں یا ان کی طرف سے کی گئی ہیں اور وہ تحسے تاویلات بھی جو اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اٹھائی ہیں اور ان تمام تاویلات نے ان دیوبندیوں کو مزید کفر وارتداد میں دھنسا کر جہنم تک پہنچا دیا ہے۔

ع۴ جب ان کفری بول بولنے والے دیوبندیوں کے نزدیک بھی مفہوم کفر وارتداد ہے اور بول (قول) اسی معنی و مفہوم پر دلالت کرتا ہے، اور ان اقوال کا بولنے والوں کو اقرار ہے اور تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں تو بولنے والوں کا مفہوم و معنی سے تبری و تحاشی کرنا ہرگز کفر وارتداد سے نہیں بچائے گا بلکہ ان کے کفر وارتداد پر مہر لگا دیگا۔ ان دیوبندیوں کے لئے سوائے اس کے کوئی بھی صورت نہیں تھی کہ وہ توبہ، رجوع اور تجدیدِ ایمان کو اختیار کرتے۔ اپنی کتابوں سے کفریہ عبارتوں کو نکال دیتے۔

مگر دیوبندی گستاخ اور ان کی امت میں توہینِ نبوت کی حمایت کرنے والوں کو

تو یہ کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ ان پر تو توہین و تحقیر کی نحوست و لعنت ہی ایسی مسلط ہوئی ہے کہ ان کی طبیعت باطل تاویلات اور حیلہ سازیوں کی طرف میلان کرتی ہے۔

ع۵ اے علامہ کف لسان اکبر علماء دیوبند کچھ تمیز بھی ہے کہ معاصرین کا عدم اتفاق کب معتبر ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ

ا　ع۱ علماء ہم عصر سنی صحیح العقیدہ ہیں یا نہیں؟

ب　ع۲ ان میں اعلیٰ دینی و علمی بصیرت ہے یا نہیں۔ جرح و تعدیل کی صلاحیت رکھتے ہیں یا نہیں؟

ج　ع۳ وہ علماء عدل و عمل میں قابلِ اعتماد ہیں یا نہیں، ایسے بدذاق تو نہیں کہ اپنی کسر شان پر فضول بکواس کر کے اصل بحث سے گریز کریں۔

د　ع۴ استدلال و استخراج میں خطاکار تو نہیں ہیں۔

ھ　ع۵ ان علماء نے اپنے عدم اتفاق کو دلائل اور صحیح مباحث کی روشنی میں ثابت کیا ہے یا نہیں؟ اگر واقعی صحیح طور پر عدم اتفاق سامنے آگیا تو آپ نے حکم لگانے والوں یا ان کی تائید کرنے والوں کے سامنے عدم اتفاق کے دلائل و مباحث رکھکر ان سے جواب طلبی کی یا نہیں۔ اگر جواب مل گیا ہے تو ان سب پر آپ کی تجزیاتی بحث اور فیصلہ کیا ہے اور جواب ملا ہی نہیں ہے جب بھی آپ نے حکم اور عدم اتفاق کا تجزیہ کر کے کیا فیصلہ دیا ہے۔؟

اے انکشافی ملا جی! کسی معاصر سے حکم مروی نہ ہونا یا اس کی کسی کتاب میں نہ پایا جانا مباحث شرعیہ سے گھبرا کر کسی کا سکوت اختیار کرنا یا مباحث کی صلاحیت ہی نہ ہونے کی وجہ سے خاموش رہ جانا، یا اپنی شان باقی رکھنے کے لئے فضول بحثیں غیر متعلق بحثیں اختیار کرنا، عدم علم (جہالت) پر علم کا پردہ ڈالنے کے لئے ہڑبونگ مچانا، گالیاں دینا ہرگز ہرگز عدم اتفاق نہیں۔ ان سب کو عدم اتفاق قرار دینا آپ کی حماقت و جہالت ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ معاصرین کے عدم اتفاق کا آپ کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے۔

۷ے شاید علمائے اہلسنت خاص طور پر بدایوں کے سنی عوام کو رحم آجائے اور زبردستی چھوڑ دیں۔ بیچارے علامہ کعبِ لسان کس کسمپرسی کے عالم میں شکایت کر رہے ہیں کہ یہ سنی بھی عجیب ہیں۔ علماء دیوبند اور مولوی خلیل احمد بدایونی پر سوار ہیں، زبردستی کر رہے ہیں چھوڑتے ہی نہیں قطعی اجماعی کفر کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔

مگر اے ماہر کعب لسان! آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے کفر قطعی اجماعی تو صادر ہو چکا، دیوبندیوں کی توہینِ الوہیت و نبوت کفر قطعی اجماعی ہے جو کفری داغ لگ گیا وہ تو ان گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کے ساتھ گیا۔ اب بقیہ سارے دیوبندی اور آپ ان گزشتہ دیوبندیوں کے پیچھے خود کو بھی داغدار اور جہنمی کیوں بنا رہے ہیں، ان چاروں سے قطع تعلق اور اپنی توبہ کا اعلان کر دو آپ کے سارے داغ مٹ جاتے ہیں نہ زبردستی باقی رہے گی نہ امت میں فتنہ کچھ تو پاکبازی اختیار کرو، عجیب تمہاری حالت ہے کہ اپنی توبہ سے تو شرماؤ۔ شانِ الوہیت و نبوت میں گالیاں روا رکھو، جھوٹی تاویلیں کرو، حیا بیچ کھاؤ اور بے حیائی کی تعلیم دو۔

یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم لوگ اسلام کا دعویٰ کرکے خدائے قدوس اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص و توہین کی غیرتِ ایمانی کو چیلنج کرو اور ایماندار و وفادار مسلمان جانتے بوجھتے ہوئے بے حیا و بے ایمان بن کر تماشا دیکھتے رہیں گے بلکہ آپ کی طمع کے مطابق آپ کی پیٹھ ٹھونکتے رہیں گے شاباشی دیتے رہیں گے۔

۸ے علامہ کعبِ لسان نے جہالت سے الٹے اکتشافات کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کیا حسام الحرمین کوئی آسمانی کتاب ہے؟ الحمد للہ کہ کوئی سنی حسام الحرمین کو آسمانی کتاب نہیں مانتا، نہ آسمانی کتب کے برابر جانتا ہے ہر سنی خوب سمجھتا ہے کہ آسمانی کتابیں انبیاء کرام ہی پر نازل ہوتی ہیں کسی غیر نبی پر کلام الٰہی نازل نہیں ہوتا، یہ عقیدہ وہابیوں کا ہے کہ غیر نبی وحی حقیقی

سے مشرف ہوتا ہے۔ آپ کی دیوبندی بددینی نے آپ کے ایمان اور عقل و فہم کو سلب کرکے آپ کو ہذیانی بکواس پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کے فتنہ و شر سے بھی ایک سنی مسلمان غافل نہیں رہ سکتا۔

اے جہالت مآب! کسی کتاب کے مضامین کی ایسی قطعیت کے لئے کہ اس کا انکار کفر ہو یہ کیا ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتاب ہی ہو — شاید آپ کی سمجھ میں سمایا نہ ہو گا۔

کتاب تو الگ بات ہے ایک کم علم مسلمان صرف ایک ورق کے ایک صفحہ پر لکھتا ہے "اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ پر قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے جتنے صحائف نازل فرمائے حق ہیں، حشر و نشر حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا حق ہے، جنت و جہنم حق ہے۔" کیا یہ ورق آسمان سے نازل ہوا ہے، اپنی متکبرانہ و حاسدانہ طبیعت سے اس ورق کی تحقیر کرتے ہوئے اس ورق کے مضامین یا کسی ایک مضمون کا انکار تو کر دیجئے پھر دیکھئے کہ قطعیت کا مفہوم کیا ہوتا ہے اور آپ کفر و ارتداد اور جہنم کی کون سی وادی میں پہنچتے ہیں۔ اور آپ کے کسی محب و محبوب کی تاویل آپ کو کفر و جہنم سے کیسے بچا سکتی ہے، اسی جہالت پر کتاب لکھنے کا شوق اور حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر رکیک حملوں کی جرأت اے ملا انکشاف! یہ سب کچھ آپ کی پرانی دیوبندیت کرا رہی ہے۔

۹ے معلوم نہیں یہ بدھو کہاں سے ملا بنے ہیں۔ اپنی پرفریب علمیت کی دھونس جما کر بدایوں کے اہلِ سنت کو تو دھوکا دیا ہی تھا اب کتاب لکھ مار کر یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ دنیا مجھکو بہت بڑا عالم و فاضل منطقی و فلسفی سمجھے گی — مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کی عبارت کا مفہوم ملاحظہ فرمائیں۔

"مجتہدین کرام (ائمہ اربعہ) جن کی شانِ اجتہاد پر تمام امت کا

اجماع ہو چکا ہے۔ ان کے اقوال اجتہادیہ کو تو قطعی نہیں کہہ سکتے اور نہ وہ واقعی درجۂ قطعیات میں ہیں مگر فاضل بریلوی کا فتویٰ قطعی اجماعی۔“

اے اکبر جہلائے وہابیہ! کہاں اقوال اجتہادیہ کی خصوصیت اور کہاں انکار کے عمومیت کیا آپ کی آنکھیں پھوٹ چکی ہیں۔ ان دونوں میں فرق نہیں دکھائی دیتا آپ کو ذرا بھی خوف نہیں اتنی بڑی بڑی صریح جہالتوں پر دینیات و ایمانیات میں دخل دینے کی جرأت وہمت جب آپ کو مسائلِ اجتہادیہ اور عقائدِ قطعیہ میں تمیز نہیں تو یہ سارا ڈھونگ کس لئے رچایا ہے۔ الحمد للہ کوئی سنی اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شاگردوں کے برابر نہیں سمجھتا مگر وہ مولوی خلیل احمد بدایونی کی اتنی بڑی جہالت اور فریب سے دھوکہ بھی نہیں کھا سکتا ـــــ ناظرین مثال ملاحظہ فرمائیں۔

زید ہمارے زمانہ کا ایک عالم ہے، کوئی شخص اس سے سوال کرتا ہے ضروریاتِ دین کیا ہیں جن کا انکار کفر ہے۔

”زید عالم فتویٰ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرنا اس کو عیب ونقص سے پاک ماننا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی ورسول اور آخری نبی ماننا۔ قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننا۔ جنت ودوزخ احساب وکتاب وغیرہ ضروریاتِ دین سے ہیں جن کا انکار کفر ہے اور منکر کافر وجہنمی۔“

اسی طرح مولوی خلیل احمد صاحب ایک مولوی ہیں ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا ہے کہ عدت کا گزرنا حیض سے ہے یا پاکی سے؟

مولوی خلیل احمد صاحب جواب دیتے ہیں کہ ”یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ لفظ قروء سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیض مراد لیا ہے اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکی کا زمانہ مراد لیا ہے۔“

ان دونوں مسئلوں کو سن کر ایک دیندار مسلمان کہتا ہے۔

۱۔ یہاں مولوی خلیل احمد کے حیض کے بارے میں نقل کئے ہوئے امام اعظم کا حکم اجتہادی ہے جس کا انکار کفر نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اور زید کے بیان کردہ ضروریاتِ دین سے کسی مسئلہ کا انکار کفر ہے۔

یہ سنتے ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی صاحب انکشاف کی رگ پھر پھڑائی اور وہ ان دونوں مسئلہ کا مقابلہ کرکے اپنے علم وفضل کی جولانیاں دکھلانے لگے۔

”جب ہمارے حیض کا مسئلہ قطعی اجماعی نہیں حالانکہ وہ امام اعظم کا بیان کردہ اجتہادی مسئلہ ہے تو اس زمانہ کے زید جیسے مولوی کا ضروریاتِ دین کے بارے میں فتویٰ کہاں سے قطعی ہو جائے گا کیا زید امام اعظم یا ان کے شاگردوں کے برابر بھی ہو سکتا ہے۔“

دنیائے علم یہی کہے گی۔ او سراپا جہالت! جب مسائلِ اجتہادیہ وعقائدِ قطعیہ میں آپ کو تمیز نہیں تو آپ مولوی ہی نہیں بلکہ اکبر علماء بن کر بجلا بھگت کا پارٹ کس لئے ادا کر رہے ہیں۔

اہلسنت اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر پر ایمان رکھنا اور اس پر عمل کرنا قطعی قرآنی حکم ہے جس پر پوری امت کا اجماع ہے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص شان قطعی کفر ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی کا ان قطعیات کو ائمۂ دین کے مسائلِ اجتہادیہ کے برابر قرار دے کر بلکہ ان سے گھٹا کر دیوبندیوں کی توہینی کفریات سے بچانے کی کوشش کرنا اٹھا ان دیوبندیوں اور خود کو بدترین کفریات میں پھانس کر جہنم پہنچا دینا ہے۔

۹ـــ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے ہمعصر علماء کی دہائی کی جگہ دی ہے چونکہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر کفر وارتداد کا فتویٰ لگ چکا ہے اس لئے بچاؤ کے بہت سے حیلوں کے ساتھ آپنے

"بدایوں، رام پور، لکھنؤ" وغیرہا مقامات کے علماء کا رونا بار بار رویا ہے کہ اگر ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگتا ہے تو مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کفر سے چھٹکارا مل جائے گا۔ پھر کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی مونچھوں پر تاؤ دیکر دنیا کو تنقیص و کفر کا سبق پڑھاتے پھریں گے۔ اے علامہ انکشاف! ذرا آپ اپنی کشف کی گردن کو اوپر اٹھا کر ہوش میں آ جائیے۔ اکابر دیوبند کے کفریات پر جو بھی اطلاع یقینی نہیں رکھتے، خواہ عدم علم یا علمی کاہلی یا غیظ و غضب کی بے توجہی کی وجہ سے ان پر علمائے اہلسنت نے حکم کفر نہیں لگایا اگرچہ ذاتی طور پر انہیں کسی کی طرف سے کیسے ہی صدمے پہنچے ہوں۔ ہاں مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی مصنف "انکشاف حق" پر ضرور یقینی کفر وارتداد کا حکم ہے اس لئے کہ آپ ان کے کفریات پر ایسی یقینی اطلاع رکھتے ہیں کہ دعویٰ کشف لسان سے پہلے اور کشف لسان کے بعد بھی آپ نے پورے علم و توجہ سے ان کفریات پر یقینی نسبت کے ساتھ بحث کر ڈالی ہے تا آنکہ اپنی کتاب "انکشاف حق" میں پہلو بدل بدل کر بے شمار ہیر پھیر اور محنتوں سے سینکڑوں صفحات سیاہ کرنے کے بعد بھی آپ دیوبندیوں کے کفر وارتداد کی سیاہی کو ذرا بھی مٹا نہ سکے سوائے ٹھوس طماس کے کوئی تاویل آپ پیدا نہ کر سکے بلکہ الٹا ان دیوبندیوں کو کفریات میں دھنسا دیا۔

عـــٰـہ یہ سراسر آپ کا جھوٹ اور علماء اہلسنت پر افتراء ہے۔

اے علامہ کشف لسان! آپ کا اپنی برأت کے لئے یہ ڈھنگ آپ کے علم و عقل کا ماتم کر رہا ہے۔ دنیا کے وہ کروڑوں مسلمان جو دیوبندیوں کی نجاست و نحوست کفریات سے واقف ہی نہیں یا جنہیں یقینی اطلاع نہیں ان پر یہ مفروضہ فارمولہ صادق ہی کہاں سے آئے گا اور علمائے اہلسنت نے کب اور کہاں اس مفروضہ فارمولے کے ذریعے انہیں کافر بنایا ہے۔ یہ کہیے کہ آپ اپنے کفر سے بچاؤ کے لئے مفروضہ فارمولہ بنا کر دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنانا چاہتے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ اہلسنت اس بے ایمانی سے بری ہیں۔

صفحہ ۳۰ (انکشاف حق) کی اخیر سطروں سے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے رسالہ "شرعی فیصلہ" پر گفتگو شروع کی ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جس میں علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ علامہ کشف لسان نے چراغ پا ہو کر دل کی جو بھڑاس نکالی ہے اور علماء اہلسنت کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں وہ یہ ہیں۔

علمائے اہلسنت نے دروغ بافی و کذب بیانی، اتہام و بہتان سے کام لیا اصل اور صحیح واقعہ کو فریب دہی کے لئے چھپایا گیا۔ غلط و بے بنیاد باتوں کو ملایا گیا انہیں حلف شرعی کی دعوت مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو اور ان سب کے ساتھ علامہ کشف لسان کا یہ بیان کہ:۔

"علماء اہل سنت تینوں مجلسوں میں اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی بجنوری کے مقابلہ میں عاجز و ساکت اور مغلوب ہو کر بھاگ گئے وغیرہا۔"

ہماری غرض ہے کہ علامہ کشف لسان صاحب اہلسنت کے عجز و سکوت اور فرار کی داستان کے لئے مزید الفاظ، عبارتیں، واقعات جوڑ لیں۔ ہمیں کوئی ملال نہیں ہاں جواب سننے کے لئے تیار رہیں۔

مگر یہ تو بتائیے کہ آپ نے جو انکشاف حق لکھ ماری ہے اس کو آپ کیسے دبا چھپا سکیں گے اس میں تو آپ نے صاف صاف کھل کر ظاہر کر دیا ہے کہ آپ دین بدل کر وہابی دیوبندی بن گئے ہیں۔ علمائے اہلسنت کے سامنے اصل مسئلہ تو یہی تھا اسی پر آپ نے دیوبندی بن کر مناظرہ بھی کیا تھا۔ اسی پر آپ کے کفر وارتداد اختیار کرنے کا حکم بیان کیا گیا جب آپ نے خود ہی اپنے دین بدل کر دیوبندی وہابی بن جانے کا اقرار کر لیا تو پھر آپ نے یہ کیسے جھوٹ بک دیا کہ اہلسنت آپ پر دین بدلنے کا جھوٹا الزام رکھ رہے ہیں۔ اصل واقعہ یا حادثہ سوائے آپ کے دین بدلنے کے اور کون سا ہے جو کوئی سنی چھپائے گا۔

اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب سے ان کی ناز برداری کے لئے ہم

یہ اور پوچھ لیں کہ آپ نے جو یہ کتاب انکشاف حق لکھ مارا ہے اور اس پر فخر بھی کیا ہے اس کتاب میں آپ نے اپنے تمام اعتراضات اور کفِ لسان کے اسباب بیان کر دیئے ہیں یا نہیں؟ جن کی وجہ سے آپ نے علماء اہلسنت کو عاجز کر کے بھگا دیا تھا اور وہ کون سی باتیں ہیں جو اہلسنت کے دروغ واتہام ہیں۔ اگر آپ نے منکشف فرما دیا ہے تو ہمارے جواب کے لئے بھی تیار رہئے آپ کی ساری قلعی کھل جاتی ہے اور کھلتی جا رہی ہے اور آپ کتنے پانی میں ہیں معلوم ہوا جاتا ہے اور معلوم ہوتا جا رہا ہے اور اگر اس انکشاف سے بھی آپ کی بات ادھوری رہ گئی ہے تو پھر کوئی دوسری کتاب اچھی طرح آراستہ کر کے سامنے لائیے پھر اس کا بھی حشر دیکھ لیجئے۔

ص ۳۹ سے ص ۵۰ تک علامہ انکشاف نے اپنے دل بدل کر وہابی بننے کا دلچسپ افسانہ بیان کیا ہے "چونکہ علامہ کفِ لسان ایک پرانے تجربہ کار و اَجوبہ روزگار ہیں آپ کی ہر بات دور رس اور نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز آپ کے کئی پر مغز افسانوں سے واسطہ ہے اس لئے اس پر گفتگو ضروری ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سہسوان میں مقیم تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ دل بدل کر وہابی دیوبندی نہیں بن گئے تھے — لوگوں میں آپ کی پر تشدد سنیت کا بھرم تھا۔ بعض لوگوں نے آپ سے مسئلہ پوچھا۔

جب دیوبندی کافر و مرتد ہیں تو ان سے سود لینا بھی جائز ہے!

فقیر (مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی) نے کہا — دیوبند والوں کو تم ہی تو کافر کہتے ہو کیا تمام دنیائے اسلام ان کو کافر مانتی ہے؟ یعنی پوچھنے والے یہ مسئلہ پوچھ رہے ہیں کہ اے مولوی خلیل احمد صاحب آپ نے اور علماء اہلسنت نے جب دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے اور کافر و مرتد سے نفع لینا سود نہیں ہوتا ہے تو دیوبندیوں سے یہ لین دین بھی سود نہیں ہوگا۔ ہم بھی آپ کی طرح سنی ہیں تو کیا ہم دیوبندیوں سے یہ نفع لے سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب کی حقیقت بیانی دیکھئے۔

آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے کہ تم بریلوی سنی ہو مگر سود لینا کہاں سے جائز ہوگا اس لئے کہ دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہنے والے صرف تم ہی بریلوی تو ہو۔ ساری دنیائے اسلام انہیں کافر تو نہیں کہتی ہے تو پھر ان دیوبندیوں کو کافروں میں شمار کر کے سود لینا کہاں سے جائز ہو جائے گا۔؟

رہا میرا (یعنی مولوی خلیل احمد بدایونی کا) معاملہ تو میں خالص بریلوی نہیں ہوں۔ جو ساری دنیائے اسلام کے خلاف دیوبندیوں کو حقیقتاً کافر و مرتد مان کر سود جائز ہونے کا فتویٰ دے دوں — یعنی اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب پر تشدد بریلوی بن رہے تھے مگر حقیقتاً آپ دیوبندی تھے۔ اہلسنت کو وہابی بنانے کے لئے آپ نے بریلوی سنی ہونے کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔

یہ ہے آپ کا "انکشاف حق" کہ کفِ لسان سے قبل ہی جب کہ کفِ لسان کی اصل وجہ یعنی مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "بسط البنان" سامنے نہیں آئی تھی۔ آپ حقیقتاً دیوبندیوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتے تھے نہ ان پر کفر کے دیگر احکام کا جاری ہونا مانتے تھے۔ کیا اب بھی اس میں کوئی شک باقی رہ گیا ہے کہ آپ پرانے تقیہ باز وہابی دیوبندی ہیں اور وہابی دیوبندی بنانے کے لئے آپ جھوٹ، فریب، بہتان، حیلہ سازی کو آپ اپنا پاکیزہ مذہب سمجھتے ہیں اور اسی پر قائم ہیں — مولوی خلیل احمد صاحب کے افسانوں کا دلچسپ تسلسل اور دیکھ لیجئے۔

ابھی دیوبندیوں کے سود کا قصہ محفل میں ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک اسی وقت مولوی خلیل احمد صاحب کے ایک دوست "بسط البنان" لے آئے۔ یہ رسالہ مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے جو انہوں نے حفظ الایمان کے کفر کی صفائی میں لکھا تھا۔ اور یہ رسالہ بسط البنان اب سے تقریباً اسی سال پہلے سے حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہا ہے جب کہ مولوی خلیل احمد بدایونی کے بچپن کا زمانہ تھا۔ تعجب ہے کہ مولوی خلیل احمد نے اشتی ہوئی جوانی سے اپنے بڑھاپے تک اس رسالہ کو دیکھا ہی نہیں

تھا۔ اس پکے دوست نے آپ کی پکی دوستی کا حق ادا کیا اور اچھا موقع تاک کر ابھی ابھی غیب سے مولوی خلیل احمد کے دین بدلنے کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس وقت بسط البنان فوراً اتر کر گئی۔ یہ رسالہ لاکر ہاتھ میں تھما دیا۔ آپ نے اسی وقت بسط البنان کو غور سے دیکھنا شروع کیا اور حیرت زدہ رہ گئے۔ ابھی ابھی سود کے معاملہ میں آنجناب دیوبندیوں کے دلوں میں جگہ بنا چکے تھے کہ ساری دنیائے اسلام تو دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتی ہے کہ فوراً ہی غیب سے آپ کی دوسری رہنمائی کر دی گئی کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو خود اس کفری مضمون کا انکار کر رہے ہیں۔ اب کیا تھا آپ نے بقیہ دیوبندیوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی اور آپ پر چاروں طبق روشن ہو گئے اور یہ شرعی حکم منکشف ہو گیا کہ ان چاروں دیوبندیوں کے انکار اور تبری و تحاشی سے ان کے سارے کفریات خود بخود مٹ کر رہ گئے۔ اگرچہ کفری عبارتیں جوں کی توں باقی رکھی گئیں۔

اے علامہ انکشاف! دنیا اتنی بے وقوف نہیں ہے جو آپ کی افسانہ طرازیوں اور اسباب کے بھونڈے واقعات گڑھنے کو نہ سمجھ سکے۔ نوجوانی سے تو آپ وقعات السنان کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ وقعات السنان وہی تو ہے جو بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ کیا یہ آپ کے عجائب انکشاف سے نہیں کہ وقعات السنان تو آپ جوانی سے بڑھاپے تک دیکھتے رہے اور بسط البنان آپ نے اچانک بڑھاپے میں دیکھی ——— پھر اسی سال تقریباً ہو گئے کہ بسط البنان حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کون تسلیم کرے گا کہ آپ نے حفظ الایمان تو پڑھ لیا بسط البنان دانستہ چھوڑ گئے تاکہ بڑھاپے میں دین بدلنے کا اعلان کرنے میں کام آئے۔

رہا آپ کا دیوبندیوں کی صفائی دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ دیوبندیوں کا ایسا عقیدہ نہیں ایسا عقیدہ بتانا غلط ہے نرا فریب ہے۔ ائمہ اربعہ کا متفقہ مذہب یہ ہے کہ اس گستاخ توہین رسول کرنے والوں کا عقیدہ نہیں دیکھا جائے گا۔ یہ دیکھا

جائے گا کہ توہین ہے یا نہیں۔ اگر توہین کے الفاظ ثابت ہیں اور توہین بھی ایسی کہ جس کے مضامین کے کفر قطعی اجماعی اور خبیث ہونے کا دیوبندیوں اور خود مولوی خلیل احمد بدایونی کو اقرار ہے جیسا کہ خود آپ نے ان ہی صفحات پر اقرار کیا ہے تو اس کی تبری و تحاشی انکار مضامین کی حیلہ سازیاں قطعاً کارآمد نہ ہوں گی اس پر کفر و ارتداد کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔ ہاں امام اعظم اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک توبہ کی وجہ سے قتل سے بچ جائے گا۔ مگر کفر و ارتداد کے دوسرے احکام برابر جاری ہوں گے۔ مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں کی محبت میں اتنے اندھے ہو گئے ہیں کہ سارے احکام شرعیہ بالائے طاق ان کے گستاخ توہین کرنے والے بدترین کفار و مرتدین دیوبندیوں کی توہین پر وہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف کھینچنے کے لئے سرگرم ہیں۔ ٹھیک ہے جب اندھا اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے اندھے پن سے مایوس ہو جاتا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ ساری دنیا اندھی ہو جائے تاکہ وہ اطمینان محسوس کرتا ہے کہ تنہا وہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ بہت لوگ جہنم جا رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے [illegible] پر حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی بات چیت کا ذکر کیا ہے' اس بات چیت پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس گفتگو کی تحقیق کے لئے حضرت مجاہد ملت موجود نہیں اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی واقعہ بیانی بغیر بینات شرعیہ کے خود ان کے دعویٰ کے حق میں قطعاً لائق اعتماد و قابل قبول نہیں جب کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی بد دین اور عادی کذاب ہیں اور آپ نے پوری کتاب میں تحقیق کا نہیں بلکہ جھوٹ کا حق منکشف کیا ہے۔

علامہ کیف لسان نے [illegible] سے [illegible] تک پھر بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے' چونکہ عام طور پر اہلسنت اپنی صفائی دل و دماغ کی وجہ سے "سد الفرار" کے مضامین و تاریخ سے خبردار نہیں ہیں اس لئے مولوی خلیل احمد بدایونی نے چھاپے مار کر یہ باور

کرانے کی کوشش کی ہے کہ دیکھو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے قلماً بدایوں کے علماء کو مرتبع کا فر بنا ڈالا اور پانچ حکم لگا دیئے۔ اس چھاپہ ماری سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی غرض یہ ہے کہ بدایوں اور بریلی کو لڑا کر اپنے کیف لسان کا راستہ صاف کیا جائے اور سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کے لئے ایک اور زور مارا جائے۔

علامہ کیف لسان مولوی خلیل احمد بجنوری نے جو کچھ یہاں بدایوں کا ذکر چھیڑا ہے ان کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات اور نقشوں پر تقسیم کر رہے ہیں۔ آئندہ صفحات کی طرف بھی اشارہ کر دیں گے۔

۱۔ حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان نے اعلیٰ حضرت کے کتاب "سد الفرار" کی تحریروں کے پیش نظر علماء بدایوں پر کفر لزومی تسلیم کیا۔

۲۔ مولوی خلیل احمد صاحب نے سد الفرار دکھا کر بتایا کہ مولانا عبد المقتدر صاحب پر یہ پانچ حکم جو لگائے ہیں یہ التزامی کے ہیں لزومی کے نہیں۔ "سد الفرار" کی عبارت یہ ہے۔

"برادرم پر کم از کم بلا شبہ بالاجماع پانچ حکم لازم ہوئے"۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ بلا شبہ بالاجماع کفر التزامی ہوتا ہے۔

۳۔ علامہ کیف لسان نے مسلمانوں کو غور و فکر کی دعوت دی ہے کہ کفر لزومی بھی مان لیا جائے جب بھی مولوی اسماعیل دہلوی اور مولانا عبد المقتدر صاحب کا حکم ایک ہو گیا۔

۴۔ سد الفرار میں اعلیٰ حضرت نے مدرسہ قادریہ بدایوں کو مدرسہ خرما کہہ کر کلام فرمایا ہے اور مولانا عبد المقتدر صاحب اور علماء مدرسہ قادریہ (خرما) پر کفر و ارتداد قطعی کا حکم دیا ہے۔

۵۔ صریح و قطعی حکم کفر و ارتداد دینے کے باوجود جان چرا کر کفر لزومی مان رہے ہیں — غرض ہے: "خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔"

یہ قول درست اور ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر سو فی صد صحیح اترتا ہے، علامہ کیف لسان مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے گستاخ گیر مرتد پیشواؤں کی الفت اور ان کے کفر و ارتداد کی محبت میں ایسے اندھے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل کو سلب کر لیا اور وہ نرے کافر و مرتد ہو کر رہ گئے۔ جب دین ہی رخصت ہوا تو اب کہاں کی دیانت! کیسی صلاحیت! سب ختم ہو کر رہ گئی۔ حکم کفر و ارتداد پر تاؤ کھا کر اندھے کی لاٹھی گھما رہے ہیں، اپنے بیگانے تو الگ خود انہیں اب اپنی بھی پرواہ نہیں کہ میری لاٹھی میری ہی کھوپڑی توڑ کر رکھ دے گی۔ نمبر وار جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

عـ۱ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحقیق کی کوئی سبیل نہیں اور ملا انکشاف پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا جو اسی کتاب "انکشاف حق" میں سینکڑوں جھوٹ بول رہے ہوں۔

عـ۲ سد الفرار کے مضامین اپنی جگہ بالکل درست ہیں اور سد الفرار کی رو سے مولانا عبد المقتدر صاحب پر کفر لزومی یا کفر التزامی یا کسی کفر کا حکم عائد نہیں ہوا اور نہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے پانچوں حکم لگ سکے۔ مولوی خلیل احمد صاحب اچھی طرح دماغ میں بٹھا لیں کہ "سد الفرار" کی رو سے علماء بدایوں پر کفر کا کوئی حکم نہیں لگتا۔ "البتہ شرعی فیصلہ" کے مطابق آپ پر کفر و ارتداد کا حکم بالکل صحیح ہے، سد الفرار کی دہائی دینا اور اسے بہانہ بنانا آپ کو کفر و ارتداد سے نہیں بچا سکتا۔

مولوی خلیل احمد صاحب ہزار اپنے اکبر علماء اور فاضل بے بدل ہونے کا دعویٰ کریں، بوڑھے ہونے کے باوجود ان کی علمی زندگی کے دودھ کے دانت بھی نہیں گرے ہیں، جہالت و شرارت ان پر پوری طرح مسلط ہے وہ یہ کیا جانیں کہ سد الفرار کیا ہے اور کفر کے احکام کس طرح ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ کا علم ہی مسلوب نہ ہوتا تو آپ خود مرتد و جہنمی کیوں بن جاتے۔

یہاں ہم ناظرین سے درخواست کریں گے کہ وہ اس تاریخی حقیقت پر خاص نظر رکھیں کہ "سد الفرار" ابھی چھاپ خانہ ہی میں تھی کہ مولانا عبد المقتدر صاحب بدایونی کی وفات ہو گئی اور آپ کی وفات پر خود حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خانصاحب قدس سرہ جو اس کتاب "سد الفرار" کے لکھنے والے ذمہ دار ہیں اور آپ کے ساتھ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ جو دونوں اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں حضرت مولانا عبد المقتدر کے سوئم اور ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ دیکھئے ان ہی ملّا انکشاف کی کتاب "انکشافِ حق" ص ۲۲۹

یہاں یہ خلجان ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ ملّا کفِ لسان کی تحریر کے مطابق تو "سد الفرار" کی تحریر سے کفر صریح کا حکم عائد ہوتا ہے اور ملّا انکشاف نے عبارتوں کی نشاندہی بھی کی ہے جس کا اہلسنت کو اعتراف ہے۔

پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سد الفرار کے مضامین صحیح بھی ہیں اور کفر کا حکم بھی عائد نہیں ہوتا اور حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں ذمہ دار اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے شاہزادے سوئم اور قبر کی فاتحہ خوانی کے لئے بدایوں تشریف بھی لے گئے۔

عرض ہے کہ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے دیوبندیت و وہابیت کے دیندار و علم بردار ہونے کی وجہ سے اس حقیقت کو چھپایا ہے کہ۔

"سد الفرار میں جو مضامین ہیں وہ اپنے اپنے ماخذ سے بالکل صحیح صحیح نقل کئے گئے ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بدایوں کا رونا تو خوب رویا ہے مگر پوری کتاب "انکشافِ حق" میں سد الفرار "کے ان مضامین کو سرے سے نقل ہی نہیں کیا جن پر کفر صریح کے حکم ہو جانے کی تنبیہ کی گئی ہے نیز ملّا انکشاف نے اتنی اہم حقیقت پر بھی پردہ ڈالا ہے کہ "سد الفرار" ایرادات و استفہامات سے متعلق کتاب ہے جسکو خود

کتاب میں واضح کر دیا گیا ہے اور اہلِ علم جانتے ہیں کہ ایراد و استفہام میں ہزار خبر کے جملے ہوں۔ بہرحال وہ انشاء پر ہی دلالت کرتے ہیں اور انشاء حکم نہیں ہے لہٰذا سد الفرار سے کفر کا حکم ثابت کرنا ملّا انکشاف کی جہالت و حماقت اور وہابی دیوبندی شرارت ہے اور سد الفرار کو پیش کرنا مسلمانوں میں فتنہ و شر پھیلا کر آپس میں فساد برپا کرنا ہے۔ رہے سد الفرار کے مضامین اور بقیہ مباحث تو انشاء اللہ تعالیٰ مقالات کے جواب میں آتے ہیں وہیں ملّا انکشاف کے عجائب کا تماشا دیکھئے گا۔

ع۳ یہ مسلمانوں کو غور و فکر کی دعوت نہیں ہے بلکہ گمراہ و بد دین بنانے کی عادت ہے جب سرے سے کفر کا حکم ہی عائد نہیں کیا جا سکتا تو مولوی اسمٰعیل دہلوی کی صف میں کیسے کھڑا کیا جا سکتا ہے ؟ بس لزومی و التزامی کے الفاظ ہی آپ نے سیکھے ہیں۔

ع۴ یہاں ملّا انکشاف کی فتنہ پرور و فساد انگیز طبیعت کا اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کس کس انداز سے کیا کیا یاد دلا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا چاہتے ہیں۔ آپ پکار رہے ہیں کہ اے مولانا عبد المقتدر صاحب بدایونی کے خاندان والو ! اور اے ان سے عقیدت رکھنے والو ! تم بھول تو نہیں گئے ہو، یاد کرو جب بریلی والوں نے تمہاری مسجد قادریہ کو مسجد فرمایا تھا۔ بریلی والے تمہارے پرانے دشمن ہیں اگرچہ میں بھی اس وقت اس دشمنی میں شریک تھا۔ میں نے تم لوگوں کو کافی اذیتیں پہنچائیں مگر اب توبہ کر کے کفِ لسان کر لیا ہے۔ میری پرانی دشمنی کو بھول جاؤ نئی دوستی کو قبول کر لو یہ کہ ہم دونوں مل کر بریلی کے مقابلہ میں سعت آرا ہو جائیں اور تمہاری جو گزشتہ بے عزتی ہوئی ہے اور میری جو موجودہ بے آبروئی و ذلت ہو رہی ہے اس کو مٹانے کی مشترکہ کوشش ہو جائے۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے تمہارا یہ نیا

دوست مولوی خلیل احمد بدایونی پیچھے رہ جائے یا گھر میں بیٹھ جائے تو کچھ خیال مت کرنا۔ تم برابر مقابلے پر ڈٹے رہنا پیچھے پلٹ کر بھی مت دیکھنا۔

یہ ہے آپ کی مسجد خرما کی یاد دہانی کا ماحصل جس کے بارے میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دنیا میرے اس مطلب کو نہیں سمجھ سکے گی اور آسانی سے میں مجلس میں چنگاریاں لگا کر نکل جاؤں گا ــــ مگر اے علامہ کف لسان! یہ مسجد خرما آپ کے کفِ لسان پر کون سی دلیل قطعی ہے ؟

عش :۔ یہ آپ کا ہر طرح جھوٹ اور اتہام ہے صاحب سد الفرار نے سوائے ارادات و استفہام کے ہرگز ہرگز التزامی یا لزومی کا حکم نہیں لگایا ہے۔ یہ آپ کا الزام کہ کفر وارتداد کا حکم قطعی دیا ہے مگر جان چرا کر لزومی مان رہے ہیں سراسر جھوٹ اور اتہام ہے۔ اور اگر آپ حضرت مجاہد ملت رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لیتے ہیں تو آپ کا یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ انہوں نے کفر وارتداد قطعی کا حکم دیا ہے اور آپ کا پھر یہ دوسرا فریب ہو گا کہ وہ لزومی مان رہے ہیں ابھی ابھی آپنے جواپنی چھاپہ ماری کا ذکر کیا ہے اسے اتنی جلد بھول گئے صحیح ہے " دروغ گو را حافظہ نہ باشد " کہ جھوٹے کو حافظہ نہیں ہوتا۔ ابھی آپ ہی نے ص۲۰۸ و ص۲۰۹ پر متصل یہ بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد ملت کو آپ نے سد الفرار دکھا کر کفر وارتداد قطعی التزامی ثابت کیا مگر مجاہد ملت اپنے اسی انکار پر ڈٹے رہے کوئی مسکت جواب نہیں دیا کفرِ لزومی مجاہد ملت کا اقرار رہا۔ آپ کا یہ کیسا خوفِ الٰہی ہے کہ آپ نے اتنا بڑا جھوٹ بک دیا اور بہتان دھر دیا۔ "کہ کفر قطعی التزامی کا حکم دے دیا۔"

اے علامہ کف لسان! کسی صورت بھی آپ کو جھوٹ سے چھٹکارا ہے یا نہیں ؟ ویسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ آپ کی روایت کا کوئی اعتماد نہیں ہے اس لئے کہ آپ بالکل جھوٹے اور بددین ہیں۔

اسی ص۲۰۹ پر علامہ کفِ لسان نے تحریر دینے کا دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے ـــ ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

" اس گفتگو میں فقیر سے ایک تحریر بھی لی گئی تھی جس میں حسام الحرمین نے جو علماء دیوبند پر احکام کفر وارتداد بتائے ہیں ان کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ "

اب علامہ کف لسان کا جواب دیکھئے لکھتے ہیں۔

" فقیر نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھ دیا کہ جس طور سے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح و درست ہیں۔ "

جواب کی تحریر تو ملا انکشاف نے دیدی جس سے اہل سنت اور دوسرے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دیوبندیوں کے کفر وارتداد میں طوث ہونے کا سوال تھا۔ ملا انکشاف نے پوری پوری تائید کر دی ہے مگر وہ خوف کہاں جانے والا تھا جس نے ملا انکشاف کو دبوچ کر اضطراب میں ڈال رکھا تھا۔ آپ نے بات بنانے کے لئے جو تاویل پیدا کی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اے میرے مخالف سنیو! اور اے میرے پیارے دیوبندی بھائیو! اگرچہ مجھ سے کھلے طور پر علماء دیوبند کے کفر وارتداد پر حسام الحرمین کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور وقت پر حالات کا کچھ تقاضا ہی ایسا تھا کہ میں نے یہ جواب دے دیا تھا کہ " جس طور سے حسام الحرمین میں احکام کفر بتائے گئے ہیں وہ صحیح و درست ہیں۔ " میرے اس جواب سے یہ نہ سمجھ لینا کہ میں دیوبندیوں کو کافر و مرتد مانتا ہوں بلکہ میرے جواب کی تحریر کا منشاء یہ ہے کہ اگرچہ منشاء بنتا ہو یا نہ بنتا ہو کہ حسام الحرمین نے جو مضمون بتایا ہے وہ واقعی خبیث ہے جس کی بنیاد پر کفر وارتداد کا حکم لگ جاتا ہے مگر علماء دیوبند کی ان کفریہ عبارتوں کا سیاق و سباق وغیرہ بتا رہے ہیں کہ ان عبارتوں کا یہ کفری مضمون ہی نہیں بنتا ہے لہٰذا اے سنیو! یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اے دیوبندی بھائیو! یہ نہ خیال کر لینا کہ وہ تحریر دے کر میں اپنے دیوبندی

پیشواؤں سے غداری کر رہا ہوں۔" (واہ رے دیوبندی سپوت)

علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ دیوبندی وہابی کا تقیہ رافضیوں سے بھی بدتر ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس تحریر سے صاف کھل گیا کہ آپ پکے تقیہ باز اور مولوی اشرف علی تھانوی کے کانپور والے تقیہ پر بازی لے گئے ہیں۔
اے ملا انکشاف! ابھی ابھی چند سطریں پہلے تو آپ نے اہلسنت کی جھوٹی شکایت کی تھی کہ "جان چرا کر کفر لزومی مانتے ہیں"۔ اور یہیں آپ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ آپ دیوبندی تقیہ کی پیروی کرتے ہوئے جان چرا کر کتنا بڑا فریب دیتے ہیں اور اگر آپ تقیہ باز جان چرانے والے فریبی نہ تھے تو دیوبندیوں کے بارے میں کفر و ارتداد کے کھلے سوال پر آپنے صاف صاف کیوں نہیں لکھ دیا کہ میں ان دیوبندیوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتا ہوں۔ کون آپ کی گردن پر چھری پھیر رہا تھا۔ آپ کے اسی مضمون کا دوسرا پہلو اور ملاحظہ فرمائیں جس کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ حسام الحرمین نے علماء دیوبند کی عبارتوں کا جو مطلب لے کر حکم کفر بیان کیا ہے اس مطلب پر کفر و ارتداد کا حکم صحیح و درست ہے۔ پہلے بھی ہم اس کو مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں۔

۲۔ مگر اب ہم کو یہ کلام ہے کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں کا یہ مفہوم ہے یا نہیں اگر یہ خبیث کفری مضمون متعین ہو تو پھر کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کسی مسلمان کو بھی کفر میں تردد نہیں ہو سکتا۔

۳۔ مگر یہ کفری خبیث مضمون دیوبندیوں کے کلام کے سیاق و سباق، قرائن صحیحہ اور الفاظ عبارات کے خلاف ثابت ہو رہا ہے۔ ہماری عرض ہے کہ اے علامہ کف لسان! سیاق و سباق، قرائن صحیحہ، اور الفاظ عبارات کی بنیاد پر دیوبندیوں کی ان کفریہ عبارتوں میں ایمان پیدا کرنا ہی سرے سے باطل ہے۔ آپ آگے چل کر جو قدرے تفصیل سے کلام کرنے والے ہیں اگر وہیں مباحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں میں کفری خبیث مضمون

متعین ہے اور سیاق و سباق، قرائن صحیحہ، الفاظ عبارات ان ہی خبیث کفری مضمون کو متعین کر رہے ہیں ۔۔۔ "تو آپ کی اس ہٹ کا کیا علاج ہوگا کہ کچھ ہو میں تو نہیں مانوں گا۔"
ثانیاً آپ اپنے اس فارمولے سے کیسے نجات پائیں گے جسے آپ نے خاص طور پر اپنے لئے تیار کر رکھا ہے کہ ۔۔۔ "صاحب قول کی ہر تاویل قبول کی جائے گی۔"

اے علامہ طویل اللسان! ان بھونڈی باتیں بنانے کو چھوڑیے، غفلت کو ٹھوکر دیجئے یہ ساری باتیں آپ کے کف لسان پر کوئی دلیل نہیں بلکہ اُلٹے آپ کے بے علمی چھچھورے پن اور کفر و ارتداد کی شہادت دے رہی ہے جو آپ کو سیدھے جہنم پہنچا دے گی۔

اسی صـ۲۳ پر ملا انکشاف نے شمس العلماء حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علمائے اہلسنت کے ساتھ اپنی گفتگو کے سلسلہ میں اپنے محبوب فرعون کا ذکر چھیڑا ہے۔ آپ کی فضول تھہ کہانی سے گریز کر کے ہم آپ کے اصل مقصد پر گفتگو کر رہے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصود یہ ہے کہ فرعون کے بارے میں اجماع تو یہی ہے کہ وہ کافر مرا مگر بعض علماء و مشائخ طریقت اس طرف بھی گئے ہیں کہ فرعون دنیا سے مسلمان گیا۔ اس بیان سے مولوی خلیل احمد بدایونی کی غرض یہ ہے کہ جس طرح ان بڑے بڑے علماء و مشائخ طریقت نے فرعون کو کافر کہنے سے کف لسان کیا پھر بھی وہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے پیشوا گنے جاتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں کے کفر و ارتداد سے کف لسان کرنے کی وجہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے بلکہ میں پکا مسلمان اکبر علماء ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک طویل تحریر ہم نے مولوی خلیل احمد بدایونی کے پاس بھیجدی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ علامہ انکشاف اپنی ضد اور ہٹ کے پکے ہیں وہ اپنی ہٹ

سے باز نہیں آئیں گے ورنہ پھر اس انکشاف حق میں انکو اس کو دوہرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ چونکہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے یہاں فرعون کا سہارا لیا ہے اس لئے اس مسئلہ پر یہاں گفتگو کریں۔

فرعون کا واقعہ ناظرین کو یاد ہے، وہ ایک کافر و ظالم بادشاہ تھا، قوم بنی اسرائیل کو اس کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم خداوندی انہیں لے کر دریا پار کر گئے۔ دریا نے ان کے لئے راستے بنا دیئے، فرعون بھی ان کا تعاقب کرتا ہوا۔ دریا کے ان راستوں میں گھس گیا، دریا اپنی اصل حالت پر آ گیا۔ راستے بند ہو گئے۔ لشکر کے ساتھ جب فرعون ڈوب کر مرنے کے قریب ہوا تو کہنے لگا۔ قال امنت انه لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں۔ (قرآن حکیم سورۂ یونس) جب ڈوبتے وقت فرعون نے ایمان کے یہ کلمات ادا کئے تو ارشاد فرمایا "الآن" (قرآن حکیم) کیا اب! یعنی زندگی بھر کفر میں مبتلا رہنے کے بعد اب جب کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور موت کا یقین ہو گیا تو ایمان لاتا ہے۔

اس قرآنی بیان سے جمہور اسی طرف گئے ہیں کہ فرعون کی توبہ اور اس کا ایمان لانا مرتے وقت قبول نہیں جس پر "الآن" دلالت کر رہا ہے۔ اور بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ الآن سے توبہ و ایمان کے غیر مقبول ہونے کا مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ جب فرعون ایمان لے آیا تو وہ دنیا سے مسلمان گیا چونکہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر توبۂ یاس قبول ہے اور سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مالکی ہیں اس لئے انہوں نے اپنے مذہب کا سہارا لے کر فرعون کی توبہ کو مقبول رکھا اور اپنی کتاب فصوص الحکم میں اس کو مسلمان فرمایا ہے۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا۔ وھو مقبول عند الامام مالک حکما بالظاھر کالمومن عند سل السیوف والمومن عند اقامة الحد علیه یقبل ایمانه وعلیٰ ھذا

بنی کلام حضرۃ الشیخ الاکبر المالکی فی الفصوص ذھب الی الایمان۔ یعنی ایمان یاس سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ظاہر پر حکم دیتے ہوئے مقبول ہے۔ جیسے کہ وہ کافر جس کے قتل کرنے کے لئے تلوار کھینچ لی جائے اور وہ ایمان لے آئے اور وہ جس پر حد قائم کرتے وقت مومن رہا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا ہے اور اسی پر مبنی ہے۔ حضرت شیخ اکبر ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا کلام فصوص الحکم میں جو فرعون کے ایمان لانے کو تسلیم کرتے ہیں۔ (روح البیان جلد ۴ صفحہ)

بہرحال فرعون کے بارے میں اختلاف اس کی توبہ و ایمان کے مقبول رکھنے نہ رکھنے پر ہے مگر دونوں فریق یہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق فرعون نے ایمان کے کلمات ادا کئے تھے۔

ان کے مقابلہ میں ملا انکشاف اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کے دیوبندی وہابی علم و فضل کو ملاحظہ فرمایئے کہ کس طرح آپ نے اپنے کشف لسان کے لئے اکابر دیوبند اور فرعون کی ملتوں کو ایک کر دیا۔

اے ملا انکشاف! جب آپ نے اکابر دیوبند اور فرعون دونوں کو ایک ہی صفت کفر سے موصوف فرما کر ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا تو جس طرح حضرت شیخ اکبر کے نزدیک ان کے کشف لسان کی بنیاد توبہ و ایمان ہے کیا اسی طرح آپ کے کشف لسان کے لئے اکابر دیوبند نے زندگی میں یا کسی موت کے وقت ہی اپنے کفریات سے توبہ کی ہے؟ پھر قرآن حکیم نے فرعون کے ایمان کا جو انداز ذکر فرمایا ہے کیا اکابر دیوبند اسی طرح ایمان لائے ہیں۔ فرعون کو ایمان لاتے میں۔۔۔۔ بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے تو شرم نہ آئی حالانکہ وہ اپنی زندگی میں بنو اسرائیل کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا تو فرعون اور دیوبندی کی آپ کی بیان کی ہوئی علت مشترکہ کی بنیاد پر دیوبندیوں نے کفر سے توبہ کرنے میں کیا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی ہدایت کا بھی ذکر کیا ہے پہلے حیا کی وجہ سے فرعون کی طرح توبہ نہ کی کسی طرح بھی توبہ کی ہے یا نہیں! ہم جانتے ہیں کہ توبہ کا ثابت کرنا تو درکنار اگر مولوی خلیل احمد بدایونی دیوبندیوں کے سامنے اکابر دیوبند

کی توبہ کا سوال بھی اٹھایا تو پوری دنیائے وہابیت و دیوبندیت آپ پر پلٹ پڑے گی اور آپ کی نومولود دیوبندیت کو دھورے پر رکھ دے گی۔

جب اکابر دیوبند کی توبہ ہی سرے سے ثابت نہیں بلکہ توبہ سے انکار اور ڈھٹائی ثابت ہے تو علامہ انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی ہی اصل پران کے نزدیک توبہ نہ کرنے والے دیوبندی مولوی، توبہ کرنے والے فرعون سے بدتر قرار پائے اور اکابر دیوبند کی توبہ کے بغیر توبہ کرنے والے فرعون پر قیاس کر کے حضرت شیخ اکبر کی طرح قیاس کرنا اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت و حماقت ہوئی۔

اے جہالت مآب! کیا سمجھ کر آپ نے دیوبندی اکابر کو فرعون پر قیاس فرمایا۔ آخر آپ کے قیاس کا یہ نتیجہ نکلا کر آپ نے اپنے کفِ لسان کے شوق میں اکابر دیوبند کو فرعون سے بدتر ثابت کر کے جہنم میں ڈھکیل دیا اور آپ بھی ان کے پیچھے لٹکے چلے جا رہے ہیں۔

صـ۴۴ سے صـ۴۹ کی ابتدائی سطروں تک علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کے سوال اور اپنے طویل بیانات کو پھیلایا ہے جو اس طرح ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب مرحوم نے اعتراض کیا کہ حضرت سید محمد میاں صاحب مارہروی رحمہ اللہ تعالیٰ اکابر دیوبند کو کافر کہتے تھے اور آپ (علامہ انکشاف) نہیں کہتے ہیں تو آپ کا سلسلہ بیعت ان سے قائم نہ رہا، اس کے جواب میں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کچھ کہا مندرجہ ذیل نمبروں میں ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔ اصل کتاب انکشافِ حق سے ملائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) پیری مریدی کا دار و مدار مسئلہ تکفیر پر نہیں ہے۔ یزید کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر مانتے تھے اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں ظاہر ہے غوث اعظم اپنے مذہب کے خلاف تو نہیں تھے وہ بھی یزید کو کافر کہتے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی، علماء اہلسنت اور دوسرے محققین

قادریہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبعیت میں یزید کو کافر نہیں کہتے ہیں بلکہ سکوت اختیار کرتے ہیں تو یہ لوگ بھی غوث اعظم کی مریدی سے نکل گئے اور اگر نہیں نکلے تو میں بھی اکابر دیوبند کو کافر نہ مان کر حضرت سید محمد میاں کی بیعت سے نہیں نکل سکتا۔

(۲) جب اہلسنت امام اعظم و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یزید کے بارے میں اختلاف مان رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ سلف میں مختلف فیہ رہا جس کو تحقیق ہو گئی، اس نے تکفیر کر دی اور جس کو نہ ہوئی اس نے نہ کی۔ ہر اہلِ تحقیق اپنی تحقیق کے مطابق جواب دے گا کسی کو کسی پر اعتراض کا حق نہیں۔

(۳) فاضل بریلوی کا تقویٰ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۴) امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین میں بڑی بڑی ہستیوں میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ جن کی غلامی پر فاضل بریلوی ناز کرتے ہیں۔ پھر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے غوث اعظم کے خلاف تکفیر یزید میں کفِ لسان کیوں کیا۔؟

(۵) اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ تقلیدی نہیں ہے ــــ تحقیقی ہے یہی وجہ ہے کہ امام غزالی، امام فخرالدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں۔

(۶) یزید کے بارے میں اہلسنت کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ اس کو کافر قطعی مانتا ہے۔ دوسرا گروہ توقف و کفِ لسان کا قائل ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مسلمان قطعی مانتا ہے۔ اور یہ تینوں اہلِ حق ہیں اہلسنت ہیں ان میں سے کسی کو کسی نے علامت نہیں بنا سکتے۔

(۷) مسائل کفر و اسلام میں مشائخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں بلکہ ائمہ ہدیٰ اہلسنت و جماعت کا اتباع کیا جائے گا۔

ہم نے صرف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے مقاصد کو واضح کرنے کے لئے نمبر لگا دیئے ہیں۔ جوابات میں ان نمبروں کی پابندی ہم نے ضروری نہیں سمجھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین ہمارے جواب کو بہت اچھی طرح سمجھ لیں گے جو مولوی خلیل احمد بدایونی کے تمام مقاصد پر حاوی رہیں گے۔

عـــہ بالکل صحیح فرمایا تھا حضرت مولانا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

نے کہ آپ کی بیعت ٹوٹ چکی ہے۔ اگرچہ آپ کفِ لسان کہہ رہے ہیں مگر پورے کافر و مرتد ہوگئے ہیں۔ کفر و ارتداد اور مرتدین کی مدافعت میں سرگرم ہیں جب کہ صرف کفِ لسان اور توقف ہی مولوی خلیل احمد بدایونی کے لئے ارتداد ہے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ قول قطعاً غلط اور کافرانہ ہے کہ پیری مریدی کا دارو مدار تکفیر پر نہیں ہے۔ پیری مریدی کی پہلی شرط ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر جاننا ہے مولوی خلیل احمد بدایونی اب جب کہ بیعت سے نکل چکے ہیں اپنے غیر امتیازی مذہب پر اگر کسی جوگی یا مرتد کو اپنا پیر بنالیں یا خود جوگی یا مرتد پیر بن جائیں تو کوئی تعجب نہیں۔ بہرحال ان کی بیعت ان کے پیروں کے ساتھ ٹوٹ گئی ہے اور آپ کے جو مرید مسلمان ہیں ان کی بیعت بھی باقی نہیں رہی۔

ہم یہاں چند شکلیں بیان کرتے ہیں جن سے تکفیر کی نزاکتیں اچھی طرح سمجھ میں آجائیں گی۔

پہلی شکل

اگر کسی شخص کے کفر قطعی ناقابلِ تاویل کی یقینی نسبت کے ساتھ یقینی اطلاع مل گئی تو دونوں پیر و مرید پر فرض قطعی ہوگا کہ تکفیر کریں اگر دونوں میں سے کسی نے بھی تکفیر سے کفِ لسان کیا تو وہ خود کافر و مرتد ہوگا اور بیعت ٹوٹ جائے گی۔ مثلاً زید تمام ضروریاتِ دین کا ماننے والا مسلمان تھا دعویٰ اسلام کرتے کرتے شامت آئی اور اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے ہی انکار کر دیا اور بکر و عمرو دونوں پیر و مرید کو زید کے اس انکار نبوت کی یقینی اطلاع ہے چونکہ زید کے قول انکار نبوت میں تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں یہ انکار کفر قطعی قرآنی ہے اور بکر و عمرو کے خبردار ہوجانے میں بھی اصلاً کوئی شبہ باقی نہ رہا جس نے یقینی قطعی حکم پیدا کر دیا تو اب پیر و مرید (بکر و عمرو) میں سے کسی کا زید کی تکفیر سے انکار یا کفِ لسان کرنا اس کو کافر و مرتد بنادے گا اور بیعت قطعاً ٹوٹ جائے گی اور یہ کہنا باطل بلکہ کفر ہوگا کہ یہاں پیری مریدی کا دارو مدار تکفیر پر نہ تھا۔

دوسری شکل

زید سے اسی نبوت کا انکار بیان کیا جاتا ہے جو شکل اول میں ذکر کیا گیا ہے کہ کفر قطعی یقینی قرآنی

ہے۔ مگر پیر اور مرید یا استاد اور شاگرد یا ہم زمانہ یا مختلف الزمان لوگوں میں سے بعض کو یقینی اطلاع ہی نہیں خواہ وہ اختلافات روایات کی بنیاد پر ہو' یا نسبت میں ہی شبہ ہو کہ زید سے یہ کفر سرزد ہوا یا نہیں یا بعد میں توبہ کا شبہ پیدا ہوگیا ہو۔ اسی طرح شبہات کی اور صورتیں ہیں اگر ان میں سے کوئی پیدا ہوجائے جو عدم اطلاع یقینی پر دلالت کرتی ہوں تو اگرچہ یہ ضرور ضرور کہا جائے گا کہ وہ کفر کفر قطعی یقینی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں مگر زید کی طرف نسبت کفر پر یقینی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی انکار کرتا ہے یا کفِ لسان کرتا ہے تو ہرگز کافر نہ ہوگا نہ بیعت وغیرہ ٹوٹے گی۔

تیسری شکل

تیسری شکل یہ کہ خود وہ قول کفر قطعی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے تو یہاں اس کے کفر کا انکار کفر نہ ہوگا ——— مثلاً زید اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں بیان کرگیا۔ تو اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں بتانا کفر ہے مگر زید کے اس قول میں اس معنیٰ کا احتمال ہے جو خود قرآن حکیم نے ید اللّٰہ (اللہ کا ہاتھ) کہہ کر مراد لے ہیں۔ اس لئے زید پر مرتد ہوجانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ لیکن علماء کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پوری قوت سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں ہونے کی متعلق قباحتوں اور حکم کفر لازم آنے کی شامت کو کھلے کھلے طور پر بیان کر دیں تاکہ محض احتمال معنی پر لوگ کفر میں ملوث ہو جانے کو بلاوہ سمجھیں اور حقیقی کفری معنی کو اختیار نہ کرجائیں۔ اور ایسی بات کہنے سے قطعاً اجتناب کریں جو کفر کا بھی احتمال رکھتی ہوں' احتمال بتا بتا کر اس کی بیٹھ ہرگز ہرگز نہ تھپتھپائیں۔ خدانخواستہ احتمال سے ماوراء کفر کا عقیدہ ہی جم گیا تو یہ احتمال بیانی و عدم کفر کا فتویٰ کچھ کام نہ دے گا۔ عند اللہ اسے کافر نارسید سے جہنم میں پہنچا دے گا۔ اسی مقام کے لئے کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کو ایمان پر قائم رکھنا ہزار نئے مسلمان بنانے سے زیادہ اہم ہے۔ نہ وہ الٹے معنی جو بدحواس انکشاف سمجھ بیٹھے ہیں۔

ناظرین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح دیکھ کر

خوب سمجھ لیں یہ تینوں ایسے مسلمات ہیں جن سے خود مولوی خلیل احمد بدایونی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اور یہاں یہ فیصلہ کر لیں کہ بربیان کردہ کفر پر یہاں حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ حکم دینے یا قیاس کرنے سے پہلے تینوں شکلوں کی تمام نزاکتیں سامنے رکھنی ہوں گی۔ اگر پہلی شکل ثابت ہے تو اس پر دوسری تیسری شکل کا حکم یا قیاس غلط ہوگا اور اگر دوسری تیسری شکل ثابت ہے تو اس پر پہلی شکل کا حکم یا قیاس صحیح نہ ہوگا۔

یہی وہ مقام ہے جہاں ملّا انکشاف علامہ کف لسان اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی نے ٹھوکریں کھائی ہیں، اور ان کی گمرہی نے انہیں آخر کافر و مرتد بنا کر رکھ دیا ہے۔ ناظرین تھوڑی زحمت فرما کر ان تینوں شکلوں کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن میں رکھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ پوری کتاب "انکشاف حق" کی سفاہت و حماقت اور مکر و فریب کو سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی بلکہ یہ شکلیں ہر جگہ میزان کا کام دیں گی ویسے ہم ان شاء المولیٰ الکریم ہر ضروری جگہ حد بندی کی چندی کرنے کا پورا خیال رکھیں گے۔ یہیں مریدی سے متصل ہی مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے یزید کا ذکر چھیڑ دیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اپنے دیوبندی پیشواؤں کے کفر کو یزید کے کفر پر قیاس کر رہے ہیں، اور اپنے کفِ لسان کو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفِ لسان پر

اور مولوی خلیل احمد بدایونی کے یہ دونوں قیاس باطل محض ہیں اس لئے کہ یزید کی طرف نسبت کفر میں ہی اختلاف ہے کہ اس سے سرزد ہوا یا نہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ ثابت ہی نہیں۔ بعض نے یزید کی توبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ وہی امام غزالی جن کا ذکر ملّا انکشاف نے کیا ہے احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

فان قیل ھل یجوز لعنۃ یزید لکونہ قاتل الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ او امر بہ قلنا ھذا لم یثبت اصلاً ولا یجوز ان یقال انہ قتلہ او امر بہ فضلاً عن اللعن۔

یعنی اگر یہ کہا جائے کہ کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اس وجہ سے کہ وہ قاتل سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ہے یا اس نے اس کا حکم دیا تھا تو ہم کہیں گے کہ یہ اصلاً ثابت نہیں ہوا اور یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے آپ کو شہید کیا

یا اس کا حکم دیا۔ چہ جائیکہ اس پر لعنتیں کی جائیں۔

بہرحال تمام مذاہب اہلسنت کے سامنے رکھ کر یزید کا حال صرف شکل ثانی سے شکل ثالث تک جاتا ہے۔ شکل اوّل میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یزید کے کفر کو کفرِ قطعی بھی مان لیں تو نسبت کفر قطعی و یقینی نہیں ہے اور وہ شکل اول میں داخل نہیں ہوتا۔ لہٰذا یزید کے کفر کے بارے میں کفِ لسان، عدم کف لسان سے کسی پر الزام کفر نہیں ہوگا اسی طرح یزید کے بارے میں توبہ کا شبہ بھی یزید کی طرف کفر کی نسبت کی قطعیت و یقین کو باقی نہیں رکھے گا۔ اور اہل سنت کے یزید کے بارے میں اس اختلاف کو خود مولوی خلیل احمد بدایونی نے بیان کیا ہے بخلاف اس کے دیوبندی اکابر کی طرف ان کے اقوال کی نسبت صحیح قطعی و یقینی ہے۔ خود ان قائل دیوبندی اکابر نے ان اقوال کا اقرار کیا ہے — ڈھٹائی اور بے حیائی سے باطل تاویلیں بھی کی ہیں جن کی بحث اپنے مقام پر آتی ہے۔ یہاں اس وقت صرف اس سے کلام ہے کہ ان اقوالِ کفریہ کے سرزد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ نہ ان اکابر دیوبند کی طرف سے توبہ کا کوئی شبہ ہے نہ کہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان سے اہل دیوبند نے متفقہ طور پر مرتے دم تک ان اقوال پر قائم رہنے اور ان اقوال کی تاویل ہی کو بیان کیا ہے اور مرنے کے بعد سے ابھی تک وہ اقوال اور تاویلیں برابر شائع کی جا رہی ہیں۔ پورا دیوبندی کنبہ اور دوسری تمام جماعتیں ان کی اپنی اور غیر برادریاں سب کی سب بلکہ خود مولوی خلیل احمد بھی ان اقوال کی نسبت پر متفق ہیں۔

جب یزید کی نسبت اور دیوبندیوں کی نسبت میں مشرق و مغرب کا بُعد ہے دونوں میں سے ہر ایک کی نسبت کی کیفیت جدا جدا اور متضاد ہے تو علامہ کفِ لسان نے مولوی خلیل احمد بدایونی کا یزید کی غیر یقینی مختلف فیہ نسبت پر دیوبندیوں کی یقینی متفق علیہ نسبت کو قیاس کرنا ہی باطل ہے اور علامہ کفِ لسان کی نری جہالت و سفاہت اور اس پر کفِ لسان کرنا بطالت و حماقت ٹھہرا۔

مولوی خلیل احمد بدایونی نے یزید اور دیوبندیوں کو ایک کر کے اپنے کفر سے ہلاکت نامہ پر ویسے ہی دستخط کر دیئے ہیں جیسے اس سے قبل فرعون اور دیوبندیوں کو

ایک کرنے کے سلسلے میں ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مولوی خلیل احمد صاحب نے یزید کے ذکر سے یہاں جو مقصد رکھا ہے اس کے باطل ہونے کا فیصلہ بھی ناظرین آسانی سے کر سکتے ہیں کہ جب کفر کی نسبت ہی یزید کی طرف یقینی و قطعی نہیں رہی تو سیدنا امام احمد بن حنبل ہوں یا آپ کے اصحاب یا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے حنبلی مقلد یا دوسرے مذاہب کے ائمہ یا ان کے اصحاب خواہ اہلِ فقہ ہوں یا اصحابِ طریقت کسی کے اقرار کسی کے انکار کسی کے کفِ لسان کسی کی تکفیر کسی کے مسلمان سمجھنے سے ایک دوسرے پر کوئی کفر یا فسادِ بیعت کا حکم نہیں لگا سکتا یہاں اسلام بھی برقرار رہے گا اور بیعت بھی باقی رہے گی۔

ہاں دیوبندیوں کے کفریات یزید کے کفر سے الگ ہیں جو خود یقینی قطعی ہیں۔ اور ان کفریات کی نسبت دیوبندیوں کی طرف بھی قطعی یقینی ہے اس کا انکار یا کفِ لسان کا فرد مرتد بنا کر بیعت سے نکال دے گا اور اسی وجہ سے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا فرد مرتد ہو کر حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے نکل گئے ہیں۔

ہمیں یہاں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دوسرے حنبلی علماء کے بارے میں کفرِ یزید کے اقرار و انکار پر گفتگو کرنی تھی مگر چونکہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کا مقصد ہی دفن ہو کر رہ گیا ہے اس لئے اس وقت ہم اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔

ع۳ و ۳ اس میں شک نہیں جناب علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی دنیائے علم فن کی اعجوبہ روزگار ایک نادر المثال نمونہ شخصیت ہیں۔ آپ نے اپنے گمان میں ایک بہت بڑے دینی قضیہ کا فیصلہ ہی کر کے رکھ دیا ہے۔ چونکہ یزید کے بارے میں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما مختلف ہو گئے ہیں اس لئے مولوی خلیل احمد بدایونی کی بلند ترین تحقیق دقیق ترین تدقیق پر شریعت مطہرہ کی ساری تکفیریں مختلف فیہ قرار پا کر رہ گئیں۔ ابھی تک دنیا کے علماء اس نکتہ کو سمجھ نہ پائے تھے۔ دنیا تکفیر کفر و ارتداد سنتے سنتے تنگ آ گئی تھی علا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی پر یہ نکتہ القا ہوا اور انہوں نے کفر و تکفیر کا سارا جھگڑا

ہی ختم کر کے دنیا پر احسانِ عظیم فرمایا۔ اور اب دنیا کے سارے مرتدین کو کفر و ارتداد سے اور دنیا کو ان آوازوں کے سننے اور کفریات کی زد میں آنے سے نجات مل گئی۔ ہزار کوئی غلیظ کفریات بکے اسے مختلف فیہ ہونے کا فائدہ ضرور دے گا۔ کم از کم بعض کے کفِ لسان کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہو سکے گا۔ اور جب مولوی خلیل احمد بدایونی نے اپنا کفِ لسان بیان کر دیا تو جنت کا سرٹیفکیٹ بھی مل جائے گا۔

پھر دیوبند کے اس نئے سپوت اور عظیم قانون ساز مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مرتدین کے لئے کیسا عجیب نفع بخش قانون دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ قادیانی ہزار کفریات میں نہا جائیں، دیوبند کے بڑے بڑے جید کہلانے والے مولوی ملا انکشاف مولوی خلیل احمد سمیت متفق ہو کر قادیانیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیں۔ یہ دیوبندی فتویٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے کفِ لسان کے فتوے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ یہ دیوبندی مولوی امام اعظم کے برابر ہو سکتے ہیں لہٰذا دیوبندیوں کا قادیانیوں کے بارے میں فتویٰ باطل اس لئے کہ بہرحال ملا انکشاف کے قانون پر وہ مختلف فیہ ٹھہرا اور ملا انکشاف علامہ کفِ لسان نے قادیانیوں کو سیدنا امام اعظم کے کفِ لسان کی پناہ گاہ تک پہنچا دیا اور ملا انکشاف کے مذہب پر ظاہر یہی ہے کہ ملا انکشاف اور سارے دیوبندی مولوی اپنے مذہب کے امام کے خلاف جا کر کفِ لسان کو تو چھوڑ نہیں سکتے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ تعالیٰ ہر فتنہ و شر سے ہمیں اور مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

ہم نے یہاں خاص طور پر الزام و تعریض کے انداز کو اختیار کیا ہے۔ دوسری جگہ یہ مباحث آ گئے ہیں۔

ع۴ علامہ کفِ لسان طویل البیان لسلب الایمان مولوی خلیل صاحب بدایونی کا کہنا ہے کہ :-

جب اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا محبوب امام طریقت و مرجع عقیدت مانتے ہیں تو غوثِ اعظم

کے خلاف تکفیرِ یزید میں کفِ لسان کیوں کیا۔؟

اولاً عرض ہے کہ ملّا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی ان تحریروں میں یہ ثابت ہی نہیں کیا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تکفیرِ یزید کرتے تھے۔ آپ نے جو چالاکی دکھائی ہے وہ یہ ہے حضور غوث اعظم، سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقلد تھے اور ان کی تقلید کی وجہ سے ظاہر یہی ہے کہ غوث اعظم اپنے امام کے مذہب کے خلاف جا نہیں سکتے تھے وہ بھی تکفیرِ یزید کرتے تھے۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی کتنی بڑی عیاری ہے کہ بغیر کسی مستند روایت کے آپ نے تکفیرِ یزید کی نسبت حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف کردی اور صرف ظاہر لکھ کر فریب دینے کی کوشش کی۔

جب تکفیر کا مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے نزدیک تقلیدی نہیں تحقیقی ہے تو یہ کیسا فریب ہے کہ علامہ کفِ لسان تو تکفیر میں تحقیق کے لئے آزاد اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد ہی مقلد۔ ملّا انکشاف نے صرف ظاہر پر حضور غوث اعظم کی تقلید کو واجب و ضروری قرار دیا ہے۔

اے اکبر علماء دیوبند صاحب انکشاف! کچھ پڑھا بھی ہے یا یونہی شیخ چلی بنے پھرتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کفرِ غیر یقینی میں ائمہ دین و علماء ملت مختلف نظر آتے ہیں مگر جہاں کفرِ یقینی ہو وہاں سب کے سب متفق دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ملّا انکشاف بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انکار پر ائمہ دین مختلف ہوگئے ہیں؟ اور مسیلمہ کذاب جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار اور اپنی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس کے کفر و ارتداد میں متفق نہیں ہیں۔؟

ثانیاً اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکفیرِ یزید کی ہے تو اس پر آپ کا یہ اعتراض کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کیوں کیا لغو و جہالت ہے اگر آپ کا علم ناقص اور اس پر گمراہی کی مہر یہ سمجھنے کا موقع ہی دیتے تو آپ دین بدل کر دیوبندی گستاخ مرتدوں کے

کے دین میں کیوں داخل ہو جاتے۔

اے علامہ کفِ لسان! کیوں کا جواب سنئے۔ اگر نسبت ہی کا اذعان ہوتا تو خود امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یزید کی تکفیر میں اختلافات مروی نہ ہوتے۔ جہاں نسبت میں اختلاف تھا وہاں کفِ لسان کرنا جائز تھا۔ اور یہ ظنیات میں داخل ہے۔ اور جہاں کفرِ یقینی کے ساتھ نسبت کا بھی یقین ہو اور اطلاع بھی یقینی ہو وہاں ہرگز ہرگز ائمہ دین نے تکفیر میں اختلاف نہیں کیا۔ اور نہ کفِ لسان کی ہوا آنے دی۔ اور یہ یقینیات میں داخل ہے جیسے وہ ابن خطل جو اپنے کفر و ارتداد کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے مرتد قرار پاکر قتل کر دیا گیا۔ ذرا کسی امام یا شیخ طریقت کا اس کے بارے میں اختلاف دکھائیے۔ ہاں آپ جیسے محققِ وقت کفِ لسان کر جائیں تو کچھ تعجب نہیں۔

پوری دنیا سارے علماء دیوبند آپ کے گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی کفریہ عبارتوں کی نسبت پر تو متفق ہیں۔ آپ جیسے نومولود دیوبندی جو ابھی دیوبندیوں کی گود میں آئے ہیں اگر اختلاف کریں تو جہالت و حماقت کا تماشا ہی ہوگا اور آپ دکھا ہی رہے ہیں۔ جب دیوبند کے توہینی کفریات قطعی ہیں، نسبت قطعی ہے، تو یہ سرے سے اختلاف کا محل ہی معدوم اور اطلاع یقینی موجود تو جس جس کو یقینی اطلاع ہو جائے اس پر فرض ہے کہ تکفیر کرے۔ ان کفریات کو کفر ہی جانے۔ اسلام نہ مانے اگر انکار کرے گا یا کفِ لسان تو کافر و مرتد جہنمی ہو جائے گا۔

چونکہ آپ کے پیر و مرشد حضرت سید محمد میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دیوبندیوں کے ان یقینی کفریات کی یقینی اطلاع رکھتے تھے اس لئے وہ بغیر کسی حیلے کے صاف صاف ان دیوبندیوں کے کفر و ارتداد پر قائم رہے اور آپ نے دعوے ایمان سے لیکر مرتد بن جانے تک یقینی اطلاع رکھنے کے باوجود کفِ لسان کیا ہے اسی لئے مرتد ہو کر بیعت سے خارج ہوگئے۔ اپنی بے اصولیوں اور فضول غیر متعلق مثالوں سے آپ کا اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر قیاس کرنا سوائے خبط و جنون کے کچھ نہیں۔ اب آپ کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ آپ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرح کسی جاہل کو اپنا پیر بنائیے اور اس کے مقابلہ میں خود محقق و مدقق بلکہ پیر صاحب کو ساتھ لئے گھومئے اور کفر وارتداد اور توہین نبوت کی اشاعت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے شر سے بچائے۔ (آمین)

اے اکابر علماء دیوبند! کیا آپ یہ سبق بھول گئے کہ ائمہ دین و مشائخ طریقت ظنیات میں صحیح اختلاف کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ صفائی قلب کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اپنے آقا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ائمہ دین کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں اور ان سے اس باب میں رضا و خوشنودی کی ہی امید رکھتے ہیں۔ یہاں ملا انحشاف کیا اور کیوں کے چکر میں پڑے ہیں۔ اور جہاں یقینیات و قطعیات ہوتے ہیں وہاں یہ ائمہ دین و مشائخ طریقت رائی برابر ہٹنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے سے گمان پر فرعون کے اختلاف سے چشم پوشی کی اور ابوجہل اور ابولہب کے کفر پر اٹل سب نے اتفاق رکھا۔

ع۵ علامہ کف لسان فرماتے ہیں۔

"یہ مسئلہ تقلیدی نہیں تحقیقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی امام فخرالدین رازی یزید کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور تکفیر کو منع کرتے ہیں۔"

سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ مولوی خلیل احمد بدایونی واقعی پڑھے لکھے مولوی ہیں یا کوئی شیطانی طاقت القاء کرکے آپ پر مسائل منکشف کرتی ہے — دعوے تو آپ مطلق مسئلہ تکفیر کا کرتے ہیں اور مثال مقید مسئلہ تکفیر کی دیتے ہیں۔ مطلق مسئلہ تکفیر سے ان بدھوؤں کی سمجھ میں آیا ہی نہیں کہ ابوجہل اور ابولہب کے کفر کی تحقیق کے راستے کھلیں گے اور کف لسان کے خبطی ابوجہل اور ابولہب کی تکفیر سے بھی کف لسان کرنے لگیں گے اور اگر مطلق تکفیر مسلم سمجھا جائے تو ابن خطل جیسے مرتدین کے ارتداد اور ان کے مرتد ہو جانے پر امت متفق ہے۔ ان میں اختلاف کی باطل صورتیں نکالی جائیں گی۔

ملا انحشاف اپنے ذوق کف لسان کی تسکین کے لئے یزید کے مختلف فیہ کفر ہی کے کیوں حریص ہیں وہ دیوبندیوں کو ابن خطل جیسے مرتد پر کیوں قیاس نہیں کرتے جس کا ارتداد قطعی اور متفق علیہ ہے۔ اگر آپ کو دونوں میں فرق نظر آتا ہے تو شرم آنی چاہیے کہ کیوں مطلق تکفیر کا دعویٰ کرکے مقید تکفیر کی مثال سے دنیا کو فریب دیا۔ اور اگر ملا انحشاف کی نیت یہ ہے کہ انہیں صرف اس تحقیق کی ضرورت ہے کہ دیوبندیوں کی عبارتوں میں کفر ہے یا نہیں تو ہم عرض کریں گے کہ اس نیت کا اظہار بھی جھوٹا قرار پائے گا۔

جب دیوبندیوں کی عبارتوں کی نسبت کا آپ کو یقین ہے تو بےجا آپ انکار کرتے ہیں، اگر حسام الحرمین کی طرح مضامین ثابت ہو جائیں تو آپ ان کے کفر قطعی ہونے کو قبول کرتے ہیں تو پھر صرف اس کی ضرورت تھی کہ دیوبندیوں کی ان عبارتوں پر اصلی دیوبندیوں کی طرح گفتگو کرتے۔ یہ ساری غیر متعلق بحثیں، فضول مثالیں بے معنی واقعات وغیرہا اوراق کی طرح اپنی پیشانی کو اور سیاہ کرنے، جہالت و حماقت کا تماشا دکھانے، اور کفریات میں مزید دھنستے چلے جانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

ع۶ یہ بحث گزر چکی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔

ع۷ ملا انحشاف مولوی خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں "مسائل کفر و اسلام میں شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں بلکہ ائمہ ہدیٰ اہلسنت و جماعت کا اتباع کیا جائے گا۔"

جی ہاں بالکل ٹھیک شیوخ و مرشدین کا بھی اتباع نہیں مگر آپ یہ تو تسلیم کریں گے کہ شیوخ و مرشدین اور مریدین دونوں کو ائمہ ہدیٰ اہلسنت کا اتباع کرنا چاہیے۔ ایسا تو نہیں کہ صرف شیوخ و مرشدین کو ہی اتباع کرنا چاہیے اور مریدین اتباع سے آزاد خود محقق بن کر آوارہ پھرتے رہیں۔

کیا آپکو معلوم نہیں کہ تمام ائمہ ہدیٰ اہلسنت نے متفقہ طور پر توہین نبوت کرنیوالے گستاخوں کو مرتد قرار دیکر قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ بعض تو بہ پر قتل سے مامون رکھتے ہیں۔ یہاں دیوبند کے گستاخ پیشواؤں

نے بدترین توہینِ نبوت کی ہے اور دنیا کے اخبث کافر و مرتد بن گئے ہیں۔

اور ائمہ ہدیٰ کی اتباع میں ہی حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں دیوبندی گستاخ پیشواؤں کو کافر و مرتد مانا ہے بخلاف اس کے آپ نے ائمہ ہدیٰ اہلسنت کی متفقہ تعلیم و اتباع کو پسِ پشت ڈال کر کفِ لسان کیا ہے بلکہ صاف انکار کرکے ان گستاخ مرتدوں کی گودوں میں جا بیٹھے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ اتباع ائمہ ہدیٰ کرکے صراطِ مستقیم پر قائم رہے اور آپ نے ائمہ دینِ اہلسنت کی اتباع کا پُر فریب جھوٹا دعویٰ کیا اور بدترین گستاخ مرتد دیوبندیوں اور ان کی توہینِ نبوت کی اتباع و حمایت کرکے ائمہ ہدیٰ اہلسنت کی اتباع سے نکل کر کافر و مرتد بن گئے اور اسی وجہ سے حضرت سید محمد میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے خارج ہو گئے۔ علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے "انکشافِ حق ص۴۶" پر تیسری مرتبہ شور و شغب کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے جو نقشہ کھینچا ہے اس کے الفاظ دیکھئے

"کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ شور و شغب مچایا گیا جس کا مختصر نقشہ یہ ہے کہ چند نوعمر کم علم اطفال کو اکٹھا کرکے بدایوں لایا گیا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے بدایوں میں جمع ہونے سے قبل بریلی میں ایک مخصوص میٹنگ کی جس میں طے کیا کہ ہمارے بچاؤ کی صرف ایک صورت یہی ہے کہ ہم لوگ حسبِ عادت خوب شور و غل مچا دیں اور عوام کی فریب دہی کے لئے فتویٰ کفر ضرور لگا دینا چاہیے کیونکہ جانتے تھے کہ کسی حق بات کا جواب تو نہیں ہو سکتا۔"

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد بدایونی کا ڈیل ڈول دیکھکر گمان تو یہی ہوگا کہ آپ بھاری بھرکم شخصیت ہوں گے مگر آپ کا اصل روپ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ آپ اتنے ہی چھچھورے اور چھوٹے آدمی ہیں۔ المختصر یہی مندرجہ بالا عبارت میں آپ کیا کیا

جھوٹ بولے ہیں اور کیسا کیسا فریب دیا ہے ــــ بہرحال آپ کی عبارت کا مفہوم دیکھئے ــــ اہلِ سنت نے عادت بنالی تھی کہ بار بار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر چڑھ دوڑ کر شور و شغب مچاتے رہیں۔ تیسری مرتبہ شور و شغب کے لئے نوعمر اطفال جمع کئے گئے مگر بدایوں میں اکٹھے ہونے سے قبل بریلی میں میٹنگ کرکے یہ طے کیا گیا کہ یہ نوعمر چھوکرے جو جاہل کم علم ٹھہرے ان سے یہ کام لیا کر سوار ہو کر اپنا کام کر جائیں۔ شور مچا کر کفر کا فتویٰ لگا دیں اور عوام کو یہ باور کرا دیں کہ یہ نوجوان غالب رہے اور اہلسنت کی جیت ہو گئی۔ یہ حرکتیں ان نوعمروں کی طرف سے اس لئے کرائی گئیں کہ وہ جانتے تھے کہ کسی حق بات کا جواب تو ہو نہیں سکتا۔

ہمارا یہ طرزِ گفتگو علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے اندازِ تحریر کی ترجمانی ہے۔ آپ اسی ص۴۶ پر آگے دیکھ لیجئے کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کو یہ شکایت رہ گئی کہ یہ نوعمر چھوکرے حق کو چھوڑ کر غلط طریقہ سے اپنا کام کر گئے اور جو عمر رسیدہ علماء اہلسنت تھے وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے نہیں آئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب کی یہ گل فشانی دیکھئے۔

"اس جماعت میں مولوی شریف الحق صاحب بھی آئے تھے مگر فقیر کے سامنے نہیں پڑے۔" (انکشاف ص۴۶)

یعنی مولوی شریف الحق صاحب بڑے ہوشیار نکلے کہ انہوں نے پہلے ہی نوعمر چھوکروں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ اور آپ ان سے اتنے تنگ ہو گئے کہ مولانا شریف الحق صاحب پر گالیاں برسانا شروع کر دیں۔ پھر یہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے جو فریب کھیلا ہے اسکو بھی دیکھ لیجئے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ بعد تیسری مرتبہ پھر شور و شغب مچایا گیا...... چند نوعمر کم علم اطفال کو جمع کرکے بدایوں لایا گیا۔" (انکشاف ص۴۶)

اسی صفحہ پر ملا انکشاف واللہ اعلم کے بعد لکھتے ہیں۔

"جب یہ لوگ بدایوں میں پہنچ گئے تو فقیر کے پاس ایک تحریر پہنچی۔" (ص۴۷)

اس پورے سطر کی عبارتوں سے مولوی خلیل احمد صاحب یہ باور کرانا چاہتے ہیں ـــــ کہ اس تیسری مرتبہ اہلسنت کا نوعمر کم علم اطفال کو بریلی میں جمع کرکے شور وشغب مچانے کا پلان بنانا' دنیا کا نام اور فائدہ حاصل کرنے اور حق کو دبانے کے لئے جال بچھانا بدایوں پہنچنے تک مولوی خلیل احمد صاحب کو بے خبر رکھنا اور بدایوں پہنچنے پر اچانک ایک تحریر کے ذریعہ مولوی خلیل احمد صاحب کو اطلاع دینا اہلسنت کی یہ ایسی حرکتیں تھیں جن سے وہ دفعتاً چھاپہ مار کر عوام کو اپنی جیت اور مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی یعنی وہابیہ کی شکست بتانا چاہتے تھے چنانچہ یہ اہلسنت ایسا ہی کر گئے ـ مگر "دروغ گو را حافظہ نباشد" دوسری ہی سطر میں ملا انکشاف اپنے اس من گھڑت افسانہ پر سیاہی پھیر گئے ـ فرماتے ہیں ـ

"اس سے قبل بھی مولوی غلام محمد ناگپوری کی تحریریں تیاریٔ مناظرہ کی آچکی تھیں ـ" (انکشاف ص۲۲)

ملا انکشاف کا یہ جملہ صاف بتا رہا ہے کہ تیسری بار کی نشست جو اصل میں مناظرہ کی مجلس تھی اس کی تیاریوں اور تاریخ کے بارے میں ایک مدت سے خط وکتابت چل رہی تھی ـ پھر یہ بار بار تحریروں کا آنا جانا ـ بدایوں میں بیٹھ کر نہیں ہو رہا تھا بلکہ ناگپور اور بدایوں کے درمیان دہلی ہوکر تقریباً پندرہ سو کلومیٹر یا کسی راہ سے کم وبیش فاصلہ یہ خطوط طے کر رہے تھے اور یادداشت تازے پر تازہ ہوتی جا رہی تھی ـ اس مناظرہ کی تیاری جسے تیسری مرتبہ اچانک شور وشغب باور کرانے کی کوشش بتائی ہے خط وکتابت میں ملاحظہ فرمائیں ـ مندرجہ بالا ایک سطر میں مولوی خلیل احمد صاحب کے ان اقراروں کے بعد کون یہ تسلیم کرے گا کہ علامہ کفِ لسان کو بے خبر رکھکر اچانک چھاپہ ماری کی گئی اور شور وشغب بپا کر مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی بیچارگی ومغلوبیت کا تماشا دکھایا گیا ـ

چلئے ان تو غور بھی کروں نے علامہ کفِ لسان پر بہت بڑا ظلم کیا' ملا انکشاف اب بتائیں کہ یہ کتاب "انکشاف حق" لکھنے میں کوئی آڑے نہیں آیا' ایسا تو نہیں ہوا کہ آپ لکھنا کچھ چاہتے تھے کسی نے زبردستی کرکے لکھوا کچھ اور دیا ـــ آپ کی اس کتاب کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ

نے یہ کتاب تنہائی میں پوری تحقیق وتدقیق کے ساتھ لکھی ہے' اظہار خیال کی پوری آزادی کے ساتھ تمام ضروری مباحث ومسائل پر آپ نے علم وفضل کا پورا خزانہ لٹا دیا ہے ـ جن باتوں کی آپ کو اہلسنت سے شکایت تھی وہ بھی آپ نے اس میں جمع کر دی اور آپ کے وہ سوالات جن سے علماء اہلسنت گھبرا گئے تھے انہیں سانپ سونگھ گیا تھا ـ انکے پاس ان سوالات کا کوئی جواب نہ تھا وہ بھی آپ نے اپنی اس کتاب "انکشاف حق" میں لکھ دیئے ہیں ـ شور وشغب بپا کر جن باتوں کو اہلسنت نے دبانا چاہا تھا وہ بھی آپ نے اس کتاب میں تحریر فرما دیا ہے ـ

جب سب کچھ اس کتاب میں آ گیا ہے تو اب جوابات سننے کیلئے بھی تیار ہو جایئے ـ

مبادی مناظرہ

علامہ کفِ لسان مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اس عنوان میں چند سوالات تحریر کئے ہیں اور یہ حکایت بیان کی ہے کہ یہ سوالات آپ نے مناظرہ سے قبل علماء اہلسنت کے پاس بھیجے تھے جن کو دیکھتے ہی اہلسنت کی ساری پارٹی کو سانپ سونگھ گیا ـ اور ملا انکشاف کے کان میں ڈالا گیا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب نے لوگوں کے سامنے یہ فرمایا ـ "اگر ہم نے اس کا جواب دیا تو ہمارے ہاتھ کٹ جائیں گے ـ" (انکشاف حق ص۲۱ دیکھئے)

کسی کے جہل مرکب وحماقت تام میں گرفتار وسرشار رہنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ باتیں تو بچوں اور خبطیوں کی طرح کرتا ہو اور سمجھ یہ بیٹھا ہو کہ میں اکبر علماء وافضل فضلاء ہوں ـ

ملا انکشاف اپنے ہی طرز فکر پر اس گمان میں ہیں کہ یہ سوالات آسمان سے آپ پر نازل ہوئے ہیں ـ جن کا اہلِ زمین کے پاس کوئی جواب نہیں اور مبادی مناظرہ کے طور پر ان سوالات میں ملا انکشاف بے بہرہ رہیں ـ ہم اس سے قبل عرض کر چکے ہیں کہ واقعات

کیا تھے ان کی کرید اور چھان بین بیکار ہے۔

جب علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب نے سب کچھ اس کتاب میں تحریر فرما دیا ہے تو آپ کیا ہیں آپ کی یہ کتاب "انکشاف حق" کیسی ہے سوالات اور دیگر امور میں آپ نے کیا تیر مارا ہے سب سامنے آجاتا ہے۔ یہاں ہم اپنے جوابات لکھ رہے ہیں۔ سوالات ملا انکشاف کی کتاب "انکشاف حق" کے ص۵۴ پر مبادی مناظرہ کے تحت دیکھئے دیے جاتے جوابات سے سوالات بھی سمجھ میں آجائیں گے۔ نیز اس خط وکتابت کو ضرور دیکھ لیجئے جو اسی مناظرہ کے بارے میں ہے اور ہم نے اسے خط وکتابت کے اخیر میں اسی کتاب میں درج کر دیا ہے۔

۱۔ اہلسنت وجماعت وہ سواد اعظم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے معتقدات "معمولاً" اور اوامر ونواہی کے معتقد وعامل ہوں، اور انہیں جاننے ان کا مفہوم سمجھنے اور ماننے میں صحابہ کرام اور جماعت اہل حق کے ساتھ ہوں۔

۲۔ اہل قبلہ یا اہل لا الٰہ الا اللہ مومن کا علم ہے جب تک وہ ضروریات دین کو مانتا ہے ایمان پر قائم ہے وہ اہل قبلہ اور اہل لا الٰہ الا اللہ کہلائے گا۔ فسق وفجور اس کو اہل قبلہ ہونے سے خارج نہیں کرے گا۔ خدا نخواستہ اگر اس نے کفر وارتداد کو اختیار کیا یا کفر وارتداد پر کف لسان کیا تو اہل قبلہ یا اہل لا الٰہ الا اللہ نہیں رہیگا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۳۔ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کس طبقہ سے تھے اس حساب وکتاب میں آپ اور آپ کے دیوبندی ساتھی پڑے رہیں۔ اہلسنت اتنا جانتے ہیں کہ مجدد تعالیٰ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ اپنے زمانے اور اپنی صدی کے سب سے بڑے عالم تھے، سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے پکے پیروکار، سادات علماء حنفیہ کے حضور رہتا ہے موکب اور تمام ائمہ وعلماء اہلسنت کی تعظیم میں سرگرم رہتے تھے۔

۴۔ ہندوستان میں وہابی وہ ہے جو مولوی اسماعیل دہلوی کے واسطے سے

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا پیروکار ہو اگرچہ فریب دینے کے لئے وہابیت سے انکار کرتا ہو یا وہابیوں کو برا بھلا کہتا ہو۔ اور علم کفر وارتداد میں دیوبندی وہ ہے جو توہین الوہیت ونبوت کا مرتکب ہو یا ان پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے کف لسان کرتا ہو۔

۵۔ آپ کے کفر وارتداد پر دلیل شرعی صاف ہے۔ آپ اکابر دیوبند کے توہینی کفر وارتداد سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاع یقینی رکھنے کے بعد اس کفر وارتداد سے کف لسان کر رہے ہیں بلکہ کفر وارتداد کو اسلام وایمان ماننے منوانے پر پوری طاقت صرف کر رہے ہیں، اس لئے آپ کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۶۔ آپ نے بہت سے علماء کے نام گنوا کر ان کا حکم ہم سے دریافت کیا ہے، شاید ہی کوئی عالم کہلانے والا ایسا احمق ہو جو دعویٰ تو کرے خود اور دلیل وحکم اپنے خصم سے طلب کرے۔ اے علامہ کف لسان! اگر ان علماء کے اقوال آپ کے کف لسان پر دلیل ہیں تو ہر ہر عالم کے بارے میں تفصیل سے بیان کیجئے کہ اس نے حسام الحرمین کا اس طرح رد کرکے ان گالیوں اور گستاخیوں کی یہ یہ تاویل کی ہے، پھر دیکھئے کہ بفضلہ تعالیٰ وتوفیقہ ہمارا قلم کس طرح جنبش میں آتا ہے اور ان علماء کے متعلق شرعی حکم ہم کس طرح بیان کرتے ہیں۔ ویسے آپ نے اپنی دانست میں جہاں جہاں کچھ علماء کو بطور شہادت پیش کیا ہے وہیں ہمارے جواب میں آپ کی سفاہت واضح ہو جائے گی۔

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے [illegible] سے [illegible] تک اہلسنت کے مناظرہ سے بھاگنے کا ذکر کیا ہے۔ اہلسنت نے کسی مصلحت سے مناظرہ سے گریز کیا صرف تنہائی میں افہام وتفہیم کے لئے تیار ہوئے، ملا انکشاف نے بدایوں کے مولویوں کو بلوانا چاہا تو علماء اہلسنت نے اس غرض سے کہ اس طرح عوام کو فریب دینے کے موقعے ملیں گے اس سے بھی انکار کر دیا وغیرہا۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی ان باتوں کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر لعنت کرے، ویسے ہم پوری قوت کے ساتھ کہتے ہیں کہ بدایوں

ے کہ وہ مخصوص حضرات جو مناظرہ کے لئے درمیان میں تھے وہ خود گواہی دیں گے کہ یہ
سب اہلسنت پر جھوٹے الزامات ہیں پھر وہ شخص جس کی اسی کتاب میں ہم نے اس کے کتنے
ہی جھوٹ گنوا دیئے ہیں اور آگے مزید دکھائیں گے۔ اس سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ
باتیں بنانے اور جھوٹ بولنے سے کام نہ لے گا۔ بدایوں کے لوگ بھولے نہیں ہیں کہ پہلی
مرتبہ مناظرہ کا وعدہ کر کے آپ کیسے بدایوں سے فرار ہو گئے اور اہلسنت اور علماء اہلسنت
کتنے پریشان ہوئے اور دوسرے مناظرہ کے وقت آپ کی کیسی کیسی ناز برداریاں کرنی پڑیں۔

چلئے آپ کی ایک ناز برداری اور سہی کہ جب حق طلبی ہی اصل منشاء ہے اور کالے
کوٹھری کی اندھیری آپ کی مغلوبیت و مظلومیت کا سبب بن گئی تھی تو اب بھی کیا بگڑا ہے
آپ جس وقت چاہیں سرعام مناظرہ کے لئے نہ صرف بدایوں بلکہ دیوبند سے بھی تک کے گنے
چنے علماء کو جمع کریں۔ اہلسنت کو اطلاع دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ علماء اہلسنت تیار ملیں گے
مگر ہم جانتے ہیں کہ خود آپ اور آپ کے ساتھی براتی اور آپ کے گھر سے دیوبند تک
______ آپ کا کوئی حامی اس کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اگر کوئی پُرجوش نادان
حامی جوش میں آیا بھی تو آپ اور آپ کا دیوبندی کنبہ اسے دبا دے گا۔

یہ اچھی طرح یاد رکھئے کہ اب ہمیں نہ آپ کے الزامات کا رنج ہے نہ آپ کے
مناظرہ کے لئے تیار نہ ہونے کا غم، اس لئے کہ آپ نے اپنی کتاب "انکشاف حق" دنیا کے
سامنے اس طرح کھول کر رکھ دی ہے کہ وہ خود بتا دے گی کہ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی
میں کیا کیا عیب ہیں جنہیں وہ الزام تراشیوں میں چھپا رہے ہیں۔

اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا ذکر حضرت
مولانا شاہد رضا خاں صاحب کی حکایت بیانی کے سلسلہ میں صرف پھبتیاں کسنے کے لئے
چھیڑا ہے۔ اصل مسئلہ کفر پر کوئی بحث نہیں ہے اس لئے اصل مسئلہ کو ہمارے اٹھانے
کی ضرورت نہیں ہے۔ آگے جہاں مولوی خلیل احمد صاحب نے اس مسئلہ کو اٹھا کر بیجا
ہے کہ لاجواب ہے انشاء المولیٰ تعالیٰ وہیں آپ ملاحظہ فرمالیں گے کہ آپ جہالت و حماقت

میں کیسے اپنی مثال آپ ہیں۔

اس کے بعد ملا انکشاف ص۵۹ پر مناظرہ کی روداد بیان کرتے ہوئے اکابر دیوبند اور
ان کی کفریہ عبارتوں کی صفائی کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں:-

"پھر فقیر نے سوال کیا کہ علماء دیوبند نے جب صریحاً انکار اور اس مضمون سے
تبری و تحاشی بیان کر دی اور اس عبارت کا مطلب بھی بتا دیا اس کے بعد
فاضل بریلوی کی کوئی تحریر جو خاص ان ہی کی ہو جس میں انہوں نے ان کے انکار اور
تبری و تحاشی کے عذر کا اقرار کرتے ہوئے پھر بھی ان کے
لئے حکم کفر وارتداد باقی رہنے کو بیان کیا ہو تو دکھائیے۔ اس کے جواب
میں "وقعات السنان" کو پیش کیا۔ فقیر نے کہا۔ میری شرط کے مطابق یہ
رسالہ نہیں ہوا کیونکہ میری شرط تو یہ ہے کہ فاضل بریلوی کی تصنیف
ہو کیونکہ کفر کا فتویٰ دینے والے وہی تو ہیں۔ یہ رسالہ تو مولوی مصطفیٰ
رضا خاں صاحب بریلوی کا لکھا ہوا ہے لہٰذا اس کو پیش کرنے سے کیا فائدہ
خاص فاضل بریلوی کی تصنیف دکھائیے۔ میرے سوال کا جواب جب
ہی ہو گا۔ چنانچہ اس کے جواب میں عاجز ہو گئے۔"

پہلے ہم مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے ہی اندازِ فکر پر اس تحریر کے متعلق
گفتگو کریں۔ علامہ کشفِ لسان کی اس تحریر نے آپ کے کشفِ لسان کی تاریخ ہی کو مسخ کر کے
رکھ دیا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب ابتداء عمر سے جانتے ہیں کہ اعلیٰحضرت
امام بریلوی قدس سرہٗ نے بسط البنان کا جواب لکھا ہی نہیں ہے اور آپ جوانی کی عمر
سے اس سے بھی اچھی طرح واقف ہیں کہ "وقعات السنان" جو بسط البنان کا جواب
ہے وہ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ ملا
کشفِ لسان کے عجائب سے ہے کہ آپ نے بسط البنان ابھی اچانک بڑھاپے میں دیکھ کر

کفِ لسان کیا ہے اب بے وقعات السنان کے بارے میں ملّا انکشاف کے نخرے تو اس کی دو ہی صورتیں نظر آتی ہیں۔

۱۔ یا تو علامہ کفِ لسان اتنے بدھو ہیں کہ سرے سے وقعات السنان کا مضمون ان کی سمجھ میں ہی نہیں بیٹھ سکا۔

۲۔ یا سمجھ میں تو ٹھیک بیٹھ گیا مگر صفتِ دیوبندیت سچائی سے انکار پر مجبور کرتی ہے۔

اے علامہ کفِ لسان! جب آپ حق پرست ”حق کے متلاشی ہیں“ حق کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ خواہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کی طرف سے میسر ہو یا حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے، آپ ایمان و کفر جیسے بنیادی معاملہ میں ترباہٹ کی طرح اس شرط پر کیسے اڑ گئے کہ اعلیٰ حضرت کی تصنیف ہو جب ہی میں مانوں گا ورنہ جہنم میں چھلانگ لگاؤں گا۔ پھر آپ ”وقعات السنان“ کو نہیں مانتے ہیں تو آپ کو یہ بتانا ہوگا کہ آپ کو اس کے کون سے مضامین سے اختلاف ہے اور کیوں اختلاف ہے؟ صاف صاف یہ اقرار کیجئے کہ آپ اور پوری دیوبندی قوم کے پاس وقعات السنان کا جواب نہیں، یہ یاد رکھئے کہ وقعات السنان بسط البنان کے رد میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے گھر سے خود ان کے زمانہ میں شائع ہوئی تھی، یہ کون مانے گا کہ اتنی ذمہ داری کی کتاب اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دیکھی بھی نہ ہو۔ بایں ہمہ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے وقعات السنان کا ذکر فرما کر اسے بسط البنان کا قاہر رد فرمایا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

”اشرف علی سے زیادہ اپنی مراد کون بتا سکتا ہے۔ اس نے جو عرق ریزی و حرکت مذبوحی بسط البنان میں کی ہے اس پر رشدید قہر الٰہی ”وقعات السنان“ وغیرہ میں ملاحظہ ہوں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۷)

مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے ص ۱۵ پر الغرض کہہ کر پھر ان ہی باتوں کو دہرایا ہے جنہیں وہ بار بار کہہ چکے تھے۔ اہلسنت پر آپ نے الزام رکھا ہے کہ وہ حق طلب

نہیں ہیں اور خود اپنی حق گوئی و حق طلبی کی تعریف کو اپنے منہ میاں مٹھو آسمان پر پہنچایا ہے ـــــ ہم عرض کریں گے کہ اہلِ حق کا یہ پرانا تجربہ ہے اور مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ کتاب ”انکشاف حق“ بھی یہی مشاہدہ کرا رہی ہے کہ حق گوئی و حق طلبی اور قواعد شرعیہ میں اور دیوبندیت و وہابیت میں تضاد و تناقض ہے۔ دونوں کسی فردِ واحد یا مولوی خلیل احمد صاحب میں جمع نہیں ہو سکتے جو حق گو، حق طلب، اور قواعدِ شرعیہ کا دلدادہ ہے وہ دیوبندی وہابی ہرگز نہیں ہو سکتا اور جو وہابی دیوبندی ہے وہ حق گو، حق طلب اور علوم شرعیہ کا طلب گار نہیں پایا جا سکتا۔ جب ایمان ہی مسلوب ہو گیا تو باقی سب ڈھونگ اور فریب ہے۔

ملّا انکشاف کا اس صفحہ پر یہ پھبتی کسنا کہ کیا اہلسنت شریعتِ مطہرہ کے ٹھیکیدار ہیں؟ کیا وہ جنت و دوزخ کے مالک ہیں۔ سراسر عجز و جہالت ہے۔ آپ نے ایسی ہی لغویات پر کفِ لسان کیا ہے۔ اے جناب ملّا انکشاف صاحب! دعویٰ تو آپ نے اکبر علما ہونے کا کیا ہے اور آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ٹھیکیدار تو کوئی نہیں ہوتا مگر شریعت مطہرہ کا صحیح صحیح حکم بیان کر دینا ایک مومن کی سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایمان و کفر کی تمیز کرا کے جنت و دوزخ سے خوف دلانا ایک مسلمان کا اولین فرض ہوتا ہے۔ کسی چور، شرابی، زانی کے سامنے چوری، شراب نوشی، زنا کا حکم اگر کوئی سنی بیان کرے اور اس کے جواب میں کوئی یہ کہہ دے کہ کیا تو شریعتِ مطہرہ کا ٹھیکیدار ہے تو وہ بدترین فاسق و فاجر بازاری ہٹر باز ہی ہو سکتا ہے اگرچہ وہ مولویت کا جامہ ہی کیوں نہ پہنتا ہو۔

اسی طرح اگر کوئی مخلص سنی کسی قادیانی کو نصیحت کرتا ہے کہ تو جن تو ہینوں اور ضروریاتِ دین کے انکار میں مبتلا ہے وہ کفر و ارتداد ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے۔ اس پر اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ کیا تو جنت و دوزخ کا مالک ہے تو وہ پکا خبیث ترین شیطان ہے اگرچہ اکبر علما ہی کیوں نہ بنا پھرتا ہو۔ اے علامہ کفِ لسان! کچھ آپ سمجھتے بھی ہیں کہ

آپ کا ٹھکانہ کہاں ہے؟

علامہ کف لسان نے اسی سے متصل بدایوں کا فتنہ چھیڑ دیا ہے۔ اس سے پہلے ہم جواب دے چکے ہیں ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ بقیہ مباحث مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے مستقل عنوان کے تحت آتے ہیں۔

اس کے بعد ص۵۲ پر القصہ کہکر ملّا الکشاف خلیل احمد صاحب بدایونی نے ہماری حیلہ بازی و فریب دہی کا واقعہ بہت ہی دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے انہیں امید ہے کہ ناظرین بھی علامہ کف لسان کے گروالے رنگ اور ان کی دلآویزیوں پر جھوم اٹھیں گے اور انہیں ان کے فن کی داد دیں گے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"فقیر نے علماء ہندوستان کا فتویٰ مولوی قاسم صاحب کے بارے میں جو ۱۳۰۰ھ میں شائع ہوا جس میں مولانا عبدالحیٔ صاحب اور مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری اور مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی وغیرہم کثیر علماء کی تحریریں و مہریں اور دستخط ثبت ہیں پیش کیا جس کا نام ابطال اغلاط قاسمیہ ہے۔ ان حضرات نے مولوی قاسم صاحب کو نہ کافر کہا نہ مرتد۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا حکم دیا۔ ان حضرات کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ اس کے جواب سے عاجز و ناچار ہو گئے تو مولوی غلام محمد نے جن کے نام میں اور غلام احمد کے نام میں تھوڑا فرق ہے اس کو دیکھکر دھوکا یہ دیا کہ اس کتاب میں مطبع کا نام تو ہے ہی نہیں صریح جھوٹ فریب دینے کے لئے کہہ دیا حالانکہ اس میں مطبع کا نام باریک قلم سے انگریزی میں لکھا ہوا ہے مگر ان کا یہ فریب تھا جو جان بچانے کے لئے دیا گیا تھا۔ الخ وہ بمبئی کے مطبع میں شائع ہوئی ہے جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں ہمارے پاس موجود ہے" ـــــــ بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن (الکشاف ص۵۲، ۵۳)

جی ہاں! ملّا الکشاف نے ایک ایسی پرانی کتاب ضرور پیش کی تھی جو آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اول و آخر کے اوراق غائب تھے۔ مطبع اور مؤلف کا نام و نشان نہ تھا، چلئے ہم مان لیں کہ اب وہ کتاب آپ کے پاس پوری سالم بمبئی کے مطبع اور مصنف کے نام کے ساتھ موجود ہے، مگر اس مجلس میں جب ہم مطبع و مصنف وغیرہ کو تلاش کر رہے تھے مل نہیں رہا تھا آپ سے طلب کر رہے تھے آپ بتا نہیں سکتے تھے جس پر ہم نے آپ کی کتاب کو رد کر دیا تھا۔ یہ ذمہ داری آپ کی تھی کہ دعویٰ کرنے کے بعد دلیل میں مطلوبہ اشیاء کو آپ فراہم کرتے، سالم شہادت کا پیش کرنا آپ کے ذمہ تھا۔ عیب و نقص سے بری ثابت کرنا آپ کا کام تھا۔ آپ کو چاہئے تھا کہ مطبع و مصنف وغیرہ بتا کر خصم کو مطمئن کرتے ایسا تو نہیں ہوا کہ آپکی اس باریک لکیر یا تحریر پر ہم نے انگوٹھا رکھ دیا ہو اور کتاب چھین کرکے بھاگ گئے ہوں الکتاب تو آپ کے پاس ابھی تک ہے۔

اے ملّا الکشاف! دعویٰ تو آپ کریں اور آپ کی دلیل کو بے عیب و بے نقص ہم ثابت کریں۔ واہ رے پُرفن اکبر جہال دیوبند! شاید دنیا نے بہت کم ایسا فنکار دیکھا ہوگا جو اکبر علماء (علماء میں سب سے بڑا عالم) ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ اور اپنے کلام میں اکبر جہال (جاہلوں میں سب سے بڑا جاہل) کی طرح بچھوری حرکتیں کرتا ہو الٹا خصم کو الزام دیتا ہو۔ کتاب ہماری ہم نے پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا اور بمبئی کے مطبع کا نام تم نے دبا دیا۔ مصنف الگ غائب کتاب مولوی خلیل احمد پیش کر رہے ہیں اور فریب ہم دے رہے ہیں۔

علامہ کف لسان کی ان جہالتوں پر مستزاد اور ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے غلام محمد کو غلام احمد سے قریب کرکے اپنی دانست میں قادیانی سے ملا کر بڑا علمی و دینی جوہر دکھلایا ہے الحمد للہ کہ دعویٰ نبوت کرنے والوں کی نہ ہم نے حمایت کی نہ اس کا راستہ کھولنے والوں کی تائید کی۔ یہ شرف مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد بھی اسی زمین پر نبوت کا

دروازہ کھولا، مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا اور دلیل میں مولوی قاسم نانوتوی کو پیش کر دیا اور اکابر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد بدایونی ان کی حمایت و تائید میں سرگرم ہیں لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی سے تعلق و مناسبت ہوگی تو مولوی قاسم نانوتوی کے وسیلہ سے مولوی خلیل احمد بدایونی کو، بحمدہ تعالیٰ ہم اس خباثت کفر پر مولوی قاسم نانوتوی، مرزا غلام احمد قادیانی اور ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ملا انکشاف کا یہ بیان کہ انہوں نے اغلاط قاسمیہ کو پیش کیا تو اہلسنت جواب سے عاجز رہے۔ صرف احمقانہ خوش فہمی ہے۔ اغلاط قاسمیہ ہو یا کوئی رسالہ اگر کسی نے مولوی قاسم نانوتوی یا کسی دیوبندی کے اغلاط کو جمع کرکے اس پر علماء کی تصدیق کرالی ہے تو وہ غلطیاں اپنی جگہ مسلّم اور مولوی قاسم نانوتوی تھے بھی ایسے ہی غلط کار جو انکے زمانے کے علماء کو ان کے خلاف قلم اٹھانا پڑا مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ علماء مولوی قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارتوں پر یقینی طور سے مطلع تھے۔ اگر آپ کو اغلاط قاسمیہ میں کفر کا حکم نہیں ملا تو یہ عدم علم پر دال ہے کہ وہ علماء ان کے کفر و ارتداد کو جانتے ہی نہیں تھے اور عدم علم عدم وجود پر دلالت نہیں کرتا۔ آپ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولانا ارشاد حسین رامپوری کی بات کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالحئی صاحب تو ۱۳۰۴ھ میں انتقال کر گئے اور مولانا ارشاد حسین صاحب [illegible]ھ میں وفات پائے۔ اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے تو ۱۳۲۰ھ میں حکم کفر دیا۔ مولوی عبدالحئی لکھنوی سے ۱۶ سال بعد تک اور مولوی ارشاد حسین صاحب سے گیارہ سال بعد تک اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ مولوی قاسم نانوتوی کو مسلمان ہی سمجھتے رہے اور ان کے کفر سے بے خبر تھے۔ اگر وہ دونوں اغلاط قاسمیہ لکھنے تک یعنی تقریباً ۱۳۰۰ھ تک کفر سے بے خبر تھے تو اسی سے بیس سال بعد تک خود حکم کفر بیان کرنے والے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ اس کے کفر سے بے خبر تھے تو اتنی مدت تک خود اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے بے خبر رہنے

سے کب یہ لازم آیا کہ مولوی قاسم نانوتوی نے کفر کیا ہی نہیں جو مولوی عبدالحئی اور مولانا ارشاد حسین صاحب کے نہ جاننے سے یہ لازم آئے گا کہ مولوی قاسم صاحب نے کفر کیا ہی نہ تھا اگر آپ اس طرح نہیں سمجھتے ہیں تو ایسے سمجھئے کہ:۔

> بہت سے لوگ آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کو ابھی تک وہی پرانے متشدد سنی مسلمان سمجھتے ہیں آپ کے حال سے بے خبر ہیں کہ آپ ۵-۶ سال پہلے ہی کافر و مرتد ہو چکے ہیں تو ان لوگوں کے بے خبر رہنے اور آپ کو مسلمان سمجھنے اور کہنے سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ آپ ۵-۶ سال پہلے کافر و مرتد نہیں ہو گئے ہیں۔

ص ۵۳ سے آگے تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے اہلسنت کو خوب کوسا ہے، غیظ و غضب میں کذب، بہتان، فریب کے الزامات رکھے ہیں۔ اپنی صفائی، پاکیزگی، بے گناہی کی ڈینگیں ماری ہے ـــ آپ فرماتے ہیں۔

> ان دونوں کتابچوں میں یہ کذب اور دروغ بافی کی گئی ہے عوام کو فریب دینے کے لئے کہ مولوی خلیل احمد نے مذہب بدل دیا نعوذ باللہ میں بحمداللہ مومن مسلمان اہلسنت و جماعت حنفی المذہب جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہوں (انکشاف ص ۵۳)

جی ہاں! اہلسنت کا یہ قول بالکل سچا ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مذہب یعنی دین بدل دیا ہے اس سے پہلے آپ ایمان کو ایمان، کفر کو کفر کہتے تھے پھر اہلسنت نے دیکھا کہ آپ ایسے بدل گئے کہ کفر کو ایمان بتانا شروع کر دیا اور کافر و مرتد کو مومن کہنے لگے ہیں لہٰذا ان کا یہ مشاہدہ اور فیصلہ صحیح ہے کہ آپ نے دین بدل دیا ہے مگر ہمارا یہ اندازہ ہے کہ اہلسنت مولوی خلیل احمد صاحب کی کیفیت دیکھ کر دھوکا کھا گئے، ورنہ آپ پرانے خرانٹ پر فریب وہابی دیوبندی ہیں جس طرح دیوبندی اپنے آپ کو سنی حنفی، ماتریدی کہتے ہیں بلکہ قادیانی بھی سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ بھی دعویٰ کر رہے ہیں، یہ بھی وہ لیبل ہیں جنکو اپنے آپ پر چسپاں کر اہلسنت کو بد دین بنانا چاہا ہے۔ یہ پکا کٹا اور [illegible]

آپ پہلے دیندار تھے اب بھی ہیں، تقیہ کر کے آپ متشدد سنی بنے ہوئے تھے ورنہ پہلے بھی دیوبندی دین پر تھے اور اب بھی دیوبندی ہیں۔

آپ کا یہ کہنا کہ میں ضروریات دین متین وضروریات اہل سنت وجماعت کو حق مانتا ہوں وہابیوں دیوبندیوں کی طرح کھلا ہوا فریب ہے، اگر یہ خبیث بدبخت ذرا ایمان رکھتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور عدم توہین وتحقیر کو ضروریات دین سے مانتے تو ہرگز ہرگز گستاخیوں اور گالیوں کا ارتکاب نہ کرتے اور اگر یہ خباثت کر لی تھی تو دنیا سے بغیر توبہ کے نہ جاتے۔۔۔ یہی حال آپ (مولوی خلیل احمد بدایونی) کا ہے جس پر آپ بکثرت علماء عظام کے سامنے اعتراف کر چکے ہیں اور آپ کی یہ کتاب "انکشاف حق" کھل کر گواہی دے رہی ہے۔

علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بڑے بھولے پن اور مسکینی سے فرماتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ملا انکشاف ہیں بھی علم وعقل کے مسکین۔

"کیا اکابر علماء دیوبند کو کافر ومرتد نہ کہنے اور کف لسان کرنے سے دین ومذہب بدل جاتا ہے؟" (انکشاف حق ص۲۵)

جی ہاں! جو بھی اکابر دیوبند کی توہینی کفریات پر یقینی اطلاع رکھتا ہے تو کافر نہ کہنے یا کف لسان کرنے سے کافر ومرتد ہو جائے گا، ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر اسی طرح مومن کو مومن اور کافر کو کافر سمجھنے ماننے کا نام ہی ایمان واسلام ہے جو مومن کا دین کہلاتا ہے، اسلام کسی ایمان وکفر کے معجون مرکب کا نام نہیں ہے جب اکابر دیوبند کفر وارتداد کے مرتکب ہیں تو انہیں کافر ومرتد ماننا اور کہنا ہی دین اسلام ہے اور یہ حکم خود شریعت اسلامیہ نے بتایا ہے۔ آپ خود دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہیں اپنے کف لسان اور انکار سے آپ کے کفر وارتداد میں شک نہیں رہا اور یقیناً آپ کا دین بدل گیا بیکار فضول باتوں حیلہ

سازیوں سے آپ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں بن سکتے اس کے لئے دیوبندی دین سے سچی توبہ ہی درکار ہے۔ اس کے بعد ملا انکشاف کی مزید سفاہت دیکھئے لکھتے ہیں۔

"فاضل بریلوی کا فتویٰ کیا دین ومذہب بن گیا۔"

جی ہاں! مولوی کہلانے کے باوجود ملا انکشاف کو علم نہیں اور اکبر علماء بننے کے بعد بھی آپ کو یہ تمیز ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ تو بڑی بات ہے ایک عام غیر عالم مسلمان کی تحریر بھی دین ومذہب بن سکتی ہے مثلاً زید ایک غیر عالم مسلمان ہے اس نے ایک کاغذ پر یہ لکھ دیا کہ "اللہ تعالےٰ خوبیوں والا ہے اس میں کوئی عیب ونقص نہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر فرض ہے" تو اسلام کا ماننے والا وہ کونسا بدنصیب احمق ہوگا جو یہ کہے گا کہ زید کی یہ تحریر دین ومذہب نہیں ——— سوائے اکبر علماء دیوبند مولوی خلیل احمد کے، جو یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔

ملا انکشاف نے اسی صفحہ پر اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے فتوے کفر کے بارے میں لکھا ہے کہ علماء عصر بھی متفق نہیں ہیں۔

غرض ہے کہ عدم اتفاق کے وہ معنی کارآمد نہیں جو ملا انکشاف نے اپنی جہالت سے سمجھ رکھے ہیں وہ علماء جو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے فتوے کفر سے دس پندرہ یا کم وبیش سال پہلے ہی وفات پا چکے ان کے عدم اتفاق کا بیان نری حماقت وسفاہت ہے، ہاں وہ علماء جو فتوے کفر کے وقت موجود تھے یا ملا انکشاف کے زمانہ ہوش وحواس تک پائے جاتے ہوں اور انہوں نے اختلاف کیا ہو یا وہ علماء جو فتوے کفر سے پہلے تو گذر چکے تھے مگر وہ خاص ان عبارتوں پر بحث کر گئے ہوں تو ان کے بارے میں ملا انکشاف کو بتلانا ہوگا کہ وہ کون ہیں

اور انہوں نے کون سے مباحث و دلائل سے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں عدم کفر کو ثابت کیا ہے۔ اور اگر ان علماء نے ایسے ہی دلائل پیش کئے ہیں جیسے ملا الکشاف نے اپنی کتاب الکشاف حق میں تو یہ عدم اتفاق ہرگز نہیں بلکہ الٹا دیوبندیوں کو کفر و ارتداد میں پھانس دیتا ہے، ملاجی یہ بچوں کا کھیل یا مختل الحواس بوڑھوں کا خبط نہیں چلے گا جو یہ کہہ دیا کہ علماء عصر بھی متفق نہیں رہیں اور مطمئن ہو گئے کہ ان کی کسی کتاب میں تکفیر موجود نہیں۔

ملا الکشاف نے اسی صفحہ پر دو جگہ اور اپنی اسی کتاب میں متعدد مقامات پر دھوکہ دیا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے چاروں اکابر دیوبند پر کفر و ارتداد کا شرعی حکم بیان فرمایا ہے وہ ان کی انفرادی رائے ہے اور اس رائے کو اصطلاحی اجتہاد قرار دے کر اسی صفحہ پر آپ نے سیدنا امام اعظم اور دیگر ائمہ مذاہب رحمہم اللہ تعالیٰ کے اجتہادات سے مقابلہ تک کیا ہے۔

ملا الکشاف کے وہم پر دنیائے علم کا اتنا بڑا حادثہ کہ ایک مدعی علم و فن اپنے نخوت علم پر دین بدلنے کی جرأت کر گیا ہو، دین بدلنے کی وجوہات بیان کرنے پر اس کی یہ بچکانہ حرکتیں اور جاہلانہ حماقتیں یقیناً اہل دیوبند کے لئے خوشی کا نہیں ماتم کرنے کا موقع ہی فراہم کریں گی جس کو یہ بھی تمیز نہیں کہ میں اسلام کی منصوص اعتقاد بیانی کے مقابلہ میں ائمہ فقہ کے فقہی اجتہاد والے کو کیسے پیش کر دوں۔

اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کا فتویٰ اولاً تو تنہا ان کا بیان حکم نہیں بلکہ ہزاروں معتمد علماء آپ کے ساتھ ہیں۔ ثانیاً وہ فتوے اجتہاد والے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ تعظیم و توقیر نبوت جیسے اہم قرآنی ضروریات دین و معتقدات اسلام سے متعلق ہے کہ اگر کسی نے خلاف کیا اور توہین نبوت کا مرتکب ہوا تو سرے سے مسلمان ہی باقی نہیں رہے گا اجماعی

طور پر کافر و مرتد ہو جائے گا، اور اس کے مرتد ہو جانے پر جو بھی اطلاع یقینی رکھتا ہے اس پر بھی فرض ہوگا کہ وہ اس کے مرتد ہو جانے پر یقین رکھے ورنہ اسلام سے خارج ہو جائے گا یقینی اطلاع کی بنیاد پر ہی ہزاروں مخلص علماء اور کروڑوں عوام اکابر دیوبند کو کافر و مرتد مانتے ہیں جن میں دور اول کے وہ علماء بھی رہیں جن کے سامنے آتے ہوئے یہ اکابر دیوبند گھبراتے رہے آخر توہین نبوت کا وبال یہ ہوا کہ توبہ تک نصیب نہ ہوئی حالت کفر و ارتداد ہی میں مر کر مٹی میں مل گئے — وہ لوگ یا علماء جنہیں یقینی طور پر اطلاع نہ ہوئی ان کے بارے میں ملا الکشاف کا یہ کہنا کہ انہوں نے دیوبندیوں کے کفر کا ذکر ہی نہ کیا اور ان کے ذکر نہ کرنے کو انکار بتانا ملا الکشاف کا بہت بڑا فریب اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے کہ عدم ذکر یا عدم علم عدم وجود کو مستلزم نہیں۔ رہے وہ دیوبندی نجس کیڑے مکوڑے جو توہینی کفر کی نجاست میں رینگ رہے ہیں اور انہیں اس نجاست میں لذت محسوس ہوتی ہے وہ اگر اختلاف کر رہے ہوں تو ان کا اختلاف کفر کو اسلام اور نجاست کو پاکیزہ نہیں بنا دیگا — آگے ملا الکشاف نے اپنی انتہائی لطافت علم و عقل کی نمائش یوں کی ہے لکھتے ہیں۔

"(اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ) وہ ایک معروف عالم تھے اس کے معنیٰ یہ تو نہیں کہ وہ بشر نہ تھے فرشتے تھے یا نبی یا رسول تھے نعوذ باللہ"

الحمد للہ کہ دنیا کے کروڑوں مسلمان اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو فرشتہ، نبی، رسول، معصوم ہرگز ہرگز نہیں سمجھتے سب بشری مانتے ہیں ہاں یہ ضرور اللہ عزوجل کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اعلیٰحضرت اور آپ کے قلم کو اپنی حفاظت و طاعت میں رکھا تھا۔

مگر اے ملا الکشاف! آپ اپنی تو بتایئے کہ کیا آپ دیوبندی ملاؤں مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی انبیٹھوی کو فرشتہ یا نبی یا رسول معصوم سمجھتے ہیں کہ ان سے فسق و فجور، کفر و ارتداد سرزد ہی نہیں ہو سکتا یا آپ نے اپنے آپ کو نبی، رسول، فرشتہ سمجھ رکھا ہے کہ آپ حرام قول و فعل اور کفر و ارتداد سے معصوم ہیں۔ اے ملا الکشاف! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان ہتھکنڈوں سے دیوبندیوں کی توہین نبوت پر پردہ ڈالیں اور لوگوں کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے خلاف بھڑکائیں تو اس طرح آپ کے فریب میں کوئی مخلص نہیں آ سکتا بلکہ آپ اور آپ کے دیوبندی پیشواؤں سے شدید نفرت ہی پیدا ہوگی۔

آگے ص۲۵ سے ص۵۵ تک ملا الکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جلیل القدر صحابی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہادات کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے فتوے ارتداد کا مقابلہ کیا ہے اور یہ ذہن دینے کی کوشش کی ہے کہ جب اعلیٰحضرت امام بریلوی کی ذات اور علم و فضل ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے برابر نہیں ہو سکتے تو اعلیٰ حضرت کا دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دینا کہاں برابر ہو سکتا ہے جب ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام میں اختلاف ہو سکتا ہے تو اعلیٰ حضرت کے فتوے میں کیوں اختلاف نہیں ہو سکتا اور اختلاف کرنے والے کو کیسے خارج از اسلام کیا جا سکتا ہے۔

مگر اس عقل کے مارے کو اتنی تمیز نہیں رہی کہ کیا ائمہ اربعہ سیدنا امام اعظم، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی سیدنا امام احمد بن حنبل اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسے احکام شرع بیان

فرمائے ہیں جن میں دیوبندیوں جیسی توہین نبوت کو اسلام بتایا گیا ہو اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ اس کے خلاف کفر و ارتداد کا حکم دے رہے ہوں۔ اس علم و عقل کے کورے بزعم خود اکبر علماء کو غیظ و غضب میں اکہ اہل سنّت نے مجھ کو مرتد کہہ دیا، اتنا بھی ہوش نہیں رہا کہ کہاں ائمہ اربعہ اور صحابۂ کرام کے فقہی و فروعی اجتہادات کہ جن میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے اور کہاں تعظیم و توقیر نبوت جیسے قرآنی عقائد و اصول و ایمان کہ جن میں خلاف سے ایمان و اسلام باقی نہیں رہتا دونوں کا مقابلہ سخت جہالت ہے۔ اس کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب اپنی عدت کا سوال امام شافعی اور امام اعظم کے حضور رکھیں تو ضرور فقہی اجتہاد پر مولوی خلیل احمد صاحب کے لئے حیض اور پاکی کا اختلاف سامنے آ سکتا ہے مگر کسی بچے کا یہ قول "اللہ تعالیٰ ایک ہے" "بے عیب ہے" پوری دنیائے اسلام کے سامنے رکھیں کوئی صحابی، کوئی امام، کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی نے انکار کیا تو تمام متفق ہو کر اسے کافر خارج اسلام جہنمی ہی مانیں گے اور بتائیں گے۔ حالانکہ آج کا وہ بچہ اپنی ذات اور علم و فضل میں علماء، ائمہ دین، صحابۂ کرام کے برابر ہرگز ہرگز نہیں۔ مگر واہ رے دل بدلو علامہ! ذات کے مقابلہ پر احکام دین کے مقابلہ کی بنیاد رکھی دی اور خم ٹھونک کر اپنے دین بدلنے اسلام کو چھوڑ کر کفر و ارتداد اختیار کرنے پر زور دار دلیل بھی سمجھ بیٹھے اور عوام پر دھونس بھی جمار ہے ہیں۔

اسی ص۵۵ پر کی آخری سطروں میں ملا الکشاف لکھتے ہیں۔

• شریعت مطہرہ کی نظر میں ہزاروں کا فروں کے بارے میں خطا ہو جانا ہلکی اور سہل گناہ ہے ایک مسلمان کو خطار کا فر کہنے سے۔

ملا الکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیوبندی ملاؤں کی اتباع میں کس قدر

غلو ہونا چاہئے اس کا اندازہ آپ کو اس سے ہو جائے گا کہ مولوی محمود حسن کے لفظ "ذری" کی طرح آپ نے "ہلکی" کا لفظ گناہ کی صفت کے لئے استعمال کیا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ حواس باختگی میں آپ نے ہلکی کو لفظ خطا کی صفت سمجھ لیا ہو لیکن جہالت پھر بھی برقرار رہے گی اس لئے کہ لفظ "خطا" نہیں بلکہ "خطا کا ہو جانا" موصوف ہے جو مذکر ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ "خطا کا ہو جانا" مبتدا ہے اور "ہلکی اور سہل گناہ ہے" خبر ہے اور "ہلکی اور سہل" دونوں گناہ کی صفتیں ہیں ہاں جہالت سے فرار کی ایک صورت مولوی خلیل احمد صاحب کے سامنے ضرور رہ جاتی ہے کہ لفظ گناہ آپ کے نزدیک نہ مذکر ہے نہ مؤنث بلکہ مخنث اگر آپ مؤنث کی طرح تصرف فرمائیں تو کس کی مجال جو آپ پر اعتراض کر سکے۔ یہ ہے ملا انکشاف کی اردو دانی، اور اردو دانی کا دعوی کر کے دیوبندیوں کی کفری عبارتوں میں تاویل کی جاہلانہ جرأت اور اہل سنت کو اردو سے جاہل بنانے کا شوق۔

ہمیں اس قسم کے اعتراضات سے کوئی دلچسپی نہیں مگر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اسی کتاب میں اپنی قابلیت کی جو ڈینگیں ماری ہیں اور اہل سنت پر جو ناروا حملے کئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ انہی کے منہ پر مار دیئے جائیں۔

اب ملا انکشاف کی اس عبارت کے اصل مفہوم پر نظر ڈالئے اور آپ کے دل و دماغ کی خباثت و نجاست کا اندازہ کیجئے آپ کے نزدیک توہین نبوت کی حیثیت ایک معمولی سی خطا سے زیادہ کچھ نہیں ہزاروں کا فروں کے بارے میں خطا کی طرح ہلکا سا سہل گناہ ہے اور اگر ان گستاخانِ نبوت دیوبندی ملاؤں کو کافر کہہ دیا تو یہ توہین نبوت سے بڑھ کر بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ دیکھ لیجئے کہ یہ نجاست کے کیڑے کس طرح توہین نبوت کی نجاست غلیظہ میں رینگ رہے ہیں۔

حالانکہ عظمتِ رسول علیہ الصلوۃ والسلام پر تمام مسلمانوں کی جان و مال قربان تعظیم و توقیر نبی اسلام کا اوّل بنیادی مسئلہ ہے اگر عظمتِ رسول باقی نہ رہی تو اسلام کی بنیاد و عمارت ہی ڈھ کر رہ جائے گی، ہارون رشید کے جواب میں سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا۔

یا امیر المومنین ما بقاء الامۃ بعد شتم نبیھا۔

پھر فرمایا۔ من شتم الانبیاء قتل (شفا شریف ج ۲ ص ۳۶۲)

اے امیر المومنین امت مسلمہ اسلام پر باقی ہی نہیں رہ سکتی اپنے نبی کی شان میں گستاخیوں کے بعد جو بھی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرے قتل کر دیا جائے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی توہین و توقیر العیاذ باللہ نبوی ناقابل معافی جرم ہے کہ رجوع توبہ کے بعد بھی اکثر ائمہ کے نزدیک توبہ قبول نہیں کی جاتی حاکم شرع کے نزدیک اس کی گردن اڑا دی جاتی ہے۔ واہ رے ملا انکشاف! اپنے وہابی مرتد بن جانے کو جائز قرار دینے کے لئے کیسی کیسی خباثت و نجاست کو قبول کئے ہوتے ہے اور نبوت کی توہین کو ایک معمولی ہلکی خطا گنوانے کے لئے پوری طاقت صرف کر رہا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ص۵۹ پر علامۃ الکشاف نے یہ بتایا ہے کہ علماء نے کفر کے فتوے ہمارے پیشواؤں پر دیئے ہیں

"چنانچہ خطیب بغدادی نے امام اعظم پر اور فلاں نے فلاں پر فتوے دیئے۔"

چونکہ آگے قریب ہی ص۵۹ پر ملا انکشاف نے پھر ان ہی حضرات کی فہرست گنوائی ہے اور کچھ تفصیل سے کام لیا ہے اسلئے فضول تکرار سے بچتے ہوئے ہم ان مسائل پر وہیں گفتگو کریں گے البتہ ص۵۹ سے ص۶۵ تک آپ کی اور باتوں کی طرف توجہ ضروری ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی لکھتے ہیں۔

"کیا ان فتوے دینے والوں کے شاگردین معتقدین نے ان کے ان تکفیری فتووں کو دین و مذہب اور عقیدہ بنا لیا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ ان لوگوں کو کافر ماننا ضروری ہے جو ان کو کافر نہ مانے گا کافر ہو جائے گا۔"

ہاں ملا الکشاف! اگر آپ نے کچھ پڑھا بھی ہوگا تو آپ کا ارتداد، حق کو قبول نہیں کرنے دیگا ورنہ آپ کی حیثیت علمی دھونس جمانے والے جاہل سے زیادہ کچھ نہیں، تکفیری نزاکتوں سے آپ نابلد ہیں۔

جن فتووں میں گنجائش تھی کہ فتوے دینے والوں کے شاگرد، معتقدان فتووں کو دین و مذہب اور عقیدہ نہ بنائیں وہاں انہوں نے دلائل کے ساتھ اختلاف کیا، اور جہاں دین و مذہب اور راسخ عقیدہ بنانا ضروری تھا انہوں نے پورے اتفاق و اتحاد کے ساتھ صفائی سے ایمان اور کفر و ارتداد کا حکم بیان فرمادیا کہ روز اول سے قیامت تک جو بھی اختلاف کرے گا اسلام سے خارج ہوجائے گا اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ اگر کافر نہ مانوگے تو خود کافر و جہنمی بن جاؤگے۔

ان ہی عقائد راسخہ میں تعظیم و توقیر کا قرآنی حکم محکم ہے کہ صحابہ کرام ائمہ دین ان کے اصحاب و مشائخ ان کے شاگرد معتقد مقلد تمام توہین نبوت کے کفر و ارتداد پر متفق ہیں۔ دیوبندی کفریات اسی توہین نبوت پر مبنی ہیں جن میں سرے سے تاویل کی کوئی گنجائش نہیں نہ کسی ایسی سبیل کی صورت ہے کہ دین و مذہب اور عقیدہ نہ بن سکے دیوبندیوں کے یہ ایسے کفر و ارتداد ہیں کہ جس جس کو یقینی علم ہوجائے ان کا ان اکابر دیوبند کو کافر ماننا فرضیات دین سے ہے ورنہ خود کافر و جہنمی ہوجائے گا۔ آگے ملا الکشاف لکھتے ہیں۔

بلکہ ان فتووں کے خلاف علماء نے ان کے اقوال میں صحیح محمل نکالے اور ان کو مسلمان بزرگ ولی مانا (الکشاف حق ص۵۵)

التزامی طور پر صریح توہین نبوت پر محمل نکالنے کا الزام علماء پر دھرنا مولوی خلیل احمد کا سراسر جھوٹ فریب اور افتراء ہے، یہ خباثت طبع دیوبندیوں کے حصوں میں ہی آئی ہے ــــــ خالص کفری عبارات لکھنے والے

چاروں دیوبندی اور ملا انکشاف سمیت پورا دیوبندی قبیلہ تو ان کفری عبارتوں کا صحیح محمل نہیں پیش کرسکا۔ ملا انکشاف نے بڑھ بڑھ کر جو لکھنؤ، رامپور، بدایوں، گجرات وغیرہ کا ذکر کیا ہے کہیں کوئی تحریر صحیح محمل کی آپ کو اور دیوبندیوں کو تو میسر نہ ہوسکی تو خصم جن کا دعویٰ یہ ہے کہ دیوبندیوں کی یہ عبارتیں التزامی طور پر صریح کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں سوائے توبہ کے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ ان سے ملا انکشاف کا یہ مطالبہ کہ وہ گھسیٹ تان کر کسی بھی محمل پر اتارے ان کفریات صریحہ کو ایمان و اسلام قرار دے اور ان گستاخ دیوبندیوں کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ بزرگ ولی مانے صریح جہالت و حماقت ہے۔ پتھر کے کیڑوں اور گوبر کے بھنگوں کا تو کوئی سر ہوگا مگر ملا انکشاف ان سے بھی گئے ہوئے ایسی گار ہے ہیں کہ کوئی سر ہی نہیں ملتا۔ آگے ص۵۵ پر آپ فرماتے ہیں کہ علماء اہلسنت نے یہ فارمولا بنا لیا ہے کہ جو اکابر دیوبندیہ کو کافر و مرتد نہ مانے وہ کافر ہے اور اس کے بعد آپ اپنی صفائی میں فرماتے ہیں۔

"اور فقیر ان وعیدوں کی بنیاد پر جو مسلمان کو کافر کہنے کی بنیاد پر احادیث صحیحہ میں آئی ہیں اپنے دین و ایمان کے تحفظ اور یوم الحق کے منازل کے خوف سے اور اپنے کو حساب عظیم سے بچانے کے لئے ان حضرات کو کافر و جہنمی کہنے سے کف لسان کرتا ہے اور اسی کو ہی حق و صحیح مانتا ہے اور اس بنا پر فقیر کو ان لوگوں نے کافر و مرتد ہونے کا گمان کیا ہے۔" (انکشاف ص۵۵)

اہلسنت پر یہ کذب و بہتان ہے کہ وہ کسی ذاتی فارمولے کے تحت کسی کو کافر و مرتد بناتے پھرتے ہیں۔ اہلسنت نے شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق ہی یہ کہا ہے کہ اکابر دیوبند اپنی صریح التزامی توہین نبوت کی وجہ سے کافر و مرتد بن گئے ہیں۔ اب جو شخص بھی ان کے کفر و ارتداد پر یقینی طور پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان سمجھے گا، انہیں کافر و مرتد نہ مانے گا یا کف لسان کرے گا وہ بھی خارج اسلام ہو

جائے گا۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب جنہیں یقینی طور پر اطلاع ہے وہ بھی اپنے کفِ لسان کی وجہ سے کافر و مرتد ہو چکے ہیں۔ رہا آپ کا یہ قول کہ آپ نے ان حدیثوں کی بنیاد پر جو مسلمان کو کافر کہنے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں کفِ لسان کر لیا ہے سراسر لغو و باطل ہے۔ یہاں کسی ایسے مسلمان کو جس نے صریح کفر و ارتداد ہی نہیں کیا ہے اس کو کافر و مرتد کہنے کا سوال ہی قطعاً نہیں ہے بلکہ توہین و تحقیرِ نبوت و سب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفر و ارتداد کی وجہ سے کافر و مرتد ماننے کا سوال ہے جس پر قرآن حکیم، احادیثِ کریمہ اور اجماعِ امت کھلے طور پر دلالت کر رہے ہیں اور یہ کسی شخص کا ذاتی نہیں بلکہ شریعتِ مطہرہ کا وہ فارمولہ ہے جو دیوبندیوں اور قادیانیوں پر صحیح صادق آتا ہے۔ جن میں ملا انکشاف بزعم خود اکبر علماء مولوی خلیل احمد صاحب بھی شریک ہیں، رہا ملا انکشاف کا اپنے کفِ لسان کو تحفظِ دین سمجھنا تو یہ شیطانی فریب ہے۔ ایمان کو ایمان اور کفر کو کفر سمجھنا اور ماننا ہی دینی تحفظ ہے۔ اور یہی قرآن حکیم، احادیثِ کریمہ اور ائمہ دین کی تعلیم ہے۔ رہے اس پر دلائل تو انشاء المولیٰ ہم ان ہی مقامات پر جہاں دو چار کر ملا انکشاف نے انکشافِ حق میں دلائل دیئے ہیں یہ دکھائیں گے کہ یہیں ہمارے دلائل موجود ہیں۔

ملا انکشاف کے معرکہ خیز توہمات

یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنی دانست کے وہ بلند ترین مباحث پیش کئے ہیں جن کے متعلق آپ کا وہم ہے کہ ان کا کوئی جواب ہی نہیں ہوسکتا آپ ص۵۵ کی آخری سطر سے ص۵۸ تک لکھتے ہیں

"اب سوال یہ ہے کہ یہ فارمولا خاص علماء دیوبند کے لئے ہے یا ہر وہ شخص جس پر کسی عالم نے حکمِ کفر دے دیا ہو اس کیلئے

بھی ہے۔ ہم پہلے بھی بتا چکے اور پھر بتاتے ہیں کہ امتِ مرحومہ کی کثیر تعداد بزرگوں کی ایسی گزر چکی ہے جن پر ان کے زمانہ کے علماء نے کفر کے فتوے لگائے مگر امتِ مسلمہ نے ان کو کافر نہ مانا اور ان فتوؤں کو ناقابلِ عمل قرار دیا۔ کیا وہ علماء فاضل بریلوی سے علم میں عمل میں تحقیق میں کم تھے یا وہ علماء اہلسنت کے نزدیک معتبر و مستند نہ تھے۔"

آپ نے اپنی اس طویل تحریر میں جو منطق جھاڑی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

پچھلے بہت سے بڑے بڑے علماء اہلسنت نے بزرگوں اور عالموں پر کفر کے فتوے لگائے مگر یہ فتوے امت میں غیر مقبول و ناقابلِ عمل ٹھہرے، لہٰذا اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے فتوے علماء دیوبند کے کفر و ارتداد کے متعلق بھی غیر مقبول و ناقابلِ عمل ہونا چاہئے۔ آخر اعلیٰ حضرت ان علماء کے برابر تو نہیں تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ دین اگر ایسے ہی ملاؤں کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو ڈھا کر ہی رکھ دیں جنہیں یہ بھی تمیز نہیں کہ کون سا فتویٰ کس بات پر قبول کیا جاتا ہے کہ اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہوتی اور کس فتوے کو کس بات پر قبول نہیں کیا جاتا۔ کہ جس میں اختلاف کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے معلوم نہیں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے کیا پڑھا ہے اور کہاں پڑھا ہے جو تمام احکام کو ایک ہی نظر سے دیکھ لیا ہے اور اپنے کفِ لسان کو صحیح قرار دینے کے لئے گھسیٹ تان کر ایسے جاہلانہ اصول اور مثالیں بیان کر رہے ہیں جن سے دیوبندی کفریات اور آپ کے کفِ لسان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔

چلئے ذرا ملا انکشاف کی اصل پر ہی گفتگو ہو جائے ـــــ کئی بزرگوں

پر حکم کفر کے اسباب الگ الگ، امام اعظم پر حکم کفر کا سبب الگ دیوبندیوں اور قادیانیوں
پر حکم کفر کے اسباب الگ الگ اور وہ تمام اسباب بہر حال مولوی خلیل احمد بدایونی کے نزدیک
توہین نبوت کی اصل پر ایک ہیں اب کوئی اس عقل کے مارے مولوی خلیل احمد صاحب سے
پوچھے کہ جب توہین نبوت پر وہ بزرگ اور امام اعظم چھوڑ دیئے گئے تو خود آپ نے اور آپ
کے دیوبندی ملاؤں نے قادیانیوں کے کفر کو کیوں قائم رکھا ہے انہیں بھی اسی اصل پر کیوں
نہیں چھوڑ کر پکا مسلمان بلکہ ولی ماننے کا آپ نے حکم دیا۔ اگر آپ کی اصل میں کچھ لچک تھی کہ
قادیانی حکم کفر سے نہیں چھوٹ سکتے تو دیوبندی مرتد کہاں سے چھوٹ سکتے ہیں، دیکھا ملاجی
آپ نے کہ آپ کی اس اصل میں کیا خرابی ہے۔

آگے ملاانکشاف نے اس سلسلہ میں اپنی خباثت دل و دماغ کا جو اظہار کیا ہے اسے دیکھ
لیجئے لکھتے ہیں۔

"جاننا چاہئے کہ ان علماء مکفرین نے بھی اکثر اپنے فتوے کفر کی بنیاد
تنقیص و توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قرار دیکر حکم کفر
لگایا پھر بھی مسلمانوں میں نہ وہ فتوے مقبول نہ ان پر عمل کیا گیا۔" (الانکشاف ص۵۵)

یہاں یہ خیال رکھئے کہ اکثر علماء دیوبند پر کفر و ارتداد کے فتوے اسی لئے دیئے گئے ہیں کہ انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین و تنقیص کی ہیں منہ بھر کر گالیاں دی ہیں
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص ایسا جرم ہے جو اور دوسرے کفر و ارتداد سے
زیادہ سخت و بھیانک ہے۔ اس لئے اس ملاانکشاف نے دیوبندی مرتد کی صفائی دینے کتا ہی کے
لئے یہ تمہید باندھی کہ تنقیص و توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے جب پچھلے معتمد علماء
اہل سنت میں قابل عمل نہ ہوئے تو علماء دیوبند نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ کی شان میں توہین اور
گستاخیاں کی ہیں اور ان پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا ہے۔ آج کیسے مقبول و قابل عمل ہوسکتا ہے۔
یہ ہے ملاانکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی انتہائی خباثت و نجاست طبع کہ آپ
کس کس طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین و تنقیص گستاخیوں

اور گالیوں کو روا رکھنے پر پوری قابلیت و طاقت صرف کر رہے ہیں اور یہ باور کرانا
چاہتے ہیں کہ پچھلے زمانے سے اب تک عوام ہی نہیں بلکہ معتمد علماء و فقہاء و ائمہ میں توہین و
تنقیص نبوت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور گستاخیوں
کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیا مجرموں کو چھوڑ دیا ان سے بے پرواہ رہا اگر ان
کے خلاف فتوے دیئے گئے ہوں تو انہیں رد کر کے ناقابل عمل ٹھہرانا علماء اہل سنت میں
عام تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ دیوبندی کفریات کی حمایت کا نتیجہ ہے جس نے
مولوی خلیل احمد کو کفر و ارتداد کی نجاست میں ملوث کر کے جہنم تک پہنچا دیا ہے۔

یہیں یہ بھی دیکھ لیجئے کہ ہزار بہانے سہی مگر مولوی خلیل احمد بدایونی کو اپنے
دیوبندی اکابر کی توہین رسول کا پورا پورا اعتراف ہے لیکن ان عجوبہ روزگار رسالہ
انکشاف پر یہ الزام برقرار رہے گا کہ جب توہین نبوت کی بڑے بڑے معتمد علماء اہل سنت
کے نزدیک کوئی وقعت نہیں تو خود تو نے قادیانیوں پر کیسے کفر و ارتداد توہین نبوت
کا جرم برقرار رکھا ہے۔

ملاانکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے اپنے ناپاک مقصد کے لیے اسی
ص۵۵ سے جو مثالیں شروع کی ہیں انہیں بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ہم یہ واضح کر دیں کہ ہم صرف
ان ہی مسائل پر گفتگو کریں گے جن کی تفصیل مولوی خلیل احمد صاحب نے خود بیان کی ہے
رہیں مبہم مثالیں تو ان کے جواب ہی کی ضرورت نہیں نہ ان میں ہم وقت ضائع کر کے
ملاانکشاف کے لئے بہانوں کا کوئی موقع فراہم کریں گے۔

(۱) ملاانکشاف کی مثال نمبر۱ کا خلاصہ یہ ہے خطیب البغدادی نے جو ایک بڑے محدث
ہیں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول پر کہ نبی کو میرا اتباع کرنا چاہئے آپ
پر کفر کا فتوے دے دیا۔ ملاانکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے خود ہی اس کی وجہ بھی
بتائی ہے کہ خطیب بغدادی نے امام اعظم کے اس جملہ میں لفظ بنی (ب ن ی) کو لفظ
(ن ب ی) سمجھ لیا اور کسی احمق کا نبی کو یہ کہنا کہ "میری اتباع کرنا چاہئے" کفر ہے چنانچہ امام اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلدین نے خطیب بغدادی کا رد کیا کہ انہوں نے بنی (ب ن ی) کو نبی (ن ب ی) سمجھ کر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور یہ غلط ہے اس لئے کہ امام اعظم نے ان محدث راوی کو اتباع کرنے کے لئے کہا ہے جو آپ کے زمانہ میں تھے اور ان کا نام بنی (ب ن ی) تھا۔

ملاانکشاف اکبر جہلاء دیوبند اس واقعہ کو اپنے کف لسان کی تائید سمجھ کر لکھتے ہیں

"غور کیجئے توہین کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا" (انکشاف ص۹۵)

جی ہاں لوگ آپ کے غور و خوض کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں کہ کتنا گہرا اور وسیع یا تنگ ہے آپ کو اپنے غور و فکر کا عیب کہاں دکھائی دے گا آپ اپنی علمی گہرائی دیکھئے آپ خود ہی بنی (ب ن ی) کو نبی (ن ب ی) سمجھ کر فتوے دینے کی غلطی کو بیان بھی کر رہے ہیں اور دوسری جگہ وہیں یہ کہہ کر کہ "توہین کا الزام دے کر ہی کافر کہا گیا تھا" لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے توہین نبوت کا جو الزام رکھا تھا اس الزام کو برقرار رکھتے ہوئے امام اعظم کے شاگردوں نے امام اعظم کو توہین نبوت سے بری ثابت کیا ہے۔ یہ ہے ملاانکشاف کا سراسر عوام کو فریب اور دھوکا دینا تاکہ عوام ان کے کف لسان کو جائز سمجھیں یہ ہے آپ کے غور و خوض کی دعوت اور اس پر کف لسان کا گھنڈ۔

اب اس عقل کے مارے بدھوا اہل دیوبند کے اکبر علماء کو کون سمجھائے کہ جب لفظ نبی (ن ب ی) ہی باقی نہ رہا بلکہ وہ ایک محدث راوی کا نام بنی (ب ن ی) نکلا تو امام اعظم کی صفائی کی صورت تو صاف یہ نکلی کہ اس میں سرے سے توہین نبوت ہی نہیں ہے نہ امام اعظم پر توہین نبوت کا فتوے لگ سکتا ہے پھر ملاانکشاف مولوی خلیل احمد اس کو توہین نبوت برقرار رکھ کر کیسے دیوبندیوں کی صفائی کر سکتے ہیں جن کی توہین نبوت والی عبارتوں میں الٹ پھیر کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چلئے ملاانکشاف کو ان کے گھر تک ہی پہنچا دیں مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارت کو لے لیجئے۔

"بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔"

ملاانکشاف اپنی پوری صلاحیت و طاقت سمیت مولوی قاسم نانوتوی کی اس معروف عبارت کے جس لفظ کو چاہیں ہٹا کر حسب خواہش اپنا لفظ داخل کریں پھر دیکھیں کہ اس میں سمانے کی گنجائش ہے یا نہیں۔ کیا ملاانکشاف کے نزدیک یا دیوبندی تاویلات میں مولوی قاسم نانوتوی نے "کوئی نبی" (ن ب ی) کی بجائے "کوئی بنی" (ب ن ی) پیدا ہو جائے کہا تھا اور علماء اہلسنت نے بنی (ب ن ی) کو نبی (ن ب ی) بنا کر کفر کا فتوے دے دیا کیا ملاانکشاف لفظ "بنی" (ب ن ی) کو نانوتوی کی عبارت میں داخل کر سکتے ہیں۔

جب خطیب بغدادی کی سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں الفاظ کی غلط فہمی جیسی کوئی مثال دیوبندیوں کی کفریہ توہینی عبارتوں میں نہیں تو امام اعظم پر دیوبندی مرتد ملاؤں کو قیاس کرنا اور اس سلسلہ میں خطیب بغدادی پر اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہ کو اور امام اعظم کے شاگردوں پر اپنے آپ کو قیاس کرنا ملت اسلامیہ کو کتنا بڑا فریب اور دھوکا دینا ہے کہ لوگ ملاانکشاف کے جھوٹے کف لسان پر اس کو بہت بڑی دلیل سمجھیں۔

(۳) ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر تکفیر کا بھی ذکر کیا ہے آپ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح شفاء سے تکفیر کی جو وجہ بیان کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

"اور لکھا کہ اس گروہ کا سردار شیخ اکبر اپنے کو کہلاتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں سونے کی اینٹ ہوں اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاندی کی اینٹ ہیں اور یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فیض پاتے ہیں۔" (ص۹۵)

اس کے بعد ہی ملاانکشاف خاص طور پر غور کی دعوت دیتے ہیں۔

"غور کیجئے حضرت شیخ اکبر کو بھی توہین و تنقیص کا الزام دے کر کافر و مرتد بتایا گیا محققین علماء نے ان کے اس فتوے کو ظاہر بینی اور کم فہمی پر محمول کر کے ترک کر دیا اور امت مرحومہ نے اس فتوے کو قبول کیا نہ عمل کیا۔" (انکشاف ص۹۵)

جی ہاں غور ہی نہیں بلکہ ملاانکشاف کی طرح فیصلہ بھی کر لیجئے کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر کے

توہینِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کفر سرزد ہوا اسی طرح دیوبندیوں سے بھی واقع ہوا جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے کفر کا فتوے دیا مگر علمائے محققین خصوصاً ملا الخشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں محقق اکبر بن کر بڑھاپے کی جدید تحقیق سے اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کے اس فتوے کو ان کی ظاہر بینی اور کم فہمی پر محمول کر کے ترک کر دیا اور تمام دیوبندیوں نے اسے قبول کیا نہ اس پر عمل کیا تو جس طرح شیخ اکبر کے کفر کا انکار کرنے والے محققین کی تکفیر نہیں کی گئی بلکہ مسلمان سمجھا گیا تو ملا الکشاف محقق دیوبند مولوی خلیل احمد کی تکفیر کیسے کی جا سکتی ہے جنھوں نے اب آخری عمر میں دیوبندیوں کی تکفیر سے توبہ کر کے کف لسان کر لیا ہے۔

یہ ہے ملا الخشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی خباثت طبع کی انتہا کہ بارگاہ رسالت میں دیوبندیوں کی گستاخیوں، توہینوں، گالیوں کو جائز قرار دینے کے لئے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ پر توہینِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہتان جڑ دیا اور علماء پر بھی اتہام دھر دیا کہ انھوں نے حضرت شیخ اکبر کے اتنے بڑے جرم کو الفاظ کے باطنی معنی پر محمول کر کے چھوڑ دیا۔

اور وہ باطنی معنی کیا ہیں وہ بطن در بطن منتقل ہو کر ملا الکشاف مولوی خلیل احمد صاحب ہی کے بطن میں آکر ایسے قرار پا گئے کہ ضرب پر ضرب پڑنے کے باوجود بطن سے باہر نہ نکلے آپ کے انکشافِ حق کی گود اس معنی کے وجود سے خالی رہ گئی۔

اور جب آپ کے نزدیک ان علماء نے جنھوں نے تحقیق کر کے حضرت شیخ اکبر کے کفر کا رد کیا ہے باطنی معنی کو ظاہر نہیں کیا تو محقق اکبر ملا الکشاف مولوی خلیل احمد صاحب اکابر دیوبند کے کفریات کے باطنی معنی کو کیسے ظاہر کرتے اور ہونا بھی چاہئے کہ آپ فرقۂ باطنیہ کے گہرے امین ہیں۔

اے ملا الکشاف! جب آپ کا دعوے ہے کہ حضرت شیخ اکبر کی عبارت میں باطنی معنی ہیں تو انھیں نکال کر دکھاتے اسی طرح دیوبندیوں کے کفریہ اقوال میں کون سے باطنی معنی ہیں

انھیں کھول کر سامنے رکھتے پھر بتاتے کہ ان میں یہ مماثلت ہے جس طرح شیخ اکبر کو کس باطنی معنی پر چھوڑ دیا گیا ہے اسی طرح باطنی معنی پر اکابر دیوبند کو چھوڑ دیا جائے تو دنیا دیکھ لیتی کہ آپ کف لسان کے کتنے بڑے محقق ہیں اور آپ کی اس نام نہاد تحقیق کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس مقام پر ہم مسلمانوں سے عرض کریں گے کہ وہ ملا الخشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی گمراہ گری سے ہوشیار رہیں اپنے معتمد و مستند علماء کا دامن مضبوطی سے تھام رکھیں ایسے الفاظ اور عبارتیں جو بزرگانِ دین کی کتابوں میں ناقابلِ تاویل پائی جاتی ہیں انھیں الحاق قرار دیا جائے گا اس لئے کہ دشمنانِ دین نے اسلام اور بزرگانِ اسلام سے بدظن کرنے کے لئے اس قسم کی عبارتیں بڑھائی ہیں یا ان میں ہیر پھیر کیا ہے اور جب ابتدائی زمانہ میں یہ کتابیں یورپ میں بکثرت چھپی ہیں یا اسلامی سلطنتوں میں عیسائی اور یہودی ماہرین کے انتظام میں چھاپی گئی ہیں ان دشمنانِ دین کو الحاق و تبدیلی کے خوب مواقع حاصل ہوئے ہیں ان میں شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت علامہ محمد علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ درمختار میں فرماتے ہیں۔

"نعم فیہ کلمات تباین الشریعۃ وتکلف بعض المتصلفین لارجاعھا الی الشرع لکنا تیقنا ان بعض الیھود افتراھا علی الشیخ قدس سرہ فیجب الاحتیاط بترک المطالعۃ تلک الکلمات"

یعنی اس میں ایسے کلمات ہیں جو شریعت کے متباین و خلاف ہیں اور بعض متصلفین نے ان کلمات کو شرع کی طرف لوٹانے میں تکلف کیا ہے لیکن ہم یقین حاصل کر چکے ہیں کہ بعض یہود نے ان کلمات سے شیخ قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے پس اس طرح احتیاط واجب ہے کہ ان کلمات کا مطالعہ ترک کر دیا جائے۔"

علامہ حصکفی دنیائے اسلام کے وہ عالم جلیل و مقتدا ہیں جنھیں پورا دیوبند معتمد و مستند تسلیم کرتا ہے۔ اکابر علماء دیوبند ملا الکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جو علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ

کے شاگردوں کے شاگردوں کی شاگردی کا دعوے کرنے والوں کی دروں کی خاک چاٹ
چاٹ کر بھی بدھو کے بدھو رہے ان کی گمراہ گری بھلا کب حضرت علامہ موصوف کے مقابلہ
میں قابل التفات ہو سکتی ہے۔

شاید ملا انکشاف کھسکیا گئیں کہ جس طرح حضرت شیخ اکبر کی کتابوں میں الحاق اور الٹ
پھیر کو تسلیم کرکے ان پر کفر کا حکم نہیں مانا گیا ہے ایسے ہی ہمارے دیوبندی پیشواؤں کی
کتابوں میں بھی الحاق وغیرہ فرض کرکے انھیں چھوڑ دیجئے انہیں کفر وارتداد کے حکم سے
نجات دلا دیجئے تو ہم عرض کریں گے کہ وہاں حضرت شیخ اکبر کی ان عبارتوں میں نسبت کی تصدیق
کے لئے کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی تھی مگر یہاں مصیبت تو یہ ہے کہ خود صاحب کتاب
دیوبندی اکابر نے اپنی کفریہ عبارتوں کا اقرار کیا ہے اور ان ہی عبارتوں کو علی حالہا
برقرار رکھ کر ان کے حامی ان کی زندگی سے اب تک ان کفریہ اقوال پر مناظرے کرتے چلے آئے
ہیں اس صورت میں الحاق وتبدیلی کی سرے سے قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور شیخ اکبر رحمہ اللہ
تعالیٰ پر دیوبندی گستاخیوں کو قیاس کرنا لغو وجہالت ہے۔

اسی نمبر میں ص [illegible] پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے کچھ پھلجھڑیاں چھوڑی
ہیں عرض ہے کہ

> بے شک حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان کی تکفیر کو دین ومذہب
> کا عقیدہ بالکل نہیں پیش کیا جا سکتا نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو نہ مانے وہ کافر
> ہے اس لئے کہ وہاں نسبت ہی میں احتمالات ہیں اور جن علماء نے عبارتوں
> پر فتوے دیا ہے، عبارتوں کے وجود کی بنیاد پر وہ معذور ہیں ان پر
> کوئی الزام نہیں اور جہاں جہاں نسبت میں احتمال یا عبارتوں میں تاویل یا
> توبہ کی صورت ہوگی وہاں نہ عقیدہ بنایا جائے گا نہ ان لوگوں کو جو نہ مانیں
> کافر کہا جائے گا۔

مگر دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں میں نہ نسبت کا احتمال ہے نہ تاویل بعید تک چلتی ہے نہ

توبہ پائی جاتی ہے اس صورت میں ان دیوبندیوں کی تکفیر یقیناً دین ومذہب کا عقیدہ
قرار پائے گا اور شرعاً یہ حکم صحیح عائد ہوتا ہے کہ اکابر دیوبند کے توہینی کفر وارتداد پر یقینی
طور پر مطلع ہونے کے بعد جو تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ ایک ہی معتمد عالم نے فتوے
دیا ہو حالانکہ اکابر دیوبند کی تکفیر ابتداء سے اب تک ہزاروں علماء نے کی ہے۔

رہی تکفیر کی خطرناکیاں تو بحمدہ تبارک وتعالیٰ علماء اہل سنت ان ملا انکشاف
مولوی خلیل احمد اور پورے دیوبندی کنبے سے بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں اس طرح کے شوشے
مولوی خلیل احمد صاحب کے کف لسان پر شاید دیوبندیوں کے نزدیک دلیل بن جائیں مگر
دین ومذہب کو ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ص [illegible] سے ص [illegible] تک [illegible] میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے عبارتوں
کو نقل کئے بغیر یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ توہین رسالت کی پہلے زمانہ ہی سے کوئی
اہمیت نہ رہی کفر کا فتوے دے دینا عام بات تھی اور وہ توہین رسالت پر کفر کے فتوے
کوئی نہ کوئی وجہ پیدا کرکے مانے نہیں گئے اسی طرح دیوبندی گستاخوں پر کفر کے فتوے
بھی نہیں مانے جا سکتے۔

ملا انکشاف کی طبعی خباثت جو توہین رسالت کو معمولی بات قرار دے کر دنیا کے
مسلمانوں اور غیر مسلموں میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سب سے اعلیٰ مقام کو
گھٹا کر توہین وتحقیر کی جو راہ کھولنا چاہتی ہے اس کا تو اس بدنصیب سے شکوہ ہی فضول
ہے مولوی خلیل احمد بدایونی نے خود اپنی اور اپنے چہیتے پیشوا گستاخ اکابر دیوبند کی
جھوٹی عزت وآبرو بچانے کے لیے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت وآبرو سے
جو کھیلا ہے اس کی اس مسلوب الایمان سے شکایت ہی بیکار ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اپنے دعوے
کے ثبوت میں ان توہینی کفریہ عبارتوں کو نقل کرتے ان پر جو کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں
انھیں بیان کرتے پھر جن اسباب پر وہ فتوے نہیں مانے گئے انھیں تحریر کرتے [illegible]

دیوبندیوں کی ان توہینی عبارتوں میں نکال کر حکمِ کفر نہ لگنے کو ثابت کرتے جب یہ سب کچھ نہیں تو ان کا دعویٰ ہی باطل ہے۔

ہاں مسلمانوں کو ملا انکشاف کی مکاری اور فریب سے ہوشیار رکھنے کے لئے ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ ناظرین ص۶۰ سے آگے تک ان نمبروں کی وہ عبارتیں دیکھ لیں جو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ صرف دھوکہ دینے کے لئے مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی نے انہیں ان نمبروں میں ٹھونس مار دی ہیں ص۶۰ نمبر ا میں آپ کی وہ عبارت دیکھئے جس کا مفہوم یہ ہے

امام قاضی عیاض اور آپ کی اتباع میں بعض اور حضرات نے بھی حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بدمذہب اور گمراہ کہا۔

(انکشاف ص۶۰ ف۱)

یہ تو نہ پوچھئے کہ ملا جی آپ نے اس گمراہی و بدمذہبی کو کیوں نہیں بیان کیا۔ اور اس کی صفائی علماء نے کیا کی اس کو کیوں ہضم کر گئے۔ ہاں۔ "مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری" کو یاد دلا کر یہ ضرور دریافت کر لیجئے کہ:۔

اے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب! دیوبندیوں کی بدترین توہینِ رسالت پر تو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اس کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لئے آپ کی بدمذہبی و گمراہی کی دلیل کہاں کام دے گی۔ دونوں کی علت ایک کہاں ہو سکے گی۔ یہ کیسا مکر و فریب ہے کہ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کو اٹھانے کے لئے اسے گمراہی و بدمذہبی پر قیاس کیا جائے کیا اسی قابلیت پر اکبر علماء بننے اور کفِ لسان کرنے کا شوق چرایا تھا۔ کیا آپ نے اسی کتاب میں گمراہوں کو مسلمان نہیں مانا ہے؟ پھر مسلمان پر کافر کو قیاس کرنا آپ کی کافرانہ جہالت ہی تو ہو گی۔

یہی حال ص۶۰ ف۳ پر آخری سطر سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثال پیش کرنے کا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ (تعالیٰ) پر الزام بدمذہبی اور گمراہی لگایا اور طرح طرح کے فتنے اٹھائے اور آپ کو بدنام کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔"

وہ بدمذہبی اور گمراہی کیا تھی اور اس کی کیا صفائی کی گئی اس کو تو ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بیان نہیں کر سکے نہ اس سے اب ہمیں کوئی غرض۔ البتہ یہاں بھی ملا انکشاف کا وہی مکر و فریب دیکھ لیجئے کہ بدمذہبی و گمراہی کے الزام کو دیوبندیوں کے کفر و ارتداد کے مقابلہ میں پیش کیا گیا ہے تاکہ لوگ دھوکا کھا کر امام بخاری کی طرح دیوبندی گستاخ کافروں مرتدوں کو مسلمان بلکہ مسلمانوں کے پیشوا سمجھنا شروع کر دیں اور جن اکابر علماء اہلسنت نے دیوبندی گستاخوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے انہیں فتنہ پھیلانے والے بدنام کرنے والے یقین کر لیں۔ یہ آپ کی علمیت ہے یا سراسر کید و فریب! یہاں بھی آپ نے اپنی ہی اصل پر مسلمان پر کافر کو قیاس کیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی اس صفائی سے کیا علماء دیوبند مطلق ہیں۔ اور اسی کتاب میں اس قسم کی ایک نہیں بکثرت جہالتیں بنام علم و فن دکھائی ہیں، ان کو دیکھتے سمجھتے ہوئے بھی کیا ان کو اعلم علماء دیوبند اور اپنا پیشوا بنانے کے لئے یا کم از کم اہلِ علم میں جگہ دینے کے لئے تیار ہیں! اس سے بھی زیادہ پُر فریب اور حماقت انگیز بیان ص۹۲ ف۸ میں ملاحظہ فرمائیں، ملا انکشاف لکھتے ہیں۔

"امام احمد بن حنبل مجتہد مطلق کے ساتھ ایک کلمۂ حق کہہ دینے پر کیا کیا شور و غوغا اور فتنے اٹھے۔ آپ کی ایذا رسانی میں کون سی کمی کی گئی۔ مشہور و معروف واقعہ ہے۔" (انکشاف ص۹۲)

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اس قولِ حق کو نقل نہیں کیا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے منہ پر پڑنے والا ہے جیسے بھی ہو ملا انکشاف کو اپنی ہانک کر لوگوں کو فریب دینا تھا۔ سینا

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کلمۂ حق کہا وہ یوں ہے۔

"قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کی صفت ہے مخلوق نہیں ہے۔"

اسی قول حق پر معتزلیوں نے آپ کے خلاف فتنہ پیدا کیا اور آپ کو ایذائیں پہنچائیں ایک مومن امام موصوف کے قول کو کلمۂ حق ہی کہے گا مگر ایک بے ایمان، توہین رسالت اور کفر و ارتداد کا حامی دماغ میں یہ فتور نجاست رکھے گا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ قول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی ہی توہین ہے جیسے مولوی اشرف علی تھانوی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر کی ہے اور وہ مسلوب الایمان مولوی اشرف علی تھانوی کی توہین کو ایسا ہی قرار دے گا جیسے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قولِ مذکور کو حق تسلیم کر لیا گیا ہے، ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے اس عقیدہ کو اچھی طرح یاد رکھئے جو انہوں نے اسی کتاب میں بیان کیا ہے کہ

"اس سے قبل بڑے بڑے ائمہ و علماء پر توہینِ رسالت ہی کی بنیاد پر کفر کے فتوے دیئے گئے اور وہ نہیں مانے گئے لہٰذا مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اکابر دیوبند پر جو توہین رسالت کی وجہ سے کفر کے فتوے دیئے گئے ہیں وہ بھی نہیں مانے جائیں گے۔

یعنی دیوبندیوں کی توہین و تحقیر رسالت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کو بھی تسلیم ہے۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں کہ یہ شخص دیوبندی گستاخوں کی حمایت میں کتنا اندھا ہو گیا ہے کہ ان کی نجس و خبیث توہین و تحقیر اور اپنی ناپاک کفری حمایت کو سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ ایمانی کلمات کی طرح حق قرار دے رہا ہے۔ یہ شخص اپنے کفِ لسان کی ہٹ دھرمی پر یہ تیز بھی کھو بیٹھا ہے کہ میں حق صریح کو باطل اور باطل کو حق، ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان بک رہا ہوں۔ پھر اس پر مزید حماقت دیکھئے، آپ اس اپنی کفری حمایت کو حق بتلا کر یہ بھی کہہ گئے کہ:۔

"جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بدبختوں نے نہیں چھوڑا تو میری

یعنی توہین و تحقیر رسالت کی میں جو حمایت و اشاعت کر رہا ہوں وہ میرا (ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کا) ایسا ایمانی فعل ہے کہ جس پر انگلی تک نہیں اٹھائی جاسکتی۔ مگر جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صمدیت اور قدوسیت اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معصومیت اور پاکیزگی پر حملے کئے تو میری توہین کفر کی حمایت پر اگر مجھ کو برا بھلا کہیں تو کوئی تعجب نہیں' یہ ہے ملا انکشاف کی نجس و خبیث

توہین و تحقیر کی حمایت جسے آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں حق قرار دے کر یہ دور کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملے ناجائز ہیں اسی طرح میری توہین رسالت کی حمایت کو برا کہنا بھی ناجائز ہے

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۵ پر بھی تھوڑی گفتگو سن لیجئے۔ اس نمبر میں مولوی خلیل احمد صاحب حضرت منصور علیہ الرحمہ کے قول انا الحق کو پیش کر کے علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطلب کا ذکر کیا ہے مگر وہ مطلب کیا ہے اس کو بیان نہیں کر سکے۔

چونکہ حضرت منصور کے قول انا الحق کی تاویل ممکن تھی اس لئے تاویل کرنے والوں پر الزام عائد نہ ہوا ——— اور جو حکم کفر دینے والے قول موجود سے شریعت مطہرہ کی عظمت و حرمت کے تحفظ کی نیت رکھتے تھے ان پر کوئی دینی و دنیوی محاسبہ نہیں۔

مگر دیوبندیوں کے وہ اقوال جن پر کفر و ارتداد کا حکم دیا گیا ہے ان میں تو سرے سے کسی بھی تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کفر بکنے والوں سے لے کر آج تک مولوی خلیل احمد سمیت

ان کے سارے حامی کوئی ایسی تاویل نہ پیش کر سکے جو حکم کفر و ارتداد کو اٹھا دے بلکہ جوشِ حمایت میں الٹی سیدھی تاویل کر کے الٹا ان دیوبندی اکابرین کو کفر و ارتداد میں دھنسا کر رکھ دیا ہے حضرت منصور رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول انا الحق کے بارے میں علماء و مشائخ میں یہ تاویل مشہور ہے کہ آپ کی کیفیت شجر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح تھی ہم چاہتے ہیں کہ شیخ باطن ملا انکشاف کے مزاج کے مطابق اس پر تھوڑی سی گفتگو کر لیں۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخت سے یہ آواز سنی تھی یا موسیٰ انی انا اللہ رب العالمین (سورۂ قصص، جز ۲۰) اے موسیٰ! بے شک میں اللہ رب العالمین ہوں حالانکہ نہ وہ درخت خدا تھا نہ یہ اس کا قول تھا اسی کیفیت کو حضرت منصور علیہ الرحمہ کے لئے تاویل میں تسلیم کر کے آپ کو مومن کامل اللہ کا ولی مانا گیا ہے۔ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو حضرت منصور کی دہائی دی ہے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اس مثال کی علت کی بنیاد پر کیا دیوبندی گستاخوں کے توہینی اقوال کو بھی آپ ایسے ہی شمار کرتے ہیں کہ یہ توہین و تحقیر دیوبندی اکابر نے نہیں کی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس میں نازل فرما کر اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کو جائز کر دیا قرآن حکیم نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر فرض کی تھی اور ختم نبوت کے عقیدہ کو جو بیان فرمایا تھا سب حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس نے منسوخ کر دیا پھر لوگ اس باطنی تاویل کو سمجھ نہیں رہے تھے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے آخری عمر میں ''انکشاف حق'' لکھ کر ایسی مثالوں سے سمجھا دیا جن میں اول زمانہ ہی سے توہینِ رسالت کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی اگر توہینِ رسالت پر فتوے دیئے بھی گئے تو انہیں نہیں مانا گیا یہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد کی اپنے کفِ لسان کے لئے دیوبندیوں کی صفائی کہ اپنے ساتھ اپنے ان دیوبندی پیشواؤں کی بھی حجامت و تحلیق کر ڈالی۔

اور اگر مولوی خلیل احمد صاحب اب شجر موسیٰ علیہ السلام کی یہ تاویل منظور کرنے کو تیار نہیں تو اپنی کوئی دوسری تاویل پیش کریں اور دیوبندی گستاخوں پر اس کی علت کو چسپاں کریں پھر دیکھیں کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

اگر خلیل احمد صاحب بدایونی کا کچھ بھی شعور بیدار ہوا ہو تو وہ سمجھ لیں کہ دیوبندی گستاخوں کے قطعی کفر و ارتداد پر ان کا باطل کفِ لسان کسی مثال کسی تاویل پر انھیں حماقت جہالت اور کفر سے نہیں بچا سکے گا۔ رہا آپ کا بار بار یہ کہنا کہ پیروں مریدوں کا اتباع نہیں اور یہاں پھر اسی کو دوہرانا تو عرض ہے کہ آپ سے کس نے کہا کہ آپ ضرور اتباع کیجئے۔ آپ کے پیر و مرشد نے یقیناً ان دیوبندیوں کو صحیح کافر و مرتد کہا تھا جن کا کفر و ارتداد قطعی ناقابل تاویل تھا اور اسی پر مارہرۂ مطہرہ سے متعلق مریدین متوسلین معتقدین قائم ہیں مولوی خلیل احمد بدایونی اگر نہ مانیں کہ مارہرۂ مطہرہ سے پیری مریدی کا رشتہ ہی توڑ لیں اور دیوبندی گستاخ مرتدین کا اتباع کر کے سیدھے جہنم میں چھلانگ لگانے ہیں تو لگائیں بحمد اللہ تبارک و تعالیٰ مارہرہ مطہرہ کے وابستگان اور ان کے پیران عظام اسی راستہ پر ہیں جس کو شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کے لئے متعین فرمایا ہے وہ ہرگز دیوبندی گستاخوں کی توہین و تحقیر رسالت اور ان کے کفر و ارتداد کو ایمان نہیں کہیں گے نہ ملا انکشاف کی طرح دیوبندیوں کی صفائی کریں گے نہ ان کی باطل صفائی کو قبول کریں گے اے ملا انکشاف! اچھی طرح یاد رکھئے کہ دیوبندیوں کے ناقابل تاویل کفریات حضرت ابن منصور حلاج رحمہ اللہ تعالیٰ کے قابل تاویل قول کی طرح نہیں ہیں کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اختلاف کی مانند قابل احتمال و تاویل سمجھ کر چھوڑ دیئے جائیں گے اور اکبر علماء دیوبند ملا انکشاف اپنی جہالت و حماقت سے یہ دلیل پکڑیں گے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دادا پیر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں مانا تو ہم اپنے پیر و مرشد کا قول مان کر کیوں کافر بنیں گے۔ یہ اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیجئے

کہ قطعیات میں ہرگز استاد شاگرد، پیر و مرید کا اختلاف قطعی نہیں مانا جاسکتا اور ظن و احتمال میں اختلاف کی گنجائش ہوتی ہے۔

ظنیات و احتمالیات کو قطعیات پر قیاس کرنا یا قطعیات کو ظنیات و احتمالیات پر قیاس کرنا دونوں کو ایک سمجھنا مولوی خلیل احمد بدایونی کی علمیت نہیں سراسر جہالت و بددینی ہے اور اس کی اشاعت شیطانی فریب ہے۔

-: یقین و احتمال پر ایک ضروری بحث :-

شاید ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی یہ کہیں کہ ہم علماء دیوبند کے کفریات کو محتملات میں شمار کرتے ہیں اور اس طرح ہم نے محتمل پر محتمل کو قیاس کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ صرف باتیں بنانا ہوگا اس لئے کہ ملا انکشاف نے نہ صرف کفر محتمل پر قیاس کیا ہے بلکہ دیوبندیوں کے کفریات کو ائمہ کرام و علماء عظام کے اقوال ایمانیہ پر قیاس کرنے کی جرأت و بے باکی دکھائی ہے، دیوبندی کفریات کو ائمہ و علماء کے ایمانی اقوال کی طرح گنایا ہے ثانیاً ملا انکشاف اکبر دا علم علماء دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب علم مناظرہ سے جاہل ٹھہریں گے جب تک خصم سے دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو طے نہ کرالیں انھیں خصم کے نظریہ کے مطابق ہی کفریات قطعیہ کی مثالیں دے کر الزام کو اٹھانا ہوگا اور یہ وہ یا ان کے تمام دیوبندی اکابر قیامت تک نہیں کر سکتے۔

یا پھر ان پر لازم تھا کہ پہلے وہ صرف دیوبندیوں کے کفریات قطعیہ کو محتمل ثابت کرنے کے لئے اہل سنت کے ساتھ تحریری یا تقریری طور پر باقاعدہ مباحثہ سے ایک نتیجہ پر پہنچتے پہنچاتے مگر وہ جانتے ہیں کہ ان کے دیوبندی اکابر بیٹے نہ کر سکے تو ملا انکشاف جیسے لوٹے پونچھے اصاغر کیا طے کر سکتے ہیں وہ تو حکم کفر پر ایسے چراغ پا ہوئے ہیں کہ دل و دماغ قابو میں نہ رہے جس کی گواہی آپ کی یہ کتاب "انکشاف حق" دے رہی ہے۔

ص۹۲ سے ص۹۳ کی چند سطروں تک ملا انکشاف نے ناصح مشفق بن کر عزیزوں کو پر فریب نصیحت فرمائی ہے جس پر تبصرہ کی حاجت نہیں ہاں ان پر خود ان کے الفاظ

ضرور لوٹتے ہیں حق گوئی و حق طلبی سے آپ کو کوئی واسطہ نہیں، صراط مستقیم سے ہٹ کر آپ شیطانی راہ پر گامزن ہیں آپ کی یہ عبارت جود و شعروں کا ترجمہ ہے۔

"بے ایمان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اولاد بتائی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر بتایا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبختوں نے نہ چھوڑا تو میری کیا حقیقت ہے" (انکشاف حق ص۹۲)

بے شک دیوبندیوں وہابیوں پر پوری پوری صادق آتی ہیں جن کے ساتھ مولوی خلیل احمد صاحب بھی لگے ہوئے ہیں آپ دیکھ لیجئے ان بے ایمانوں نے اللہ تعالیٰ کو وہ چھوڑا، کذب (جھوٹ، ظلم اور دوسرے عیب و نقص اللہ تعالیٰ کے لئے روا رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بدترین گستاخیاں کیں گالیاں دیں تو جب یہ بے ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شانہائے تنقیص و توہین سے باز نہ آئے تو اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کو کب چھوڑنے والے تھے جنہوں نے ان دیوبندیوں کی گستاخیوں پر ضربیں لگائی ہیں، دوسری دیوبندی کتابوں کو چھوڑیئے ملا انکشاف کی اسی کتاب " انکشاف حق" کو دیکھ لیجئے اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی شان میں کیسے کیسے بے ہودہ الزام و افتراء سے بھری ہوئی ہے۔

اسی ص۹۳ سے آگے تک ملا انکشاف بجنوری بدایونی نے اپنے کف لسان پر نمبر وار دلائل شروع کئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر۱ اس نمبر میں آپ نے فرعون کے ساتھ دیوبندیوں کا رشتہ جوڑ دیا ہے کہ جس طرح فرعون کے کفر پر کف لسانی ہی نہیں بلکہ اس کو مسلمان سمجھنے والوں کو نہ صرف مسلمان بلکہ عارف و ولی مانا جاتا ہے۔ اسی طرح دیوبندیوں کے کفریات پر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو کف لسان کرنے پر مسلمان مانا جائے۔

ہم نے اپنے خط بنام مولوی خلیل احمد بدایونی کو اسی جواب کے ساتھ ص۔۔ پر درج کر دیا ہے اور اپنے جواب میں تفصیلی بحث کر دی ہے اسے وہیں ملاحظہ

فرمایا ہے۔ ملاانکشاف کی تکرار پر ہم یہاں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ بالکل ٹھیک ہے ضرور آپ کے کف لسان پر آپ کو مسلمان سمجھا جائے گا اگر آپ اتنا ہی کر دیں کہ جس طرح قرآن حکیم میں فرعون کا ایمان لانا ثابت ہے اور اسی کا سہارا لے کر، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، علامہ جامی اور دوسرے بزرگوں نے (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرعون کے اسلام کو سمجھا ہے آپ بھی دیوبندی گستاخوں کی توبہ ثابت کر دیں اور مسلمان بن جائیں اور ہم جانتے ہیں کہ عام و خاص دیوبندی نار جہنم کو تو گوارہ کر لیں گے مگر توبہ کے عار کو برداشت نہیں کریں گے یا پھر ملاانکشاف اپنی خود فکر کریں فرعون کی طرح توبہ کر کے مسلمان بن جائیں بار بار فرعون کا ذکر کر کے نہ کف لسان جائز ہو جائے گا نہ آپ مسلمان بن جائیں گے، حقائق و معانی سے منہ موڑ کر بال ہٹ کی طرح فرعون کی تکرار کوئی ایمانی فائدہ نہیں دے گی۔

فرعون کے سلسلہ میں ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے جو بحث اٹھائی تھی بتوفیقہ تعالیٰ ہم اس کا مفصل جواب اپنے خط میں دے چکے ہیں جو اسی کتاب کے شروع میں درج کر دیا گیا ہے یہاں بھی اس کا حوالہ دے کر ہم نے اصل بحث کو بیان کر دیا ہے چونکہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے مقالہ نمبر ۳۳ صفحہ ۲۳۳ سے صفحہ ۲۳۶ تک فرعون کا ذکر کر کے مجھ پر جھوٹ اور بہتان کا الزام رکھا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اسی فرعون کی بحث میں یہاں ہم اس کا جواب دیدیں تاکہ پھر ناظرین کو شروع سے مطالعہ کی زحمت نہ اٹھانی پڑے مولوی خلیل احمد نے صفحہ ۲۳۳ سے صفحہ ۲۳۶ تک فرعون کے سلسلہ میں مجھ (غلام محمد خاں ناگپوری) پر جو الزام رکھا ہے وہ یوں ہے۔

نمبر۱ میں نے اس خط میں جا بجا کذب اور دروغ گوئی سے کام لیا۔

نمبر۲ میں (غلام محمد خاں ناگپوری غفرلہ) نے مولوی خلیل احمد بدایونی پر الزام رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان بتاتے ہیں۔

نمبر۳ (مولوی احمد صاحب بدایونی کے قول میں سوال ان حضرات کے بارے میں تھا جو فرعون کو مومن و مسلمان مانتے ہیں۔ غلام محمد خاں نے مولوی خلیل

احمد بدایونی پر یہ بہتان رکھ دیا کہ وہ فرعون کو مسلمان مانتے ہیں۔

نمبر۴ (مولوی خلیل احمد بدایونی کی غور و فکر کے بعد یہ ثابت ہوا کہ غلام محمد اور غلام احمد ان دونوں ناموں میں تھوڑا سا ہی فرق ہے قادیانی غلام احمد کہلا کر کیا کیا کیا؟ اور ناگپوری غلام محمد کہلا کر کیا کیا کرے۔

جواباً عرض ہے کہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے ہمارے جس خط کا حوالہ الانکشاف حق" صفحہ ۲۳۳ پر دیا ہے ہم نے اپنے اس تحریر کو تمامہ اپنی اسی کتاب" عجائب الکشاف کے شروع میں شائع کر دیا ہے ناظرین ملاحظہ فرمالیں۔ ہمارے خط سے جو افتاد مولوی خلیل احمد بدایونی پر پڑی ہے اور انہیں اپنی جہالت و حماقت کا یقین ہو گیا ہے اسے چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ملاانکشاف لوگوں کو یہ فریب دینا چاہتے ہیں کہ غلام محمد خاں نے اپنے اس خط میں جھوٹ اور بہتان بھر دیا ہے جس طرح ملاانکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو تو سال سے زیادہ ہوئے ہمارے اس خط کے مضامین کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی نہ آئندہ وہ اس کی ہمت کر سکتے ہیں نہ ان کے پاس ان مضامین کا جواب ہو سکتا ہے اسی طرح ہمارا چیلنج ہے کہ ملاانکشاف ہمارے خط میں جھوٹ اور بہتان کو ثابت نہیں کر سکتے۔ دروغ گوئی، بہتان، کید و فریب تو ملاانکشاف خود کریں اور الزام دوسروں کے سر رکھیں۔ ہم نے اوپر اسی بحث کی ابتداء میں فرعون اور ملاانکشاف کے بارے میں اپنے خط کا خلاصہ اور حقیقت کو پیش کر دیا ہے ناظرین پھر دیکھ لیں بات چھپی نہ رہے گی۔

نمبر۵ میں ملاانکشاف نے دیوبندی اکابر کو بچانے کے لئے اپنی صفائی کی خاطر ابوطالب کی دہائی کی سعادت حاصل کی ہے۔

ملاانکشاف کی بلا سے ابوطالب کی طرح دیوبندیوں پر ٹخنوں تک ہی عذاب ہو یا چاروں طرف سے نہ ہی جہنم کی آگ گھیری ہو انہیں تو اپنے کف لسان کی فکر ہے کہ ابوطالب کے جہنمی ہونے کے بعد بھی مذہب مطہرہ کے سادات کرام کف لسان پر کاربند نہیں ہو سکے تو دیوبندیوں کے جہنمی بلکہ ابدی عذاب میں گرفتار ہونے کے

بعد بھی صرف کف لسان پر مولوی خلیل احمد بدایونی پر کفر و ارتداد کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے اور وہ کیونکر جہنمی بن سکتے ہیں ان کی بلا سے دیوبندی جہنم میں جائیں معلوم نہیں ملا انکشاف نے کیا سمجھ کر مثال دی ہے دیوبندیوں کا اب اسی سپوت چاہئے وہ ضرور انہیں گود میں لے لیں۔

اب اصل مسئلہ کی طرف توجہ فرمایئے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے اس نمبر میں ابوطالب کے خاتمہ علی الکفر ہونے پر جمہور علماء مفسرین و محدثین کے متفق ہونے کو بیان کر کے اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے رسالہ کا ذکر کیا ہے جو خاص ابوطالب کے خاتمہ علی الکفر کو ثابت کرنے پر مشتمل ہے اور اس پر مولانا عبدالقادر بدایونی کی تصدیق و تائید ہے اس کے بعد ملا انکشاف نے اپنے اصل مقصد کو یوں بیان کیا ہے۔

"مگر حضرات سادات کرام مارہرہ اس کے بارے میں ساکت ہیں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے کیا ابوطالب جن کا خاتمہ علی الکفر ہونے کی تصریحات سے کتب معتبرہ حدیث و فقہ بھری ہوئی ہیں لیکن ان کے بارے میں کف لسان و سکوت کرنے والوں پر حکم کفر و ارتداد کیوں"۔ (الکشاف حق ص۴۵)

ملا انکشاف بدحواسی میں سادات مارہرۂ مطہرہ پر حکم کفر بیان کر گئے اسے چھوڑیئے اور آپ کا جو اصل مقصد ہے اس کو سامنے رکھئے آپ نے کہا ہے کہ جمہور علماء ابوطالب کے خاتمہ کفر کے قائل ہیں تا آنکہ دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا فتوے دینے والے اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بھی اپنے رسالہ میں ابوطالب کا کفر پر خاتمہ ثابت کیا ہے۔

مگر مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام جو اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کے مشائخ طریقت میں ہیں ابوطالب کے کفر سے سکوت کرتے ہیں کف لسان کرتے ہیں لہذا جس طرح اعلیحضرت بریلوی قدس سرہ اور ان کے ماننے والے مارہرۂ مطہرہ کے

سادات کرام کو ابوطالب کے کفر سے کف لسان پر کافر نہیں کہہ سکتے اسی طرح ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کو بھی دیوبندیوں کے کفریات سے کف لسان پر کافر و مرتد نہیں کہہ سکتے۔

اولاً ہم دریافت کریں گے کہ مارہرۂ مطہرہ کے سکوت کو آپ نے کیسے سمجھا کہ یہ حکم بیان کرنے سے سکوت ہے آپ نے کس طرح کف لسان پر دلیل پکڑی اور اپنے کف لسان کے ساتھ ملا دیا بغیر تحقیقات پیش کئے ہوئے کف لسان کا دعویٰ کیسے کر دیا چلئے مارہرۂ مطہرہ کے کف لسان کو مان لیجئے اس لئے کہ ہمیں تو آپ کے مسلمات پر ہی گفتگو کر کے آپ کی باطل پرستی کو ثابت کرنا ہے۔ ثانیاً عرض ہے کہ وہاں ضعیف حدیث کی وجہ سے کہ ابوطالب ایمان لے آئے احتمال ضعیف موجود ہے لیکن دیوبندیوں کے کفر و ارتداد میں کسی ضعیف احتمال کی قطعی کوئی گنجائش نہیں خود گستاخ دیوبندیوں نے زندگی بھر ضرب پر ضرب پڑنے کے باوجود توبہ نہیں کی ان کے حامی متبعین نے آج تک ان کی توبہ کا کوئی نشان نہیں دیا بلکہ ان کفری اقوال کو برقرار رکھ کر مناظرے کرتے کراتے رہے نہ کسی معتمد سنی سے ان گستاخ دیوبندیوں کی توبہ کی ضعیف سے ضعیف روایت پائی جاتی ہے تو ابوطالب کے احتمال پر دیوبندیوں کے یقین کا قیاس کیسا؟

آپ ملا انکشاف کی اسی کتاب "الکشاف حق" کو دیکھ لیجئے آپ نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی خاطر تکفیر میں احتیاط کا بار بار ذکر کرتے کرتے ہوئے ضعیف سے ضعیف احتمال پر حکم کفر نہ دینے کے لئے پورا زور صرف کیا ہے۔

آگے کچھ ہی دور ص۹۵ پر اپنے مقصد کی قوت کیلئے اعلیحضرت امام بریلوی قدس سرہ کی احتیاط

کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

"جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو
جائے اور حکم اسلام کے لئے کوئی ضعیف سے ضعیف
محمل بھی باقی نہ رہے۔" (انکشاف حق ص۸۵)

اب آپ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی کتاب مستطاب جس کا ذکر ملا انکشاف نے اپنے مطلب کے لئے یہیں کیا ہے "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" فصل ہشتم کی وہ عبارت دیکھئے جس سے ابوطالب کے حکم پر روشنی پڑتی ہے اور ضعیف احتمال کا فائدہ واضح ہوتا ہے، فرماتے ہیں

"اگرچہ قول وحق وصواب وہی کفر و عذاب اور اس کا خلاف
مردود و باطل و مطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ
خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر ابدی
جہنمی ہونا تو ضروریات دین سے ہے جس کا منکر خود ہی
جہنمی کافر تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت کفر یکساں نہ
سزا یکساں ہر جگہ فرق زمین و آسمان تو مماثلت کہاں۔"
(شرح المطالب از اعلیٰحضرت قدس سرہٗ)

یعنی ابوطالب کے بارے میں حق اور صواب عقیدہ تو یہی ہے کہ ان کی وفات کفر پر ہوئی اور وہ عذاب میں گرفتار ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے اور اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھنا کہ ابوطالب دنیا سے ایمان پر گئے۔ بہت کمزور مردود، باطل و مطرود ہے اس عقیدہ کو حق و صواب نہیں کہہ سکتے مگر پھر بھی ابوطالب کے بارے میں یہ عقیدہ ان کی وفات کفر پر ہوئی یقین کے اس درجہ میں نہیں ہے کہ اگر کوئی اس کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ ان کی وفات ایمان پر ہوئی یا سکوت اختیار کرے تو اس ایمان اور سکوت کی وجہ سے اس پر کفر و ارتداد کا حکم دیا جائے پھر یہ جہالت

سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر حکم کفر ایسا ہی سمجھا جائے گا یعنی ہر حکم کے کفر پر سکوت کرنا درست ہوگا بلکہ جہاں یقینیات سے کسی کا کفر و ارتداد ثابت ہوگا وہاں اس کے کافر اور ابدی جہنم ہونے کا ایسا پختہ عقیدہ رکھنا ہوگا کہ خلاف پر یا سکوت و کف لسان پر خود کافر ہو جائے گا جیسے ابلیس اور ابولہب کا کافر و ابدی جہنمی ہونا کہ اگر کسی نے ان دونوں ملعونوں کے کافر و جہنمی ہونے سے انکار کیا یا کف لسان کیا تو خود کافر ہو جائے گا اس لئے کہ ابولہب اور ابلیس کا کافر و ابدی جہنمی ہونا یقینیات سے ہے بحکم قرآن ضروریات دین میں داخل ہے۔

دونوں فریق یعنی ابوطالب اور ان جیسوں کا گروہ اور دوسری طرف ابلیس اور ابولہب اور ان جیسوں کا گروہ، دونوں گروہ ایک جیسے نہیں ہیں نہ دونوں فریق کا کفر ایک جیسا ہے نہ دونوں کے کفر کا ثبوت یکساں ہیں نہ دونوں کی سزا ایک جیسی دونوں گروہوں میں مماثلت نہیں ہے۔ دونوں کا حکم ایک نہیں ہو سکتا لہٰذا دونوں جگہ سکوت و کف لسان کام نہیں دے گا، ابوطالب کے کفر پر سکوت و کف لسان سے بلکہ اسے مومن ماننے سے کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ مگر ابلیس اور ابولہب کے کفر سے سکوت اور کف لسان کرنے پر ضرور کافر ہو جائے گا۔

اگر دل میں کدورت، عداوت، حسد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کا پاس، فضول تعصب، بددینی نہیں ہے تو ایک مومن و مخلص شخص اچھی طرح سمجھ لیگا کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی یہ عبارتیں بہت سے ان امور کو کھول دیتی ہیں ان کا فیصلہ کر دیتی ہیں جن میں ملا انکشاف سرگرداں ہیں یا بنے ہوتے ہیں اور اگر مخلص اہل علم ہیں تو اس کا بھی اقرار کریں گے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے یہ ارشادات ائمہ ھدیٰ اور معتمد علماء دین کی شرعی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ دشمنی ملاّ انکشاف کو کچھ سمجھنے نہیں دے گی۔ عبارتوں کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی صلاحیت باقی رہ گئی ہوتی تو ملاّ انکشاف اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی کتاب شرح المطالب کا نام لیکر کبھی ابو طالب کے بارے میں مارہرۂ مطہرہ کے سادات کرام کا ذکر نہ کرتے مگر ان کی بددینی سے جو ان کی عقل سلب کر لی گئی ہے وہ جہالت و حماقت سے بڑھ کر سیدھے جہنم تک پہنچا دے گی۔

یہاں یہ بات واضح ہے کہ جب ابو طالب کے بارے میں مرتے وقت ایمان لے آنے کی ضعیف روایت ملتی ہے تو ضعیف احتمال پر ابو طالب کے کفر پر سکوت و کف لسان مارہرۂ مطہرہ کے سادات کرام کو کافر نہیں بنا دے گا۔ اور ضعیف احتمال پر حکم کفر نہ دینا یا سکوت و کف لسان ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کے مسلمات سے ہے جو ان کی کتاب میں جا بجا موجود ہے بخلاف اکابر دیوبند کے توہینی اقوال کفریہ کے جو یقینیات سے اس طرح ثابت ہیں جن میں ضعیف سے ضعیف کسی احتمال کی کوئی گنجائش نہیں ان پر اطلاع یقینی کے بعد کف لسان نے مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی کو اسلام سے خارج کر دیا ہے۔

۳ ص۹۵ پر ملا انکشاف نے مولانا عبد المقتدر بدایونی اور سد الفرار کا ذکر کیا ہے پھر اسی بحث کو دوبارہ مقالہ ۸ ص۱۰۳ سے ص۱۰۸ تک طوالت سے اسی کو دوہرایا ہے۔

۴ ص۹۵ پر آپ نے مولوی اسماعیل دہلوی پر کفر کے فتوے اور کف لسان کا ذکر کیا ہے پھر مقالہ ۹ ص۱۰۳ سے ص۱۰۸ تک طوالت سے اسی کو دوہرایا ہے۔

۵ اسی ص۹۵ پر آپ نے مولانا سلامت اللہ صاحب رام پوری اور دیگر علماء رامپور وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے پھر مقالہ ۱۹ ص۱۹۰ سے

ص۱۹۳ تک اسی کی تطویل کی ہے

۶ ص۹۶ پر ملا انکشاف نے مولوی عبد الحی صاحب و مولوی نذیر احمد خاں صاحب کو پیش کیا ہے پھر مقالہ ۱۶ میں ص۱۷۵ سے ص۱۸۱ تک طوالت سے دوہرایا ہے

ان نمبروں کے جوابات انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ ان نمبروں کے حوالہ کے ساتھ ان ہی مقالات میں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے جو دلچسپ ہوں گے اور ان سے واضح ہو جائے گا کہ ملا انکشاف اپنے جن نمبروں اور مقالات کو لاجواب سمجھ رہے ہیں وہ ان کی نری جہالت و حماقت کا نمونہ ہیں اور آپ دنیائے علم میں ایک اعجوبۂ روزگار اور تماشائے اہل فن ذات ہیں۔ چونکہ ایرادات سوالات وغیرہ ایک ہی قسم کی مستقل بحث ہے اس لئے شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب اور حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمہما اللہ تعالیٰ کے متعلق یہاں ملا انکشاف کے جاہلانہ و معاندانہ الزامات کا جواب بھی سد الفرار کے ضمن میں وہیں ملاحظہ فرمائیں ویسے اس سلسلہ میں ضروری بحث ہم نے پیش کر دی ہے جو ایک دیندار کے لئے کافی ہے۔

ص۴۳ سے ص۵۵ تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک چرواہے کا واقعہ مثنوی شریف سے نقل کیا ہے جس سے آپ اپنے کف لسان ہی نہیں بلکہ گستاخ دیوبندیوں کے کفر و ارتداد اور توہین رسالت کے ایمان و اسلام ہونے پر دلیل پکڑنا چاہتے ہیں بلکہ صاحب قرب و لی تک ثابت کرنا چاہتے ہیں، ملا انکشاف بدایونی یا تو پورے کے پورے بھوندو ہیں جو اپنی موٹی عقل کی وجہ سے یہ سمجھ ہی نہ سکے کہ میں اس واقعہ کو کیوں بیان کر رہا ہوں اور میرے ہاتھ کیا آئے گا میرا ایمان و اسلام باقی بھی رہے گا یا رخصت

ہو جائے گا یا آپ پرانے دیوبندیوں وہابیوں کے بھی کان کتر گئے کہ ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر کے لئے جو دلیل ان پرانے دیوبندی وہابی استادوں کو بھی نہ سوجھی وہ آنجناب اکبر علماء دیوبند ملا انکشاف دیوبندی نے مثنوی شریف سے نکال کر دکھا دی اور وہ بھی اتنی مستحکم کہ جس پر وحی خداوندی موجود ہے۔ شاباش آنکہ پسر نہ کرد پدر آں تمام کرد" پڑھیں پرانے، اکبر علماء دیوبند ہونے کی بنیاد پہ یا" آنکہ پدر نہ کرد پسر آں تمام کرد" لکھیں نئے سپوت ہونے کی وجہ سے۔

اب کیا ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے عقیدے کے خدا کی جوتیاں سی کر اسے پہنائیں گے اپنے خدا کے سر میں کنگھی کریں گے سر میں تیل لگا کر مالش کریں گے، اپنے خدا کو کپڑے سی کر پہنائیں گے۔ ملا انکشاف کے خدا کے سر میں جو جوئیں پڑ جائیں آپ انہیں ماریں گے۔ آپ کا خدا بیمار ہو گا تو اس کی تیمارداری کریں گے پاؤں دبائیں گے اپنے خدا کے سونے کی جگہ صاف کریں گے آپ کا خدا جب بھوکا ہو گا تو آپ نہ صرف دودھ پنیر بلکہ پلاؤ، بریانی اس کے گھر پہ پہنچائیں گے وغیرہا اس لئے کہ ملا انکشاف کے قول کے مطابق وہ چرواہا جو یہی کر رہا تھا اس کے بارے میں اولوا العزم رسولوں میں سے ایک رسول سیدنا موسیٰ کلیم اللہ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کا فتویٰ کفر جو شریعت مطہرہ کے مطابق تھا مقبول نہیں ہوا بلکہ الٹا آپ پر عتاب کیا گیا تو شریعت مطہرہ کی کوئی حقیقت نہ رہی بس اب کیا ہے مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری بدایونی کی طرف سے ان کے دھرم پر اجازت ہے کہ کوئی خبیث اللہ تعالیٰ کی شان میں جیسی چاہے گستاخیاں کرے، عیب لگائے اور ان کو دلیل بنا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین و تنقیص کرے سب جائز ہے بلکہ چرواہے کی طرح قابل تعریف اور قرب الٰہی و ولایت حاصل ہونے کا ذریعہ

العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے کیسا گمراہ کن کفر انگیز قیاس کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شریعت کے مطابق کفر کا فتویٰ بارگاہ رب العلیٰ میں مقبول نہ ہوا اور حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ اپنے فتوے کو واپس لے لو اور اس چرواہے کو خوشخبری سنا دو کہ تو مقبول بارگاہ ہے کافر نہیں ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم شرع اٹھانا پڑا تو اعلیٰحضرت امام بریلوی کا حکم کیسے باقی رکھا جا سکتا ہے سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ملا انکشاف بدایونی کے قیاس و حکم پر عمل کرتے ہوئے دیوبندیوں پر سے حکم کفر اٹھا لیں۔ واہ رے ملا شاباش۔ ملا انکشاف کی یہ عبارت دیکھ لیجئے ——— "پھر آپ نے ان اکابر دیوبند پر کافر و مرتد جہنمی یقینی قطعی ہونے کا حکم کس بل بوتے پر لگا دیا" ——— پھر ملا انکشاف کی دین میں خوفناک فتنہ انگیزی ملاحظہ فرمایئے کہ دیوبندیوں کے بدترین کفریات کو ایمان بتانے کیلئے آپ نے علت کیسی نکالی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"یعنی ہم ظاہر اور ظاہری باتوں کو نہیں دیکھتے ہم
دل کو دیکھتے ہیں اور حال کو"۔ (انکشاف حق)

مگر وہاں تو اللہ تعالیٰ چرواہے کے دل، حال اور اصطلاح کو جانتا تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل فرما کر اس کا کفر نہ ہونے بلکہ مقبول بارگاہ ہونے کی خبر دے دی (دیکھئے آپ کی وہی کتاب صـ) مگر یہاں دیوبندی گستاخوں کے دل، حال، اصطلاح اور کفریات بکنے کے بعد بھی کفر و ارتداد نہ ہونے، بلکہ مومن بلکہ ولی ہونے کا علم مولوی خلیل احمد بدایونی کو کہاں سے ہو گیا آپ پر کس کی جانب سے یہ وحی نازل ہو گئی کہ دیوبندیوں کے احوال کفریہ ظاہر میں ہزار کفر و ارتداد ہیں مگر باطن میں ایمان ہی ایمان بلکہ ولایت ——— کا ذریعہ ہیں پھر اس سوال کا جواب ملا انکشاف کو دینا ضروری ہو گا کہ

"دیوبندی مرتدین کے دلوں کا حال ملا انکشاف

مولوی خلیل احمد صاحب پر منکشف ہو جانے کے
بعد آپ کو اس چرواہے اور دیوبندی مرتدین میں
کون سی علت مشترک نظر آئی جس کی وجہ سے چرواہے
کی طرح دیوبندی گستاخوں کو چھوڑ دینے کے لئے
آپ تیار ہو گئے اور دونوں کے حالات منکشف ہو
جانے کے بعد آپ نے اس علت کو اس مقام پر کس
لئے بیان نہیں کیا۔"

یہاں ایک بات دلچسپ اور اہم ہو گی کہ چرواہے کے واقعہ میں مولوی خلیل احمد بدایونی نے چرواہے کے اقوال کو کفریات ہی تسلیم کیا ہے بلکہ اس پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر دینے کو شریعت کے مطابق مانا ہے اسی طرح ملا انکشاف نے گستاخ دیوبندیوں کے گستاخانہ اقوال کو کفر و ارتداد ماننے ہی کا ذریعہ دکھایا ہے اور زور مارا ہے کہ جس طرح چرواہے کو اس کے کفریات کے باوجود چھوڑ دیا گیا اسے مومن ماننے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح میرے مرتد دیوبندی پیشواؤں کو بھی چھوڑ دو ظاہری کفر و ارتداد پر حکم کفر مت دو باطن کا سہارا لیکر دیوبندیوں کے ان کفریات کو تسلیم کر لو۔

اب ان ملا انکشاف مدعی خلیل احمد صاحب بدایونی سے پوچھا جائے کہ اے ملاجی آپ نے دیوبندی قوم سے یہ پوچھ بھی لیا ہے کہ دیوبندی گستاخوں کی صفائی کے لئے آپ پہلے ان دیوبندیوں کے اقوال کو کفر و ارتداد مان رہے ہیں اور منوا رہے ہیں اے دیوبندیو! تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ آپ چونکہ اپنے دعوے کے مطابق ابھی نئے نئے دیوبندی زمرے میں داخل ہوتے ہیں اس لئے ان سے پوچھ لینا آپ کے لئے ضروری ہے اگر دیوبندی اس پر اعتراض نہ کریں

آپ کی بھنواں گریں تو چرواہے یا چرواہے جیسا اور معاملہ پیش کرنا آپ کے لئے اور آپ کے طور پر تسلی کا باعث ہو سکتا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ دیوبندی برادری مولوی خلیل احمد بدایونی کو جاہل اجہل، احمق بنانے کے لئے تو تیار ہو جائے گی مگر اپنے اکابر دیوبند کے اقوال کو کفر و ارتداد، توہین و تحقیر رسالت تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو گی ملا انکشاف کی یہ ساری محنتیں باد رہوا ہی ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ پوری دیوبندی جماعت تمام توہینی عبارتوں کے بے غبار ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔

ابھی چرواہے کے بارے میں اصل بحث پر گفتگو باقی ہے ملا انکشاف کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ان کے جھوٹے کف لسان کا نتیجہ تھا مگر جس خلجان اور گمراہ گری کو انہوں نے مسلمانوں میں چھوڑنا چاہا ہے اس کا دور ہو جانا ضروری ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو گا کہ جو حکم ملا انکشاف مولوی خلیل احمد پر عائد ہو گا اس سے مولانا روم بھی نہیں بچ سکیں گے تو عرض ہے کہ ملا انکشاف نے مثنوی شریف سے اشعار تو نقل کر دیئے اور ترجمہ بھی کر دیا مگر ان ہی اشعار میں سے ان آخری شعروں کا مطلب اپنی بد دینی و جہالت سے سمجھ نہ سکے جن میں حضرت مولانا روم نے خاص طور پر وحی الٰہی کی اس ہدایت کا ذکر فرمایا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تبعیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو ان کفریات کے بولنے سے منع کر دیا گیا ہے وہ اشعار اور ان کا وہ ترجمہ جو مولوی خلیل احمد صاحب نے کیا ہے ذیل میں درج ہے۔

ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم ہر کسے را اصطلاح دادہ ایم
در حق او مدح در حق تو ذم در حق او شہد در حق تو سم

اے موسیٰ ہم نے ہر کسی کے لئے ایک جدا خصلت دی ہے اور ہر کسی کو ایک اصطلاح دی ہے وہ (چرواہا) جو کچھ کہہ رہا تھا وہ اس کے حق

میں مدح تھا تیرے حق میں ذم ہے اس کے حق میں شہد تھا تیرے حق میں زہر ہے (الکشاف حق ص۵۴)

یعنی اے موسیٰ! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہم نے مختلف لوگوں کو مختلف سیرتیں حالات اور اصطلاحیں (مخصوص زبانیں) جو مخصوص معانی پر دلالت کرتی ہیں عطا فرمائی ہیں وہ چرواہا ہماری خاص عطا کردہ سیرت وحال پر ہماری عنایت کی ہوئی خاص اصطلاح میں ہم سے خطاب کر رہا تھا وہ اس چرواہے کے حق میں مدح وشہد اسلام وایمان تھا مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ چرواہا جن الفاظ کو استعمال کر رہا تھا وہ تمہارے اور تمہاری تبعیت میں مخلوق کے لئے مدح وایمان رہے گا بلکہ حسب شرع جس طرح تم نے حکم کفر بیان کیا تھا وہ تمہارے اور مخلوق کے لئے ذم و کفر ہی رہے گا جو زہر قاتل کی طرح ایمانی ہلاکت سے کہنے والوں کو جہنم پہنچا دے گا۔

یہاں حضرت مولانا روم نے وحی کے مفہوم کو اشعار میں نقل کرکے اپنی ذمہ داری کو پوری کرتے ہوئے کتنی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا کہ خبردار چرواہے کے عدم کفر کا حکم حسب وحی خداوندی صرف اپنے مورد تک یعنی چرواہے تک محدود رہے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے مومنین کے لئے یہ اجازت نہیں کہ وہ یہ الفاظ استعمال کرے ورنہ مدح ایمان نہیں بلکہ ذم وکفر ہو کر ہلاک کر دے گا۔ مگر واہ رے علامہ الکشاف آپ دیوبندیوں کو ان کے بدترین توہین رسالت کے یقینی حکم کفر وارتداد سے بچانے کے لئے کفریات کو ایمانیات بتا رہے ہیں اور ڈھٹائی سے یہاں تک بکواس کر گئے کہ

جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم کفر سے متعلق شرعی فتوے مقبول بارگاہ خداوندی نہ ہوا تو ان اہل سنت نے اکابر دیوبند پر کافر و

مرتد وجہنمی ویقینی وقطعی ہونے کا حکم کس بوتے پر لگا دیا حالانکہ وحی الہٰی نے صرف چرواہے کا استثنا کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کفر کو شدت کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چرواہے کے اقوال پر جو شرعی حکم کفر بیان فرمایا تھا وہ آپ کے رسالت کی سب سے بڑی ذمہ داری تھی جب خدائے قدوس نے وحی کے ذریعہ چرواہے کے حال و اصطلاح کو ظاہر فرما دیا تو آپ نے صرف چرواہے کے حکم سے رجوع فرمایا ملا الکشاف اپنی بددینی کی جہالت وحماقت سے یہ سمجھ بیٹھے کہ چرواہے کا واقعہ کیا ہوا اللہ تعالےٰ نے سب کے لئے ان اقوال کفریہ پر سے حکم کفر ہی اٹھا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان عقائد باطلہ کی ہی تبلیغ شروع کر دی۔ کہ اللہ تعالےٰ کھاتا پیتا سوتا جاگتا بیمار ہوتا ہے وغیرہا نعوذ باللہ من ذالک۔

پھر ملا الکشاف کی حمایت کفر وارتداد کا جوش اتنا بڑھا کہ آپ نے سارے کفریات ہی کو حکم کفر سے آزاد کر دیا اور جب سارے کفریات ہی ایمان قرار پا گئے تو کس کو ضرورت ہے کہ بنام اسلام دنیا کی مشقتیں برداشت کرے اور ملا الکشاف کے دھرم کو قبول نہ کرے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تقریباً چھیتر صفحات سیاہ کرنے کے بعد ملا الکشاف نے مقالات شروع کئے ہیں۔

مقالہ ۱

اس مقالہ میں ملا الکشاف نے لکھا ہے کہ

"مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے۔ تحقیقی ہے" اور اس کی تفصیل میں آپ نے عجیب حرکتیں کی ہیں اہل سنت سے عناد ومخالفت کے جوش میں آپ کو

اپنی تضاد بیانیوں کا ہوش تک نہیں رہا ہے آپ کے اس خاص عنوان کی تفصیل جو آپ نے اس مقالہ میں بیان کی ہے یوں ہے۔

۱۔ مسئلۂ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے

۲۔ پہلے سے مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے

۳۔ اگر کسی عالم یا چند علماء نے کسی شخص پر حکم کفر لگایا ہے تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں کہ ان لوگوں کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لائیں اور اس کو کافر کہتے پھریں۔

۴۔ بلکہ بغیر تحقیق کے ایمان لانا اور اس کو خلاف شرع سمجھنا خلاف شرع ہے

۵۔ جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بشر ہے غیر معصوم ہے

۶۔ پھر کسی قول کے مطلب سمجھنے میں اختلاف افہام (سمجھ سمجھ کا اختلاف ہونا) امر مسلم ہے۔

۷۔ مجتہدین کرام (جیسے امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم) کی بھی انفرادی اجتہادی رائے قطعی ویقینی نہیں مانی گئی ہے۔

۸۔ پھر کجا غیر مجتہد مقلد عالم کی رائے انفرادی وہ بھی تکفیر مسلم کے معاملہ میں کیسے قطعی ہو سکتی ہے۔

آپ کی اس تحریر کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی عالم یا مفتی یا فقیہ بلکہ مجتہد نے بھی تکفیر کی ہے تو لوگ معنی بر نحو بڑھو، ڈھونڈو جب تک خود تحقیق نہ کرلیں ہرگز تقلید نہ کریں[ع۱]۔ اس لئے کہ تکفیر مسلم تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے جب مجتہد معصوم نہیں[ع۲]۔ ہوتا اس کی اجتہادی رائے یقینی وقطعی[ع۳] نہیں ہو سکتی تو فقہائے کرام سے لیکر آج کے عام علماء تک کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ پھر چونکہ ہر ایک کی سمجھ میں اختلاف ہوتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ مجتہد کی سمجھ

ع۔ للعت حاشیہ آگے کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

میں نہ آیا ہو مشائخ وفقہاء سے لیکر عام علماء کی سمجھ پر تو اور بھی اعتماد نہیں[ع۴] ہو سکتا اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ خود اپنی سمجھ پر بھروسا کریں اپنی تحقیق پر اعتماد رکھیں سمجھ میں آجائے تو تکفیر کریں ورنہ صاف انکار کردیں تقلید ہرگز نہ کریں[ع۵]

"یہ ہیں ملا انکشاف کی اسلام شکنی جس کے لئے غیر مسلم طاقتوں کی ضرورت نہیں تنہا ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی ذات ہی کافی ہے۔"

یہاں ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب نے جو کھلی چھوٹ دی ہے وہ یہ ہے کہ مشائخ اپنے مجتہد اور ان کے اصحاب کے قول کو اپنی ذاتی تحقیق پر رد کر سکتے ہیں اسی طرح درجہ بدرجہ فقہاء و علماء اقوال کو رد کردیں گے۔

ع۱ مگر ملا انکشاف کی تقلید کریں اس لئے کہ آپ ان سب سے ماوراء اعجوبۂ زمانہ مخلوق ہیں۔

ع۲ کہیں ملا انکشاف نے اپنے آپ کو تو معصوم نہیں سمجھ رکھا ہے کہ آنکھ بند کرکے آپ کی اور آپکی کتاب انکشاف حق کی تقلید کریں

ع۳ شاید ملا انکشاف اپنی رائے کو قطعی ویقینی سمجھ رکھا ہے للعت ہاں ملا انکشاف پر ضرور بھروسا کرلیں۔

ع۴ ملا انکشاف کی بھونڈی سمجھ پر ضرور اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

ع۵ ملا انکشاف کی معرکہ خیز تحریر کا خلاصہ یہ نکلے گا کہ آپکی کتاب "انکشاف حق" کو دریا میں بہادیں" جب ائمہ دین فقہاء کرام علمائے عظام پر اعتماد نہیں ہو سکتی تو جہالت مآب حماقت بردار ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی پر کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

تاآنکہ ان سب کے اقوال کو عام لوگ اپنی اپنی تحقیق سے ان کی تقلید نہ کرتے ہوئے رد کر سکتے ہیں۔ تو پھر اعجوبۂ روزگار، یکتائے زمانہ، اکبر علماء دیوبند، اعظم فضلاء وہابیت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنی تحقیق کے بل بوتے پر کفریات دیوبند سے کف لسان کریں تو انکے اصول پر ملا انکشاف کی کون تقلید کریگا جب بڑے بڑے ائمہ فقہاء علماء کے قول کو رد کیا جا سکتا ہے تو ملا انکشاف جیسے بدھو کی کیا حقیقت!

مزید برآں جان دیوبندیت و وہابیت ملا انکشاف کی اس کھلی جھوٹ پر نئے نئے فرقے بدترین عقائد کفریہ کے ساتھ وجود میں آئیں گے اور وہ ملا انکشاف کے نئے دھرم پر قطعی یقینی اسلامی جماعتیں کہلائیں گی جو آپ کے عقیدے میں جہنم سے آزاد قطعی جنتی ہوں گے۔ ملا انکشاف کی اس تحریر سے جو خطرناک نتائج نکلتے ہیں ان کی تفصیل بہت طویل ہے یہاں ہمیں ایک دوسرے امر کی طرف توجہ دینی ہے وہ یہ کہ یہاں تک آپ کی تحریر سے آپ کا دعویٰ تو متعین ہو گیا جسے ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اس دعوے پر آپ کی دلیل دیکھئے جسے آپ نے اپنی اس تحریر سے (متقالہ علا) متصل نقل فرمایا ہے۔ ملا انکشاف لکھتے ہیں

ہمارے فقہاء کرام کا ارشاد ہے جس کو علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اشباہ و نظائر میں بحر الرائق سے نقل فرمایا ہے، آپ کی منقول عبارت آپ ہی کے ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہے۔

یقع فی کلام اھل المذھب تکفیر کثیر لکن لیس من کلام الفقھاء الذین ھم المجتھدون بل غیرھم ولا عبرۃ لغیر الفقھاء۔	یعنی اہل مذہب کے کلام میں بہت سی تکفیریں واقع ہوئی ہیں مگر وہ تکفیریں فقہاء مجتہدین کے کلام سے نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور علماء مشائخ کے کلام سے ہیں اور غیر فقہاء مجتہدین

کے فتوے کفر کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ (انکشاف حق ص۲۰)

اسی مفہوم کو ملا انکشاف نے متصل ہی ایک دوسری مثال سے ص۲۰ پر تقویت دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"خوارج کی تکفیر بہت سے علماء نے کر دی ہے مگر ہمارے مجتہدین فقہاء کا یہ کلام نہیں ہے اور غیر مجتہدین فقہاء کا اعتبار نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے حکم تکفیر کو نہیں مانا گیا۔"

ان دونوں مثالوں کے بعد ملا انکشاف کا ان عبارتوں پر تبصرہ دیکھئے۔

"مسلمانوں انصاف اور ایمان کے ساتھ غور کرو جبکہ ہمارے ائمہ صاف صاف تصریح فرما رہے ہیں کہ غیر مجتہدین کے کفر کے فتوؤں کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے۔"

دو سطروں بعد ملا انکشاف کا اصل مقصد بھی دیکھ لیجئے لکھتے ہیں۔

"اب ان عقل کے پتلوں سے پوچھئے کہ فاضل بریلوی کیا مجتہد تھے۔" اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کی دشمنی اور مخالفت نیز اہل سنت کی عداوت میں مولوی خلیل احمد بدایونی کس قدر اندھے اور مسلوب العقل ہو گئے ہیں اسے آپ کی ان عبارتوں اور دلیلوں میں ملاحظہ فرما لیں۔

ایک طرف ملا انکشاف نے دعوے میں یہ لکھ مارا کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے بلکہ اس امر میں یعنی تکفیر مسلم میں مجتہدین کی انفرادی رائے بھی قطعی و یقینی نہیں مانی گئی ہے تو عام فقہاء و علماء کی تقلید کیسے کی جا سکتی ہے یہیں اسی تحریر میں آپ نے لوگوں کو بزور تعلیم دی ہے کہ وہ خود تحقیق کریں تقلید نہ کریں یہی شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔

دوسری طرف ملا انکشاف نے اس دعوے کی دلیل میں یہ بیان کیا ہے، خبردار خواہ عام لوگ ہوں یا علماء۔ یا فقہاء ان سب کو تکفیر مسلم

میں مجتہدین کرام ہی کی تقلید کرنی ہوگی اگر اپنے اپنے زمانہ میں فقہاء و علماء تکفیر مسلم کا فتوے دیں تو وہ نہیں مانا جائے گا اس لئے کہ یہ فتوے دینے والے مجتہد نہیں۔

یعنی دعوے تو یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں ہے فقہاء و علماء سے لیکر عوام تک کو چاہئے کہ خود تحقیق کریں مجتہد کی بھی تقلید نہ کریں۔

اور دلیل یہ کہ تکفیر کا مسئلہ تقلیدی ہے عام لوگوں سے علماء و فقہا تک کو چاہئے کہ وہ مجتہد کی تقلید کریں یہ ہے ملا الکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی جہالت و حماقت آپ خود پر حکم کفر سے اس قدر غیظ و غضب میں ہیں کہ دعوے و دلیل میں موافقت کی تمیز بھی نہ رہی بس اندھے کی لاٹھی گھما رہے ہیں۔

اب آپ ملا الکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کی خاص اس دلیل کا انجام دیکھئے جس سے انہوں نے اپنے باطل مقصد کے لئے غلط اور انتہائی پر فریب طریقہ سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ "مجتہدین کے فتووں کا ہی تکفیر مسلم میں اعتقاد ہے غیر مجتہدین کے تکفیری فتووں کو نہیں مانا جائے گا تو اب مجتہدین کے بعد ہزار کفریات واقع ہوں کوئی بدبخت اسلام کے دعوے کے ساتھ بدترین کفریات بکتا پھرے ملا الکشاف کے نزدیک چونکہ مجتہد تو کوئی ہے ہی نہیں نہ کوئی مجتہد کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لہٰذا آپ کی تعلیم پر پوری ملت اسلامیہ اس کو ہرگز کافر نہ کہے اسے مسلمان مانیں ملا الکشاف کی اس شریعت پر مرزا غلام احمد قادیانی پر حکم کفر نہیں لگ سکے گا اگر اس قادیانی پر حکم کفر دیا بھی گیا ہے تو ملا الکشاف ثابت کر چکے ہیں کہ "غیر مجتہدین کے کفر کے فتووں کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے۔" (ص ۲۸)

خود ملا الکشاف اور دیوبندی ملاؤں نے جو کفر کے فتوے دیے ہیں آپ ہی کے مذہب پر آپ کے اور دیوبندیوں کے منہ پر مارے جائیں گے اس لئے کہ ملا الکشاف سمیت تمام دیوبندی مجتہد نہیں ہیں بلکہ ملا الکشاف ہی کی تعلیم پر مدارج خمسہ و سبعہ کے علماء کے درجوں تک نہیں پہنچتے نہ ملا الکشاف ان دیوبندی مولویوں کو ان درجوں تک ثابت کر سکتے ہیں بلکہ آپ ہی کے قول پر ثابت کرنا محال ہے لہٰذا ملا الکشاف کے نئے مسلک پر دیوبندیوں کے ان تمام فتووں کو رد کر کے امت مسلمہ کو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کی یہ الکشافی تعلیم دی جائے گی کہ وہ غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ ہے ملا الکشاف مولوی خلیل احمد صاحب کی غلاظت عقل معلوم نہیں اہل دیوبند نے آنجناب کو اپنی پسری میں قبول کیا ہے یا نہیں ویسے دعوے تو ملا الکشاف نے اکبر علماء کا کیا ہے جس کا مفہوم ابو العلماء الدیوبندیہ ہے۔

ملا الکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی تو ان کی بد دینی میں سر پھوڑنے دیجئے اور اصل مسئلہ کی طرف رجوع کیجیے۔

سب سے پہلے ملا الکشاف کے اس قول کو سامنے رکھئے۔

"مسئلہ تکفیر تقلیدی نہیں ہے بلکہ تحقیقی ہے" (الکشاف حق مقال ص ۵)

ملا الکشاف کا یہ وہ قول ہے جس کے خلاف کو انہوں نے خلاف شرع کہا ہے اور ہر نتھو بدھو جاہل و اجہل کے لئے آزادی کی راہ کھولی ہے کہ وہ ہزار مقلد ہوں مگر تکفیر میں ہرگز تقلید نہ کریں خود تحقیق کریں اب ہمارے معتمد ائمہ دین کے ارشادات و ہدایت کو ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ملا علی قاری شرح کتاب فقہ اکبر ص ۲۱۶ شائع کردہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) پر فرماتے ہیں۔

ومنها ان ایمان المقلد الذی	یعنی وہ مقلد جو اپنے نزدیک کوئی
لا دلیل معہ صحیح قال ابو حنیفۃ	دلیل نہیں رکھتا اس کا ایمان صحیح
رحمہ اللّٰہ وسفیان الثوری	ہے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، امام
ومالک والاوزاعی والشافعی واحمد	سفیان الثوری، امام مالک، امام
وعامۃ الفقہاء واھل الحدیث	اوزاعی، امام شافعی، امام احمد بن
رحمہم اللّٰہ تعالی صح ایمانہ	حنبل اور عام فقہا اور محدثین رحمہم
ولکنہ عاص بترک الاستدلال	اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

کہ اس کا ایمان صحیح ہے لیکن وہ استدلال کو ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہے۔

یہ وہ ائمہ مجتہدین ہیں جن کے قول تکفیر کی تقلید اسی مقالہ میں ملا انکشاف نے ایسی ضروری بتائی ہے کہ فقہا و علماء اس کے خلاف حکم دیں تو نہیں مانا جائے گا، یہیں مولوی خلیل احمد بدایونی کی تضاد بیانیاں (ایک ہی بات کا ایک ہی صورت میں ایک ہی صفحہ پر کبھی کچھ کبھی دوسرا حکم بیان کرکے)، نظر انداز کرکے اصل حکم معلوم کرنا ہے اور اسی پر ہم گفتگو کریں گے۔ شاید کوئی یہ سمجھے کہ شرح فقہ اکبر کی عبارت میں تو ایمان کو صحیح بتایا گیا ہے حالانکہ مولوی خلیل احمد بدایونی نے تکفیر مسلم پر حکم بیان فرمایا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ کفر کو کفر ماننا ایمان ہی ہے ائمہ دین جس بات کو کفر کہیں گے مقلد کا بغیر دلیل اس کو مان لینا ایمان ہے خود ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے اس کو تسلیم کیا ہے دیکھیے انکشاف حق ص۲۲ پر ملا انکشاف کی یہ عبارت۔

"اگر کسی عالم یا چند علماء نے کسی شخص پر حکم کفر لگا دیا تو تمام مسلمانوں پر لازم نہیں ہے کہ محض ان

کے کہنے پر بغیر تحقیق کے ایمان لے آئیں" یہاں ملا انکشاف نے حکم کفر کے ماننے کو ہی ایمان بتایا ہے"

ناظرین کے سامنے دونوں تعلیمات ہیں خود فیصلہ کرلیں کہ کس کی بات مانی جائیگی۔

۱۔ جہالت وحماقت مآب ملا انکشاف کا یہ کہنا کہ "تقلیدی ایمان صحیح نہیں ہے۔

۲۔ ائمہ مجتہدین کا یہ ارشاد کہ "تقلیدی ایمان صحیح ہے"

ہاں تقلیدی ایمان پر مومن نہ ہونا معتزلہ کا مذہب ضرور ہے چنانچہ اسی شرح کتاب فقہ اکبر میں اسی صفحہ پر ہے

وعند المعتزلۃ ما لم یعرف	اور معتزلہ کے نزدیک جب تک ہر مسئلہ
کل مسئلۃ بدلالۃ العقل	کو عقلی دلالت سے اس معیار کے ساتھ
علی وجہ یمکنہ دفع	نہ جان لے کہ شبہ کو دفع کر سکے (یعنی
الشبھۃ لا یکون مومنا	ازالۂ شبہ کرنے والی عمیق تحقیق....

نہ کرلے) وہ مومن نہیں ہوگا۔

اور یہاں مولوی خلیل احمد بدایونی نے اہل سنت کی مخالفت کے جوش میں مذہب معتزلہ کو اختیار کیا ہے بحمدہ تبارک وتعالیٰ ہم سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور عقائد میں ماتریدی ہیں جہاں تک تکفیر کا سوال ہے ہمارے حنفی ماتریدی علماء عظام یہ دیکھتے ہیں کہ جس شخص سے یہ کفر سرزد ہوا ہے اس کفر پر کا فر و مرتد ہو جانے کا حکم تمام ائمہ فقہ وکلام کے نزدیک پایا جاتا ہے یا نہیں اگر اس کفر پر سب کے نزدیک تکفیر کی جاتی ہے تو یہ علمائے کرام واصحاب فتویٰ بھی کفر و ارتداد کا یقینی وقطعی حکم بیان فرما دیں گے اگر ان کا کوئی ہم زمانہ عالم ائمہ دین سے دلائل لائے بغیر انکار کرتا ہے تو اس کا انکار لغو و باطل قرار پائے گا اور سب کا اسے کفر و ارتداد ماننا ضروری ہوگا۔ انکار یا

کن لسان کرنے والے پر حکم کفر عائد ہو جائے گا اور اگر ائمہ فقہ و کلام میں سے کسی کے قول پر کافر نہیں کہا جاتا ہے تو اگرچہ وہ حنفی ماتریدی نہ ہو ہمارے حنفی ماتریدی علماء کفر و ارتداد یقینی و قطعی کا فتوے نہیں دیتے ہیں اسی کو کہا جاتا ہے کہ تکفیر میں صرف اپنے ہی امام کی تقلید نہیں کی جاتی ہے اس کے باوجود اگر فتویٰ دے دیا تو دوسروں کو ماننا ضروری نہیں اور فتوے دینے والے پر بھی کوئی الزام نہیں ہوگا۔ شامی باب الردۃ میں فرمایا۔

قال الخیر الرملی اقول ولو کانت الروایۃ لغیر اھل مذھبنا ویدل علی ذالک اشتراط کونہ مایوجب الکفر مجمعًا علیہ

(یعنی ضعیف روایت بھی ملے تو تکفیر نہیں کی جائے گی، خیر رملی نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ اگرچہ وہ عدم تکفیر کی روایت ہمارے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی ہو جب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اور تکفیر میں مجمع علیہ ہونے کی شرط غیر مذہب کا قول اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اسی عبارت کو ملا انکشاف نے مشہ پر طحطاوی وغیرہ سے نقل کیا ہے یہ دیوبندی سپوت ملا انکشاف حکم تکفیر کا تقلیدی نہ ہونا اپنی جہالت سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگرچہ کسی معتمد عالم نے تمام مذاہب کے مجمع علیہ قول پر تمام شرائط کے ساتھ فتویٰ کیوں نہ دیا ہو مگر جب تک ملا انکشاف جیسے عالم کہلانے والے بدھو اتفاق نہ کرلیں وہ فتویٰ ہی مجمع علیہ ہونے سے نکل جائے گا اسی طرح فتویٰ دینے والے عالم کے تمام ہم عصر علماء کے اقوال نہ مل جائیں کہ وہ اس فتویٰ کفر سے اتفاق کرتے ہیں خواہ انہوں نے کفری عبارتوں کو نہ دیکھا ہو یا گھبرا کر بحث سے کتراتے ہوں ملا انکشاف اس کفر کو مجمع علیہ نہیں سمجھیں گے۔

رہا تکفیر کے تحقیقی ہونے کا مطلب تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ

عالم جو کفر کا حکم بیان کر رہا ہے ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی جیسا عالم کہلانے والا جاہل نہ ہو، اس کفر کے بارے میں تمام مذاہب کے اقوال کا ماہر ہو یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذاہب میں سے کس کس نے تکفیر کی ہے۔ اور کس کس نے تکفیر نہیں کی ہے یا سب نے تکفیر کی ہے۔ وہ یہ جانتا ہو کہ معتمدین مذہب سے کون علماء مراد ہیں وہ یہ بھی سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو کہ جو کفر سرزد ہوا ہے وہ مجمع علیہ یا غیر مجمع علیہ کفر کے مطابق ہے بے وقوفوں کی طرح حیران نہ ہو کہ میرے زمانہ کے مولوی متفق ہیں یا نہیں۔

یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے اگر اکابر دیوبند کے لئے حکم کفر و ارتداد بیان کیا ہے تو آپ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے دیوبندیوں کے وہ اقوال ہی ایسے ہیں کہ ان کے کفر و ارتداد پر اجماع ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہرگز ہرگز اجتہاد نہیں کیا ہے نہ ان کی ذاتی انفرادی رائے ہے مولوی خلیل احمد صاحب کا اسے ذاتی رائے بتانا عوام کو فریب دینا ہے، ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی جو عقل کے مارے ہوئے ہیں دوسروں کو عقل کے پتلے بتا کر اپنی حماقت کا اظہار یوں کر رہے ہیں کہ اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ نے مجتہدین یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرح اپنی رائے سے فتویٰ دیا ہے تو کیا وہ ائمہ دین کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے وہ تو ایک عالم مقلد عالم تھے جن کو علماء کے طبقات خمسہ سے بھی کوئی نسبت نہیں، اور یہ سب ملا انکشاف کی جہالت فاحشہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دیوبندی گستاخوں کے بارے میں ائمہ مجتہدین کا اجماعی حکم کفر و ارتداد نقل فرمایا ہے اس کو ائمہ مجتہدین کی طرح ذاتی اجتہاد و رائے بتانا ملا انکشاف کا جاہلانہ

کھسیانا پن ہے ——— ہمارا چیلنج ہے کہ ایک ملّا انکشاف ہی نہیں پورا دیوبندی قبیلہ اور ان کے حامی مل کر یہ نہیں بتا سکتے کہ دیوبندی گستاخوں کی تکفیر میں اعلیٰحضرت امام بریلوی قدس سرہٗ کے بیان کردہ احکام کے خلاف ائمہ مجتہدین سے ان گستاخیوں پر یہ اقوال پائے جاتے ہیں اور نہ یہ لوگ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے دیوبندی گستاخوں کے حکم بیان کرنے میں اس طرح ائمہ مجتہدین کی ہمسری کر کے الگ اپنی رائے سے حکم دینے کی جرأت کی ہے

اخیر میں ہم تکفیر یقینی کے لئے جن امور کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے اس سلسلہ میں جو اہم ذمہ داریاں پوری کی ہیں اُن کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ جس بات پر کفر کا حکم دیا جا رہا ہے وہ مجمع علیہ کفر ہے فقہاء و متکلمین اس مفہوم کے کفر ہونے پر متفق ہیں۔

۲۔ جس عبارت پر کفر کا حکم دیا گیا ہے وہ عبارت اس کفر پر ایسی قطعی یقینی دلالت کرتی ہے کہ دوسرا کوئی مفہوم بنتا ہی نہیں ۹۹ مفہومات میں سے ایک مفہوم بھی ایمان کا ثابت نہیں ہوتا۔

۳۔ اس کفری عبارت کی نسبت قائل کی طرف بلا شبہ صحیح ہے۔

۴۔ قائل سے کوئی توبہ کی روایت مروی نہیں ہے۔

جب یہ چاروں امور واضح طور پر موجود ہیں تو ایک عالم دین کا حکم کفر نہ بیان کرنا خود کافر ہو جانا ہے اور اس کا انکار و کف لسان اطلاع یقینی کے بعد کفر ہے اور ایسے کفر پر ہرگز ہرگز علماء دین نے سکوت اختیار نہیں کیا ہے نہ اس پر سکوت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے بلکہ خود ان

گستاخ دیوبندیوں نے تا آنکہ ملا انکشاف مولوی خلیل احمد نے بھی اپنی کتاب انکشاف حق میں اس کا اعتراف کیا ہے یہ اور بات ہے کہ گمراہی اور بد دینی نے ملا انکشاف کو مجمع علیہ کفر کو غیر مجمع علیہ کفر پر قیاس کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے؛ ورنہ یہ ملاجی اسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تمام کفریات ایک ہی جیسے ہیں اور سب کا ایک ہی حکم ہے کہ قائل کو معاف کر دیا جائے۔

دیوبندیوں کی ساری متعلقہ تصانیف کو دیکھ جایئے اسی طرح مولوی خلیل احمد بدایونی کی اسی "انکشاف حق" کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھ لیجئے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ مفہوم کے مجمع علیہ کفر ہونے سے انکار کرے، نہ آج تک کسی نے نسبت کا انکار کیا ہے یا ہلکا سا شبہ بھی پیدا ہونے دیا ہے نہ کسی دیوبندی نے توبہ کی خبر دی ہے ہاں اگر زور مارا ہے تو اس بات پر کہ وہ کفری عبارتیں مفہوم کفر پر دلالت نہیں کرتی ہیں۔ مولوی خلیل احمد بدایونی نے بھی فضول مباحث سے دیوبندیوں پر ظلم و ستم کر دیئے بعد ایوں ہو کر انکشاف حق میں اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تمام دیوبندیوں اور خود ملا انکشاف نے اپنی مفہوم بیانیوں میں کفر اٹھانے کی بجائے الٹا ان دیوبندیوں کو کفریات میں جکڑ کر رکھ دیا ہے ہمارے سامنے اس وقت ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب باہں پیری و کہنہ سالی نئے دیوبندی کھلاڑی ہیں اگرچہ ملا انکشاف نے ساری کتاب میں، باطل قیاس، فاسد مباحث، شرعی حکم کفر بیان کرنے والے پر بغیر شرعی بحث و دلائل کے کیچڑ اچھالنے، معائب چینی، گالیاں بکنے اور دیوبندیوں پر حکم کفر بیان کرنے سے برسوں پہلے دیگر علماء سے حکم کفر مروی نہ ہونے پر تکیہ کیا ہے لیکن جہاں انہوں نے دیوبندیوں کی صفائی میں ان کی عبارتوں کے مفہومات نکالنے کی

کوشش کی ہے ان دیوبندیوں کو پھانس کر ہی رکھ دیا ہے اس کی
دلچسپ بحث بتوفیقہٖ تبارک وتعالیٰ اسی مقام پر آتی ہے۔

ملا انکشاف علامہ کف لسان مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری
بدایونی وہابی دیوبندی بن جانے کے بعد اس زعم میں کہ آپ اکبر و اعلم
علماء، مشائخ کے عظیم منصب پر براجمان ہو چکے ہیں آپ نے مارہرہ مطہرہ
کے اپنے ان مشائخ کو بھی سبق پڑھانا شروع کر دیا ہے جو علوم شرعیہ
میں کمال رکھتے ہیں اور عقائد و اعمال میں جنہوں نے ائمہ دین کا دامن
مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔

بیچارے ملا انکشاف اس میں پیدائشی خطاکار نہیں قصور تو
سارا اس وہابیت کا ہے کہ جو بھی اس لپیٹ میں آیا وہ یا تو (بقول اسماعیل
دہلوی) جاہل راتے بریلوی کو پیر بناتا ہے یا حاجی امداد اللہ صاحب کے
گن گانے کے باوجود انہیں خاطر میں نہیں لاتا یا پھر ملا انکشاف مولوی
خلیل احمد بدایونی کی طرح اجلۂ مشائخ کو جو علم وعمل میں ممتاز
زمانہ تھے انہیں اپنے سامنے طفلِ مکتب سمجھتا ہے اور جہالت خیز اسباق
پڑھانے کی جرأت کرتا ہے۔

بفضلہٖ تبارک وتعالیٰ ہمارے علماء اہل سنت خواہ کسی
سنی خانقاہ سے وابستہ ہوں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عقائد و اعمال
میں پیر اور مرید دونوں کو ائمہ دین ہی کی تقلید کرنی ہوگی اور
انہیں اس کا بھی علم ہے کہ ان تعلیمات سے علماء و مشائخ کے دائرہ
باہر ہوتے ہیں۔ سنی اصحاب خانقاہ نے ہرگز ہرگز ائمہ دین کی عقائد
و اعمال میں مخالفت نہیں کی ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب چند اقوال نقل کر کے یہ
سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہلدی کی گانٹھ کیا ملی آپ پنساری بن بیٹھے ہیں اور سنی

علماء ان کے سامنے جاہل ہیں۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اہل سنت کی گھٹی میں یہ تعلیم پلائی ہوئی
ہے کہ پیر و مرید دونوں کے لئے اولاً سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری
ہے اور یہ بھی کہ وہ مسائل فقہ کی رعایتوں کے ساتھ ہی اعمال صالحہ
کے پابند رہ سکتے ہیں جس کے لئے پیر ہو یا مرید دونوں کو ائمہ فقہ و کلام
کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا ہمارے سنی مشائخ اسی پر عمل کرتے کراتے
ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اہل سنت اپنے معتمد علماء کرام حضرت
شیخ محقق دہلوی اور دیگر اکابر کی تعلیمات کو سینے سے لگائے
ہوئے ہیں۔

یہاں اہم وما بہ النزاع سوال یہ ہے کہ دیوبندی گستاخوں
کی تکفیر کے معاملہ میں مشائخ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کی تعلیم کو
چھوڑ دیا ہے۔

یا ملا انکشاف مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی ائمہ دین
کی ہدایتوں سے پھر گئے ہیں اس کے لئے ناظرین چند امور کو دیکھ لیں
انشاء اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ ختم نبوت اسلام
کا وہ عقیدہ ہے جو بحکم قرآن ضروریات دین میں داخل ہے جس پر اجماع
امت ہے اور ائمہ دین کا اتفاق ہے۔

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی
نے اسی عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگائی ہے جو ضروریات دین کے انکار
میں قطعی داخل ہے اور ہمارے تمام ائمہ و اکابر دین نے اس پر کفر و
ارتداد کا حکم دیا ہے اور اسی کو ذمہ دار علماء اہل سنت نے نقل
فرمایا ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مولوی خلیل احمد صاحب کے

دوسرے بیانات کو چھوڑ دیں ان کی معرکۃ الآرا کتاب "انکشاف حق" ہی کو دیکھ لیں کہ ملا انکشاف نے بدعوئے خود دیوبندی دین اختیار کرنے کے بعد اپنے نئے محبوب پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کو کفر وارتداد سے بچانے کے لئے قرآنی عقیدۂ ختم نبوت کا کیسا خون کیا ہے سارے ائمۂ دین ایک طرف اور ملا انکشاف اپنے دیوبندی نانوتوی پیشوا سمیت ایک طرف۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر حکم قرآنی کے مطابق ضروریات دین سے ہے۔

جس پر تمام امت وائمۂ دین کا اجماع ہے اور دین اسلام پر اعتماد اسی بنیادی عقیدہ پر قائم ہے اور جو توہین وتحقیر کرتا ہے وہ تمام ائمہ دین کے نزدیک اسلام سے خارج کافر ومرتد ہے اور دین کو ڈھانے والا ہے۔ ایک زمانہ سے مسلمان دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ اکابر دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تعظیم وتوقیر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھرپور وار کیا ہے اور جی بھر کر توہین وتحقیر کی ہے اور یہ خباثتیں اب تک ان کی کتابوں میں چھپتی چلی آرہی ہیں جن پر علماء عرب و عجم نے کفر وارتداد کا شرعی حکم دیا ہے۔

ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی اپنے ان ہی گستاخ دیوبندی پیشواؤں کی اندھی عقیدت وحماقت میں سرشار ہو کر ان کی توہین وتحقیر، کفر وارتداد کو ایمان واسلام اور ان دیوبندی مرتدوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے سرگرم ہیں اور ائمہ دین کے اجماعی حکم کو پس پشت ڈال دیا ہے، پھر ستم یہ کہ اس کے لئے آپ نے کذب، فریب، غلط استدلال، باطل مفہوم ومعنیٰ اور ائمۂ دین بلکہ احادیث

کریمہ پر بھی بہتان میں دریغ نہیں کیا ہے جو آپ کی کتاب "انکشاف حق" سے ظاہر ہے۔

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ مشائخ مارہرۂ مطہرہ اپنے ائمہ دین کے ساتھ ہیں، وہ عقائد واعمال میں اپنے ائمہ حدیٰ کی ہی پیروی کرتے ہیں اور ان کی اجماعی پاکیزہ تعلیم پر ہی عمل کرتے ہوئے ان دیوبندی گستاخانِ نبوت کو خارج از اسلام کافر ومرتد مانتے ہیں اور اپنی اور امت کی دینی وایمانی حفاظت کے لئے تعظیم وتوقیر نبوت کی تعلیم دے کر ان گستاخانِ دیوبندیوں کے سایہ سے بھی دور رہنے کی ہدایت فرماتے ہیں جو قرآن حکیم اور احادیث کریمہ کی تعلیمات کے مطابق ہے اسی لئے مارہرۂ مطہرہ کے معتقدین ومتوسلین بلکہ عام اہل سنت اور اصحاب شریعت وطریقت ان پر پورا اعتماد رکھتے ہیں اور ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد بدایونی کی یہ بد دینی ہے کہ انہوں نے مشائخ مارہرۂ مطہرہ کی اتباع ائمہ دین کو الٹا ائمہ دین کی مخالفت سمجھ رکھا ہے اور خود ائمہ دین کے اجماعی حکم کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو ائمہ دین کا پیروکار جاننے کی حماقت میں گرفتار ہیں۔ چونکہ ملا انکشاف کافر ومرتد ہو کر مارہرۂ مطہرہ کی بیعت سے نکل چکے ہیں اور مارہرۂ مطہرہ سے چپٹے رہنے کے لئے بے قرار بھی ہیں اس لئے انہوں نے یہ راستہ نکالا ہے کہ حکم کفر وارتداد میں پیروں کا اتباع نہیں اور اس سے آنکھ چراتے ہوئے ہیں کہ مشائخ مارہرہ مطہرہ نے ائمہ دین کے اجماعی حکم پر ہی سر تسلیم خم کر کے گستاخ دیوبندیوں اور یقینی اطلاع رکھنے والے ملا انکشاف جیسے حمایتیوں کو کافر ومرتد مانا ہے۔

(نوٹ) بقیہ مسلسل مضمون کے لئے دوسری جلد ملاحظہ فرمائیں۔